عشق کی خاطر

از رمشا حیات

سب کا رُخ اب کبیر خان کی طرف تھا جو مغرورانہ چال چلتے ہوئے باہر آرہا تھا۔۔۔

اس کے دائیں جانب اسد اور بائیں جانب زید چل رہے تھے۔۔۔ تینوں ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے۔۔۔

چاروں اور لگی روشنیاں بھی اس وقت صبح کا منظر پیش کر رہی تھیں۔۔۔

اس وقت ہر ایک کی آنکھوں کا مرکز کبیر خان اور اس کے دونوں بھائی بنے ہوئے تھے۔۔۔

لڑکیاں تو کبیر خان کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس رہی تھیں۔۔۔ لیکن وہ ظالم بنا سب کو اگنور کرتا چل رہا تھا۔۔۔ آنکھوں کی چمک جس کی پوری دنیا دیوانی تھی۔۔۔ اس وقت اس میں خوشی پھوٹ رہی تھی۔۔۔

بہت ہی کم عمر میں اس نے فلم انڈسٹری میں اپنا بہت بڑا نام بنایا تھا۔۔۔

سر آپ ہمیں بتانا پسند کریں گے آپ کی کامیابی کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔۔۔؟

ایک خوبصورت سی لڑکی نے ایک ادا سے اپنے سامنے کھڑے ہینڈسم اور مغرور سے کبیر خان سے پوچھا۔۔۔ جس نے اس لڑکی کی طرف ایک غلط نظر ڈالنا بھی گوارا نہیں سمجھا۔۔۔

ویسے تو میں نے سنا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔۔۔

لیکن میں یہ کہنا چاہو گا میری کامیابی کے پیچھے میرے بڑے پاپا کا ہاتھ ہے۔۔۔ آج میں جو کچھ بھی ہوں ان کی وجہ سے ہوں۔۔۔

کیونکہ میرے ڈیڈ اس بات کے خلاف تھے کہ میں ایکٹر بنو۔۔۔ تو جو بھی میں آج ہوں اپنے بڑے پاپا کی مدد سے ہوں۔۔۔

کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ کبیر کا جواب سن کر زید اور اسد بھی مسکرا پڑے تھے۔۔۔

وہ لڑکی تو کبیر خان کی مسکراہٹ میں کھو سی گئ تھی۔۔۔

اس لڑکی کو ہوش کی دنیا میں لاتے ہوئے آپ کو مزید کچھ پوچھنا ہے۔۔۔؟ اسد نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

جی۔۔جی۔۔۔اس لڑکی نے کہا اور کبیر کی فلم کے مطلق سوال پوچھنے لگی۔۔۔جو اس کی نئ آنے والی تھی۔۔۔

لو جی باپ میں ہوں اس نالائق کا اور تعریفیں یہ میر کی کر رہا ہے۔۔۔مجھے تو کبھی کبھی لگتا ہے میرا کام صرف اسے پیدا کرنا ہی تھا۔۔۔احد نے ٹی وی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا فضول بولتے جا رہے ہو۔۔۔؟ آپ نے کب اسے پیدا کیا۔۔۔؟ پری نے آنکھیں پھاڑے احد سے پوچھا جو خود سوچ رہا تھا کہ کیا بول گیا ہے۔۔۔

میرا مطلب ہے میری بھی تو محنت ہے نا احد نے جلدی سے کہا۔۔۔

مسکراہٹ شرم کی کمی تو آپ میں شروع سے تھی۔۔۔اپنے بڑھاپے کا ہی خیال کر لو۔۔۔پری نے اپنی دباتے ہوئے کہا۔۔۔کیوں کے وہ جانتی تھی احد کو بلکل بھی پسند نہیں تھا کہ کوئی اسے بوڑھا کہے۔۔۔

تم نے بوڑھا کیسے کہا۔۔۔؟ ابھی بھی لڑکیاں مجھ پر مرتی ہے۔۔۔۔اپنے بیٹوں کے ساتھ چلتا ہوا ان کا بڑا بھائی لگتا ہوں۔۔۔۔

احد نے اپنے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا جو کہہ بھی سچ رہا تھا۔۔۔۔

نے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔کیونکہ وہ ماما بابا میں نے بھائی کا انٹرویو دیکھنا ہے۔۔۔زارا جانتی تھی اب ان کی بحث ختم نہیں ہو گی۔۔۔۔

زارا کی بات سن کر دونوں خاموش ہو گئے تھے اور کبیر کا انٹرویو دیکھنے لگے تھے۔۔۔

اسد اور زید دونوں جڑواں تھے۔۔۔دونوں کی شکل سیم تھیں اکثر گھر والے بھی دھوکہ کھا جاتے تھے۔۔۔۔

دونوں سیم کپڑے پہنتے تھے۔۔۔لیکن دونوں کی عادت الگ الگ تھی۔۔۔اسد سنجیدہ قسم کا تھا جبکہ زید اس کے برعکس شرارتی قسم کا تھا۔۔۔۔

زید نے اپنے ہاتھوں میں کافی جھلے پہنے ہوتے تھے۔۔۔جس سے پتہ چلتا تھا یہ زید ہے۔۔۔اور اسد کی انگلیاں خالی ہوتی تھیں۔۔۔۔اور اس کے چہرے پر ہمیشہ سنجیدگی چھائی رہتی تھی۔۔۔۔

لیکن اسد جتنا پیار کبیر سے کرتا تھا اتنا ہی پیار وہ زید سے بھی کرتا تھا۔۔۔۔

کبیر اسد اقر زید ہمیشہ ایک ساتھ ہی پائے جاتے تھے۔۔۔۔

کبیر فلم ان میں تھا تو اسد اور زید بھی اس کے ساتھ تھے۔۔۔

بھی اس بات کا مسئلہ تھا کہ اس کے دونوں بیٹے کچھ کرتے نہیں ہیں۔۔۔زین چاہتا تھا احد کی طرح زین کو اسد اور زید بھی بزنس کریں۔۔۔ لیکن اُن دونوں کو کہنا تھا جہاں کبیر ہو گا وہی ہم بھی ہونگے۔۔۔کبیر کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گے۔۔۔۔

لیکن اسد اور زید کو میر کے علاوہ اپنی ماں کی بھی سپورٹ حاصل تھی۔۔۔اور زین بے چارہ حور کے سامنے کچھ بھی کہنے سے گریز کرتا تھا۔۔۔

اگر وہ ایک بار ناراض ہو جاتی تو بہت مشکل سے مانتی تھی جو زین کو گوارا نہیں تھا۔۔۔۔

اے۔ڈی اس وقت اپنے خوبصورتی سے بنے پلازہ میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

اس پلازے کا نام بھی اے۔ڈی تھا۔۔۔

یہ پلازہ اے۔ڈی پلازہ بہت بڑا تھا اس میں ہر طرح کی آزائش موجود تھی۔۔۔باہر سے دیکھنے والے کو بہت دلکش لگتا تھا۔۔۔لیکن کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ اس پلازے میں غیر قانونی کام بھی ہوتے ہیں۔۔۔

بے قصور لوگوں کی جانیں لے چکا ہے۔۔۔ دیکھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ بہت سے اسے

اے۔ڈی اپنے نام کی طرح انوکھا۔۔۔اور پر اسرار تھا اس کی نیلی ساحرانہ آنکھیں۔۔۔مقابل کو اپنی جانب متوجہ کرنے کا ہنر رکھتی تھیں۔۔۔خوبصورتی اور وجاہت کا انوکھا شاہکار تھا۔۔

کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے مرتی تھی۔۔۔جو اے۔ڈی کی آدھی دنیا دیوانی تھی۔۔۔لڑکیاں اس ہمیشہ کالے کالے رنگ کے کپڑوں میں نظر آتا تھا۔۔۔

شاید اسے کالا رنگ کچھ زیادہ ہی پسند تھا۔۔۔لڑکیاں اسے نیلی آنکھوں والا شہزادہ بھی کہتی تھیں۔۔۔

اے۔ڈی کو ساری پولیس فورس جانتی تھی۔۔۔جو بھی بم دھماکے ہوتے تھے اس میں اے۔ڈی کا نام سب سے اوپر ہوتا۔۔۔۔لیکن ثبوت نا ہونے کی وجہ سے ابھی تک اے۔ڈی پکڑا نہیں گیا تھا۔۔۔۔

اے۔ڈی جب بھی کوئی قتل کرتا تو اس پر اپنی چھاپ ضرور چھوڑتا تھا۔۔۔۔

تاکہ لوگوں کو معلوم ہوسکے کہ یہ کس کا کام ہے۔۔۔۔اے۔ڈی کوئی بھی کام چھپ کر نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

مال پہنچ گیا ہے۔۔۔؟

اے ڈی نے کینوا س پر تصویر بناتے ہوئے پوچھا اس وقت اے ڈی نے کالی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔جس کے کف فولڈ کیے ہوئے تھے ماتھے پر بال بکھرے ہوئے پڑے تھے۔۔۔۔

نیلی آنکھیں کسی بھی جزبے سے پاک تھیں۔۔۔

کالی شرٹ میں اس کے مسلز صاف ظاہر ہو رہے تھے۔۔۔۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ خوبصورت نظر آنے والا شہزاد کتنا خطرناک ہے۔۔۔۔

جی۔۔جی۔۔ سر۔۔۔

اُس آدمی نے جلدی سے اپنے ماتھے کا پسینا صاف کرتے ہوئے جواب دیا۔۔اے ڈی سے بات کرنا کسی مشکل کام کو سرانجام کرنے کے برابر تھا۔۔۔

اگر مال پہنچ گیا ہے تو ان لوگو تک ابھی تک کیوں نہیں پہچا۔۔۔

اے ڈی نے بنا رخ موڑے عام سے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

اُس آدمی کو نہیں معلوم تھا کہ اتنی جلد اے ڈی کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ مال اپنی جگہ پر نہیں پہنچا۔۔۔

وہ سر کچھ دیر تک پہنچ جائے گا۔۔۔ ہو سکتا ہے راستے میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہو۔۔۔

اُس آدمی نے جلدی سے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔۔۔ اسے لگا تھا وہ اے ڈی کی نظروں میں دھول جھونک کر کروڑوں کا مال لے کر غائب ہو جائے گا۔۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ سامنے کھڑا انسان کوئی عام انسان نہیں ہے۔۔۔۔

بلکہ کرائم کی دنیا میں اے ڈی کو ڈینجرس کنگ کے نام سے جانا جاتا تھا۔۔۔۔

بڑے سے بڑے غنڈے بھی اے ڈی کے سامنے کچھ بھی غلط بولنے سے ہزار بار سوچتے تھے۔۔۔ کیونکہ اے ڈی سے زیادہ بے حس انسان انہوں نے کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

کسی کی جان لینے سے پہلے وہ ایک سیکنڈ بھی نہیں سوچتا تھا۔۔۔

اے ڈی نے رومال سے اپنے ہاتھ صاف کیے اور اپنی بنائی تصویر کا رخ اُس آدمی کی طرف کیا۔۔

اور اس تصویر کو دیکھ کر آدمی کی روح تک کانپ گئی تھی۔۔۔

اس تصویر میں ایک آدمی کھڑا تھا لیکن اُس کا سر اس کے اپنے ہی قدموں میں پڑا ہوا تھا۔۔۔ اور ہر طرف خون ہی خون تھا۔۔

اس آدمی نے جب تصویر دیکھی تو وہ جان گیا تھا کہ اس کا حال بھی ایسا ہی ہونے والا ہے۔۔ اس لیے اپنی جان کو بچانے کے لیے اس نے وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت جانی۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس وقت اے ڈی پلازہ میں ہے جہاں سے باہر جانا مشکل ہی نہیں نا ممکن ہے۔۔۔

آدمی کو بھاگتے دیکھ اے ڈی کے چہرے پر ایک پر سرار سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔

بیو قوف۔۔۔ اے ڈی نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ اور یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے اپنی۔۔۔؟

حجاب کو کہا۔۔۔ اسد نے غصے سے گھورتے ہوئے اپنے سامنے کھڑی

جو پودوں کو پانی کم دے رہی تھی۔۔۔ خود پانی کے ساتھ زیادہ کھیل رہی تھی اور پوری بھیگی ہوئی تھی۔۔۔

حجاب کے پورے کپڑے بھیگے ہوئے تھے اسد نے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کر لیا تھا۔۔۔

اسد علی سے ملنے آیا تھا۔۔۔ اسے کچھ کام تھا

اسد نے جب سامنے دیکھا تو مالی جو کم ہی عمر کا تھا حجاب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسد کو مزید غصہ آیا تھا۔۔۔ لیکن اسے زیادہ غصہ حجاب پر آرہا تھا جس میں عقل بلکل بھی نہیں تھی۔۔۔

جاؤ اندر۔۔۔اسد نے بنا رخ موڑے ہی کہا حجاب نے اندر جانے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔۔کیونکہ سب جانتے تھے کبیر اور اسد غصے کے بہت تیز ہیں۔۔۔

حجاب جب اندر چلی گئ تو اسد مالی کے پاس آیا تھا۔۔۔

دس منٹ ہے تمہارے پاس مجھے دوبارہ تم اس گھر میں اگر نظر آئے تو یہ میں بھی نہیں جانتا تمہارے ساتھ کیا کروں گا۔۔۔۔

اسد نے سخت لہجے میں کہا اور بنا سامنے والے کی سنے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

بابا مجھے یہ چشمہ نہیں لگانا۔۔۔نور نے میر کے سامنے آتے ہی منہ بنا کر کہا۔۔۔جو اخبار پڑھ رہا تھا۔۔۔

میر کی شخصیت میں پہلے سے زیادہ نکھار آگیا۔۔۔

ہلکی ہلکی کانوں کے پاس بالوں میں سفید چاندنی بھی آگئی تھی۔۔۔ جیسے میر نے چھپانے کی بلکل بھی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

بلکہ میر اب زیادہ ہینڈسم لگتا تھا۔۔۔

میری گڑیا کا موڈ خراب کیوں ہے۔۔۔؟

میر نے مسکرا کر نور سے پوچھا اور اسے اپنے سامنے بیٹھایا۔۔۔

بابا آج میرا کالج میں پہلا دن ہے۔۔۔ نور نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بلکل آج میری گڑیا کا کالج میں پہلا دن ہے۔۔۔میرنے نور کے ماتھے سے بال پیچھے کرتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔۔

مجھے چشمہ نہیں لگانا۔۔۔نور نے چشمہ نا لگانے کی وجہ بابا وہاں بھی سب لڑکیاں میرا مزاق بنائے گی۔۔۔بتائی۔۔۔۔

پہلے تو اس کے ساتھ سکول میں حجاب اور سحر ہوتی تھی وہ نور کا خیال رکھتی تھیں۔۔۔لیکن اب وہ یونی چلی گئی تھی۔۔۔اور نور کو کالج اکیلے جانا تھا۔۔۔

میری گڑیا کو کوئی تنگ نہیں کرے گا۔۔۔اگر آپ کو کسی نے تنگ کیا تو مجھے کال کرنا۔۔۔میں خود اس کی کلاس لوں گا۔۔۔میرنے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

سچ میں۔۔۔؟نور نے پھر سے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

میرنے کہا۔۔۔ !!بلکل سچ۔۔۔

نور میں میر کی جان بستی تھی۔۔۔

گھر میں نور بچوں میں سے سب سے چھوٹی تھی۔۔۔سب اس سے بہت پیار کرتے تھے۔۔۔

نور حیاء کی طرح ہی تھی لیکن حیاء سے تھوڑا کم ہی معصوم تھی۔۔۔خوبصورتی تو اس نے اپنے ماں باپ سے چرائی تھی۔۔۔۔

بڑی بڑی سبز آنکھیں۔۔چھوٹی سی ناک۔۔۔سرخ ہونٹ۔۔۔کندھے تک آتے کالے بال۔۔۔اور دودھ کی طرح سفید رنگت۔۔۔

حجاب اور سحر تو نور کو سنو وائٹ کہتی تھی۔۔۔

نور کو سب پسند کرتے تھے سوائے کبیر خان کے۔۔۔

کبیر کو شروع سے چھوٹی سی نور بلکل بھی پسند نہیں تھی۔۔۔

اور نور بھی کبیر سے بہت زیادہ ڈرتی تھی۔۔۔ کبیر کے سامنے آجانے سے نور اٹک اٹک کر بولنے لگتی تھی اور یہ بات سب نے نوٹ کی تھی۔۔۔

چشمہ لگا کر تو نور اور بھی خوبصورت لگتی تھی۔۔۔

نور آپ نے ناشتہ نہیں کرنا پھر آپ نے کالج بھی جانا ہے۔۔۔؟ میر نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے نور کو کہا۔۔۔

بابا مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ نور نے کہا۔۔۔

بری بات بیٹا چلو میرے ساتھ آپ کی ماما ہمارا ویٹ کر رہی ہوں گی۔۔۔ میر نے نور کو کہا۔۔۔۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے گیا۔۔۔۔

نور بھی منہ بسورتی میر کے ساتھ باہر چلی گئی۔۔۔۔

💖-------------💖

اے ڈی کمرے سے باہر آیا تھا اور وہ آدمی اس کے سامنے کھڑا کانپ رہا تھا۔۔۔۔ کیونکہ اے ڈی پلازہ سے باہر جانا اس آدمی کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

اے ڈی مجھے معاف کر دو۔۔۔ اس آدمی نے اے ڈی کے قدموں میں بیٹھ کر گڑ گڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں کروں گا معاف بلکل کروں گا۔۔۔۔ اے ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ ابھی وہ آدمی اے ڈی کی بات کو صحیح سے سمجھ بھی نہیں پایا تھا۔۔۔۔

جب اے ڈی نے اپنے قریب رکھی تیز دھاڑ والی تلوار سے اس آدمی کا سر دھڑ سے الگ کر دیا تھا۔۔۔۔ یہ سب ایک سیکنڈ کا کھیل تھا۔۔۔۔

کر دیا معاف اے ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔اے ڈی کے قانون میں کسی بھی غلطی کی سزا صرف موت تھی۔۔۔۔

اب یہاں کا منظر بلکل تصویر والا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

جون۔۔۔۔اے ڈی نے اپنے وفادار کو آواز دی جو ایک غیر مسلم تھا۔۔۔۔

یس سر۔۔۔۔جون بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔۔۔۔

مال اپنے جگہ پر پہنچ گیا ہے۔۔۔؟اے ڈی نے جون کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یس سر مجھے مسٹر ملک کی کال آئی تھی مال ان تک پہنچ چکا ہے۔۔۔۔جون نے نظریں جھکا کر تابعداری سے جواب دیا۔۔۔

اے ڈی نے کہا۔۔۔ "گڈ۔۔۔۔"

سر مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی تھی اگر آپ برا نا مانے تو۔۔؟جون نے بات کو ادھوری چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اے ڈی نے دوبارہ اپنا رخ جون کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔ !!پوچھو۔۔۔

سر کیا آپ بیسٹ کو جانتے ہیں۔۔۔؟

جون کا سوال سن کر اے ڈی کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئ تھی۔۔۔

سمجھتے کیا ہیں خود کو میں کیا غلام ہوں ان کی جو مجھ پر اپنا حکم چلاتے رہتے ہیں۔۔۔۔

حجاب منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔۔جب سجل نے اسے راستے میں روکا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔؟اور کس سے باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔؟ سجل نے اپنی لاڈلی سے پوچھا۔۔۔۔

کسی سے نہیں ماما آپ کا لاڈلا آیا ہے۔۔۔۔

حجاب نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

اسد آیا ہے سجل نے خوشی سے کہا۔۔۔جب اسے اپنے پیچھے سے اسد کی آواز سنائی دی۔۔۔

کیسی ہیں آپ آنی۔۔۔؟اسد نے سجل کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔تم کہاں غائب تھے اتنے دنوں تک۔۔۔۔؟ سجل نے مسکراتے ہوئے اسد سے پوچھا۔۔۔۔

بس آنی آپ تو جانتی ہے کتنا کام ہوتا ہے۔۔۔ہم لوگ آج ہی گھر آئے ہیں۔۔۔۔مجھے انکل سے کچھ کام تھا کیا وہ گھر پر ہیں۔۔۔؟اسد نے پوچھا۔۔۔

ہاں بیٹا وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔۔تم وہاں چلے جاؤ میں تمھارے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔۔۔ سجل نے کہا اور کچن میں چلی گئ اسد علی کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔۔

معاذ کہاں غائب ہوتے ہو آجکل۔۔۔؟گھر میں نظر ہی نہیں آتے۔۔۔

اریبہ نے اپنے بیٹے کو کہا جو ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔۔

ماما آپ کو معلوم تو ہے میرے پیپر ز ہیں۔۔۔۔اور مجھے اپنا خود کا بزنس بھی شروع کرنا ہے تو بس اسی میں لگا ہوا ہوں۔۔۔معاذ نے کہا۔۔۔۔

احمد اپنے دھیان ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔جیسے ناشتے کے علاوہ کچھ بھی اس کے لیے ضروری نہیں ہے۔۔۔۔

تمہاری پھپھو بھی تمہارے بارے میں پوچھ رہی تھیں کافی دنوں سے تم ان سے بھی نہیں ملے۔۔۔۔اریبہ نے کہا۔۔۔

ماما آپ فکر مت کریں آج میں فری ہوں اور آج میں سوچ رہا ہوں پھپھو کی طرف جاؤ۔۔۔۔معاذ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تو بس اچھی بات ہے میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی مجھے سجل سے کچھ بات بھی کرنی ہے۔۔۔۔اریبہ نے خوشی سے کہا۔۔۔

بیگم صاحبہ آپ بھی گھر میں ٹک جایا کریں ابھی رات کو ہی تو تم سب ملی ہو۔۔۔بلکہ روزانہ تم لوگ ملتی ہو۔۔۔۔احمد نے چائے کا سیپ لیتے ہوئے مسکراتے نظروں سے اریبہ کو کہا۔۔۔۔

آپ سب دوست بھی تو ملتے ہو میں نے کبھی آپ کو روکا ہے۔۔۔۔اریبہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اریبہ کو دیکھ کر معاذ اور احمد دونوں ہنس پڑے تھے۔۔۔۔

ماما یار پاپا مزاق کر رہے ہیں آپ کو بس تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔معاذ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں یار میری اتنی مجال جو میں اپنی بیگم صاحبہ کو کچھ کہوں۔۔۔احمد نے کہا اور وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔۔

کیونکہ اریبہ اپنی سخت نظروں سے احمد کو گھور رہی تھی۔۔۔

اوکے ماما پھر چلے۔۔۔؟معاذ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔ اریبہ نے کہا اور معاز کے ساتھ چل پڑی۔۔۔

اتنے سالوں بعد بھی ان کی دوستی میں زرا سا بھی فرق نہیں آیا تھا بلکہ ان کی دوستی مزید گہری ہو گئ تھی۔۔۔

اریبہ اور معاذ سجل کے گھر میں داخل ہوئے تو اریبہ اندر چلی گئ تھی۔۔۔ معاذ بھی جانے لگا تھا جب اسے سحر اور حجاب کے ہنسنے کی آوازیں آئی تھیں۔۔۔

حجاب اور سحر دونوں کھیل رہی تھی۔۔۔ سحر نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی تھی اور حجاب کو پکڑ رہی تھی۔۔۔

سحر نے سیمپل سی آسمانی رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔۔

اس کی بڑی بڑی گرے آنکھیں کسی کو بھی دیوانہ کرنے کا ہنر رکھتی تھی۔۔۔۔

معاذ کھڑا دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں اس کی نظر بار بار بھٹک کر سحر کی طرف جا رہی تھی۔۔۔وجہ وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

معاذ انہی سوچوں میں گم تھا جب اس کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔

کر فون اٹھایا تھا۔۔ معاذ نے اپنا رخ موڑ

معاذ ابھی بات کر کے مڑا ہی تھا جب اسے اپنے بازو پر نرم ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا میں پکڑ لوں گی تمہیں۔۔۔ سحر نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن تمہارا بازو اتنا سخت کب سے ہو گیا۔۔۔؟ سحر نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

سحر کی بات سن کر معاذ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔

سحر نے اپنی آنکھوں سے اپنا ڈوپٹہ نیچے کیا لیکن کچھ ہی فاصلے پر کھڑی ہنستی ہوئی حجاب کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔۔

اگر حجاب سامنے ہے تو یہ کون ہے۔۔۔؟ سحر نے دل میں سوچا۔۔۔

اور پھر اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جس سے اس نے ابھی بھی معاذ کا بازو پکڑا ہوا تھا۔۔۔

جب سحر نے معاذ کی طرف دیکھا تو جلدی سے معاذ کا بازو چھوڑ کر پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

ایم سوری معاذ بھائی مجھے لگا حجاب ہے۔۔۔ سحر نے جلدی سے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور وہاں سے بھاگ گئ۔۔۔

معاذ نے اپنا سر جھٹکا اور خود بھی اندر چلا گیا۔۔۔۔

نور آپ کا آج کالج میں پہلا دن کیسا گزرا۔۔۔؟

حیاء نے نور سے پوچھا جو چھپ چھپ کر چاکلیٹ کھا رہی تھی۔۔۔

ماما بہت اچھا گزرا۔۔۔نور نے اپنی چاکلیٹ کو چھپا کر جلدی سے جواب دیا۔۔۔

یہ چاکلیٹ اسد نے نور کو لا کر دی تھی۔۔۔نور اسد کی بہت لاڈلی تھی۔۔۔۔

نور آپ کیا چھپا رہی ہو۔۔۔؟ حیاء نے نور کے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کچھ بھی تو نہیں ماما۔۔ وہ میں کہہ رہی تھی آج گھر میں اتنی خاموشی کیوں ہیں۔۔۔؟ نور نے جلدی سے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی حیاء کو چاکلیٹ کا معلوم ہو۔۔ اگر حیاء کو معلوم ہو جاتا تو وہ نور سے چاکلیٹ لے لیتی۔۔ کیونکہ حیاء نور کو زیادہ چاکلیٹ نہیں کھانے دیتی تھی۔۔۔

کبیر اور زید اپنے کمروں میں آرام کر رہے ہیں۔۔۔ پری اور حور مارکیٹ گئی ہیں۔۔ حیاء نے کہا۔۔

وقت کے ساتھ ساتھ حیاء بھی کافی سمجھدار ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن کچھ بیو قوفیاں ابھی بھی کرتی تھی۔۔۔ جسے دیکھ کر میر کہتا تھا میری بیوٹی کبھی بھی نہیں بدل سکتی۔۔۔

کبیر کے نام پر نور کے چہرے پر خوف آ گیا تھا۔۔۔

ماما کھڑوس بھی گھر پر ہے۔۔۔؟نور نے ہڑبڑی میں جو منہ میں آیا بول دیا۔۔۔۔

نور بڑا بھائی ہے آپ کا ایسے نہیں کہتے۔۔۔حیاء نے گھورتے ہوئے نور کو کہا۔۔۔

میر کے پیار نے حیاء کو مزید نکھار دیا تھا۔۔۔حیاء نور کی بڑی بہن ہی لگتی تھی۔۔۔۔

سوری ماما۔۔۔نور نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔۔

حیاء نور کی طرف دیکھ کر مسکرا پڑی تھی۔۔۔

معاز کو سجل کے گھر آئے ایک ہی گھنٹہ ہوا تھا۔۔۔جب اسے زوبیا کی کال آئی کہ وہ ملنا چاہتی ہے اور ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔

معاذ سجل کو ضروری کام کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔وہ تو شکر تھا اریبہ پاس نہیں تھی ورنہ کبھی بھی معاذ کو جانے نا دیتی۔۔۔۔

معاذ کے جانے سے سحر اداس ہو گئ تھی جو حجاب نے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔

اتنی ایمرجینسی میں کیوں بلایا ہے مجھے سب ٹھیک ہے۔۔۔؟ معاز نے پریشانی سے زوبیا سے پوچھا۔۔۔۔۔

اپنے گھر والوں سے میری بات کب کر رہے ہو۔۔۔؟ معاذ تم

پوچھا۔۔اور زوبیا کا بات کو اگنور کرنا معاذ کو بہت برا لگا زوبیا نے معاذ کی بات کو اگنور کرتے ہوئے تھا۔۔۔لیکن اس نے کہا کچھ نہیں تھا۔۔۔

یار پہلے میں اپنا بزنس سیٹ کرلوں پھر پاپا سے بات کروں گا تم فکر مت کرو۔۔۔معاذ نے پیار سے کہا۔۔۔

زوبیا معاذ کی کلاس فیلو تھی اور کالج سے یہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔۔

زوبیا ایک خوبصورت لڑکی تھی جسے اپنی خوبصورتی پر بہت ناز تھا۔۔۔

میں معاذ میری موم مجھ سے روز تمہارے بارے میں پوچھتی ہیں کہ تم نے اپنے گھر بات کی یا نہیں۔۔۔ موم کو کیا جواب دوں۔۔۔زوبیا نے اپنی پریشانی بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

زوبی جو سچ ہے تم وہ بتادو پہلے میں اپنا بزنس سیٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔اس کے بعد میں اپنے گھر والوں سے تمہاری بات کروں گا۔۔۔معاذ نے حل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

معاذ تم سمجھ نہیں رہے موم کی کزن کا ایک بیٹا ہے لندن میں رہتا ہے۔۔۔وہاں اس کا اپنا بزنس بھی ہے اگر تم نے دیر کی تو پھر موم میری بھی بات نہیں سنے گی۔۔۔ تمہیں جو بھی کرنا ہے جلدی کرنا ہو گا۔۔۔

زوبیا نے کہا اور وہاں سے چلی گئی اور پیچھے معاذ کو گہری سوچ میں ڈال گئی تھی۔۔۔

زین اور احد کو کچھ ضروری کام تھا اور وہ دونوں کچھ دنوں کے لیے ملک سے باہر گئے تھے۔۔۔

سجل تمہیں معاذ کیسا لگتا ہے۔۔۔؟ اریبہ نے سجل سے پوچھا اس وقت دونوں سجل کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔

اریبہ کیسی باتیں کر رہی ہو معاذ اپنا ہی بچہ ہے

بھلا اچھا کیوں نہیں ہو گا۔۔۔؟ سجل نے ناسمجھی سے جواب دیا۔۔

اسے اریبہ کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔۔

میری سجل میں اور احمد چاہتے ہیں ہانی اور عادل بھائی سے سحر کا ہاتھ اپنے بیٹے کے لیے مانگ لیں۔۔۔
شروع سے خواہش تھی کہ سحر میرے گھر کی بہو بنے میری بیٹی بنے۔۔۔۔

اریبہ نے سجل کو ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اریبہ یہ تو بہت اچھی بات ہے یار اور جہاں تک مجھے لگتا ہے عادل بھائی اور ہانی کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔
سجل نے خوشی سے کہا۔۔۔۔

میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ سحر کو میں اپنی بیٹی بنالوں۔۔۔۔اریبہ نے خوشی سے کہا۔۔۔

پھر دونوں ارد گرد کی باتیں کرنے لگی تھیں۔۔۔

اریبہ نے اپنے بیٹے کے لیے کچھ اور سوچا تھا اور معاذ کچھ اور ہی سوچ بیٹھا تھا۔۔۔

اب یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا آگے کیا ہونے والا تھا۔۔۔

کبیر اپنے کمرے سے ابھی نکلا ہی تھا جب سامنے سے آتے ہوئے طوفان سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔۔

کبیر تو اپنی جگہ کھڑا رہا لیکن نور نیچے گرنے لگی تھی کہ کبیر نے نور کو بازو سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا تھا۔۔۔

اندھی ہو چار چار آنکھیں ہوتے ہوئے بھی تمہیں نظر نہیں آتا چشمش۔۔۔کبیر نے گھورتے ہوئے نور کو کہا۔۔۔

اس وقت کبیر نے کالی پینٹ اور بلیو شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

عام سے حلیے میں بھی بہت پیارا لگ رہا تھا لیکن نور کو اس بات کی پرواہ کہاں تھی۔۔۔

کبیر کے سامنے آجانے سے اس کی تو جان حلق تک آگئی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔میں۔۔۔نور بہت مشکل سے اٹک اٹک کر اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔جب کبیر نے ہاتھ کے اشارے سے نور کو مزید کچھ بھی بولنے سے منع کیا۔۔۔

ویسے تو تمھاری زبان قینچی کی طرح چلتی ہے۔۔۔میرے سامنے آجانے سے تمہاری زبان میں تالے کیوں لگ جاتے ہیں۔۔۔؟

کبیر نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

نور بار بار اپنا چشمہ ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔اگر بولنے کی کوشش کرتی تو کبیر خاموش کروا دیتا۔۔۔نور اس وقت اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا۔۔۔

کبیر اسے آگے جانے کا راستہ بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اور سر سے پیر تک نور کا معائنہ کر رہا تھا۔۔۔جس نے وائٹ کیپری اور لال کرتا پہنا ہوا تھا۔۔۔۔گلے میں ایک چھوٹا سا سٹولر تھا جو نا ہونے کے برابر تھا۔۔۔

اگر کچھ بولنا نہیں ہے تو یہاں کھڑی میری شکل کیوں دیکھ رہی ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔کبیر نے غصے سے کہا اور نیچے چلا گیا۔۔۔

نور آنکھوں میں آنسوؤں لیے کبیر کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو ہمیشہ ایسا ہی کرتا تھا۔۔۔۔

تم اے۔ڈی کے آدمی سے ملے تھے۔۔۔۔؟

ٹائیگر نے ٹھنڈے لہجے میں اپنے سامنے گرے آدمی سے پوچھا۔۔۔۔

ٹائیگر مجھے ایک بار صفائی کا موقع دو۔۔۔۔

اس آدمی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔ڈر اس کی آواز میں صاف واضع تھا۔۔۔۔

"مجھے اپنی بات دہرانا بلکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔۔تم اے۔ڈی کے آدمی سے ملے تھے۔۔۔ یا "ہاں" میں مجھے جواب چاہیے۔۔۔۔"ناں"

ٹائیگر نے اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔۔لیکن سامنے گرے آدمی کو معلوم تھا کہ ٹائیگر کا لہجہ عام بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔

وہ آدمی جانتا تھا کہ اب جھوٹ بولنا بے کار ہے اس لیے اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"گڈ۔۔۔۔ ایلکس آگے کا کام تمہارا ہے۔۔۔ "

ٹائیگر نے اُس آدمی کی طرف دیکھ کر طنزیہ کہا۔۔۔اور کرسی پر بیٹھ کر سگریٹ کے گہرے کش لینے لگا۔۔۔۔

ٹائیگر کی آنکھوں میں ایک دم چمک آئی تھی۔۔۔۔جیسے سامنے کا منظر اسے بہت لطف دینے والا ہو۔۔۔۔

ٹائیگر کے پاس کھڑا آدمی اپنے ساتھی کا بدتر حال دیکھ کر اندر تک کانپ گیا تھا۔۔۔ایلکس نے اسے چیخنے کا بھی موقع نہیں دیا تھا۔۔۔۔

اُس آدمی کا جسم اب بے جان ہو گیا تھا۔۔۔اور ٹائیگر کا ایلکس بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر اپنے مالک کے پاس شاباشی کے لیے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

ٹائیگر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ایلکس کے سر پر پیار کرنے لگا تھا۔۔۔

یہ کالی بلی اتنی پسند کیوں ہے۔۔۔؟ ٹائیگر کے آدمی نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔ آپ کو ٹائیگر

یہ ایک بلیک پینتھر تھا۔۔۔ ”

بلیک پینتھر ٹائیگر کی نسل میں سے ہی ہوتا ہے۔۔۔ اس کا رنگ کالا ہوتا ہے۔۔۔ اور آنکھیں مختلف رنگ کی ہوتی ہیں۔۔۔۔

یہ دیکھنے میں ایک بہت بری کالی بلی کی طرح کا لگتا ہے۔۔۔ لیکن یہ بلی کی طرح معصوم بلکل بھی نہیں ہوتا۔۔۔ انسان کو چیر پھاڑ کرنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاتا۔۔۔ اس کے تیز دانت اور نوکیلے پنجے انسان کو دوسرا سانس لینے کا موقع نہیں دیتے۔۔۔۔“

لیکن یہ پینتھر اپنے مالک کا وفادار تھا۔۔۔اس کے حکم کے بغیر یہ کچھ نہیں کرتا۔۔۔ٹائیگر نے اس کا نام ایلکس رکھا تھا۔۔۔جو ایلکس کو خود بھی بہت پسند تھا۔۔اگر ایلکس کو کوئی کالی بلی کہتا تو اسے بہت برا لگتا۔۔۔اس لیے ایلکس کے سامنے کوئی اسے کالی بلی نہیں کہتا تھا۔۔۔

ایلکس نے گھور کر اس آدمی کو دیکھا تھا شاید اسے اپنا نام سننا زیادہ پسند تھا۔۔۔

وہ آدمی ایک دم ڈر گیا تھا۔۔۔

میرا مطلب ہے۔۔۔ایلکس۔۔۔

اس آدمی نے جلدی سے کہا۔۔۔

گڈ۔۔۔آئندہ اگر تم میرے ایلکس کا نام بھولے تو یہ خود تم سے حساب لے گا۔۔۔

اور جہاں تک بات ہے مجھے یہ اتنا پسند کیوں ہے۔۔۔تو وہ اس لیے کہ یہ مجھے میرے ایک بہت ہی عزیز انسان نے تحفے کے طور پر دیا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر کوئی لڑکی ٹائیگر کو ہنستے ہوئے دیکھ لیتی تو یقیناً اُس نے بے ہوش ہو جانا تھا۔۔۔

کیونکہ ٹائیگر ہنستے ہوئے زیادہ خوف لگتا تھا۔۔۔

کالا رنگ۔۔۔لمبے گھنگھرالے بال۔۔۔جن میں اتنا تیل لگا ہوا تھا کہ پانچ چھ لڑکیاں با آسانی اپنے بالوں کو اُتنا تیل لگا سکتی تھیں۔۔۔کالی آنکھوں میں بھر بھر کر سُرما ڈالا ہوا تھا۔۔۔گلے میں ایک ٹائیگر کی شکل والا لوکٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔ہاتھ کی ساری انگلیوں میں عجیب و غریب انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں۔۔۔سر پر رومال باندھا ہوا تھا۔۔۔اور سگریٹ ہمیشہ اس کی انگلیوں میں موجود ہوتا تھا۔۔۔

اور وہ آدمی سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔ جس نے ٹائیگر کو ایلکس تحفے کے طور پر دیا ہے۔۔۔خود اس کے پاس کیا ہو گا۔۔۔؟ اور خود کتنا خطرناک ہو گا۔۔؟

زیادہ مت سوچو بہت جلد تمہیں اس انسان اور اس کے پالتو سے بھی ملا دوں گا۔۔۔

اور مجھے یہ جگہ صاف چاہیے ٹائیگر نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔جہاں خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔۔۔

ٹائیگر کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔ ایلکس وہی زمین پر بیٹھا اس آدمی کو گھور رہا تھا۔۔ جس کا جسم اب بے جان تھا۔۔۔

♡------------♡

کالیا کہاں ہے۔۔۔؟

ٹائیگر نے اپنے آدمی سے پوچھا۔۔۔۔

ٹائیگر وہ نئے آنے والے ہتھیاروں کو چیک کر رہا ہے ابھی آتا ہی ہو گا۔۔۔اس آدمی نے کہا۔۔۔

ہمممم۔۔۔

اتنے میں کالیا بھی آگیا تھا جس نے بھی اس کا نام کالیا رکھا تھا بلکل ٹھیک رکھا تھا۔۔۔

کالیا دیکھنے میں ٹائیگر سے زیادہ خوفناک نظر آتا تھا۔۔۔۔

کالیا ٹائیگر کا وفادار تھا ایسا کہنا زیادہ بہتر ہو گا دون دوات بھی تھے۔۔۔۔

کالیا کو دیکھ کر ٹائیگر اس کے گلے لگا تھا۔۔۔۔

بیسٹ کو کون نہیں جانتا جون۔۔۔اے ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

سر میں نے سنا ہے وہ کافی خطرناک بندہ ہے۔۔۔جون نے اے ڈی کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ خطرناک نہیں ہے جون۔۔۔وہ بہت زیادہ خطرناک ہے۔۔۔اور تم جانتے ہو مجھے خطروں سے کھیلنا کتنا پسند ہے۔۔۔

اے ڈی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

بہت کمال کا انسان ہے لوگوں کے دلوں میں آج بھی اس کا اتنا ہی ڈر ہے جتنا پہلے تھا۔۔۔

اور اب میں چاہتا ہوں لوگ مجھ سے ڈریں بیسٹ سے صرف برے لوگ ڈرتے تھے۔۔۔ اور ڈرتے ہیں لیکن مجھ سے معصوم لوگ بھی ڈریں گے۔۔۔ کیونکہ میں بیسٹ نہیں ہوں۔۔۔ میں اے ڈی ہوں کرائم کی دنیا کا بادشاہ۔۔۔ میں وہی کرتا ہوں جو میرا دل کرتا ہے۔۔۔

میرے دل میں بیسٹ کی طرح ان معصوم اور فضول لوگوں کے لیے نرم گوشہ بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔ کہا۔۔۔ اے ڈی نے سفاکی سے

اور ٹائیگر کا آدمی جو تم سے ملا تھا اس آدمی کا کیا بنا۔۔۔ اے ڈی نے باہر دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

سر اب تک تو ٹائیگر اسے مار بھی چکا ہو گا۔۔۔ اور ویسے بھی وہ آدمی ہمارے کسی کام کا نہیں تھا۔۔۔

اسے ٹائیگر کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا

جون نے کہا۔۔۔۔

جون تمہیں کیا لگتا ہے ٹائیگر کس طرح کا انسان ہے۔۔۔؟

اے ڈی کے دماغ میں پتہ نہیں کیا چل رہا تھا۔۔۔جو اس نے ٹائیگر کے بارے میں پوچھا۔۔۔

سر وہ بہت عجیب قسم کا انسان ہے۔۔۔ تھوڑا کھسکا ہوا۔۔اس کے اپنے رولز ہے جہاں اسے زیادہ پیسہ ملتا ہے۔۔۔اس کے ساتھ کام کرتا ہے۔۔اس کا ایک خاص آدمی ہے کالیا۔۔۔جو ٹائیگر کا دوست بھی ہے۔۔۔۔

اور کالیا کو ٹائیگر کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔۔لیکن کالیا بھی بہت شاطر انسان ہے۔۔۔مرنا پسند لیکن ٹائیگر کے بارے میں کبھی کچھ نہیں بتائے گا۔۔اور نا ہی کبھی اس کے خلاف جانے کی کرے گا کوشش کرے گا۔۔۔

کافی کام کا بندہ ہے۔۔۔۔آج تک پولیس اسے گرفتا نہیں کر سکی کیونکہ وہ اپنا کام بہت صفائی لیکن ٹائیگر سے کرتا ہے جون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمممم پھر تو ملنا پڑے گا۔۔۔ ہمارے بہت کام آ سکتا ہے۔۔۔۔ اے ڈی نے جون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جیسی آپ کی مرضی سر۔۔۔ جون نے تابعداری سے سر جھکا کر کہا۔۔۔

کبیر تمہارے پاپا کی کال ہے۔۔۔ تمہارا فون بند جا رہا تھا۔۔۔ پری نے فون کبیر کی طرف کرتے ہوئے کہا جس نے بیزاریت سے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ احد نے فون کیوں کیا ہے۔۔۔ فون کان سے لگاتے ہی احد کی غصے بھری آواز کبیر کو سنائی دی تھی۔۔۔۔

تم یہ کیا کرتے پھر رہے ہو جو تھوڑی بہت میری لوگوں کی نظر میں عزت ہے اسے بھی خراب کرنا چاہتے ہو۔۔۔؟ احد نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

ڈیڈ کیا ہو گیا ہے کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟اور اب میں نے کیا کر دیا ہے۔۔۔۔احد نے انجان بنتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔

واہ میرے شیر۔۔۔تم نے تو کچھ نہیں کیا میں ہی پاگل ہوں جو فضول میں بولتا رہتا ہوں۔۔۔۔احد نے کہا۔۔۔

ڈیڈ میں پھر ماما کو بتا دیتا ہوں۔۔۔کبیر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا بتانا ہے۔۔۔؟احد نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

یہی کہ اب آپ اپنا علاج کروا کر ہی واپس آئے گے۔۔۔۔کبیر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اور احد شو کڈ سا کبھی فون کی طرف دیکھتا تو کبھی زین کی طرف دیکھتا۔۔۔۔جو خود اپنی ہنسی روکنے میں ناکام ہو رہا تھا کیونکہ فون سپیکر پر تھا۔۔۔

احد نے پہلے زین کو گھور کر دیکھا پھر کبیر سے پوچھا۔۔۔

میں نے تمہاری فلم کا ٹریلر دیکھا ہے۔۔۔احد نے ابھی یہی کہا تھا جب کبیر نے جلدی سے کہا۔۔۔

اووو ڈیڈ ٹریلر آگیا میں اسد اور زید کو بتا دوں پھر آپ سے بات کرتا ہوں۔۔۔کبیر نے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

پر کبیر مووی کا ہیرو تھا بھلا اسے کیسے نہیں معلوم ہو گا کہ اس کی مووی کا ٹریلر آگیا ہے بلکہ کبیر کے کہنے ہی ٹریلر آج ریلیز ہوا تھا۔۔۔

کبیر نے فون اس لیے بند کر دیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ احد نے کیا کہنا ہے۔۔۔اور وہ ایک ہی بات بار بار اپنے باپ کو سمجھا کر تھک گیا تھا۔۔۔

احد ابھی بھی فون کو گھور رہا تھا جب زین کی آواز اسے ہوش میں لائی۔۔۔

اووو بھائی وہ فون ہے کبیر نہیں ہے زین نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے دیکھا ہے اس کی مووی کا ٹریلر کتنا بے ہودا ہے۔۔۔پتا نہیں اس لڑکے کو کب عقل آئے گی۔۔۔میر نے اسے زیادہ سر پر چڑھا دیا ہے۔۔۔

احد نے بے بسی سے کہا۔۔۔

احد کبیر تمہیں پہلے بھی کافی بار بتا چکا ہے کہ وہ کوئی بھی ایسی حرکت نہیں کرتا جس سے اُسے شرمندہ ہونا پڑے۔۔۔

وہ کبیر جو کچھ ٹی وی میں دکھایا جاتا ہے وہ ہماری نظروں کا دھوکا ہوتا ہے۔۔۔ہمیں لگتا ہے اور ویسے بھی ہے لیکن اس کی جگہ کوئی اور لڑکا ہوتا ہے۔۔۔جو یہ سب سین کرتا ہے۔۔۔

تمہیں اپنے بیٹے پر بھروسہ ہونا چاہیے۔۔۔اور دوسری بات تمہیں لگتا ہے کہ اب کبیر کسی سے مشورہ لیتا ہو گا۔۔۔چاہے وہ میر ہی کیوں نا ہو۔۔۔۔

کبیر کا زیادہ لگاؤ میر سے ہے وہ میر کو فالو بھی کرتا ہے۔۔۔اس کے جیسا بننا چاہتا ہے لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ میر کے کہنے پر سب کچھ کرتا ہے۔۔۔۔

کبیر نے اپنی مرضی سے فلم انڈسٹری کو چُوز کیا ہے۔۔۔

اپنی مرضی کا مالک ہے۔۔۔اس کا جو دل چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔۔۔ہم اب اپنے بچو کے ساتھ زبردستی کبیر نہیں کرسکتے۔۔۔کیونکہ اب وہ بڑے ہوگئے ہیں۔۔۔۔زین نے احد کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

احد بھی بہت غور سے زین کی بات سن رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے اپنے بیٹے پر پورا یقین ہے لیکن مجھے اس کا فلموں میں کام کرنا بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔

احد کی سوئی ابھی بھی وہی اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔زین نے احد کو گھورتے ہوئے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

معاذ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ پہلے کچھ بننا چاہتا تھا اور یہ بات وہ کافی بار زوبیا کو بتا چکا تھا۔۔۔

لیکن پھر بھی اسے شادی کرنے کی جلدی تھی۔۔۔

کچھ ماہ سے ہی زوبیا نے شادی کی جلدی ڈالی ہوئی تھی جبکہ پہلے ایسا نہیں تھا۔۔۔

پہلے زوبیا کو بھی شادی کی جلدی نہیں تھی لیکن جب سے وہ لندن سے واپس آئی تھی اس وقت سے اس نے شادی پر زور دینا شروع کر دیا تھا۔۔۔

ساری باتیں سوچتے ہوئے معاذ کے سر میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔

لیکن کوئی حل اسے نظر نہیں آیا تھا۔۔۔

ہانی اور کتنی دیر ہے یار مجھے آفس سے دیر ہو رہی ہے۔۔۔

ہانی کو آوازیں دینے لگ گیا تھا۔۔۔ عادل ابھی ایک منٹ پہلے ہی تیار ہو کر نیچے آیا تھا اور آتے ہی

عادل کا ساتھ زید پورا پورا دے رہا تھا کیونکہ وہ بھی کھانے کا شوقین تھا۔۔۔

کب سے آپ کو جگا رہی ہوں جلدی اٹھ جایا کرو اور آرام سے ناشتہ کیا کرو۔۔۔

ہانی نے ناشتہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہانی یار تم فکر مت کرو تمہارا شوہر آفس سے چھٹی کر لے گا۔۔۔ لیکن کبھی بھو کا آفس نہیں جائے گا عادل نے جوس پیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ بھی کوئی بتانے والی بات ہے ہانی نے ہاتھ روک کر عادل کی طرف دیکھ کر طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔۔

چھوٹے ماموں ویسے آپ کی سیکرٹری تو بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔

زید نے آنکھوں میں شرارت لیے عادل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جہاں ہانی کا ہاتھ زید کی بات سن کر رکا تھا وہی عادل کا نوالہ سیدھا اس کے حلق میں اٹک گیا تھا۔۔۔

زید نے جلدی سے عادل کو پانی دیا تھا کیونکہ ہانی خونخوار نظروں سے عادل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

عادل نے ہانی کو بتایا تھا کہ اس کی سیکرٹری

ہے۔۔۔ لڑکی نہیں

اسی وقت زید کی کال آئی تھی زید نے فون کان سے لگایا اور عادل کو آنکھ مار کر وہاں سے چلا گیا۔۔

زید کے بچے تجھے میں آج زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

لیکن عادل پہلے تو تو زندہ بچ جا پھر زید کو بھی دیکھ لینا عادل نے دل میں سوچا۔۔۔

ہانی میری بات سنو زید جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔

اسے سے پہلے عادل اپنی صفائی میں مزید کچھ کہتا ہانی بول پڑی تھی۔۔۔

عادل ناشتہ کرلیں آفس سے دیر ہو جائے گی ہانی۔۔۔ کہہ کر خود بھی ناشتہ کرنے لگی تھی۔۔۔

عادل نے بھی اس وقت ہانی کو چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔۔

ہوا کچھ یوں تھا کچھ دن پہلے زید گھر کافی لیٹ آیا تھا۔۔۔ زین نے جب اس کے لیٹ آنے کی وجہ پوچھی تو زید نے عادل سے مدد مانگی تھی۔۔۔

اور عادل نے صاف ہری جھنڈی دیکھا دی تھی اور پھر زین سے زید کی بہت اچھی کلاس ہوئی تھی۔

اور آج زید نے اپنا بدلہ لے لیا تھا۔۔۔

ٹائیگر اے ڈی تم سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔ کالیا نے کہا۔۔۔

منع کر دو ابھی میرا موڈ کسی سے بھی ملنے کا نہیں ہے۔۔۔۔ٹائیگر نے کہا۔۔۔

اس کے پاس بہت سارا پیسہ ہے۔۔۔کالیا نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کالیا تم جانتے ہو میرے کام کے کچھ رولز ہے میں پیسے کے لیے کسی کی بھی جان لے سکتا ہوں۔۔۔

اے ڈی یہ سب کرتا ہے جو کہ مجھے پسند نہیں لیکن میں بچوں اور عورتوں کو نقصان نہیں پہنچاتا اور ہے۔۔۔ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں منع کر دیتا ہوں۔۔۔

ہمم رات کو ہمیں ایک خاص انسان سے ملنے جانا ہے۔۔۔۔ٹائیگر نے کہا۔۔۔۔

خاص کا سن کر کالیا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔ کیونکہ جب ٹائیگر کسی خاص انسان کا کہتا تھا۔۔۔اس کا مطلب تھا کسی کی موت آنے والی ہے۔۔۔۔

اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔ یہ بات میں کیسے بھول سکتا ہوں کالیا نے کہا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ کبیر نے جب اپنے کمرے میں نور کو دیکھا تو غصے میں پوچھا۔۔۔۔

کیونکہ جو کوئی بھی اس کے کمرے میں آتا تھا کبیر کی موجودگی میں آتا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔می۔۔۔میرا۔۔۔پپ۔۔۔پپی۔۔۔آپ ک۔۔۔کے۔۔۔رو۔۔۔روم۔۔۔می۔۔۔میں۔۔ آیا۔۔تھ۔۔۔تھا۔۔۔۔

نور نے بہت مشکل سے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔پتہ نہیں کیوں کبیر کے سامنے آجانے سے نور اٹک اٹک کر بولنے لگتی تھی۔۔۔شاید کچھ زیادہ ہی وہ کبیر سے ڈرتی تھی۔۔۔۔

کبیر کے ماتھے کی سخت تیوری نور کو مزید خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

کبیر کچھ کہنے ہی لگا تھا لیکن پھر اسے نور کی شکل دیکھ کر ترس آگیا تھا۔۔۔نور کی شکل دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اگر کبیر نے اسے زرا سا بھی ڈانٹا تو ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔۔

کبیر بنا کچھ کہے واشروم چلا گیا تھا۔۔۔۔

اور یہ بات نور کے لیے بھی حیران کن تھی۔۔۔۔

نور نے جلدی سے اپنے پپی کو تلاش کیا جو بیڈ کے نیچے تھا اور کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

نور کی سالگرہ پر اسد نے اسے پپی گفٹ کے طور پر دیا تھا اور نور کو وائٹ پپی بہت پسند آیا تھا۔۔

مجھے لگتا ہے کھڑوس کی طبیعت خراب ہے۔۔۔اس لیے مجھے نہیں ڈانٹا اور تم اب کبھی بھی کھڑوس کے کمرے میں نہیں جاؤ گے۔۔۔نور نے پپی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کمرے سے باہر آتے ہی نور کی زبان چلنے لگی تھی۔۔۔

مجھے کیا مجھے تو خوش ہونا چاہیے کہ کھڑوس نے مجھے نہیں ڈانٹا۔۔۔نور نے دل میں سوچا اور اپنے پپی کے ساتھ کھلنے لگی۔۔۔

زہِ نصیب محترمہ کہاں غائب ہوتی ہیں آپ آجکل۔۔۔؟ ہم آپ کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس جاتے ہیں۔۔۔اور آپ ظالم بنی اپنے کمرے میں بند رہتی ہے۔۔۔

زید نے زارا کو دیکھ کر معصوم سی شکل بنا کر شاعرانہ انداز میں سینے پر ہاتھ باندھ کر ادب سے کہا۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کو اپنا علاج کروانا چاہیے۔۔۔اگر آپ کہے تو میں بڑے پاپا سے بات کروں۔۔۔زید بھائی زارا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

ظالم لڑکی پہلی بات مجھے بھائی نا کہا کروں تمھارا کھڑوس بھائی ہی کافی ہے۔۔۔اس رشتے کے لیے مجھے تمہارا بھائی بننے کا بلکل بھی شوق نہیں ہے۔۔۔ہاں ایک اور بھی رشتہ بن سکتا ہے ہمارے درمیان زید نے شوخی سے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟زارا نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

چھوڑو تم اس بات کو تم نہیں سمجھو گی۔۔۔اور دوسری بات بڑے پاپا نے تو سچ میں مجھے پاگل خانے بھیج دینا ہے۔۔۔

ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی اور ابھی میں نے اپنے چنو منو کے ساتھ بھی کھیلنا ہے۔۔۔ان سب کا کیا ہو گا پھر۔۔۔۔؟

بول دیا تھا۔۔۔۔ زید کے منہ میں جو آیا اس نے

تو پھر فضول گوئی سے پرہیز کریں اور خبر دار میرے بھائی کو کھڑوس کہا تو بہت برا پیش آؤ گی۔۔۔۔

آپ کی ان حرکتوں کے بارے میں بتا دیا تو وہ آپ کو اس گھر سے نکالنے میں اور اگر میں نے بڑے پاپا کو ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائے گے۔۔۔۔

زارا نے زید کو گھورتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئ۔۔۔۔

اُف یہاں تو ہر کوئی بلیک مِیل کرنے میں لگا ہوا ہے۔۔۔اب تمھارا بھائی کھڑوس ہے تو کھڑوس ہی کہوں گا نا۔۔۔۔

زید بیٹا ان سب باتوں کو چھوڑو جو کارنامہ تم نیچے سر انجام دے کر آئے ہو پہلے عادل ماموں سے تو بچ جاؤ۔۔۔وہ تو تجھے کچا چبا جائے گے زید نے دل میں سوچا اور گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

زید زارا کو پسند کرتا تھا اور اس کی حرکتوں سے زارا کو بھی کچھ کچھ معلوم ہو گیا تھا۔۔۔لیکن پھر بھی زارا زید کو تنگ کرنے کے لیے بھائی ہی کہتی تھی۔۔۔۔

گھر میں میر سب سے بڑا تھا۔۔۔اس لیے سارے بچے میر کو بڑے پاپا کہتے تھے۔۔۔

ہنی ایک بات پوچھو میر نے حیاء کے کاندھے پر اپنی تھوڑی رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔۔

ہممممم۔۔۔۔حیا نے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔۔۔

تم مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہو یا نور سے۔۔۔؟میر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میر کی بات سن کر حیاء کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئ تھی۔۔۔

نور سے۔۔۔حیاء نے بنا سوچے جواب دیا تھا۔۔۔۔

حیاء کی بات سن کو میر کھل کر ہنسا تھا۔۔۔اور یہ سچ بھی تھا دونوں نور سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔۔۔۔۔

کیونکہ دونوں ہی میر کی زندگی کا اہم حصہ لیکن میر نور اور حیاء دنوں سے بہت پیار کرتا تھا۔۔۔تھیں۔۔۔۔

ابھی میر مزید کچھ کہتا جب اس کا موبائل رنگ ہوا تھا۔۔۔میر نے بیزاری سے موبائل کی طرف دیکھا حیاء میر کی شکل دیکھ کر ہنس پڑی تھی۔۔۔

میر نے اپنا موبائل اٹھایا اور وہاں سے باہر چلا گیا کیونکہ کے بات کرنی ضروری تھی۔۔۔

تم میرے کمرے میں کیا کر کر رہے ہو۔۔۔؟ اور تم میرے گھر میں اتنی سخت سکیورٹی ہونے کے باوجود کیسے داخل ہوئے۔۔۔۔؟

عابد نے اپنے سامنے بیٹھے ٹائیگر سے پوچھا

جو آرام سے ایک نرم صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ جیسے یہ اس کا اپنا گھر ہو۔۔۔

عابد ایک معزز خاندان کا لڑکا تھا۔۔۔

عابد کا خاندان سیاست سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔ سب کی نظروں میں عابد ایک نیک اور غریب لوگو کا درد محسوس کرنے والا انسان تھا۔۔۔

ایسا لوگوں کو لگتا تھا۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے تمھاری فضول سی سکیورٹی مجھے تم تک پہنچنے کے لیے روک سکتی ہے۔۔۔؟ ٹائیگر نے طنزیہ کہا۔۔۔۔

کالیا بھی ٹائیگر کی بات سن کر مسکرا پڑا تھا۔۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا اس لڑکی سے شادی کر لو جس کی زندگی تم خراب کر چکے ہو۔۔۔ورنہ میرے پاس دوسرا آپشن تمہاری جان لینا ہو گا۔۔۔ لیکن لگتا ہے تمہیں انسانوں والی زبان سمجھ نہیں آتی۔۔۔اب ٹائیگر نے عابد کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!مجھے تمہیں اپنی زبان میں سمجھانا پڑے گا۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے فون کر کے کہو گے۔۔۔ کہ میں اس جاہل لڑکی سے شادی کر لوں۔۔۔تو کیا اس !!!میں اُس سے شادی کر لوں گا۔۔۔؟ کبھی بھی نہیں۔۔۔سوسائٹی میں میری عزت ہے۔۔۔۔ سے پہلے عابد مزید کچھ کہتا ٹائیگر نے ایک زور کا مکا عابد کے منہ پر مارا تھا۔۔۔۔

عابد کو لگا تھا اس کا جبڑا ٹوٹ گیا ہے۔۔۔۔

تمھاری عزت ہے اور اس لڑکی کا کیا جس کی عزت تم خراب کر چکے ہو۔۔۔۔

کیا لڑکیاں تمہارے لیے کھلونا ہے۔۔۔؟ اور تمہارے جیسے انسان کے منہ سے عزت کی باتیں بلکل بھی اچھی نہیں لگتی۔۔۔ آج میں ان سب لڑکیوں کے ساتھ انصاف کروں گا۔۔۔ جن کی زندگیاں تم برباد کر چکے ہو۔۔۔۔۔

ٹائیگر نے عابد کے ہاتھ پر اپنا بھاری بوٹ رکھتے وزن ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

عابد کے منہ سے چیخ نکل گئی تھی۔۔۔۔

کالیا کیا کرنا چاہیے کسی موت دینی چاہیے اس عزت دار انسان کو۔۔۔؟

ٹائیگر نے کالیا کی طرف منہ موڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ٹائیگر مجھے لگتا ہے اسے ایسی سزا دینی چاہے۔۔۔ جس میں یہ سسک سسک کر مرے۔۔۔ اور مرنے سے پہلے اپنے سارے گناہوں کو بھی یاد کرے۔۔۔ !!!! کالیا نے عابد کی طرف دیکھ کر نفرت سے کہا۔۔۔

ہمممم۔۔۔ لیکن ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔ لیکن موت اس کی بھیانک ہی ہو گی۔۔۔ !! ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

عابد آنکھوں میں خوف لیے دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

اسے حیرت ہو رہی تھی کہ ابھی تک کوئی اس کے کمرے میں آیا کیوں نہیں۔۔۔ کیونکہ اس کے کمرے میں کیمرے لگے ہوئے تھے۔۔۔ اور اسکے باڈی گارڈ چوبیس گھنٹے عابد پر نظر رکھتے تھے کہ کہی وہ خطرے میں تو نہیں ہے۔۔۔

تم سوچ رہے ہو گے کہ تمھارے کتے ابھی تک آئے کیوں نہیں۔۔۔؟ تو میں تمہیں بتا دیتا وہ ابھی نیند کے مزے لے رہے ہیں۔۔۔بچاروں کو نیند نصیب نہیں ہوتی اس لیے میں نے سوچا تھوڑی دیر آرام کر لیں۔۔۔!! ٹائیگر نے عابد کو کہا۔۔۔۔۔

تم لوگ میرے ساتھ کیا کرنے والے ہو۔۔۔؟؟؟ عابد نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم فکر مت کرو زیادہ کچھ نہیں کریں گے۔۔۔اور ہاں صبح کے اخبار میں خبر آئے گی کہ مشہور سیاست دان کے بیٹے عابد نے خودکشی کر لی۔۔۔کیونکہ ان کو اپنی جیت کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔!!!! اور ان میں لوگوں کو فیس کرنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔

کالیا نے عابد کو کہا اور اسے ٹائیگر کے سامنے کھڑا کیا۔۔۔

کالیا نے عابد کا منہ کپڑے سے بند کیا اور ایک رسی کو پنکھے کے ساتھ باندھ دیا۔۔۔اور وہ رسی عابد کے گلے میں ڈال دی تھی۔۔۔

عابد نا میں سر ہلا رہا تھا لیکن یہاں اس کی سن کون رہا تھا۔۔۔۔

ٹائیگر نے اس کرسی کو ٹانگ مار کر پیچھے کر دیا تھا جس پر عابد کھڑا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر تڑپنے کے بعد عابد کا جسم بے جان ہو گیا تھا۔۔۔کالیا نے عابد کے منہ سے کپڑا نکالا اور دونوں جہاں سے آئے تھے۔۔۔۔۔وہی سے واپس چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

سر ٹائیگر نے آپ سے ملنے سے منع کر دیا ہے وہ آپ کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔!!

جون نے اے ڈی کو کہا جو اخبار پڑھ رہا تھا۔۔۔۔

تم جانتے ہونا اے ڈی کو منع کرنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے اخبار سے نظریں ہٹا کر جون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

یس سر!!! ۔۔۔جون نے جلدی سے کہا۔۔۔

اس وقت بھی اے ڈی کالے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں بے تحاشا خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔اس کی نیلی خوبصورت آنکھیں اس وقت غصے سے بھی ہوئی تھی۔۔۔۔

سر ٹائیگر کی جان لینا اتنا آسان کام نہیں ہے۔۔۔جون نے نظرے جھکا کر کہا۔۔۔۔

ایسا کیا ہے ٹائیگر میں کہ اے ڈی کا آدمی اس کی جان نا لینے کا کہہ رہا ہے۔۔۔؟اے ڈی نے جون کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ سر میرے کہنے کا مطلب تھا اسے مارنے کے لیے پلان کرنا ہو گا۔۔۔کیونکہ وہ بہت شاطر انسان ہے!!! ۔۔۔جون نے جلدی سے کہا۔۔۔

کچھ بھی کرو لیکن مجھے ٹائیگر کی لاش چاہیے۔۔۔اس نے اے ڈی کو منع کرنے کی ہمت کی ہے۔۔۔آج ایک نے کی ہے کل دوسرا کرے گا۔۔۔اور اگر آج میں اس ایک کو ہی ختم کر دوں تو کل دوسرا کوئی ایسا پیدا ہی نہیں ہو گا جو اے ڈی کے مخالف آ سکے۔۔۔۔!!!! اے ڈی نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔۔

جون نے سر جھکا کر کہا۔۔ !!!یس سر۔۔۔

کتنی لڑکیاں ہو گئی ہے۔۔۔؟اے ڈی نے جون سے پوچھا۔۔۔

سر چالیس ہو گئی ہے۔۔۔دس رہ گئی ہے جون نے کہا۔۔۔

سب لڑکیوں کو دبئی بھیجوانا ہے۔۔۔اگر مال نا پہنچا تو ہمیں ابھی دس رہتی ہے تم جانتے ہو تین دن بعد کتنا نقصان ہو گا یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔؟اے ڈی نے غصے سے کہا۔۔۔

جون نے گھبر اتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!!سر آپ فکر مت کرے دو دن میں سب انتظار ہو جائے گا۔۔۔

جاؤ یہاں سے میں مزید کوئی بری خبر نہیں سننا چاہتا۔۔۔۔

اے ڈی نے کہا اور جون نے بھی وہاں سے جانے میں ہی عافیت جانی اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ہانی میں تم سے سحر کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔؟؟ اریبہ نے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں کہو اریبہ کیا کہنا ہے۔۔۔؟؟ ہانی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں چاہتی ہوں سحر میرے گھر کی بہو بنے۔۔۔ اریبہ نے ہانی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اریبہ کی بات سن کر ہانی خاموش ہو گئ تھی۔۔۔۔

ہانی اگر تمہیں معاذ پسند نہیں ہے۔۔۔۔تو بھی کوئی بات نہیں اریبہ نے ہانی کی خاموشی کا کوئی اور ہی مطلب نکالا تھا۔۔۔۔

ہانی !!اریبہ معاذ کو میں اپنا بیٹا ہی سمجھتی ہوں تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ مجھے معاذ پسند نہیں ہو گا۔۔۔۔ نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

!!ہانی مجھے لگا کہ تمھیں سحر کے لیے معاذ پسند نہیں ہے۔۔۔پلیز میری بات کا غلط مطلب نالینا۔۔۔۔ اریبہ نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

نہیں اریبہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔میں عادل سے بات کروں گی اور اگر ہمارے بچوں کو کوئی مسئلہ ہانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ !!نہیں ہے تو پھر ہم کون ہوتے ہیں کچھ بھی کہنے والے۔۔۔۔

ہانی کی بات سن کر اریبہ بھی خوش ہو گئ تھی۔۔۔

احد اور زین گھر آ گئے تھے۔۔۔جب احد نے کبیر کو اپنے کمرے میں بلایا۔۔۔

ڈیڈ آپ کب آئے۔۔۔؟

کبیر نے آتے ہی احد سے پوچھا۔۔اور اپنے باپ کے گلے لگا۔۔۔

احد نے کہا۔۔!!رات کو ہی میں آ گیا تھا۔۔اور میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

کبیر نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!.جی۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم نور سے شادی کر لو میں نے نور کے پیدا ہوتے ہی سوچ لیا تھا کہ وہ میری بیٹی بنے گی اسے احد نے کبیر سے کہا۔۔۔ !!میں کہی باہر نہیں جانے دوں گا۔۔۔

ایم سوری ڈیڈ میں نور سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔ کبیر نے بڑے تحمل سے جواب دیا۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟کیا مسئلہ ہے نور میں جو تم اس سے شادی نہیں کر سکتے۔۔۔؟؟احد نے بھی غصے سے پوچھا۔۔۔

ڈیڈ یہ میری لائف ہے اور میں شادی بھی اپنی مرضی سے کروں گا۔۔۔

مجھے نور پسند نہیں ہے اور میں اُس لڑکی سے شادی کروں گا جس سے میرا دل چاہے گا۔۔۔

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے اور ناہی نور کو میرے سر پر مسلط کر سکتے ہیں۔۔۔

کبیر نے بھی غصے سے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

اور اسی وقت نور بھی کبیر کو سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔

کبیر نے ارد گرد دیکھا اسے وہاں کوئی نظر نہیں آیا

کبیر نے نور کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے کمرے میں لے گیا تھا۔۔۔

نور ایک دم بوکھلا گئی تھی لیکن جب اس نے اپنے سامنے کھڑے غصے سے بھرے کبیر کو دیکھا تو اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

کبیر نور کے پاس آیا تھا۔۔۔اور ایک جھٹکے سے نور کو اپنے قریب کیا۔۔۔اور نور کا ہاتھ اس کی کمر کے ساتھ لگایا۔۔۔نور کو کافی تکلیف ہوئی تھی جس سے اس کی ہلکی سی چیخ بھی نکل گئی تھی۔۔۔

میری ایک بات کان کھول کر سن لو نور خان۔۔۔اگر بڑے پاپا یا میرے ڈیڈ نے تم سے پوچھا کہ کیا تم کبیر سے شادی کرنا چاہتی ہو تو تم صاف صاف منع کر دو گی سمجھ گئی۔۔۔؟؟؟

کبیر نے نور کی آنسوؤں سے بھری بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نور نے کوئی جواب نہیں دیا اس وقت اگر اسے کسی چیز کی فکر تھی۔۔۔ تو وہ کبیر کے ہاتھ میں پکڑے اس کے اپنے ہاتھ کی تھی۔۔۔

کبیر نے نور کا ہاتھ مروڑا ہوا تھا۔۔۔ جس سے نور کو زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

بولو جواب دو منع کرو گی۔۔۔؟

کبیر نے اونچی آواز میں نور سے دوبارہ پوچھا۔۔۔ نور نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اور اگر مجھے معلوم ہوا کہ تم نے ہاں کر دی ہے تو تمہاری ٹانگیں میرے ہاتھوں سے ہی !!! گڈ گرل۔۔۔ کبیر نے نور کو چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!ٹوٹے گی۔۔۔

نور نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا اور ہل بھی نہیں رہا تھا۔۔۔

کبیر نے آنکھوں !!نہیں بتاؤ گی کہ یہ سب کہنے کے لیے میں نے کہا تھا۔۔۔ اور تم یہ بات بھی کسی کو سے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر کہہ کر اپنے بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔۔ !!اب جاؤ یہاں سے۔۔۔

نور وہاں سے بھاگ کر اپنے کمرے میں آکر اپنے ہاتھ کو دیکھ کر رونے لگی تھی۔۔۔

کافی دیر رونے کے بعد نور نے اپنے ہاتھ کو ہلانے کی کوشش کی لیکن ہاتھ میں بہت درد تھا۔۔۔

نور زارا کے پاس گئی تھی کیونکہ وہ ہی اس وقت نور کی مدد کر سکتی تھی۔۔۔

اور اب اُن کو کچھ لڑکے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔!! سر میڈم آج اکیلی آئی ہیں۔۔۔

کالیا کو اس کے آدمی نے بتایا۔۔۔

کالیا نے اپنے آدمی کو حجاب پر نظر رکھنے کا کہا تھا۔۔۔ اور وہ حجاب کے پل پل کی خبر کالیا کو دیتا تھا۔۔۔

کالیا نے حجاب کو ایک ریسٹورنٹ میں دیکھا تھا اور حجاب اسے پسند آگئی تھی۔۔۔

کالیا نے غصے سے کہا۔۔۔ !! جاہل انسان جا کر میڈم کی مدد کر۔۔۔

کالیا کے آدمی نے سامنے دیکھتے !!! سر میں مدد کر دیتا لیکن وہ خود ہی کافی ہے اُن لڑکوں کے لیے۔۔۔ ہوئے کہا جہاں حجاب دو لڑکوں کی دھلائی کر رہی تھی۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟کالیانے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

اس آدمی نے بے یقینی !!سر میڈم خود ہی اتنی بہادر ہے کہ اکیلی ان لڑکوں کی دھلائی کر رہی ہیں۔۔۔ کے ملی جلی کیفیت میں کہا۔۔

کیونکہ حجاب ایک دبلی پتلی سے لڑکی تھی اور دو لڑکوں کی ایک ساتھ دھلائی کرنا کالیا کے آدمی کو حیران کر گیا تھا۔۔۔

اپنے آدمی کی بات سن کر کالیا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

اس آدمی نے کہا۔۔ !!سر میڈم کو لینے کوئی آگیا ہے۔۔۔اور وہ ان کے ساتھ چلی گئ ہے۔۔۔

ٹھیک ہے کالیانے کہہ کر فون بند کر دیا کیونکہ کالیا بھی حجاب کی یونی کے باہر آگیا تھا۔۔۔اور اس نے حجاب کو بھی دیکھا تھا جب وہ لڑکوں کو مار رہی تھی۔۔۔

کالیا کو جو چیز سخت ناپسند لگی تھی وہ حجاب کے کپڑے تھے۔۔۔ جس نے بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی اور ڈوپٹہ تو تھا ہی نہیں۔۔۔

لگتا ہے مجھے ہی تمہاری ڈریسنگ ٹھیک کروانی پڑے گی میری پیاری بلبل۔۔۔ کالیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ماما میں ڈرائیور کے ساتھ اپنی دوست کی طرف جا رہی ہوں حجاب نے سجل کو کہا۔۔۔

سجل نے کھانا بناتے ہوئے کہا۔۔۔ !!ٹھیک ہے جلدی آجانا اور اپنا خیال رکھنا۔۔۔

سامنے ہی اسے اسد اور زید نظر آئے تھے۔۔۔ حجاب جی ماما حجاب نے کہا۔۔۔ اور گھر سے باہر آ گئ اسد کی نظروں میں نہیں آنا چاہتی تھی اس لیے جلدی سے وہاں سے نکل گئ۔۔۔

اسد اور زید اپنے دھیان میں چل رہے تھے انہوں نے حجاب کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

حجاب کی گاڑی ابھی آدھے راستے ہی پہنچی تھی جب اچانک ایک جھٹکے سے رک گئی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟ گاڑی کیوں روک دی۔۔۔؟ حجاب نے ڈرائیور سے پوچھا۔۔۔۔

پتہ نہیں میڈم ابھی چیک کرتا ہوں ڈرائیور نے کہا اور گاڑی سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

حجاب نے چاروں اور نظر دوڑائی باہر سڑک بلکل سنسان تھی۔۔۔ حجاب یہی دیکھ رہی تھی جب اچانک حجاب کی طرف کا دروازہ کھلا اور کوئی اند آکر بیٹھا تھا۔۔۔۔

حجاب ایک دم ڈر گئی تھی۔۔۔۔

لیکن جب اس نے کالیا کے چہرے کی طرف دیکھا تو اس کی چیخ نکل گئ تھی۔۔۔۔حجاب پیچھے گاڑی کے دروزے کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔۔اور اس عجیب وغریب انسان کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

کالیا گھور کر حجاب کے کپڑوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔کالیا نے تھوڑا حجاب کے قریب ہو کر اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا تھا۔۔۔۔

تمہیں میں پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں۔۔۔آئندہ اگر تم مجھے اس طرح کے بے ہودہ لباس میں نظر آئی۔۔۔۔تو تمھیں اٹھا کر اپنے ساتھ اپنی دنیا میں لے جاؤ گا ٹھیک ہے میری بلبل۔۔۔۔؟؟کالیا نے حجاب کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے کہا اور جیسے آیا تھا ویسے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

حجاب ابھی بھی شوکڈ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

جب اسے ڈرائیور کی آواز ہوش میں لائی میڈم آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔؟ڈرائیور نے پوچھا۔۔۔۔۔

تم تم کہاں تھے حجاب نے آنکھوں میں خوف لیے ڈرائیور سے پوچھا۔۔۔۔

میڈم میں باہر ہی تھا گاڑی کو دیکھ رہا تھا ڈرائیور نے کہا۔۔۔

حجاب نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!اچھا جلدی چلو یہاں سے۔۔۔

ڈرائیور نے کہا۔۔۔ !!!اوکے میڈم۔۔۔

اور حجاب سوچ میں پڑ گئی تھی کہ وہ خوفناک آدمی کون تھا۔۔۔

زارا نے نور کے ہاتھ پر پٹی باندھ دی تھی۔۔۔

زارا نے نور سے پوچھا تھا کہ کیا ہوا ہے لیکن نور نے سچ نہیں بتایا۔۔۔اور یہ کہا کہ وہ گر گئی تھی۔۔۔

اور آج سحر نور کو اپنے ساتھ مارکیٹ لائی تھی سحر کو کچھ چیزیں خریدنی تھیں۔۔۔۔

دونوں اپنے دھیان چیزیں خرید رہی تھی جب جون کی نظر سحر اور حجاب پر پڑی۔۔۔۔

اور جون کو تو پہلے ہی کچھ لڑکیوں کی تلاش تھی۔۔۔اور شکار سامنے تھا جون کے چہرے ہر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔۔اس نے اپنے آدمیوں کو وہاں آنے کا کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔۔

کیا بھائی منہ کیوں لٹکا ہوا ہے تمہارا کتنی کالز کی تمہیں بندہ ایک ہی کال اٹھا لیتا ہے۔۔۔۔؟زید نے کبیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جو لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

تمہیں کچھ کام تھا۔۔؟؟کبیر نے زید کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اسد جاکر آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

بھائی کام نہیں ہے تم اپنا کیا وعدہ بھول رہے ہو۔۔اور جانتے ہو وعدہ خلافی کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔۔۔؟؟ زید نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اسد جانتا تھا کہ زید کس بارے میں بات کررہا ہے اس لیے مسکرا پڑا تھا۔۔۔

کبیر نے کہا۔۔۔ میں نے کون سا وعدہ کیا تھا آپ پلیز مجھے یاد کروانا پسند کریں گے۔۔۔؟؟؟

ہاں بلکل یہ نیک کام میں ضرور کرنا چاہو گا۔۔۔تو کل رات نو بجے شرط ہارنے پر کبیر خان نے زید یعنی مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے کسی اچھے اور مہنگے ریسٹورنٹ میں کھانا کھلائے گا۔۔۔

زید نے لفظ با لفظ کبیر کو ساری بات بتائی۔۔۔۔

کبیر نے زید کو گھورتے ہوئے کہا جو !!!زید اتنا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی آرام سے بول دیتے۔۔۔۔
اپنی بتیسی دکھا رہا تھا۔۔۔۔

زید نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔ !!تو پھر چلے پھر مجھے گھر آ کر ماما کے ہاتھ کی بنی بریانی بھی کھانی ہے۔۔۔۔

زید میرے خیال سے تم کھانا کھانے ہی جا رہے ہو۔۔۔؟؟ اسد نے اپنے پیٹو بھائی سے کہا۔۔۔۔

جانتا ہوں اور تم میرے کھانے پر نظر نا رکھا کرو

زید نے پہلے اسد کو کہا پھر !!!اور ہاں میں تم دونوں کا باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں جلدی آ جانا۔۔۔۔
کبیر کو جلدی آنے کا کہہ کر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

کبیر کے چہرے پر نا چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔۔

کبیر سب ٹھیک ہے۔۔۔؟ اسد نے کبیر کے پاس آتے ہی پوچھا۔۔۔۔

کبیر نے پہلے اسد کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر کہا۔۔۔۔

کبیر نے لمبا سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔۔۔ !!ڈیڈ چاہتے ہیں میں نور سے شادی کر لوں۔۔۔

تو اس میں مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟ اسد نے پوچھا وہ جانتا تھا کہ کبیر نور کو پسند نہیں کرتا۔۔۔۔

لیکن آج تک اسے نور کو ناپسند کرنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔

لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں جو سمجھ دار ہو۔۔اور نور سے شادی کرنا اسے گود لینے کے برابر ہے۔۔۔ !!نور سے شادی کرنے سے بہتر ہے میں کنوارہ ہی رہوں۔۔۔ !!!! اسد میں ایک ایسی کبیر نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

یونو کبیر مجھے لگتا ہے صرف یہ ایک ہی وجہ نہیں ہے تمھاری نور سے شادی نا کرنے کی۔۔۔میرے خیال سے وجہ کافی بڑی ہے۔۔۔؟؟اسد نے کبیر کے چہرے پر نظریں گاڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

اس سے پہلے کبیر کوئی جواب دیتا زید کمرے کے اندر آیا تھا اور دونوں کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گیا تھا۔۔۔

!!!تم دونوں نے تو باتیں کرنے میں لڑکی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔۔۔

احساس نام کی چیز ہی نہیں ہے تم دونوں کے اندر ایک معصوم سے انسان کا بھوک سے برا حال ہو رہا ہے۔۔۔اور ان دونوں کی باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی۔۔۔زید نے دونوں کا بازو گاڑی کے پاس آکر چھوڑا اور ساتھ گھورتے ہوئے اپنی بات بھی پوری کی۔۔۔

کیا اب ہمیں دیر نہیں ہو رہی۔۔۔؟؟ اسد نے زید کو اپنی طرف گھورتے ہوئے دیکھا تو طنزیہ کہا۔۔۔

زید نے کہا اور خود !!!تو چلو میں نے کب روکا ہے تم دونوں ہی کھڑے میری شکل دیکھ رہے ہو۔۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

اسد اور کبیر ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا پڑے تھے۔۔۔۔

گا کہ وہ نور سے اتنا ناپسند کیوں کرتا ہے۔۔۔۔ لیکن اسد نے سوچ لیا تھا وہ کبیر سے پوچھ کر رہے

____

!!معاذ بیٹا میں نے تمہاری اور سحر کی شادی کی بات ہانی سے کی ہے۔۔۔۔

آج میں بہت خوش ہوں۔۔۔میری یہ دلی خواہش تھی کہ سحر میری بہو بنے اور دیکھو آج ہانی تم جانتے کی کال آئی تھی۔۔۔

اریبہ نے خوشی سے معاذ کو بتایا !!ہانی اور عادل کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے آج میں بہت خوش ہوں۔۔۔ خوشی اریبہ کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔۔۔

معاذ جو آج اپنے اور زوبیا کے بارے میں اریبہ کو بتانے آیا تھا۔۔۔اپنی ماں کی بات سن کر پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

معاذ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔۔۔؟؟میں جانتی ہوں تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔لیکن اریبہ نے پیار سے پوچھا۔۔۔ !!!تمہاری مرضی بھی ضروری ہے۔۔۔۔

معاذ اپنی ماں کے چہرے پر خوشی صاف محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

اپنی ماں کا چہرہ دیکھ کر معاذ کا دل ناں کرنے کو نہیں کیا تھا۔۔۔

معاذ نے پیار سے کہا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ !!ماما جیسے آپ کی مرضی۔۔۔

معاذ کا جواب سن کر اریبہ خوش ہو گئ تھی اور اریبہ نے سب سے پہلے سجل اور ہانی کو فون کر کے بتایا تھا۔۔۔

معاذ نے اپنی ماں کی خوشی کی خاطر ہاں کر کے بہت بڑی غلطی کی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ زوبیا کو پسند کرتا تھا۔۔ اور اس سب میں زیادہ تکلیف سحر کو ہونے والی تھی جسے ابھی تک کچھ معلوم ہی نہیں تھا۔۔۔

____

اگلے دن سحر اور نور مارکیٹ گئ تھی۔۔۔ جب جون نے دونوں لڑکیوں کو دیکھا۔۔ اور ان کو اغواء کرنے کا سوچا۔۔۔

جون کے فون کرنے کے کچھ دیر بعد اس کے ادمی بھی وہی آ گئے تھے۔۔۔

وہ دونوں لڑکیاں یہاں سے سیدھی اے ڈی پلازہ جائے گی۔۔۔

کیونکہ صرف دو لڑکیاں ہی رہتی ہے باقی کا انتظام ہو گیا ہے۔۔

اور اگر یہ دونوں لڑکیاں ہمارے ہاتھ سے نکل گئ تو اے ڈی ہماری جان لینے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائے گا۔۔۔ !!! جون نے اپنے آدمیوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

اور دوبارہ اپنی نظریں نور اور سحر پر گاڑھ دی تھی

جون ایک موقع کی تلاش میں تھا۔۔ اور وہ موقع اسے مل گیا تھا۔۔۔ جب نور اور سحر اسے ایک سنسان جگہ کی طرف جاتی ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔

جون اور اس کے آدمیوں نے دونوں کو بے ہوش کیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔۔۔ یہ کام ان کے لیے بلکل بھی مشکل نہیں تھا۔۔ اس لیے آسانی سے کسی کی بھی نظروں میں آئے بغیر دونوں لڑکیوں کو وہاں سے لے گ ئے تھے۔۔۔

ٹائیگر آج رات اے ڈی کچھ لڑکیوں کو دبئی بھجوانے والا ہے۔۔۔؟ کالیا نے ٹائیگر کو کہا۔۔

ٹائیگر نے عام سے !!کالیا پیسوں کے بغیر ہم کوئی بھی کام نہیں کرتے یہ بات تم اچھے سے جانتے ہو۔۔۔ لہجے میں کہا۔۔

کالیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ !!جانتا ہوں لیکن تمہیں بتانا بھی ضروری تھا۔۔۔

ٹائیگر نے کالیا کی !!چھوڑو ان سب باتوں کو آج تیرا یار تجھے عیش کروائے گا چل میرے ساتھ۔۔۔ گردن میں اپنا بازو ڈالتے ہوئے کہا۔۔

تو ہم لوگ تمہارے پسندیدہ کلب جارہے ہیں کالیا نے پوچھا۔۔

ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!واہ میرے چیتے کیا اندازہ لگایا ہے تو نے۔۔۔

اور دونوں پھر کلب کے لیے نکل گئے۔۔۔

\-------------

اگر مجھے چھوڑ کر جانا تھا تو کیوں میری زندگی میں آئی تم۔۔۔؟؟ کیوں۔۔۔؟؟

اے ڈی نے زمین پر گھٹنوں کے بل !!! تمھارے بغیر تمھارا اے ڈی بہت اکیلا ہے پلیز واپس آجاؤ۔۔۔ بیٹھتے ہوئے اپنے سر کو اپنے ہاتھوں سے جکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

رو رہا ہو اور اسے اس وقت اے ڈی بلکل ایک معصوم سا بچہ لگ رہا تھا جو اپنی قیمتی چیز کے گم ہو جانے پر واپس مانگ رہا ہو۔۔۔۔

سال میں ایک یا دو بار اے ڈی کے ساتھ ایسا ضرور ہوتا تھا اور ایسا زیادہ تر عشال کی سالگرہ کے دن ہوتا تھا۔۔۔جب وہ بلکل ہی بے بس ہو جاتا تھا اس وقت اے ڈی اپنا غصہ اپنے کمرے کی چیزوں پر نکالتا تھا کہ کیوں وہ اپنی عشال کو نہیں بچا پایا۔۔۔

اور پھر اگلے دن اے ڈی ویسا ہی ظالم بن جاتا تھا

اے ڈی اپنے دکھ اپنے تک رکھتا تھا۔۔باہر سے نظر آنے والا ظالم اے ڈی اندر سے بہت ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔۔۔

اپنی عشال کی یاد آرہی تھی کیونکہ آج عشال کی سالگرہ تھی۔۔۔ آج پھر اے ڈی کو

رات کو جب اے ڈی اپنے کمرے سے نکلا تو پہلے والا اے ڈی بن کر نکلا تھا۔۔۔اپنے دکھ درد اپنے کمرے میں چھوڑ آیا تھا۔۔۔اور چہرے پر سنجیدگی لیے جون سے بات کر رہا تھا۔۔۔

مال کب تک روانہ ہو رہا ہے۔۔۔؟اے ڈی نے پوچھا۔۔۔

جون کہا۔۔ !!!سر بس کچھ دیر میں نکل جائے گا۔۔۔

ابھی اے ڈی مزید کچھ کہتا جب اسے کسی لڑکی کی رونے کی آواز آئی۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔؟اے ڈی نے غصے سے پوچھا۔۔۔

وہ سر دو لڑکیاں ہم نے آج ہی اٹھائی ہے تو ان کو یہی پر کمرے میں بند کر دیا تھا کیونکہ مال یہی سے جانا تھا۔۔۔جون نے جلدی سے صفائی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اے ڈی نے جون کو گھورتے ہوئے دیکھا اور اسی طرف چلا گیا جہاں سے آواز آ رہی تھی۔۔۔۔

اے ڈی نے دروازہ کھولا تو نور سامنے بیٹھی رو رہی تھی سحر ابھی بھی بے ہوش تھی۔۔۔۔

اے ڈی نے لائٹ اون کی اور سامنے بیٹھی لڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔۔جو آنکھوں میں خوف لیے سامنے کھڑے اے ڈی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

نور اے ڈی کو دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔۔۔

اور اے ڈی کو تو لگ رہا تھا کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔؟

تم زندہ کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔۔؟

اے ڈی نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اے ڈی اپنی پوری زندگی میں آج پہلی بار اتنا شوکڈ ہوا تھا۔۔۔۔

سحر اور نور کو مارکیٹ گئے دو گھنٹے ہو گئے تھے لیکن ابھی تک وہ واپس نہیں آئی تھیں۔۔۔۔

ہانی نے کافی بار سحر کو فون بھی کیا تھا لیکن سحر کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔۔

ہانی کافی پریشان ہو گئ تھی۔۔۔۔

حیاء تو خود رونے والی ہو گئ تھی۔۔۔۔وہ میر کو فون کرنے والی تھی لیکن ہانی نے روک دیا تھا کہ پہلے زین بھائی سے بات کر لیتے ہیں اور ویسے بھی میر مُلک سے باہر تھا۔۔۔۔

ہانی نے زین کو فون کر کے ساری بات بتائی تھی اور عادل کو وہ پہلے ہی کال کر چکی تھی۔۔۔۔

زین اور احد دونوں پریشانی سے گھر آئے تھے

وہ دونوں اُسی مارکیٹ میں سحر اور نور کو تلاش کر چکے تھے۔۔۔لیکن دونوں کہی نہیں ملی تھیں۔۔ایک آدمی نے بتایا تھا کہ کچھ آدمی دو لڑکیوں کو لے کر جا رہے تھے۔۔۔

اور جب اس آدمی نے لڑکیوں کے حلیے کے بارے میں بتایا تو زین اور احد کو یقین ہو گیا تھا کہ نور اور سحر کو کسی نے کیڈنیپ کر لیا ہے۔۔۔

بھائی نور اور سحر کا معلوم ہوا۔۔۔؟؟عادل نے بے تابی سے زین سے پوچھا۔۔۔

احد نے عادل کو حوصلہ دیتے ہوئے !!!نہیں لیکن تم فکر مت کرو ہم بہت جلد ان کو ڈھونڈ لے گے۔۔۔کہا۔۔۔

بھائی اگر وہ کسی مصبیت میں ہوئی تو۔۔۔؟عادل نے پریشانی سے کہا۔۔۔

زین نے عادل کو کہا۔۔ !!!وہ دونوں ٹھیک ہونگی تم فکر مت کرو۔۔۔ اللہ پر بھروسہ رکھو انشاءاللہ

\-------------

زین کیا کرنا ہے۔۔۔؟ مجھے تو یہ اے ڈی کا کام لگ رہا ہے۔۔ کیونکہ اس شہر میں ایک اے ڈی ہی مشہور ہے جو لڑکیوں کو سپلائی کرتا ہے۔۔۔!!

اور ہو سکتا ہے نور اور سحر کو بھی اس نے اغوا کروایا ہو۔۔؟؟ احد نے سنجیدگی سے کہا۔۔

دونوں خود بھی بہت پریشان تھے میر بھی یہاں نہیں تھا۔۔۔

اگر وہ یہاں ہوتا تو اگر یہ کام اے ڈی کا تھا تو اس کی جان لے لیتا۔۔۔

زین نے احد کی طرف !!!میر کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے لیکن ایک انسان ہماری مدد کر سکتا ہے۔۔۔ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کون۔۔۔؟

کہیں تم اس جنگلی ٹائیگر کی بات تو نہیں کر رہے۔۔۔۔؟؟ احد نے زین کو کہا۔۔۔

ہاں میں اسی کی بات کر رہا ہوں اسے صرف پیسہ چاہیے اور پیسے دے کر اس سے جتنا مرضی مشکل کام کروا لو۔۔۔۔!!! ۔۔۔۔ زین نے کہا۔۔۔۔

تمھیں یقین ہے کہ وہ ہماری مدد کرے گا ہو سکتا ہے وہ منع کر دے۔۔۔؟ احد نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

زین نے یقین سے !!!میں نے کہا نا اسے پیسوں سے مطلب ہے اور وہ ہمارا کام ضرور کرے گا۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

ماما کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟ کبیر نے پری سے پوچھا۔۔۔

بیٹا سحر اور نور مارکیٹ گئ تھیں اور ابھی تک واپس نہیں آئیں۔۔۔ پتہ نہیں دونوں کس حال میں ہونگی۔۔۔؟؟ پری نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟ کہا جا سکتی ہیں ہو سکتا ہے اپنی کسی دوست کی طرف چلی گئ ہوں۔۔۔۔؟ اسد نے بھی پریشانی سے کہا۔۔۔۔

!!!نہیں بیٹا احد ہر جگہ معلوم کر چکے ہے وہ کہی نہیں ہے۔۔۔۔

پری نے کہا۔۔۔ !!!اگر میر بھائی یہاں ہوتے تو اب تک دونوں گھر پر ہوتی۔۔۔

ماما آپ پریشان نا ہوں ہم لوگ بھی ان کو ڈھونڈتے ہیں وہ مل جائے گی۔۔۔۔

کبیر نے کہا اور پھر اسد اور کبیر بھی گھر سے باہر نکل گئے۔۔۔

کبیر بھی کافی پریشانی تھا۔۔۔جب اسد نے اس سے پوچھا۔۔

تم سحر کے لیے زیادہ پریشان ہو یا نور کے لیے۔۔۔؟

اسد کا سوال سن کر کبیر ایل دم چونکا تھا۔۔۔

دونوں کے لیے سحر میری بہن کی طرح ہے۔۔۔اور نور بڑے پاپا کی بیٹی ہے۔۔۔اور بڑے پاپا سے میں بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔اور میں نہیں چاہتا نور کی وجہ سے وہ دکھی ہو اس لیے میں نور کے لیے بھی پریشان

کیبر نے کہا۔۔۔ !!!!ہوں۔۔۔

اسد !!!اتنی لمبی دلیل دینے کی ضرورت بھی نہیں تھی آرام سے کہہ دیتے ہاں فکر ہے مجھے نور کی بھی۔۔۔
نے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے نور کی فکر صرف بڑے پاپا کی وجہ سے ہے

کبیر نے غصے سے کہا۔۔۔ !!!ورنہ میں کبھی بھی اسے ناڈھونڈتا۔۔۔۔

اسد نے ایک دم کبیر کی طرف دیکھا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ کبیر نور سے اس حد تک نفرت کرتا ہے۔۔۔۔

اس معصوم نے تمھارا کیا بگاڑا ہے جو تم اس سے اتنی نفرت کرتے ہو۔۔۔۔؟

اسد نے بھی تھوڑا غصے میں پوچھا اسے بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا کبیر اسد کی لاڈلی بہن کے بارے میں بات
کر رہا تھا بھلا اسد کیسے چپ ہو کر سن لیتا۔۔۔۔

کبیر نے کہا۔۔۔ !!!اسد ہم اس بارے میں بات نا ہی کرے تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔

اسد بھی خاموش ہو گیا تھا کیونکہ اس وقت نور اور سحر کو ڈھونڈنا زیادہ ضروری تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے کیوں تم مجھے اتنی جلدی کلب سے واپس لے آئے ہو۔۔؟ابھی تو میں نے انجوائے بھی نہیں کیا۔۔۔

ٹائیگر نے غصے سے گھورتے ہوئے کالیا کو کہا۔۔۔

کچھ خاص لوگ تم سے ملنے کے لیے آئے ہیں کالیا نے کہا۔۔۔

ٹائیگر نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔ !!!ملنا نہیں چاہتا ابھی میں سونا چاہتا ہوں۔۔۔ آج میں کسی سے بھی

زین نے کہا۔۔۔ !!لیکن ہمیں تم سے بات کرنی ہے ٹائیگر۔۔۔

زین کی آواز سن کر ٹائیگر اور کالیا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔۔

واہ واہ کالیا تو نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ بیسٹ کے پارٹنر آئے ہیں۔۔۔ ٹائیگر نے خوشی سے کہا۔۔۔۔

احد نے بڑے غور سے ٹائیگر اور کالیا کو دیکھا تھا۔۔۔ اور دونوں کو دیکھنے کے بعد احد نے دل میں یہ بات ضرور تسلیم کی تھی۔۔۔ کہ آج سے پہلے اس نے اتنی خوفناک شکلیں نہیں دیکھی۔۔۔۔

بیٹھیے کیسے آنا ہوا تم لوگوں کا میرے غریب خانے پر۔۔۔ ؟؟؟ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس کی کالی بلی یعنی ایلکس بھی ٹائیگر کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

تم ہمیں جانتے ہو۔۔۔ ؟ احد نے پوچھا۔۔۔

آپ لوگوں کو کون نہیں جانتا۔۔۔؟ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین نے !!!ٹائیگر ہمیں تمھاری مدد چاہیے اس کے بدلے تم جتنے پیسے چاہو گے تمہیں ملے گے۔۔۔۔ سنجیدگی سے کہا۔۔۔

بیسٹ کے ہوتے ہوئے مجھ سے تم لوگ مدد مانگ رہے ہو یہ بات مجھے ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔؟؟؟ٹائیگر کہا۔۔۔ نے سنجیدگی سے

احد نے کہا۔۔۔ !!اگر بیسٹ یہاں ہوتا تو اس وقت ہم لوگ تمھارے پاس نا ہوتے۔۔۔۔

اووو وبیسٹ یہاں نہیں ہے بیسٹ کے بارے میں میں نے بہت سنا ہے۔۔۔۔ لیکن دیکھنے کا اتفاق مجھے آج ٹائیگر نے کہا۔۔۔!!!تک نہیں ہوا۔۔۔

احد نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ !!! کبھی ہو گا بھی نہیں۔۔۔

زین اور احد نے بھی اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا۔۔۔

اور جس چہرے کے ساتھ وہ بیسٹ کے ساتھ پائے جاتے تھے۔۔۔اس وقت اُسی چہرے کے ساتھ ٹائیگر کے سامنے موجود تھے۔۔۔۔

کیا کر سکتا ہوں میں تم لوگوں کے لیے۔۔۔؟ٹائیگر نے پوچھا۔۔۔۔

ان دونوں لڑکیوں کو اے ڈی کے آدمیوں نے اغوا کر لیا ہے۔۔۔اگر تم ان دونوں کو صحیح سلامت واپس لے آتے ہو تو جتنے پیسے مانگو گے تمہیں ملے گے۔۔۔۔ زین نے ٹائیگر کے سامنے نور اور سحر کی تصاویر !!! رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹائیگر نے !! ٹھیک ہے کام ہو جائے گا صبح ہونے سے پہلے دونوں لڑکیاں تمھارے پاس ہو گی۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

زین نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔ !!ٹھیک ہے اور پیسہ کام ہو جانے کے بعد ملے گا۔۔

اور وہاں سے جانے لگے جب احد نے زین کو کہا۔۔

احد نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔!!!زین مجھے ٹائیگر کو ایک مشورہ دینا ہے۔۔

زین رک کر احد کو دیکھنے لگا تھا جو پتا نہیں کون سا مشورہ ٹائیگر کو دینے والا تھا۔۔

احد نے دونوں کی شکلوں کی !!!مسٹر ٹائیگر اور کالیا میں تم دونوں کو ایک مخلصانہ مشورہ دینا چاہتا ہوں۔۔ طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

دونوں احد کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

ورنہ کوئی بھی عام انسان تم دونوں کی شکلیں !!اتنا پیسا کماتے ہو تم دونوں تھوڑا اپنے اوپر بھی لگا لیا کرو۔۔ احد نے !!!دونوں کے سر آئے گا۔۔ دیکھ لے تو پکا ہارٹ اٹیک سے مر جائے گا۔۔۔اور گناہ الگ تم سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا اور زین کا دل کیا احد کا سر پھاڑ دے جو کہی بھی شروع ہو جاتا تھا۔۔۔

زین اور احد کے جانے کے بعد ٹائیگر اور کالیا حیران سے کھڑے تھے۔۔۔کیونکہ ایسا مشورہ آج تک ان کو کسی نے نہیں دیا تھا۔۔۔

کالیا اے ڈی کا ٹرک کتنے بجے نکل رہا ہے۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے تصاویر پکڑتے ہوئے پوچھا لیکن دیکھی نہیں تھیں۔۔۔

کالیا نے کہا۔۔ !!ایک گھنٹے بعد نکل رہا ہے۔۔۔

تم جاؤ گے مجھے لگتا ہے دونوں لڑکیاں اسی ٹرک میں ہوں گی۔۔۔اور ایلکس تمھارے ساتھ جائے گا کافی ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!دنوں سے اس نے بھی انسانی گوشت نہیں کھایا۔۔۔

کیانام ہے تمھارا۔۔۔؟

اے ڈی نے اپنے جزبات پر قابو پاتے ہوئے اپنے سامنے کھڑی ڈری سہمی نور سے پوچھا
جو بار بار اپنا چشمہ ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔

نور نے اے ڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ !!مجھے گھر جانا ہے۔۔۔

نام کیا ہے تمھارا۔۔؟جواب دواے ڈی نے غصے میں پوچھا اور نور کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا
کیا۔۔۔

نور نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔ !!نو۔۔نور۔۔۔ی۔۔۔میرا۔۔نا۔۔نام۔۔۔نو۔۔نور۔۔ہ۔۔ہے۔۔۔

اے ڈی نور کو کچھ دیر دیکھتا رہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

اے ڈی نور والے کمرے سے باہر آ گیا تھا اور باہر آ کر اس نے اپنی ٹائی ڈھیلی کی تھی۔۔۔

سر اسارا انتظام ہو گیا ہے بس وہ دونوں لڑکیاں رہ گئی ہے ابھی جون مزید کچھ کہتا کہ اے ڈی بول پڑا تھا۔۔۔

اے ڈی نے کہا۔۔ !!!جس لڑکی نے چشمہ لگایا ہوا ہے وہ یہی رہے گی دوسری کو لے جاؤ۔۔

لیکن سر۔۔۔؟

جون تمہیں میری بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔؟؟؟ اے ڈی نے جون کو سرد لہجے میں کہا۔۔

جون نے کہا اور سحر کو لینے کے لیے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ !!!ی۔۔یس۔۔۔ سر۔۔۔

____

کیسے۔۔۔کیسے۔۔۔؟؟

سیم شکل کی دو لڑکیاں کیسے ہو سکتی ہیں۔۔۔وہ میری عشال نہیں ہے یہ بات میں جانتا ہوں۔۔۔ لیکن پھر اے ڈی نے ٹہلتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔ !!!کیوں میں نے اسے یہاں رکھا ہے۔۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ قسمت اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔

آخر تنگ آکر اے ڈی اس فیصلے پر پہنچا تھا کہ وہ اب نور کو کہی جانے نہیں دے گا۔۔۔

کیونکہ نور کی شکل عشال کے جیسی تھی اور شاید یہی بات تھی۔۔۔ کہ اے ڈی نا چاہتے ہوئے بھی نور کو اپنے آپ سے دور نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

اے ڈی نور کے کمرے میں گیا تھا۔۔۔ جہاں نور رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔۔

سنو وائٹ کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔؟ اس بار اے ڈی نے پیار سے پوچھا۔۔۔۔

اے ڈی کے پیار سے بات کرنے پر نور کو بھی حوصلہ ملا تھا۔۔۔

نور نے روتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!وہ انکل میری آپی کو لے گئے ہیں۔۔۔

اور جس انداز میں نور نے کہا تھا اے ڈی کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔۔

اے ڈی نے نور کے آنسوؤں کو اپنی انگلیوں کی!!! وہ اپنے گھر چلی گئی ہے سنو وائٹ تم پریشان نا ہو۔۔۔ پوروں سے صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

گھر۔۔۔؟؟

نور نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ !!مجھے بھی گھر جانا ہے۔۔۔

اے ڈی نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔۔۔

!!!سنو وائٹ تم نے کچھ کھایا بھی نہیں ہو گا پہلے کھانا کھا لوں پھر بات کرے گے چلو میرے ساتھ۔۔۔ اے ڈی نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر آپ مجھے گھر جانے دے گے۔۔۔؟ نور نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اے ڈی نے مڑ کر دیکھا لیکن کہا کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

اے ڈی نے دل میں سوچا اور عشال کا سوچ کر اس !!!میری عشال اتنی معصوم تو بلکل بھی نہیں تھی۔۔۔ کے چہرے پر ایک بار پھر سے مسکراہٹ آگئ تھی۔۔۔۔

اے ڈی کمرے سے باہر نکل گیا تھا اور پیچھے پیچھے نور بھی نکل گئ تھی۔۔۔

\------------

اے ڈی کا آدمی بہت احتیاط سے لڑکیوں کو لے جا رہا تھا۔۔۔جب دور سے اسے ایک کالی بلی نظر آئی تھی۔۔۔جو سڑک کے درمیان کھڑی تھی۔۔۔۔

اس آدمی نے ٹرک کو روکا اور باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

اس آدمی کو وہ ایک چھوٹی سی بلی ہی لگی تھی لیکن پاس جاتے ہوئے اس کا سائز بڑا ہوتا جارہا تھا۔۔۔اس آدمی نے جب ایلکس کو دیکھا جو بہت بڑا اور خونخوار لگ رہا تھا۔۔۔تو وہ آدمی الٹے پاؤں واپس مڑنے لگا لیکن ایلکس نے اسے بھاگنے کا موقع نہیں دیا اور اُس پر جھپٹ پڑا۔۔۔!!

سنسان سڑک پر اس آدمی کی دردناک چیخیں گونج رہی تھیں لیکن سوائے کالیا کے کوئی بھی سننے والا نہیں تھا۔۔۔وہ آدمی تھوڑی دیر بعد ہی مر گیا تھا۔۔۔

کالیا نے فون کر کے اپنے کچھ آدمیوں کو بلا لیا تھا

جو ساری لڑکیوں کو لے گئے تھے۔۔۔

کالیا نے ٹائیگر کو فون کیا اور اسے بتایا کہ ایک لڑکی ٹرک میں تھی دوسری نہیں تھی۔۔۔

ہو سکتا ہے دوسری کا کام اے ڈی تمام کر چکا ہو۔۔۔؟ ٹائیگر نے کہا۔۔۔

ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔۔۔؟ یا پھر وہ ابھی بھی اے ڈی پلازہ میں ہو۔۔۔؟؟

اگر ایسا ہے تو اے ڈی پلازہ جانا تھوڑا مشکل ہے۔۔۔؟ کالیا نے کہا۔۔۔

ٹائیگر نے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔ !! ہمممم دیکھتے ہیں۔۔۔

ٹائیگر نے ابھی تک نور کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

کبیر اور اسد نے بھی سحر اور نور کو کافی جگہ تلاش کیا تھا۔۔۔

لیکن ان کو بھی دونوں کہی نہیں ملی تھیں اور پھر دونوں مایوس ہو کر گھر واپس آ گئے تھے۔۔۔۔

سحر گھر آ گئ تھی لیکن نور ابھی گھر نہیں آئی تھی۔۔۔۔احد اور زین نے کہا تھا نور بھی ٹھیک ہے اور وہ کل تک آجائے گی۔۔۔!!

زین نے یہ جھوٹ حیاء کی وجہ سے بولا تھا جس نے رورو کر اپنا حال برا کیا ہوا تھا۔۔۔۔

اور میر بھی یہاں نہیں تھا جو حیاء کو سنبھال لیتا۔۔۔!!

____

ٹائیگر نے زین کو کہا تھا کہ اس نے معلوم کیا ہے نور اے ڈی پلازہ میں ہے۔۔۔!!!

تو نور کو واپس لانے میں کچھ دن بھی لگ سکتے ہیں۔۔۔کیونکہ اے ڈی پلازہ میں جانا آسان کام نہیں تھا۔۔۔!!

!!اور یہ بات زین بھی جانتا تھا کہ اے ڈی پلازہ میں جانا کتنا مشکل ہے۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

!!نور بڑی مشکل سے جلدی جلدی کھانا کھا رہی تھی اے ڈی نور کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اے ڈی نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ !!سنو وائٹ آرام سے کھانا کھاؤ۔۔۔

کیونکہ جلدی کے چکر میں آدھا کھانا نور کے کپڑوں پر گر رہا تھا۔۔۔

نور نے کہا۔۔۔ !!میں نے کھالیا ہے مجھے اب گھر جانا ہے۔۔۔

اے ڈی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ !!!سنو وائٹ اب تم گھر نہیں جا سکتی آج سے تمھارا گھر یہی ہے۔۔۔

آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے گھر جانے دیں گے۔۔۔؟؟؟نور نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو لیے کہا۔۔۔۔

!!اے ڈی نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ !!!سنو وائٹ میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔مجھے اپنی ماما کے پاس جانا ہے۔۔۔۔میرے پاپا آپ کو چھوڑے گے نور نے کھڑے ہوتے ہوئے غصے میں چلاتے !!!نہیں۔۔۔اگر آپ نے مجھے گھر جانے نہیں دیا تو۔۔۔ ہوئے کہا۔۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا کہ تمھارے پاپا میرے ساتھ کیا کرے گے۔۔۔۔میں نے ایک بار کہہ دیا تو کہہ دیا تم !!!اب یہاں سے کہی نہیں جاؤ گی۔۔۔

اے ڈی نے بھی نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

نور اُسی کمرے میں بھاگ گئ تھی اور رونے لگی تھی۔۔۔۔

نور تم رو کیوں رہی ہو۔۔؟ پاپا نے کہا تھا نا جب کوئی پریشانی آئے تو اس کا مقابلہ کرنا چاہیے اور ڈرنا نہیں

نور نے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔۔ !!!چاہیے۔۔۔۔

اور اُٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئ۔۔۔۔

پہلے تو اس نے اتنا دھیان نہیں دیا تھا لیکن اب ایک ایک چیز کو نور غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

نور نے گھر کو دیکھتے ہوئے دل میں کہا۔۔ !!!یہ گھر کتنا خوبصورت ہے۔۔۔

اسے گھر میں کوئی نظر نہیں آیا تھا۔۔۔

نور نے پہلے تو یہاں سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈا لیکن ناکام رہی۔۔۔۔

کہا۔۔؟؟؟ اُف کتنا بڑا گھر ہے۔۔۔ میں کیا کروں نور نے سوچتے

نور کھڑی یہی سوچ رہی تھی جب اسے سامنے سے جون آتا ہوا نظر آیا جو کافی گھبرایا ہوا تھا۔۔۔

نور جون کو دیکھ کر خوش ہو گئی تھی۔۔۔

بھائی صاحب کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔۔۔؟؟

نور نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے معصوم سی شکل بنا کر جون سے پوچھا۔۔۔

جون نے جلدی سے کہا !!!میڈم ابھی مجھے اے ڈی سر سے بہت ضروری بات کرنی ہے میں آتا ہوں۔۔۔

اور وہاں سے جانے لگا جب نور نے کہا۔۔۔

میری یہاں سے نکلنے اگر آپ میری بات سنے بغیر یہاں سے گئے تو میں آپ کے سر کو کہوں گی کہ آپ

نور نے جلدی سے کہا۔۔۔ !!!میں مدد کرنے والے تھے۔۔۔۔

اور جون رُک کر اپنے سامنے کھڑی اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔جو شکل سے جتنی معصوم لگتی

تھی اتنی معصوم بلکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

جی آپ کو کیا پوچھنا ہے۔۔۔؟جون نے ادب سے پوچھا۔۔۔۔

نور نے خوشی سے کہا۔۔۔ !!!یہ ہوئی نا اچھے بچوں والی بات۔۔۔۔

اب مجھے یہ بتاؤ تمہارے سر کا نام کیا ہے۔۔۔؟نور نے جون سے پوچھا۔۔۔۔

جون نے جلدی سے کہا۔۔۔ !!سب ان کو اے ڈی کے نام سے جانتے ہیں۔۔۔ !!اے ڈی۔۔۔

وہ جلدی سے نور کے سوالوں کے جواب دے کر اے ڈی کے پاس جانا چاہتا تھا۔۔۔

اے ڈی یہ کیسا نام ہے۔۔۔؟نور نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

میڈم آپ کو کچھ اور پوچھنا ہے۔۔۔۔؟

جون نے چہرے پر الجھن لیے نور سے پوچھا۔۔۔۔

اس سے پہلے نور مزید کچھ اور پوچھتی اے ڈی کی غصے سے بھری آواز نور اور جون دونوں کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔۔۔

کچھ پل کے لیے تو نور بھی ڈر گئ تھی۔۔۔۔

کس نے اے ڈی کے کام میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔اور تمہیں یہ بات سب سے پہلے مجھے بتانی چاہیے تھی۔۔۔اور تم یہاں کھڑے باتیں کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے غصے میں جون کو کہا۔۔۔۔

جون نے اپنی صفائی دیتے !!!وہ سر میں آپ کو بتانے آنے ہی والا تھا کہ میڈم نے مجھے روک لیا۔۔۔ ہوئے کہا۔۔۔۔

سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔ اے ڈی نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے !!نور کمرے میں جاؤ۔۔

پہلے تو نور کا دل کیا چپ چاپ کمرے میں چلی جائے لیکن پھر ڈھیٹ بنی کھڑی رہی۔۔۔۔

نور نے کہا۔۔۔۔ !!!مجھے کمرے میں نہیں جانا میں بور ہو رہی ہوں۔۔۔۔

اس بار اے ڈی نے اونچی آواز میں کہا۔۔اس وقت اے ڈی کا غصہ ساتویں !!!!نور کمرے میں جاؤ۔۔
آسمان پر پہنچا ہوا تھا۔۔۔۔

نور کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اے ڈی کو تکلیف نور آنکھوں میں آنسو لیے کمرے میں چلی گئ تھی
محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

اے ڈی نے کہا اور نور کے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔ !!بھاڑ میں جائے سب کچھ۔۔۔

نور سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اے ڈی نور سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا سنو وائٹ منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔۔۔؟

اے ڈی نے پیار سے پوچھا پتہ نہیں کیوں اے ڈی کو نور کی آنکھوں میں آنسو بلکل بھی اچھے نہیں لگے تھے۔۔۔۔ جبکہ وہ جانتا تھا کہ یہ نور ہے اس کی عشال نہیں ہے۔۔۔۔ اس کی شکل صرف عشال سے ملتی تھی۔۔۔۔

عشال کے جانے کے بعد اے ڈی کی زندگی میں بہت ساری لڑکیاں آئی تھی۔۔۔۔ جن کو اے ڈی نے بیڈ تک ہی رکھا تھا۔۔۔۔ لیکن نور کو دیکھ کر اے ڈی کے اندر ایک عجیب سا احساس پیدا ہوا تھا۔۔۔۔

نور نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔ !!!مجھے آپ سے بات نہیں کرنی مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔

اے ڈی نے کہا۔۔۔ !!ایم سوری۔۔۔

اے ڈی کو نہیں یاد تھا کہ آخری بار اس نے سوری کس کو کہا تھا۔۔۔۔

لیکن اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو اس نے سوری بولا تھا۔۔۔ اور اسے برا بھی نہیں لگا تھا بلکہ اسے اچھا لگا تھا۔۔۔۔

اگر میں آپ کی سوری کو قبول نا کروں تو۔۔۔؟

!!اور ویسے بھی مجھ سے گھر میں کوئی بھی اونچی آواز میں بات نہیں کرتا۔۔۔

نور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔ !!سوائے کھڑوس کے۔۔۔

!!!میں سوری بول تو رہا ہوں آج کے بعد میں بھی تم سے اُونچی آواز میں بات نہیں کروں گا۔۔۔
اے ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

نور نے پھر سے !!اوکے تو ٹھیک ہے۔۔۔میں نے آپ کو معاف کیا۔۔۔اب مجھے گھر جانا ہے۔۔۔
کہا۔۔۔

اچھا وہ کھڑوس کون ہے۔۔۔؟جو تم سے اونچی آواز میں بات کرتا ہے۔۔۔؟؟اے ڈی نے نور کا دھیان
بھٹکانے کے لیے پوچھا۔۔۔

آج کافی سالوں بعد نور سے باتیں کرتے اے ڈی کے دل کو سکون مل رہا تھا۔۔۔

مردہ دل میں جان پڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ میرا کزن ہے بہت بد تمیز اور کھڑوس ہے۔۔۔ہمیشہ غصے میں رہتا ہے مجھے بلکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔ہمیشہ مجھے ڈانٹتا رہتا ہے۔۔۔!!!

نور نے اے ڈی کو کبیر کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر کبیر نور کی بات سن لیتا تو حیران ضرور ہوتا۔۔۔

تمہیں دیکھ کر میرے دل میں جو پہلی بات آئی تھی کہ تم بہت معصوم ہو۔۔؟؟ لیکن اب مجھے اپنی رائے تبدیل کرنی پڑے گی۔۔۔!!! اے ڈی نے نور کے حسین مکھڑے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟نور نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔

اے ڈی نے کھڑے ہوتے ہوئے !!!کچھ نہیں تم بور ہو رہی تھی نا چلو تمہیں گھر دکھاتا ہوں۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

نور کو بھی گھر دیکھنے کا تجسس تھا اس لیے اے ڈی کے ساتھ چلی گئ۔۔۔۔

اے ڈی جب نور کے ساتھ کمرے سے باہر آیا تو جون اے ڈی کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔۔

کیونکہ اے ڈی مسکرا رہا تھا۔۔۔اور ایسا آج پہلی بار ہوا تھا۔۔۔۔

اور اتنا نقصان ہونے پر بھی اے ڈی خاموش تھا۔۔۔۔

کے کش لیتے ہوئے کہا۔۔ کالیا باقی کی لڑکیوں کو ان کے گھر پہنچا دو۔۔۔ٹائیگر نے سگریٹ

ان سب کا میں انتظام کر چکا ہوں لیکن دوسری لڑکی کو واپس کیسے لانا ہے جو اے ڈی کے پاس ہے۔۔۔؟؟؟کالیا نے ٹائیگر سے پوچھا۔۔

اے ڈی اپنے پلازہ میں کسی بھی غیر کو نہیں رکھتا۔۔۔اگر اس نے لڑکی کو اپنے پاس رکھا ہے تو اس کا مطلب ہے۔۔۔ضرور وہ لڑکی اے ڈی کے لیے خاص ہے۔۔۔ورنہ وہ بھی باقی لڑکیوں کی طرح ٹرک ٹائیگر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔ !!میں ہوتی۔۔۔

بات سے متفق ہوتے ہوئے کہا۔۔ کالیا نے بھی ٹائیگر کی !!!ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔۔

ٹائیگر نے بات کو !!!اگر وہ لڑکی اے ڈی کے لیے خاص ہے تو اسے واپس لانا تھوڑا مشکل ہے لیکن۔۔۔۔ روکتے ہوئے کالیا کی طرف دیکھا جو ٹائیگر کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔؟؟کالیانے پوچھا۔۔۔

لیکن تیرے بھائی کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

!!!توتمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی آج پھر تم اسی طرح کے لباس میں تھی۔۔۔۔

کالیانے حجاب کے منہ پر اپناوزنی ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے کان کے پاس سرگوشی نما کہا۔۔۔۔

بات کرتے ہوئے کالیا کے ہونٹ حجاب کے کان سے ٹکرائے تھے جس سے حجاب ایک دم کانپ سی گئی تھی۔۔۔۔

حجاب اس وقت اپنے کمرے میں تھی اس نے کالیا کی باتوں کو سیریس نہیں لیا تھا۔۔۔اور اب اسے لگ رہا تھا کہ اس غنڈے کی بات مان لینی چاہیے تھی۔۔۔

حجاب نے اپنا پورا زور لگا کر اپنے منہ سے کالیا کا ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔اور باہر بھاگنے لگی جب کالیا نے حجاب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔

حجاب نے کالیا کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ کر خود کو سنبھالا تھا۔۔۔ورنہ اس نے سیدھا کالیا کے سینے سے جا لگنا تھا۔۔۔

کالیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ !!نا میری بلبل اپنے لیے مصیبت کھڑی نا کرو۔۔۔

حجاب نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔ !!تم نا۔۔۔ہنسانا کرو کیونکہ ہنستے ہوئے تم زیادہ خوفناک لگتے ہو۔۔۔

حجاب کی بات سن کر کالیا کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

تم میرے کمرے میں کیسے آئے۔۔۔؟ حجاب نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کالیانے حجاب کا بازو چھوڑا اور اس کے بیڈ پر جا کر !!!وہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے تم اس بارے میں نا سوچو۔۔ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

حجاب !!!میں نے اگر تمہارے بارے میں اپنے بڑے پاپا کو بتا دیا تو وہ تمھیں جان سے مار دے گے۔۔۔ نے کالیا کو دھمکاتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہارے بڑے پاپا تم آہل میر خان کی بات کر رہی ہو نا۔۔۔؟؟؟ لیکن وہ تو یہاں ہے ہی نہیں تو پھر تم کس کو بتاؤ گی۔۔۔؟؟ کالیا نے مزاق میں بات کو لیتے ہوئے کہا۔۔۔

تم کون ہو اور میرے بارے میں اتنا سب کیسے جانتے ہو۔۔۔؟ حجاب نے پوچھا اب اسے ڈر لگ رہا تھا کیونکہ سامنے بیٹھا ہوا غنڈہ حجاب اور اسے گھر والوں کے بارے میں سب جانتا تھا۔۔۔

میں نے کہانا ان سب باتوں کو چھوڑو اور جو بات میں کہنے آیا ہوں اس پر غور کرو۔۔۔۔ آئندہ مجھے تم ڈھنگ کے کپڑوں میں نظر آؤ۔۔۔۔ اگر ایسا نا ہوا تو جو کچھ میں کروں گا اس کی ذمہ دار صرف اور صرف تم ہو گی۔۔۔۔ اور کسی کو بھی میرے بارے میں بتانے کی غلطی نا کرنا۔۔۔۔ آگے تم خود سمجھدار ہو۔۔۔!! کالیا نے سنجیدگی سے کہا اور جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔۔۔۔

یا اللہ یہ کون ہے۔۔۔؟ کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں اگر میں نے کسی کو بتایا تو کہی یہ غنڈہ اس انسان کو نقصان نا پہنچا دے۔۔۔۔ میں کیا کروں پہلے ہی سب نور کی وجہ سے پریشان ہیں۔۔۔۔!!! حجاب نے بے بسی سے کہا۔۔۔۔

میں کیا کروں کیسے ماما کو منع کروں۔۔۔؟؟ معاذ نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پھر اس کے دماغ میں ایک خیال آیا کہ میں منع نہیں کر سکتا لیکن سحر تو منع کر سکتی ہے نا۔۔۔؟؟؟

ہاں یہ ٹھیک ہے میں اسے بتادوں گا میں کسی اور سے پیار کرتا ہوں پھر وہ شادی سے منع کر دے گی

معاذ نے دل میں سوچا۔۔۔ !!!یہ ٹھیک ہے۔۔۔میں کل ہی سحر سے بات کروں گا۔۔۔

معاذ کو سحر کے اغوا ہونے کا علم نہیں تھا۔۔۔

یہ ہے وہ لڑکی۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے تصویر کو دیکھتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔۔

!!!ہاں یہی ہے کالیا نے جواب دیا۔۔۔۔

اسے دیکھ کر کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتا ہے پھر اے ڈی کیا چیز ہے۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں اس !!!تم جانتے ہو اے ڈی کس طرح کا آدمی ہے لڑکیوں کو ٹشو کی طرح استعمال کرتا ہے۔۔۔۔

کالیا نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔ !!!لڑکی کو جلد از جلد واپس لانا ہو گا ایسا نا ہو دیر ہو جائے۔۔۔

اے ڈی سے تو میں اسے بچا لوں گا۔۔۔ لیکن پھر مجھ سے اسے کون بچائے گا۔۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے بھی سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

تم جانتے ہو بیسٹ کے آدمی ان دونوں لڑکیوں کی خاطر ہمیں اتنا پیسا دینے کے لیے تیار تھے۔۔۔۔ تو ضرور یہ لڑکی بھی بیسٹ کی کچھ نا کچھ لگتی ہو گی۔۔۔۔ اس لیے اس سے دور رہنا کیونکہ بیسٹ سے پنگا لینا کالیا نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔ !!!ہمارے حق میں بہتر نہیں ہے۔۔۔۔

ٹائیگر ابھی بھی نور کی تصویر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ٹائیگر نے نور کی تصویر کو دیکھتے ہوئے !!!!معصومیت کی دکان میری شہزادی میں تجھے لینے آ رہا ہوں۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

____

نور نے اے ڈی کے ساتھ مل کر پورا پلازہ دیکھا تھا جو اسے بہت پسند آیا تھا۔۔۔۔

نہیں میں نے آپ کا گھر دیکھ لیا ہے اب آپ مجھے گھر جانے دیں۔۔۔۔ آپ کیوں مجھے میرے گھر جانے دے رہے۔۔۔؟؟؟ آخر تھک ہار کر نور نے اے ڈی سے پوچھا۔۔۔۔

میں تمھیں پہلے بھی بتا چکا ہوں سنو وائٹ اب تم یہاں سے کہی نہیں جا سکتی۔۔۔۔ اب تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی۔۔۔۔ میری بیوی بن کر۔۔۔۔ !!!اے ڈی نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

!!!بیوی۔۔۔؟؟؟ آپ کا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟ میں آپ سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔

اور میں کیوں کرو آپ سے شادی۔۔۔۔؟ نور نے اے ڈی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نور وہ واحد لڑکی تھی جو اے ڈی سے اس طرح بات کر رہی تھی۔۔۔کیونکہ اے ڈی ایسا چاہتا تھا کہ نور کا جیسے دل چاہے اس سے بات کرے۔۔۔۔

اور تم مجھ سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہتی۔۔۔؟؟

اے ڈی نے اپنے سینے ہر ہاتھ باندھتے ہوئے نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیونکہ یہ حق تو ماں باپ کا ہوتا ہے۔۔۔وہ جہاں مرضی چاہے میرا نکاح کرے۔۔۔اور میں اپنے پاپا کے بغیر کبھی بھی کسی سے بھی نکاح نہیں کروں گی!!! نورنے کہا۔۔۔۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔تو ٹھیک ہے ہم لوگ نکاح کر لیتے ہیں۔۔۔پھر تمہارے پاپا کے سامنے بھی کر لے گے!!! اے ڈی نے حل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے آپ سے نکاح نہیں کرنا مجھے گھر جانا ہے

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے!!!! نورنے غصے میں چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

سنو وائٹ اگر میں تمہارے ساتھ پیار سے بات کر رہا ہوں تو اس بات کا فائدہ نا اٹھاؤ۔۔۔ ورنہ بہت برا پیش آؤ گا۔۔۔!!! اے ڈی نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

اور ہاں تیار رہنا آج ہمارا نکاح ہے اور جہاں تک بات ہے زبردستی کی تو میں تمہارے ساتھ زبردستی بھی کر سکتا ہوں۔۔۔ کیونکہ اب تمہارا مجھ سے پیچھا چھڑوانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔۔۔!!!

اے ڈی نے کہا اور نور کو وہی چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ٹائیگر تم کیا کرنا چاہ رہے ہو۔۔۔؟؟ مجھے ابھی خبر ملی ہے اے ڈی اُس لڑکی سے نکاح کرنے والا ہے۔۔۔!!!

کالیانے ٹائیگر کو گھورتے ہوئے کہا جو ایسے تیار ہو رہا تھا جیسے اس کی اپنی شادی ہو اور اپنے ولیمے پر جا رہا ہو۔۔۔۔

کالیانے ٹائیگر کو کہا۔۔۔ !!!اور تم لڑکی کو لینے جا رہے ہو رشتہ مانگنے نہیں جا رہے۔۔۔

ٹائیگر نے کالیا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔ !!!یار ہو سکتا اس معصومیت کی دکان کو میں پسند آ جاؤ۔۔۔

میرے خیال سے تمہارا پہلے والا حلیہ زیادہ بہتر تھا۔۔۔اس حلیے میں تو وہ لڑکی تمھیں دیکھ کر ضرور ڈر جائے گی۔۔۔۔ !!!کالیانے طنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں تو خوش ہونا چاہئیے تیرے یار کو لڑکی پسند آ گئی ہے۔۔۔۔اور تو کھڑا طنز کر رہا ہے۔۔۔؟؟

ٹائیگر نے اپنی انگوٹھیاں پہنتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کالیا !!!اگر تیری تیاری ختم ناہوئی تو اس لڑکی کو اے ڈی لے اُڑے گا اور تم خواب ہی دیکھتے رہنا۔۔۔
نے غصے سے کہا۔۔۔۔

!!!کول یار اتنا پریشان کیوں ہو رہا ہے تو تیر ایار سب انتظام کر چکا ہے۔۔۔۔

ٹائیگر نے کہا اور وہاں سے جانے لگا جب کالیا نے پوچھا۔۔۔۔

تم اس لڑکی کو اس کے گھر چھوڑو گے یا یہاں لاؤ گئے۔۔۔؟؟؟ کالیا نے پوچھا۔۔۔۔

ابھی تو اسے اس کے گھر ہی چھوڑوں گا۔۔۔ لیکن اب وہ لڑکی اے ڈی کے پاس کبھی نہیں جائے
گی!!!!۔۔۔۔

میں کبھی بھی اے ڈی کو خوش نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ جس چیزوں سے اسے خوشی ملے گی وہ ساری
ٹائیگر نے غصے سے کہا۔۔۔ !!!چیزیں اس سے چھین لوں گا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے کسی کا چہرہ لہرایا تھا۔۔۔ٹائیگر نے قرب سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

جب کالیا نے ٹائیگر کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

تمھارا یار اتنا بھی کمزور نہیں ہے کالیا۔۔۔!!!

ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

\------------

جون مولوی کا انتظام کرو۔۔۔مجھے ایک گھنٹے تک مولوی چاہیے۔۔۔!!!

اے ڈی نے نور کے کمرے کی طرف جاتے حکم صادر کیا۔۔۔

جون نے نظریں جھکا کر !!!سر وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ کا نام سن کر کوئی بھی مولوی نہیں آئے گا۔۔۔۔
کہا۔۔۔۔

جو نہیں مانے گا اسے مار دینا دوسرا خود ہی مان جائے گا۔۔۔۔

اے ڈی نے سفاکی سے کہا اور کمرے کے اندر چلا گیا۔۔۔۔

نور بیڈ پر بیٹھی لال جوڑے کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

!!!سنو وائٹ یہ گھورنے کے لیے نہیں ہے جاؤ چینج کر کے آؤ۔۔۔۔

اے ڈی نے نور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نور کے کالے بالوں کی کچھ لٹیں اس کے چہرے پر بوسہ دے رہی تھی۔۔۔۔بڑے بڑے شیشوں والے چشمے میں نور کا چہرہ مزید دھمک رہا تھا۔۔۔اب یہ خوشی سے تو دھمک نہیں رہا تھا۔۔۔اس کا مطلب تھا نور بہت غصے میں تھی۔۔۔۔۔

اے ڈی بڑی دلچسپی سے نور کا یہ روپ دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔میں آپ سے شادی نہیں کروں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔!!! ۔۔۔نور نے غصے سے کہا اور سرخ جوڑے کو زمین پر پھینک دیا تھا۔۔۔

اے ڈی نے بہت مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کیا تھا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے سنووائٹ میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا تو یہ تمھاری بہت بڑی بھول ہے۔۔۔!!!

میں تمھارے ساتھ زبردستی کر سکتا ہوں۔۔۔اور جس جوڑے کو تم نے زمین پر پھینکا ہے اسے میں اپنے محسوس نہیں ہاتھوں سے بھی تمہیں پہنا سکتا ہوں۔۔۔۔مجھے یہ کام کرنے میں بلکل بھی برا ہو گا!!!۔۔۔۔

اے ڈی کہہ تو عام سے لہجے میں رہا تھا۔۔۔لیکن اس کی آنکھیں صاف نور کو تنبیہ کر رہی تھیں کہ اگر اس نے وہ جوڑا نا پہنا تو اے ڈی جو کہہ رہا ہے وہ کر بھی گزرے گا۔۔۔۔

نور نے جلدی سے کہا۔۔۔۔ !!!نہیں۔۔۔می۔۔۔میں۔۔۔ چینج کرتی ہوں۔۔۔

اے ڈی نے نور کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے کہا اور !!!گڈ گرل جاؤ میں باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔ کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

نور کھڑی ابھی بھی زمین پر گرے سرخ جوڑے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کھڑکی کے باہر کھڑا ٹائیگر اے ڈی کو گالیاں دے رہا تھا۔۔۔۔

اے ڈی تیری موت تو میرے ہاتھوں ہی ہو گی ایسی موت دوں گا کہ تیری روح تک کانپ جائے

ٹائیگر نے نفرت سے کہا۔۔۔اور کھڑکی سے اندر آیا۔۔۔ !!!گی۔۔۔۔

اے ڈی کے پلازہ میں آنا آسان کام نہیں تھا۔۔لیکن ٹائیگر کا ایک آدمی اے ڈی کے پاس کام کرتا

تھا۔۔۔

اس آدمی نے اپنی ایمانداری کا ثبوت دینے کے لیے اپنی جان پر کھیل کر اے ڈی کی جان بچائی تھی۔۔۔

اے ڈی نے اس آدمی کو اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا اب اسی آدمی کی مدد سے ٹائیگر نور کے کمرے میں

موجود تھا۔۔۔۔

نور نے جُھک کر جوڑا اُٹھایا اور جب پیچھے مڑی تو اپنے سامنے عجیب و غریب آدمی کو دیکھ کر ڈر گئ

تھی۔۔۔اس سے پہلے نور چیخ مار کر سب کو یہاں اکٹھا کرتی ٹائیگر نے نور کے ہونٹوں پر اپنا مضبوط ہاتھ

رکھ دیا تھا۔۔۔۔

ٹائیگر آنکھوں میں دلچسپی لیے نور کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ !!!شہزادی۔۔۔؟تو تو فوٹو سے زیادہ پیاری ہے۔۔۔

نور ٹائیگر کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے پیچھے کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔

لیکن ٹائیگر کا ہاتھ زرا سا بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا۔۔۔۔

ٹائیگر نے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے !!!شہزادی میں تجھے یہاں سے لینے آیا ہوں آواز نا نکالنا۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

نور کی آنکھوں میں ٹائیگر کو دیکھ کر ڈر بلکل بھی نہیں تھا بلکہ اس کی جگہ حیرانی تھی۔۔۔۔

اُففف تم کتنے گندے ہو کبھی منہ نہیں دھویا تم نے۔۔۔۔؟؟

نور نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر صاف ناپسندیدگی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

اوے لڑکی آج ہی تو میں نے منہ دھویا ہے اور تجھے ابھی بھی گندہ لگ رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

جو مجھے نظر آیا وہ کہہ دیا اور ایک بات اور بتاؤ تمہیں۔۔۔۔؟؟ نور نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے پوچھا۔۔۔۔

نور نے اپنا !!!تم ابھی بھی بہت برے لگ رہے ہو کسی بچے کے سامنے مت جانا ورنہ وہ ڈر جائے گا۔۔۔۔ چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

!!!بڑی مہربانی۔۔۔۔

ٹائیگر نے کہا اور اپنی جیب سے رومال نکالا اور نور کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے ناک پر رومال رکھ دیا جس پر بیہوشی کی دوا لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

نور وہی ٹائیگر کی باہوں میں بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔

ٹائیگر نے ارد گرد دیکھا اسے ایک کالی چادر نظر آئی اس نے چادر کو نور پر ڈالا اور نور کو اپنے کاندھے پر ڈال کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

!!!یار کتنا بولتی ہے یہ لڑکی اور فضول میں نے اپنا منہ دھونے پر اتنا پانی ضائع کیا۔۔۔۔

ٹائیگر نے دل میں سوچا تھا اسے پانی کے ضائع ہونے کا دکھ تھا۔۔۔۔ کیونکہ شکل تو ابھی بھی اس کی ویسی ہی تھی جیسی پہلے تھی۔۔۔۔!!!

زین بھائی نور کب تک گھر آئے گی پورا ایک دن گر گیا ہے۔۔۔؟؟ حیاء نے زین سے پوچھا۔۔

!!!بھابھی آپ فکر مت کریں وہ آج آجائے گی۔۔۔۔

زین ابھی مزید حیاء کو کچھ کہتا جب اس کا موبائل رنگ ہوا تھا سب لوگ وہی پر بیٹھے ہوئے تھے

زین نے موبائل پر کال کرنے والے کا نام دیکھا تو میر کی کال تھی۔۔۔۔

زین کے چہرے کا رنگ کچھ پل کے لیے اڑا تھا جو سب نے نوٹ کیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا زین کس کی کال ہے۔۔۔؟ احد نے پوچھا۔۔۔

زین نے کہا۔۔۔۔ !!!میر کی۔۔۔

یار تم اٹھاؤ ورنہ اُسے شک ہو جائے گا۔۔۔احد نے کہا

زین نے !!!تم جانتے ہو میں جتنی اچھی طرح بات کر لو میر پھر بھی جان لے گا کہ میں پریشان ہوں۔۔۔۔ پریشانی سے کہا۔۔۔۔

بھائی وہ آہل بھائی ہے بیسٹ تھوڑی ہے جن کو باہر بیٹھے آپ کی آواز سے معلوم ہو جائے گا کہ آپ پریشان ہیں۔۔۔۔؟؟؟عادل نے زین کو کہا۔۔۔

عادل کی بات سن کر زین اور احد نے ایک دوسرے کی شکل کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔اب یہ عادل کو کیسے بتاتے کہ وہ بیسٹ ہی ہے جو ہر بات کو بہت جلد جان جاتا ہے۔۔۔۔

میر کی پھر کال آئی تھی اور اس بار زین نے فون اٹھالیا تھا۔۔۔۔

زین سب ٹھیک ہے۔۔۔۔؟حیاء میر افون کیوں نہیں اٹھا رہی اس کا نمبر بند کیوں جا رہا ہے۔۔۔۔؟میر نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔۔

میر یہاں سب ٹھیک ہے تو ٹینشن نالے اور حیاء بھابھی کے موبائل کی بیٹری لو ہے تم جانتے تو ہو اپنی بیوی کو۔۔۔۔!!! زین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم میری بات نور سے کرواؤ

میر نے کہا آخر تھا تو وہ بھی ایک باپ اور اسے محسوس !! کل سے پتہ نہیں کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔ ہو گیا تھا کہ اس کی بیٹی مشکل میں ہے۔۔۔۔

میر یار بچوں نے باہر جانے کا پروگرام بنایا تھا وہ تو ان کے ساتھ گئ ہے۔۔۔وہ آتی ہے تو میں تیری بات کرواتا ہوں۔۔۔۔!!! زین نے جلدی سے کہا۔۔۔

زین کیا بات ہے تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو۔۔۔؟؟ میر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

میر تم کیسی باتیں کر رہے ہو میں کیوں تم سے کچھ چھپاؤ گا۔۔۔؟؟ زین نے کہا۔۔۔

کیونکہ تم مجھے آہل کہتے ہو اور جب تم پریشان ہوتے ہو تب مجھے میر کہتے ہو بہر حال میں رات تک آرہا ہوں اور میں خود ہی معلوم کر لوں گا کہ کیا بات ہے۔۔۔۔؟؟؟میر نے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟احد نے جلدی سے پوچھا۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا وہ آہل میر خان ہے وہ اتنا تو جان گیا ہے کہ کوئی بات ہے جو میں اس سے چھپا رہا ہوں لیکن وہ بات کیا ہے وہ اسے نہیں معلوم اور میر رات کو واپس آرہا ہے۔۔۔۔ !!!زین نے کہا۔۔۔

کیا میر آرہا ہے اگر نور گھر نا آئی تو میر ہماری جان لینے میں بھی دیر نہیں لگائے گا کہ ہم نے اتنی بڑی بات اس سے چھپائی ہے۔۔۔۔ !!!احد نے پریشانی سے کہا۔۔۔

دعا کرو میر کے آنے سے پہلے نور گھر آجائے۔۔۔۔ !!!زین نے کہا۔۔۔

سب پریشان تھے سوائے کبیر کے جو بیز اریت سے سب کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

اور موبائل یوز کر رہا تھا اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ نور گھر آئے یا نا آئے اسے بس سحر کی پرواہ تھی جو گھر آچکی تھی۔۔۔۔

ٹائیگر بڑی احتیاط سے وہاں سے نکلا تھا اس نے آرام سے نور کو لا کر گاڑی میں بیٹھایا تھا۔۔۔۔

اور زن سے گاڑی وہاں سے لے گیا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی نور کو ہوش آگیا تھا۔۔۔

ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟ نور نے جلدی سے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ !!ہنی مون پر میری چھمک چھلو۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے۔۔۔۔؟نور نے غصے سے کہا۔۔۔

فکر مت کر شہزادی آج تو تجھے تیرے ہی گھر لے جا رہا ہوں۔۔۔ لیکن بہت جلد تجھے ہنی مون پر بھی لے کر جاؤں گا۔۔۔۔!!

ٹائیگر نے نور کی طرف دیکھتے ایک آنکھ دباتے ہوئے لوفرانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

نور کا غصے سے چہرا سرخ ہو گیا تھا اور ٹائیگر کو گھورنے لگی تھی۔۔۔۔

ٹائیگر !!!اگر تو میرے کو ایسے دیکھے گی تو پھر میں تجھے تیرے گھر بلکل بھی نہیں لے کے جاؤں گا۔۔۔۔ نے کہا۔۔۔۔

تم اپنا منہ بند کر گاڑی نہیں چلا سکتے۔۔۔؟؟؟؟

تمھارا نام تو میں اپنے پاپا کو بتاؤ گی وہ تمھاری کلاس لے گے۔۔۔اور اچھے کپڑے بھی تمہیں لے دے گے۔۔۔!!!!

نور نے ٹائیگر کے کپڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے عجیب سامنہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

خبر دار لڑکی اگر تو نے میرے کپڑوں کے بارے میں کچھ کہا چلتی گاڑی سے باہر پھینک دوں گا۔۔۔!!!

ٹائیگر نے نور کو کہا کیونکہ اپنے کپڑوں کے خلاف وہ کچھ بھی نہیں سنتا تھا۔۔۔۔

مجھے بھی شوق نہیں ہے تم سے بات کرنے کا۔۔۔!!

نور نے کہا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

تم اے ڈی سے نکاح کرنے والی تھی۔۔۔؟

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز گاڑی میں گونجی تھی۔۔۔۔

نور نے کہا۔۔ !!!میں نہیں کرنے والی تھی وہ مجھ سے نکاح کرنے والا تھا۔۔۔

اور اگر میں نا آتا تو کیا تو اس اے ڈی سے نکاح کر لیتی۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے پوچھا۔۔۔۔

میں کیوں اس سے نکاح کرتی۔۔۔ہاں اگر میرے پاپا وہاں ہوتے تو پھر کر لیتی۔۔۔ کیونکہ اے ڈی کتنا پیارا تھا۔۔۔ !!!نور مزید اے ڈی اور اس کا کالا لباس مجھے بہت پسند آیا۔۔۔اور ہاں اس کی بلیو آنکھیں وہ۔۔۔ کی شان میں قصیدے پڑھتی جب گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔۔۔۔

اگر نور نے سیٹ بیلٹ نا لگائی ہوتی تو اس کا سر سامنے جا لگنا تھا۔۔۔۔

نور نے ٹائیگر کی طرف دیکھا تھا جو سرخ آنکھوں سے نور کو گھور رہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کے سرد تاثرات نور کو خوفزدہ کر رہے تھے۔۔۔

ٹائیگر نے نور کو دونوں بازوں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

اگر آئندہ تیری زبان پر اے ڈی کا نام آیا تو جس زبان سے تو لوگوں کے کان کھاتی ہے۔۔۔اسی زبان کو میں کاٹ دوں گا۔۔۔!!!!

اور یقین مان مجھے تیری زبان نا ہونے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔!!!

ٹائیگر نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور نور کو چھوڑ کر پھر سے ڈرائیونگ کرنے لگا تھا۔۔۔

نور نے اس کے بعد بولنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔

ٹائیگر نے نور کو اس کے گھر کے پاس چھوڑ دیا تھا۔۔اور زین کو کال کر کے نور کا بتایا اور اپنے کام کے پیسوں کا بھی کہا۔۔۔۔

بہت جلد تجھ سے ملوں گا میری چھمک چھلو۔۔۔۔!!!

ہانگ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ نور جب گاڑی سے نکلی تھی تو پیچھے سے ٹائیگر نے

نور نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اور ایک سخت گھوری ٹائیگر پر ڈالی اور وہاں سے چلی گئ تھی۔۔۔۔

نور کے جانے کے بعد ٹائیگر کے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہو گئے تھے۔۔۔۔

اے ڈی اب مزہ آئے گا کھیل کھیلنے میں تیرے لیے یہ چھوکری بہت اہم ہے نا اب دیکھ میں تجھے کیسے ٹائیگر نے نفرت سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔ !!!!تڑپاتا ہوں۔۔۔۔

نور گھر میں داخل ہوئی تو سب سے پہلے اپنی ماں کے گلے لگی تھی۔۔۔ حیاء تو بس روئی جارہی تھی۔۔۔

نور نے !!!ماما میں ٹھیک ہوں پلیز رونا بند کریں ورنہ میں پاپا کو بتادوں گی کہ آپ رورہی تھیں۔۔۔ مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

اور میر کے نام پر حیاء خاموش بھی ہوگئ تھی نور کے گھر آنے پر سب نے خدا کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

کبیر نور کو دیکھتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا سب لوگ بہت خوش تھے۔۔۔

احد نے زین کو کہا۔۔۔ !!!شکر ہے نور صحیح سلامت میر کے گھر واپس آنے سے پہلے آ گئی ہے۔۔۔

زین نے کہا۔۔۔ !!!ہاں اور کسی بھی وقت میر آتا ہی ہو گا۔۔۔ ٹائیگر کو پیسے بھی دینے ہے۔۔۔

ہاں یار اس بے چارے کو تھوڑے زیادہ پیسے دے دینا کچھ پیسے اپنا حلیہ ٹھیک کرنے میں بھی لگا لے گا۔۔۔ !!! احد نے انسانی ہمدردی کے تحت کہا۔۔۔

اور زین حیران سا احد کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم جانتے بھی ہو ٹائیگر کتنا بڑا غنڈہ ہے اور وہ اے ڈی کی قید سے نور کو لایا ہے۔۔۔ تو وہ کوئی عام انسان تو ہو گا نہیں کیونکہ اے ڈی کی آنکھوں میں دھول جھونکنا کسی عام انسان کا کام نہیں ہے۔۔۔ اور دوسری بات تم جانتے بھی ہو ٹائیگر نے کتنے پیسے مانگے ہیں۔۔۔؟؟؟ زین نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔؟؟؟احد نے نا میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

اس نے ایک کروڑ مانگا ہے اور تم کہہ رہے ہو میں اسے تھوڑے زیادہ پیسے دے دوں۔۔۔؟؟؟؟زین نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا ایک کروڑ۔۔؟؟؟اپنے اوپر تو وہ جنگلی انسان لگا تا نہیں ہے تو اتنا پیسا کر تا کیا ہے۔۔۔؟؟؟احد نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

یہ تو تم اس سے ہی جا کر پوچھو۔۔۔؟؟زین نے کہا۔۔۔

نور اور سحر اگر گھر واپس آئی ہے تو وہ ٹائیگر کی وجہ سے آئی ہے۔۔۔پیسہ بچوں سے بڑھ کر نہیں ہے۔۔۔!!!احد نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ہمممم۔۔۔اور تم نے نور کو سمجھا دیا تھا کہ میر کو کچھ نا بتائے۔۔۔؟؟؟زین نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

کو بھی (احد کی بیوی)ہاں میں نے سمجھا دیا تھا۔۔۔وہ میر کو کچھ نہیں بتائے گی۔۔۔اور میں نے پری کہہ دیا ہے وہ بھی حیاء بھابی کو سمجھا دے گی۔۔۔کیونکہ نور سے زیادہ حیاء بھابی کو سمجھانا ضروری ہے !!۔۔۔۔۔

شکر ہے کہ میر نے نور کو تھوڑا بہادر بنایا ہے۔۔۔ورنہ اگر وہ بھابی کی طرح ہوتی تو اب تک بیٹھی رو رہی ہوتی!!!۔۔۔۔ احد نے کہا۔۔۔

یہ باتیں اپنے بھائی کے سامنے نا کہہ دینا وہ اپنی بیٹی اور خاص طور پر اپنی بیوی کے بارے میں زرا سی بھی بات برداشت نہیں کرتا!!۔۔۔۔ زین نے احد کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے!!!۔۔۔۔ احد نے کہا۔۔۔

رات کو میر گھر واپس آگیا تھا اسے پورا یقین تھا کہ کوئی نا کوئی مسئلہ ضرور ہے۔۔۔ لیکن گھر آکر اسے ایسا محسوس نہیں ہوا تھا سب لوگ ٹھیک تھے۔۔۔۔

میر کو لگا ہو سکتا ہے میر ا وہم ہو۔۔۔

پاپا آپ کب آئے۔۔۔؟ نور نے اپنے باپ کے گلے لگتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

بس تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں۔۔۔۔!!

اور میر ا بچہ کیسا ہے۔۔۔؟ کالج میں کسی نے پریشان تو نہیں کیا۔۔۔؟

پاپا آپ کو معلوم تو ہے وہ تو میں نے کالج نا جانے کے لیے آپ سے بولا تھا کہ لڑکیاں مجھے چشمش کہتی ہے۔۔۔ورنہ ہر ایک کا مقابلہ میں خود کر سکتی ہوں۔۔۔!!!

نور نے میر کے سینے سے لگتے ہی کہا میر نور کی بات سن کر ہنس پڑا تھا۔۔۔

جانتا ہوں میرا بچہ بہت بہادر ہے۔۔۔!!! میر نے کہا اور نور کے بالوں پر بوسہ دیا۔۔۔

!! چلو اب مجھے اپنی ماما کے پاس بھی جانے دو ورنہ آپ کی ماما نے رو رو کر اپنا برا حال کر لینا ہے۔۔۔ میر نے کہا۔۔۔

اوکے ڈیڈ۔۔۔!!! نور نے مسکراتے ہوئے کہا اور میر پھر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

اے ڈی کب سے نور کا انتظار کر رہا تھا لیکن ابھی تک نور نہیں آئی تھی۔۔۔۔

مولوی صاحب بھی آ گئے تھے اور ڈرے سہمے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

جون نور کیوں نہیں آئی ابھی تک۔۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے جون سے پوچھا۔۔۔۔

جون نے کہا۔۔۔ !!!سر میں گیا تھا لیکن انہوں نے دروازہ نہیں کھولا۔۔۔۔

اے ڈی غصے میں خود نور کے کمرے کی طرف گیا تھا۔۔۔۔

اے ڈی نے دروازہ نوک کیا لیکن کسی نے نہیں کھولا غصے میں اے ڈی نے دروازہ توڑ دیا تھا۔۔۔ لیکن جب اندر گیا تو نور اسے کہی بھی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔۔

اے ڈی نے ہر جگہ دیکھ لیا لیکن اسے نور کہی نہیں ملی اور سرخ جوڑا زمین پر گرا ہوا تھا۔۔۔۔

غصے میں اے ڈی کمرے سے باہر آیا تھا۔۔۔

جون نور اس پلازہ سے باہر کیسے نکلی اتنی سخت سیکیورٹی ہونے کے باوجود کوئی آیا اور لڑکی کو لے کر چلا گیا اور تمہیں معلوم ہی نہیں ہوا۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے غصے میں دھاڑتے ہوئے جون کو کہا۔۔ کیونکہ کسی کی مدد کے بغیر اس پلازہ سے باہر جانا ممکن نہیں تھا۔۔۔

جون نے کہا۔۔ !!!سر میں ابھی چیک کرتا ہوں۔۔۔

اے ڈی کی نظر سامنے مولوی صاحب پر پڑی تھی جو ڈر کے مارے کانپ رہے تھے۔۔۔۔

اے ڈی نے پاس کھڑے گارڈ کی گن پکڑی اور مولوی صاحب کے دل کے مقام پر گولی ماری تھی۔۔۔

مولوی صاحب وہی زمین پر گر گئے تھے۔۔۔۔

اے ڈی نے نیچے زمین پر گرے مولوی صاحب کو !!!مجھے ڈرپوک لوگ بلکل بھی پسند نہیں ہیں۔۔۔۔ دیکھتے ہوئے نفرت سے کہا۔۔۔۔

جون مجھے نور کی ساری ڈیٹیل چاہیے۔۔۔۔اور پتہ کروں کون ہمارے درمیان غدار ہے۔۔۔۔ جس نے نور کی یہاں سے باہر نکلنے میں مدد کی ہے۔۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے اس آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا جو ٹائیگر کا آدمی تھا۔۔۔۔

\------------

نور تم کہاں تھی تم جانتی ہو میں کتنا پریشان تھی تمھارے لیے۔۔۔؟؟؟ حجاب نے نور کو کہا۔۔۔

اور نور کو وہ سب پھر یاد آ گیا تھا۔۔۔

کیا اے ڈی مجھے تلاش کر رہا ہو گا۔۔؟؟؟نور نے دل میں سوچا۔۔

جب حجاب نے کہا۔۔

کہاں گم ہو گئی ہو۔۔۔؟ حجاب نے نور کے چہرے کے سامنے اپنا ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔۔۔

کہی نہیں آپی میں نے بھی آپ سب کو بہت مس کیا۔۔۔!!! نور نے حجاب کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔

نور کافی دنوں سے ہم لوگوں نے کسی کو تنگ نہیں کیا تو کیا خیال ہے پھر۔۔۔؟؟؟؟ حجاب نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے کہا۔۔۔

!!!بہت اچھا خیال ہے آپی۔۔۔

نور نے بھی خوشی سے کہا اور پھر دونوں کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

تم کیا کرنے والے ہو ٹائیگر۔۔۔۔؟کالیا نے ٹائیگر سے پوچھا۔۔۔۔

جو ایلکس سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے عام سے لہجے میں !!!میں ایلکس سے باتیں کر رہا ہوں اس کے بعد میرا ارادہ سونے کا ہے۔۔۔ کہا۔۔۔۔

میں اے ڈی کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔۔۔۔؟؟کالیا نے کہا۔۔۔

اے ڈی۔۔۔اے ڈی۔۔۔۔

میں تو کچھ نہیں کروں گا جو بھی کرے گا اے ڈی خود کرے گا آج سے اس کا برا وقت شروع ہو گیا ہے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اس کی ہنسی میں بھی درد تھا جو کالیا نے محسوس کیا تھا۔۔۔۔

____

نور تم یہی کھڑی رہو میں ابھی آئی حجاب نے نور کو کہا اور وہاں سے چلی گئ۔۔۔۔

نور وہی پر کھڑی تھی جب اسے اپنے کان کے بہت قریب کبیر کی آواز سنائی دی۔۔۔۔نور ایک دم ڈر گئ تھی۔۔۔

کہاں تھی تم پورا ایک دن اور ایک رات۔۔۔۔؟

کبیر نے سیب کھاتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن نور جانتی تھی کہ کبیر کا لہجہ عام بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔؟؟نور کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہے کیونکہ احد نے منع کیا تھا کہ کسی کو بھی نہیں بتانا کہ تم کہاں تھی۔۔۔۔

رہنے دو مجھے جاننے میں دلچسپی بھی نہیں ہے۔۔۔۔میں تو بس اتنا کہہ رہا تھا جس کے پاس بھی تھی اسی کے پاس رہتی۔۔۔۔کم از کم مجھے بار بار تمھاری شکل تو نا دیکھنی پڑتی۔۔۔۔!!!

کبیر نے مسکراتے ہوئے نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔لیکن زیادہ دیر تک نور کی آنکھوں میں دیکھ نہیں پایا تھا۔۔۔۔

کبیر نے جب نور کہ آنکھوں میں آنسو دیکھے تو نور سے تھوڑا پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

نور ابھی بھی کبیر کو ہی دیکھ رہی تھی نا جانے کتنے آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر بہہ گئے تھے۔۔۔

کبیر نے ایک نظر نور کی طرف دیکھا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

نور ابھی بھی وہی کھڑی تھی آج اسے کبیر کے لفظوں نے زیادہ تکلیف دی تھی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ کیوں کبیر اس سے اتنی نفرت کرتا ہے۔۔۔؟؟

ہمیشہ وہ نور کو اپنے لفظوں کے وار سے زخمی کر کے چلا جاتا تھا۔۔۔

لیکن نور نہیں جانتی تھی کہ یہ تو ابھی شروعات ہے۔۔۔

____

کیبر نے اپنے کمرے میں آتے ہی اپنا غصہ بے جان چیزوں پر اُترا تھا۔۔۔

بار بار کبیر کے سامنے نور کے آنسوؤں سے بھری آنکھیں آرہی تھیں۔۔۔

کیوں۔۔۔؟

نور کیوں۔۔؟

!!!نہیں۔۔۔میں نفرت کرتا ہوں تم سے اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔۔۔

کبیر نے پھر سے اپنے جزبات پر قابو پاتے اپنے خول میں آتے ہوئے کہا۔۔۔

نور ابھی بھی وہی کھڑی تھی جب حجاب نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔نور نے حجاب کی طرف دیکھا۔۔۔

یہاں زیادہ روشنی نہیں تھی اس لیے حجاب کو نور کے آنسو نظر نہیں آئے تھے۔۔۔

حجاب نے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نور کو !!!نور دیکھو میں کیا لے کر آئی ہوں۔۔۔ کہا۔۔

نور نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

یہ کیا ہے آپی۔۔۔؟نور نے پوچھا۔۔۔

!!!چلو میں بتاتی ہوں تمہیں۔۔۔

حجاب نے نور کا ہاتھ پکڑا اور نور کو زید کے کمرے کی طرف لے گئ۔۔۔۔

آپی ہم زید بھائی کے کمرے میں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟؟نور نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

!!بس دیکھتی جاؤ۔۔۔

حجاب نے کہا اور زید کے منہ پر پینٹنگ کرنے لگی حجاب بہت احتیاط سے زید کے چہرے پر پینٹنگ کر رہی تھی۔۔۔زید کی نیند بہت پکی تھی

اپنے کام سے مطمئن ہو کر حجاب جیسے آئی تھی ویسے ہی واپس چلی گئی تھی۔۔۔۔

نور نے حجاب کو کہا۔۔ !!!آپی اس سب کا کیا فائدہ ہو گا زید بھائی تو صبح اٹھ کر اپنا منہ دھو لے گے۔۔۔۔

ارے نہیں پگلی بڑے پاپا نے نیچے سب کو اکٹھا کرنا ہے۔۔۔۔انہوں نے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔
حجاب نے ساری بات نور کو !!!اور جب زید نیچے آئے گا اور اس طرح میرا ابھی بدلا پورا ہو جائے گا۔۔۔۔
بتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اووووا اچھا پھر تو بہت مزا آئے گا۔۔۔۔نور نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

____

تھوڑی دیر بعد میر نے سب کو بلایا تھا۔۔۔۔

سب آ گئے تھے لیکن ابھی زید نہیں آیا تھا۔۔۔۔

حجاب نے سحر کو بھی اپنے کارنامے کے بارے میں بتادیا تھا سحر کو بھی زید کا انتظار تھا جو ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔۔

اسد زید کہاں ہے۔۔۔۔؟ زین نے اپنے بیٹے سے پوچھا۔۔۔۔

بابا وہ آتا ہی ہو گا وہ دیکھیے آگیا ہے۔۔۔۔

اسد نے سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

لیکن جب اس کی نظر زید کے چہرے پر پڑی تو پورے ہال میں اسد کا قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔ سب نے حیرانگی سے اسد کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ اسد اس طرح بہت کم ہنستا تھا۔۔۔۔ لیکن جب سب کی نظر زید کی طرف گئی تو ان کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔

کبیر کو ہنستے ہوئے نور نے دیکھا تھا۔۔۔اور اسے یہ بات تسلیم کرنی پڑی تھی کہ کبیر کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے۔۔۔اس لیے وہ زیادہ نہیں مسکراتا کہی کسی کی نظر نالگ جائے نور نے دل میں سوچا۔۔۔نور کا سارا دھیان کبیر کی طرف تھا۔۔۔

جب ہنستے ہوئے کبیر کی نظر نور پر پڑی تو نور نے ہڑبڑا کر جلدی سے اپنی نگاہوں کا رخ تبدیل کیا تھا۔۔۔

نور کو دیکھ کر کبیر کی ہنسی غائب ہو گئی تھی۔۔۔

زین نے سنجیدگی !!!بیٹا میں جانتا ہوں میرا ایک بیٹا تھوڑا کھسکا ہوا ہے بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ سے زید کو کہا جو خود حیران سا کھڑا سب کو ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔

لیکن بابا ہوا کیا ہے۔۔۔؟اور سب لوگ مجھے دیکھ کر ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔؟؟؟زید نے بھی حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

حجاب نے زید کے چہرے کے سامنے آئینہ کیا تھا

اور زید نے جب آئینے میں عجیب و غریب مخلوق کو دیکھا تو اس کی اپنی چیخ نکل گئ تھی۔۔۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔؟زید نے آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کبیر نے زید کو دیکھتے ہوئے کہا بڑے سب بیٹھے بچوں کی نوک جوک کو انجوائے !!!!ہے کوئی گدھا۔۔۔ کر رہے تھے۔۔۔

چڑیل یہ تمہارا کام ہے نا زید نے گھورتے ہوئے حجاب کو کہا جو پہلے ہی میر کے پاس جا کر کھڑی ہو گئ تھی۔۔۔

بڑے پاپا دیکھیے زید بھائی مجھ پر الزام لگا رہے ہیں بھلا میں اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کر سکتی ہوں۔۔۔؟؟؟

حجاب نے معصومیت سے میر کو کہا میر حجاب کی بات سن کر ہنس پڑا تھا۔۔۔

بلکل زید تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ سب حجاب نے کیا ہے۔۔۔؟میر نے زید کو دیکھتے ہوئے مصنوعی غصے سے پوچھا۔۔۔۔

زین نے منہ بناتے ہوئے !!!بڑے پاپا یہ غلط بات ہے آپ ہمیشہ اس چڑیل کی سائیڈ لیتے ہیں۔۔۔۔ کہا۔۔۔

تو تمھیں کس نے کہا ہے کہ سوتے وقت فوت ہی ہو جاؤ تمھارے ساتھ کوئی کچھ بھی کر جائے اور تمہیں معلوم ہی نہیں ہو گا۔۔۔۔!! عادل نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

میر نے سب کی توجہ اپنے طرف !!!اچھا بچوں ہمیں آپ سب سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زید نے ہنستے ہوئے کہا اور اسد اور کبیر کے ساتھ !!!ایک منٹ بڑے پاپا اب میں سیلفی تو لے لوں۔۔۔۔ کھڑا ہو کر سیلفی لینے لگا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

زید اور زارا آپ لوگوں کے والدین نے آپ دونوں کی شادی کا فیصلہ کیا ہے لیکن آپ لوگ کی رضامندی بھی ضروری ہے جو آپ لوگوں کا فیصلہ ہو گا وہی مانا جائے گا۔۔!!

میر نے زارا اور زید کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

رازا بیٹا آپ کو کوئی اعتراض ہے تو مجھے بتا دے۔۔؟؟ میر نے پیار سے زارا سے پوچھا۔۔

بڑے پاپا۔۔ ماما پاپا اور آپ لوگوں نے جو بھی میرے لیے سوچا ہے وہ بہتر ہی ہو گا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔!!! زارا نے فرمانبرداری سے جواب دیا۔۔۔

دیکھ رہا تھا۔۔۔ میر اب زید کی طرف دیکھ رہا تھا جو منہ کھولے سب کو ہونقوں کی طرح

زید کی شکل دیکھ کر سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

تو زید تمہاری طرف سے میں نا سمجھو۔۔۔؟ میر نے زید سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔بڑے پاپا کیسی باتیں کر رہے ہے آپ بھلا مجھے کیا اعتراض ہو گا۔۔۔؟؟ مجھے بلکل بھی اعتراض نہیں ہے۔۔۔!!

زید نے جلدی سے !!!اگر آپ چاہے تو ابھی نکاح کر دے مجھے پھر بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

اسد نے زید کو اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ !!اووو وبھائی اپنی بریک پر پیر رکھ۔۔۔۔

میر ہنس پڑا تھا۔۔۔

!!!تو تم دونوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔خوش رہو دونوں۔۔۔۔

اور ہاں احمد چاہتا ہے سحر اس کے گھر کی بیٹی بنے۔۔۔۔اور اریبہ معاذ سے بات بھی کر چکی ہے معاذ کو کوئی مسئلہ نہیں ہے اور سحر بھی اس رشتے سے خوش ہے۔۔۔۔تو سب لوگوں نے یہی سوچا ہے کہ دونوں کی شادی ایک ہی تاریخ پر ہو گی

میر نے !!!! جمعے کے مبارک دن دونوں کا نکاح ہو گا۔۔۔۔تو جسے جو جو تیاری کرنی ہے وہ کر لے۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

معاذ یہاں نہیں تھا اور سحر بہت خوش تھی حجاب اور نور اپنی دونوں بہنوں کے لیے بہت خوش تھیں۔۔۔۔ کبیر اور اسد زید کے لیے بہت خوش تھے۔۔۔۔

کبیر پہلے سے جانتا تھا کہ زید زارا کو پسند کرتا ہے اور کبیر کو لگتا تھا کہ اس کی بہن کو زید سے زیادہ کوئی خوش نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔۔

اگر میری بہن کو زرا سی بھی تکلیف پہنچائی تو نے تو۔۔۔؟؟ کبیر نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے زید کو کہا۔۔۔

بس بھائی ابھی تو تو میرا سالا بنا بھی نہیں ہے اور دھمکیاں پہلے سے ہی لگا رہا ہے۔۔۔؟؟؟ زید نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

ایک ہفتہ ہے تیرا سالا بھی بن جاؤ گا فکر مت کر۔۔۔ ویسے اگر تو مجھے اپنا سالا نہیں بھی بنانا چاہتا تو کوئی بات نہیں۔۔۔ میں ڈیڈ اور بڑے پاپا کو منع کر دیتا ہوں۔۔۔ !!! کبیر نے کہا۔۔۔

نہیں نہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے تو ہی تو میرا سالا ہے یار میں نے ہمیشہ سالے کے روپ میں تجھے ہی دیکھا ہے۔۔۔ !!! زید نے جلدی سے کہا۔۔۔

اسد نے زید کو کہا لیکن اس کا سارا دھیان حجاب کی طرف تھا جو پتہ نہیں کس بات پر ہنس رہی تھی۔۔۔ !!! زید اب یہ زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔

تینوں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

رات کافی ہو گئی تھی جب حجاب کی آنکھ کھلی تھی اسے پیاس لگی تھی لیکن جب جگ کی طرف دیکھا تو اس میں پانی نہیں تھا۔۔۔۔

حجاب نے جگ اٹھایا اور کچن میں پانی لینے چلی گئی جب اسے باہر سے کسی کی باتوں کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

حجاب نے پہلے سوچا اس کا وہم ہو گا اس وقت باہر کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔

لیکن تھوڑی دیر بعد اسے پھر سے باتوں کی آوازیں آنے لگی تھی۔۔۔۔

تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر حجاب کچن سے باہر آئی تو اسے سامنے ایک کالا سایا نظر آیا تھا۔۔کالے سائے کو دیکھ کر حجاب ڈر گئ تھی۔۔۔

جب اس نے کالے سائے کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو جب واپسی کے لیے مڑی تو پیچھے کھڑے اسد کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔۔

حجاب کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس سے پہلے حجاب چیختی اسد نے اپنا مضبوط ہاتھ حجاب کے منہ پر رکھا تھا اور کمر میں ہاتھ ڈال کر حجاب کو مزید اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

حجاب نہیں جانتی تھی کہ سامنے اسد کھڑا ہے

حجاب کی ٹانگیں کانپ رہی تھی۔۔۔اس نے اسد کی شرٹ کے کالر کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔

زوجہ محترمہ اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔؟اسد نے حجاب کے کان کے پاس سرگوشی نما کہا۔۔۔

اسد کی آواز سن کر حجاب کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔۔لیکن اسد کی اگلی حرکت پر حجاب کو پھر سے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

اسد نے حجاب کے کان کی لو کو بہت پیار سے چوما تھا اور ہلکا سا اپنے دانتوں سے دبا کر حجاب کو چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

حجاب کو ابھی بھی اسد کا چہرہ اندھیرے کی وجہ سے نظر نہیں آیا تھا۔۔۔

حجاب کو اسد کا چہرہ ابھی دیکھنا بھی نہیں تھا حجاب وہاں سے بھاگ گئ تھی اور اپنے کمرے میں جا کر اس نے سانس لیا تھا۔۔۔۔

____

آج بھی سب وائٹ پیلس میں موجود تھے بچوں نے شاپنگ مال جانے کا پلان بنایا تھا۔۔۔۔

حجاب پوری کوشش کر رہی تھی کہ اسد کے سامنے نا آئے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر رات کو اسد کو ہو کیا گیا تھا۔۔۔جو وہ حجاب کے اتنے قریب آیا تھا ورنہ ہمیشہ اسے ڈانٹا ہی رہتا تھا۔۔۔

معاذ کے علاوہ سب مال جا رہے تھے اس نے جانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔

\------------

ایک گاڑی میں زید تھا جو ڈرائیونگ کر رہا تھا اس کے ساتھ زارا اور سحر تھیں۔۔۔

دوسری گاڑی میں کبیر اسد حجاب اور نور تھیں نور نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ اس گاڑی میں نا بیٹھے لیکن حجاب نے زبردستی نور کو اپنے ساتھ بیٹھایا تھا۔۔۔۔

نور بار بار اپنا چشمہ ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔۔

کبیر کی نظر بار بار بھٹک کر نور کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔

جو سبز رنگ کی شلوار قمیض میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔اس کی سبز آنکھیں اس کے کپڑوں سے میچ ہو رہی تھیں۔۔۔۔بنا میک اپ کے بھی نور بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

اسد تم ڈرائیونگ کرو کبیر نے آدھے راستے گاڑی روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسد نے کچھ نہیں کہا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گی تھا۔۔۔۔

اور اس نے شیشے کا رخ حجاب کی طرف کیا تھا اور یہ بات حجاب نے بھی نوٹ کی تھیں۔۔۔۔

چھچھورا کہی کا پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے ان کو۔۔۔حجاب نے دل میں اسد کو کوستے ہوئے کہا اور باہر دیکھنے لگی۔۔۔

نور نے بھی سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔

تمہیں میں نے کتنی بار کہا ہے مجھے فون نا کیا کرو تمہیں ایک بات سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔؟؟زوبیا نے غصے سے کہا۔۔۔

تمہیں اپنی بیٹی کا بھی خیال نہیں ہے کیسی ماں ہو تم۔۔۔؟؟؟فون پر بات کرتے انسان نے زوبیا کو کہا تھا۔۔۔

زوبیا نے غصے سے کہا۔۔۔ !!میری کوئی بیٹی نہیں ہے سمجھے تم۔۔۔

تم اتنی خود غرض کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔؟؟؟ ہمارے درمیان جو بھی ہوا تھا تمھاری رضامندی سے ہوا تھا۔۔۔اور اب میں تم سے شادی کرنے کے لیے بھی تیار ہوں۔۔۔ فون پر بات کرتے انسان نے !!! بے بسی سے کہا۔۔۔

شادی اور تم سے تم نے سوچ بھی کیسے لیا۔۔۔؟؟ زوبیا نے طنزیہ ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

میرے لیے نا سہی تم اپنی بیٹی کے لیے تو کچھ سوچو وہ اتنی چھوٹی ہے کیسے رہے گی وہ تمھارے بغیر۔۔۔؟ اُس انسان نے کہا۔۔۔

ہے۔۔۔اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آگے وہ میری بیٹی نہیں ہے بس میری ایک چھوٹی سے غلطی کی سزا جا کر یہ بچی میرے گلے کا کانٹا بن جائے گی۔۔۔تو میں کبھی بھی تمھاری بات نا مانتی اور کبھی بھی اسے اس دنیا میں نا لاتی اور آئندہ مجھے فون مت کرنا۔۔۔ !!! زوبیا نے غصے سے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔۔

میڈم کا پورا نام نور میر خان ہے۔۔۔۔ میڈم کے والد آہل میر خان بہت بڑا بزنس مین ہے۔۔۔۔ سر !!!میڈم اکلوتی ہیں۔۔۔۔

لیکن سر آہل میر خان مجھے کچھ عجیب لگا ہے۔۔۔۔؟؟جون نے کہا۔۔۔۔

کیا مطلب عجیب کیوں لگا تمہیں وہ۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے پوچھا۔۔۔۔

سر مجھے لگتا ہے آہل میر خان کے دو چہرے ہے۔۔۔ایک چہرہ وہ جو وہ دنیا کو دکھاتا ہے ایک وہ جو دنیا سے !!!چھپا ہوا ہے۔۔۔ جون نے کہا۔۔۔

ہممممم تو پھر تو معلوم کرنا پڑے گا کہ آہل میر خان کون ہے۔۔۔؟

اے ڈی !!تم معلوم کرو اور آہل میر خان پر نظر رکھو اور اگر اس میں کچھ گڑبڑ لگتی ہے تو مجھے بتاؤ۔۔۔ نے کہا۔۔۔۔

جون نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔ !!!یس سر۔۔۔۔

بہت جلد تم میرے پاس ہو گی مائی سنو وائٹ

لیکن تم اے ڈی پلازہ سے نکل کیسے گئی۔۔۔؟؟؟

بہت جلد میں یہ بھی پتہ لگا لوں گا اور اگر غدار میرا اپنا ہی کوئی آدمی نکلا تو اسے کتے کی موت دوں گا۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے غصے سے کہا۔۔۔

شاپنگ مال میں پہنچ کر سب اپنی اپنی شاپنگ کرنے لگ گئے تھے۔۔۔

حجاب نے نور کو اپنے ساتھ ہی رکھا ہوا تھا۔۔۔

دونوں کپڑوں کی شاپ میں گئ تھی جب حجاب کو ایک گولڈن کلر کی میکسی پسند آئی۔۔۔۔

نور یار دیکھو یہ کتنا پیارا ڈریس ہے تم پر بہت سوٹ کرے گا جاؤ ٹرائی کر کے دیکھو۔۔۔۔؟؟ حجاب نے سوٹ نور کو پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لیکن آپی یہ بہت ہیوی ہے اور اس کا گلہ کتنا بڑا ہے۔۔۔؟؟ نور نے کہا۔۔۔

حجاب نے کہا۔۔۔ !!!ٹرائی کرنے سے کیا ہو جائے گا اگر تمہیں اچھا نہیں لگا تو نا لینا۔۔۔۔ نور یار

نور نے ڈریس پکڑا اور چینجنگ روم میں چلی گئ۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب نور باہر آئی تو کبیر بھی حجاب کے پاس کھڑا اسے کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔جب وہ وہاں سے تو سامنے اس کی نظر نور پر پڑی تھی۔۔۔اور ڈریس کا گلا دیکھ کر کبیر کو نور پر مزید غصہ جانے کے لیے مڑا آیا تھا۔۔۔کبیر نے غصے میں نور کا بازو سختی سے دبوچا اور اسے چینجنگ روم کے پاس جا کر چھوڑا۔۔۔

تمھارے اندر زرا سی بھی عقل ہے یہ کیسا بے ہودہ لباس تم نے پہنا ہوا ہے۔۔۔؟ کبیر نے غصے سے نور کو کہا اس بار نور کو بھی کبیر پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

آپ ہوتے کون ہیں مجھے یہ سب کہنے والے۔۔۔؟؟؟ میری مرضی میرا جو دل چاہے گا میں پہنو گی سمجھے آپ۔۔۔؟؟؟

نور نہیں جانتی تھی کہ اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی ہے لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ اب یہ کبیر کے سامنے بھی خاموش نہیں رہے گی کیونکہ کبیر ہمیشہ نور کو تکلیف دیتا تھا۔۔۔

کبیر نے طنز کرتے ہوئے کہا۔۔ !!! تمھارے منہ میں زبان بھی ہے یہ بات مجھے آج معلوم ہوئی ہے۔۔۔

اور تم مجھے یہ ڈریس لے کر تو دکھاؤ پھر بتاؤ گا کہ میں کیا کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔اور اگر اس وقت میں گھر میں ہوتا تو تمہیں بہت اچھے سے بتاتا کہ میں کیا کچھ کر سکتا ہوں نور خان۔۔۔۔؟؟؟

کبیر نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

کبیر نے رومال سے اپنا چہرہ کور کیا ہوا تھا ورنہ لوگ نے اسے گھیر لینا تھا۔۔۔

اس طرح کوئی بھی کبیر کو پہچان نہیں سکتا تھا کہ یہ فیمس کبیر خان ہے۔۔۔۔اور جب بھی کبیر باہر نکلتا تو اپنے چہرے کو کور کر کے نکلتا تھا۔۔۔۔

سمجھتا کیا ہے خود کو میں بھی یہی ڈریس لوں گی

!!!دیکھتی ہوں کیا کرتا ہے۔۔۔اگر اس بار کھڑوس نے مجھے تنگ کیا تو پاپا کو بتادوں گی۔۔۔

نور نے دل میں کہا اور چینجنگ روم میں داخل ہوئی

لیکن اپنے سامنے ٹائیگر کو دیکھ کر گھبرا گئ تھی۔۔۔۔

تم۔۔۔؟؟؟تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟نور نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ٹائیگر آنکھوں میں ستائش لیے نور کو سر سے لے کر پاؤں تک دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نور نے جلدی سے پاس پڑا اپنا ڈوپٹہ گلے میں ڈالا تھا۔۔۔۔

ٹائیگر نے نور کو سراہتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!واہ میری چھمک چھلو کیا آئٹم لگ رہی ہے واہ۔۔۔

تم لڑکیوں کی چینجنگ روم میں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟

اووواچھا اچھا تم غلطی سے آ گئے ہو گے۔۔۔۔ یہ لڑکیوں کا چینجنگ روم ہے لیکن یہ تو شاپ ہی لڑکیوں ہے۔۔۔ تو تم یہاں غلطی سے بھی نہیں آ سکتے۔۔۔؟؟؟ تو نور مزید کچھ کہتی جب ٹائیگر کے کپڑوں کی نے نور کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر نور کو خاموش کروایا تھا۔۔۔

!!خاموش۔۔۔

ٹائیگر نے نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اب مجھے یہ بتاوہ لڑکا کون تھا۔۔۔؟ جس نے تیرا بازو پکڑا تھا۔۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے پوچھا۔۔۔

نور کو اب ڈر لگنے لگا تھا وہ تھی بھی اکیلی نور باہر جانے لگی جب ٹائیگر نے نور کا بازو پکڑ کر اسے دروازے کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

ٹائیگر نے نور کے کان کے پاس سخت لہجے میں کہا۔۔۔ !!میرے کو پتہ تھا تو ایسا ضرور کرے گی۔۔۔

نور کے دونوں بازو ٹائیگر کے ہاتھ میں تھے اور اس کا منہ دروازے کے ساتھ لگا تھا۔۔۔۔ٹائیگر نور کے بہت قریب کھڑا ہوا تھا۔۔۔درد کی وجہ سے نور کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے نور کا رخ اپنی طرف کیا تھا لیکن اس کے بازوں کو ابھی بھی ویسے ہی پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے نور کا چشمہ اتارا تھا نور اپنی سبز بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو لیے ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ٹائیگر نے اپنی انگلی کی پوروں سے نور کے آنسوؤں کو بے مول ہونے سے پہلے چن لیا تھا۔۔۔۔۔

نور نے روتے ہوئے کہا اور ٹائیگر ایک دم ہوش کی دنیا میں !!!میرے ہاتھ چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ آیا تھا۔۔۔۔

میں تیرے ساتھ کچھ نہیں کرنا چاہتا اور اگر تو نے دوبارہ باہر جانے کی کوشش کی تو پھر شہزادی میں تجھے !!کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا۔۔۔۔

ٹائیگر نے نور سے پیچھے ہوتے ہوئے ذومعنی الفاظ میں کہا۔۔۔۔

نور نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

وہ چھوکرا کون تھا۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے پوچھا۔۔۔

کون چھوکرا۔۔۔؟اور یہ چھوکرا کیا ہوتا ہے۔۔۔؟نور نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

ایک تو تم جیسے لوگوں کو انگریزی ہی لے ڈوبی ہے وہ لڑکا کون تھا۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے کہا۔۔۔۔

اچھاوہ۔۔۔؟وہ تو میرا کزن ہے کھڑوس۔۔۔۔لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو کہیں تم نے اس سے کریم کا تو نہیں پوچھنا۔۔۔۔؟؟؟نور نے ٹائیگر سے پوچھا۔۔۔

کریم۔۔۔؟؟؟کون سی کریم۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

وہی کریم جو میرا کھڑوس کزن لگاتا ہے تم بھی وہی کریم لگانا چاہتے ہو نا تاکہ تم بھی اس کے جیسے وائٹ ہو جاؤ۔۔؟؟؟نور نے خوشی سے کہا۔۔۔

اور ٹائیگر کا دل کیا اپنے سامنے کھڑی بیوقوف لڑکی کا سر پھاڑ دے۔۔۔

تیرا کزن رنگ گورا کرنے والی کریم لگاتا ہے۔۔۔؟؟ٹائیگر نے پوچھا۔۔۔

نور نے اپنے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔ !!!یہ تو مجھے نہیں معلوم۔۔۔

اف لڑکی تو میرے دماغ کی دہی بنا دے گی۔۔۔ٹائیگر نے غصے سے کہا۔۔۔

تمہارے پاس دماغ بھی ہے مجھے نہیں پتہ تھا اگر تمہارے پاس دماغ ہے تو اسے استعمال کیوں نہیں کرتے۔۔۔۔۔؟؟؟نور نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹائیگر نے دل میں کہا۔۔۔ !!!اللہ مجھے صبر دے۔۔۔۔

جب اس کا موبائل رنگ ہوا اور اس نے فون اپنے کان سے لگایا۔۔۔۔

ٹائیگر نے اپنا موبائل جیب میں رکھا اور نور !!جب کال لیا نے کہا کام ہو گیا ہے اب تم وہاں سے نکل آؤ۔۔۔ کو کہا۔۔۔۔

میں یہاں تیرے کو ملا تھا یہ بات تو کسی کو نہیں بتائے گی اور اگر تو نے کسی کو میرے بارے میں بتایا تو۔۔۔؟؟؟

نور نے نحوست سے کہا۔۔۔ !!!نہیں بتاؤ گی۔۔۔۔پتا ہے مجھے تم کیا کر سکتے ہو۔۔۔۔

شاباش میری شہزادی۔۔۔اور اپنی ان خوبصورت آنکھوں پر رو کر ظلم نا کیا کر تیری پانی سے بھری ٹائیگر نے کہا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔ !!!آنکھیں دیکھ کر کوئی بھی کمبخت دیوانہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔

کبیر مجھے تجھ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔۔؟؟

احد نے کبیر کو کہا جو سنو کر کھیل رہا تھا۔۔۔۔

میر نے کہا۔۔۔ !!ہاں میں سن رہا ہوں۔۔۔

وہ میں چاہ رہا تھا کہ کیوں نا۔۔۔وہ احد کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کیسے میر سے بات کرے۔۔۔

احد ایسی کون سی بات ہے جسے کرنے میں تمہیں مشکل پیش آرہی ہے۔۔۔؟؟؟میر نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

احد نے ساری بات ایک ہی سانس میں کہہ دی !!!میر میں چاہتا ہوں کبیر اور نور کی شادی ہو جائے۔۔۔۔تھی۔۔۔۔

کبیر سے پوچھا تم نے۔۔۔۔؟؟؟میر نے سنجیدگی سے احد سے پوچھا۔۔۔۔

احد نے کہا۔۔۔ !!!اس سے میں بات کرلوں گا میرا نہیں خیال کبیر کو کوئی مسئلہ ہو گا۔۔۔۔

ہمممم ٹھیک ہے اگر کبیر کو کوئی مسئلہ نہیں ہے تو مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔ !!!

لیکن اگر میری بیٹی کی آنکھ میں ایک بھی آنسو کبیر کی وجہ سے آیا تو تم بہتر جانتے ہو میں پھر کیا کروں گا اس لیے کبیر کو سب کچھ اچھی طرح سمجھا دینا میں اپنی بیٹی کی آنکھوں میں ایک بھی آنسو بھی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔!!!

میر نے احد کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا احد میر کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

میر نے سنوکر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!تمھاری باری ہے۔۔۔

زین بیٹھا کافی پی رہا تھا اور دونوں بھائیوں کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔

____

شام کو سب لوگ شاپنگ کرکے واپس آ گئے تھے۔۔۔۔

جب احد نے کبیر کو اپنے کمرے میں بلایا اسد بھی اس کے ساتھ تھا اس لے کبیر اسے بھی ساتھ لے آیا۔۔۔۔

اسد واپس جانے لگا تھا۔۔۔اسے لگا تھا کہ احد نے اکیلے میں کبیر سے بات کرنی کبیر کمرے میں داخل ہوا تو ہے۔۔۔لیکن احد نے اسد کو روک لیا تھا۔۔۔

احد نے کہا۔۔۔ !!بیٹا تم کہا جا رہے ہو آجاؤ تم بھی اور دروازہ بند کر دو۔۔۔۔

اسد نے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ کیا بات کرنی ہے آپ نے۔۔۔؟؟ کبیر نے احد سے پوچھا۔۔۔۔

کبیر میں نے میر سے بات کر لی ہے اور میں سوچ رہا ہوں زید اور معاذ کے نکاح کے ساتھ تمھارا اور نور کا احد نے کبیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ !!!بھی نکاح کروادوں۔۔۔

اسد بھی کبیر کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا کہ کیا طوفان آنے والا ہے۔۔۔۔

کبیر کو اس وقت سمجھ نہیں آیا کہ کس وجہ سے انکار کرے اس لیے جو اس کے منہ میں آیا اس نے بول دیا۔۔۔۔۔

کبیر نے تحمل سے کہا۔۔۔ ڈیڈ میں نور سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟ احد نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

کبیر نے !!!بس ڈیڈ میں نے آپ کو کہہ دیا ہے کہ میں نور سے شادی نہیں کر سکتا تو نہیں کر سکتا۔۔۔۔ دبے دبے غصے سے کہا۔۔۔۔

اور میں بھی یہی پوچھ رہا ہوں کہ تم نور سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہتے۔۔۔؟؟ آخر برائی کیا ہے نور میں۔۔۔؟؟

گھر کی بچی ہے سلجھی ہوئی ہے خوبصورت ہے اور سب سے بڑی بات تمھارے بڑے پاپا کی بیٹی ہے اور کیا چاہیے تمہیں۔۔۔۔؟؟؟ احد نے غصے سے پوچھا۔۔۔۔

ڈیڈ وہ پوری رات گھر سے باہر رہی تھی آپ کیسے اس بات کی گارنٹی دے سکتے ہیں کہ وہ پاک ہیں۔۔۔۔؟؟؟کبیر نے غصے میں چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

احد نے کبیر کی بات سننے کے بعد اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا تھا۔۔۔۔

تم جانتے ہو آج مجھے بھی شرمندگی ہو رہی ہے تمہیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے۔۔۔۔کیونکہ میرا بیٹا اتنی گھٹیا سوچ کا مالک نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

اور بہت پیار کرتے ہو نا اپنے بڑے پاپا سے اگر وہ تمھاری یہ بکواس اپنی لاڈلی بیٹی کے لئے سن لے تو تمھاری جان لینے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائے گا۔۔۔۔

احد نے کبیر سے بھی زیادہ اونچی آواز میں دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسد کھڑا کبیر کی سوچ پر افسوس کر رہا تھا۔۔۔اسے بہت دکھ ہوا تھا کہ وہ نور سے نفرت کرنے میں اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ وہ نور کے بارے میں ایسی گھٹیا بات بھی کہہ گیا تھا۔۔۔

کاش تمھارے جیسا بیٹا ہونے سے بہتر تھا میری کوئی اولاد ہی نا ہوتی۔۔۔

آج تم نے مجھے میرے بھائی سے بھی نظریں ملانے کے بھی قابل نہیں چھوڑا۔۔۔!!!

احد نے بے بسی سے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر اپنے باپ کو بے بس دیکھ کر تڑپ ہی تو گیا تھا وہ ایسا تو کبھی نہیں چاہتا تھا کہ اپنے باپ کو تکلیف دے۔۔۔

کیبر احد کے پاس آنے لگا جب احد نے ہاتھ کے اشارے سے کبیر کو روک دیا۔۔۔

احد نے کہا۔۔ !!!چلے جاؤ یہاں سے آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دیکھانا۔۔۔

کبیر نے کچھ کہنا چاہا جب احد نے اسد کو کہا۔۔۔ !!ڈیڈ پلیز۔۔۔

احد نے اسد کی !!!اسد لے جاؤ اسے یہاں سے ورنہ یہ ابھی تک یہ نہیں جانتا کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔ طرف دیکھتے ہوئے غصے میں کہا۔۔۔

اسد کبیر کو وہاں سے لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

____

اسد میری بات سنو۔۔؟؟؟

کبیر نے کچھ کہنا چاہا جب اسد نے اسے روک دیا۔۔۔۔

!!!کبیر ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے تو بہتر یہی ہے کہ تم تھوڑا آرام کر لو۔۔۔۔

اسد نے کہا اور بنا کبیر کا جواب سنے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

میں کیسے ڈیڈ کو تکلیف دے سکتا ہوں۔۔۔؟؟؟ کبیر یہ تو نے کیا کر دیا۔۔۔؟؟؟ کبیر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جب کبیر کو اپنے پیچھے نور کی آواز سنائی دی۔۔۔

آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔۔؟

نور نے کہا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی آنسو خود بخود بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

نور کی شکل دیکھ کر کبیر کو معلوم ہو گیا تھا کہ نور سب کچھ سن چکی ہے۔۔۔۔

کبیر کو سامنے نور کا ہی کمرا نظر آیا تھا اس لیے نور کا بازو پکڑ کر اسے وہاں لے گیا تھا۔۔۔۔۔

اب بولو کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟ کبیر نے نور کا بازو چھوڑتے ہوئے نفرت سے کہا۔۔۔۔

بکواس میں نہیں آپ کر رہے تھے کیا کہہ رہے تھے آپ چاچو کو کہ میں پوری رات باہر رہی ہوں تو پتہ نہیں میں پاک ہوں یا نہیں۔۔۔؟؟؟

آپ بنا سچ جانے کیسے اتنا بڑا الزام لگا سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟ نور نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آج پہلی بار کبیر نے نور کو اتنا غصے میں دیکھا تھا۔۔۔ اور وہ بول بھی کبیر کے سامنے رہی تھی جس کے سامنے آ جانے سے اس کی آواز بھی نہیں نکلتی تھی۔۔۔۔۔

ہاں کہا میں نے اور اس میں جھوٹ بھی کیا ہے میں ایک ایسی لڑکی سے شادی کیوں کروں جو ایک رات پوری گھر سے باہر رہی ہو۔۔۔؟؟؟

کبیر نے بھی غصے سے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو آپ کو کیا لگتا ہے کبیر خان کہ میں آپ سے شادی کرنے کے لیے مری جارہی ہوں۔۔۔؟؟تو یہ آپ کی بھول ہے مجھے بھی آپ کے جیسے مرد سے شادی کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔۔؟؟

چلوں مان لیا میں ایک رات باہر رہی تو میں ناپاک ہو گئی اور آپ کا کیا۔۔۔؟

آپ بھی تو کافی راتیں باہر گزارتے ہو کام کا بہانا بنا کر۔۔۔تو کسی کو کیا پتہ کہ کام کے بہانے کیا کرتے ہو۔۔؟؟؟

نور !!!اور جس فیلڈ میں آپ ہو تو اس لحاظ سے تو آپ بھی ناپاک ہوئے پتہ نہیں کتنی لڑکیوں کے۔۔۔۔ آگے بھی مزید کچھ کہتی جب کبیر کا بھاری ہاتھ نور کے نرم گال پر پڑا تھا۔۔۔۔

نور اپنی گال پر ہاتھ رکھے آنکھیں پھاڑے کبیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آج تک اسے کبھی کسی نے مزاق میں بھی نہیں ڈانٹا تھا۔۔۔اور کبیر نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔!!!

کبیر پھر ایک سیکنڈ بھی نور کے کمرے میں نہیں رکا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

نور ابھی بھی بت بنی وہیں کھڑی تھی۔۔۔جب اس کے کاندھے پر زارا نے ہاتھ رکھا۔۔۔

زارا سب کچھ سن چکی تھی اسے اپنے بھائی کی سوچ پر بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔

نور میری جان میری طرف دیکھو زارا نے نور کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نور نے بیڈ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!آپی مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونا ہے۔۔۔۔

نور کو اس حالت میں دیکھ کر زارا کو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔

زارا نے نور کا چشمہ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور لائٹ بند کر کے کمرے سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

____

بھائی یہ کیا حرکت کی ہے آپ نے مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔؟؟

زارا نے کبیر کو کہا وہ نور کے کمرے سے نکلنے کے بعد کبیر کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔

کبیر نے غصے سے کہا۔۔ !!!زارا جا کر اپنی کزن کو سمجھاؤ جیسے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔۔۔

سچ میں بھائی نور نے آپ سے بتمیزی کی اور جو آپ نے اس پر الزام لگایا اس کا کیا۔۔۔؟

مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آتی کہ آخر مرد اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔؟

جب دل کیا عورت پر ہاتھ اُٹھا دیا اور جب دل کیا اُس پر الزام لگا دیا۔۔۔ اور جب یہی باتیں مردوں کو کہی جائے تو ان سے برداشت نہیں ہوتی۔۔۔؟؟؟

سوری بھائی آپ میرے بھائی ہے لیکن میں کبھی بھی اس بات پر خاموش نہیں رہو گی کہ میرا بھائی کسی معصوم کے ساتھ زیارتی کرے۔۔۔!!

اور جو الزام آپ نے نور پر لگایا ہے آپ نے ایک بار بھی سوچا کہ اُس معصوم پر کیا گزری ہو گی۔۔۔؟؟؟

آپ کی بھی تو بہن ہے اگر میں ایک رات نور کی طرح باہر رہتی میرے ساتھ ایسا کوئی حادثہ پیش آتا تو کیا میں بھی ناپاک ہو جاتی۔۔۔؟؟؟؟

رازانے بھی غصے سے ایک ایک لفظ کبیر کو باور کرواتے ہوئے کہا آج اسے پہلی بار اسے کبیر پر غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

زارا اب یہ زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔اور تم کیوں اس کی اتنی سائیڈ لے رہی ہو۔۔۔؟؟؟کبیر نے زارا کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی وہ بہن ہے میری اور میں بلکل بھی برداشت نہیں کروں گی کہ کوئی بھی میری بہن کو تکلیف پہنائے۔۔۔چاہے وہ میرا سگا بھائی ہی کیوں نا ہو

زارانے کہا اور کمرے سے نکل !!!!اور آج مجھے بھی لگ رہا ہے کہ آپ نور کے قابل نہیں ہے۔۔۔۔۔ گئی۔۔۔

کبیر نے غصے میں سامنے لگے بڑے سے آئینے پر زور سے مکا مارا اور شیشہ چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔کبیر کے ہاتھ سے بھی خون نکلنے لگا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

نور کو نیند نہیں آ رہی تھی نا چاہتے ہوئے بھی اس کے آنسو رک نہیں رہے تھے۔۔۔۔

جب اسے کسی کے گرنے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

نور نے جلدی سے اُٹھ کر اپنا چشمہ لگایا تھا اندھیرے میں اسے سامنے ایک ہیولا کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔

نور نے جلدی سے لیمپ اون کیا تھا۔۔۔لیکن سامنے کھڑے ٹائیگر کو دیکھ کر نور بلکل بھی نہیں ڈری تھی۔۔۔کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ انسان کہی بھی آ سکتا ہے۔۔۔اس لیے اس نے حیران ہونا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

ٹائیگر نے سب سے پہلے دروازہ لوک کیا تھا۔۔۔۔

تم آدھی رات کو میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟

نور نے ٹائیگر سے پوچھا جو کمرے کی ساری لائٹس اون کر چکا تھا۔۔۔۔

تیرے چہرے پر نشان کیسا ہے شہزادی۔۔۔۔؟؟

ٹائیگر نے نور سے پوچھا جس کی آنکھیں رونے سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟نور نے ٹائیگر کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

!!!میرے کو اپنی بات دہرانا پسند نہیں ہے شہزادی۔۔۔۔

کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔ ٹائیگر نے نور

نور نے کچھ نہیں کہا تھا اور نظریں جھکالی تھیں۔۔۔

ٹائیگر نے !!!کس نے تجھے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی ہے ابھی مجھے بتا اس کا کام تمام کر دوں گا۔۔۔
تھوڑا غصے سے کہا۔۔۔

اگر میرے بابا نے تمہیں میرے کمرے میں دیکھ لیا تو وہ تمہارا کام تمام کر دے گے۔۔۔ اس لیے یہاں
نور نے ٹائیگر کو وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!سے چلے جاؤ۔۔۔

ٹائیگر نے سائیڈ دراز میں سے کچھ !!!ٹائیگر کو کسی سے ڈر نہیں لگتا اور ناہی تیرے باپ سے ڈرتا ہوں۔۔۔
تلاش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہارا نام ٹائیگر ہے۔۔۔؟ نور نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

ٹائیگر نے کہا۔۔ !!ہاں۔۔۔

تمہیں دیکھ کر تو ٹائیگر بھی شرمندہ ہو گیا ہو گا۔۔۔؟؟؟ نور نے افسوس سے کہا۔۔

وہ کیوں۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے نور کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم زرا اپنی شکل آئینے میں تو دیکھو کس اینگل سے تم ٹائیگر لگتے ہو۔۔۔؟ نور نے کہا۔۔۔

شہزادی ایک دن تجھے اسی شکل سے پیار ہو جائے گا پھر کیا کرے گی۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے میں کیوں تم سے پیار کروں اگر مجھے ٹائیگر سے ہی پیار کرنا ہے تو میں اصلی والے نور نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!ٹائیگر سے نا کر لوں۔۔۔ تم تو مجھے سیکنڈ ہینڈ ٹائیگر لگتے رہو۔۔۔

ٹائیگر نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!چھوکری تو میری اب بے عزتی کر رہی ہے۔۔۔۔

نور نے شکر کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔ !!شکر ہے تمھیں معلوم تو ہوا۔۔۔

اور ٹائیگر سوچ میں پڑ گیا تھا کہ کس لڑکی سے اس کا پالا پڑا ہے۔۔۔۔۔

ٹائیگر نے تھوڑی سی کریم اپنی انگلی پر لگائی اور نور کے چہرے پر لگانے لگا جب نور جلدی سے پیچھے ہو گئ تھی۔۔۔۔

ٹائیگر نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ !!شہزادی کچھ نہیں کر رہا آرام سے کھڑی رہے۔۔۔

نور نے دوبارہ ہلنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

ٹائیگر بہت آرام سے نور کے گال پر کریم لگا رہا تھا ٹھنڈی کریم نور کو سکون دے رہی تھی۔۔۔۔

نور فرصت سے ٹائیگر کے چہرے کو دیکھ رہی تھی

اسے آج ٹائیگر کی عجیب سی شکل بھی بری نہیں لگی تھی۔۔۔۔

!!شہزادی تیرا ایسے میرے کو دیکھنا تجھے مشکل میں ڈال سکتا ہے۔۔۔۔

ٹائیگر نے نور کے کان کے پاس بھاری آواز میں کہا اور پھر پیچھے ہو گیا۔۔۔۔نور بھی ہوش میں آئی تھی۔۔۔۔

ٹائیگر نے دانت پیستے !!!اب بتا کس نے تجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔۔۔؟اس کا تو میں قیمہ بنا دوں گا۔۔۔۔ ہوئے کہا۔۔۔۔

نور نے ٹائیگر کو !!کسی نے کچھ نہیں کیا اور اب تم میرے کمرے سے جاؤ ورنہ میں شور مچا دوں گی۔۔۔۔ دھمکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نور کی بات سن کر ٹائیگر ہنس پڑا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ !!میری ہیروئین اگر تو نے شور مچانا ہوتا تو کب کا مچا چکی ہوتی۔۔۔

نور نے منت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ !!تم پلیز چلے جاؤ۔۔۔

اچھا اچھا جارہا ہوں اور میری بات اپنے دماغ میں ڈال لے تو۔۔۔ اگر آئندہ میرے کو تیرے ان خوبصورت نین کٹوروں میں پانی نظر آیا تو اس انسان کی میں جان لے لوں گا جس کی وجہ سے تو اپنی ٹائیگر نے کہا اور جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا۔۔۔ !!!آنکھیں کو تکلیف دے گی۔۔۔

ٹائیگر کے جانے کے بعد نور کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

نور نے دل میں سوچا اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔ !!یہ اتنا بھی برا نہیں ہے۔۔۔

ٹائیگر کے آنے سے اس کا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا اب اسے نیند بھی سکون کی آنی تھی۔۔۔

کہاں سے آرہے ہو۔۔۔؟؟

کالیا نے ٹائیگر کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے !!اوئے میں تیری بیوی نہیں ہوں جو تو مجھ سے اتنے سوال جواب کر رہا ہے۔۔۔ کہا۔۔

ٹائیگر مجھے ایک بات صاف صاف بتا دو کیا تم نور کو پسند کرنے لگے ہو۔۔۔؟

تم نے تو کہا تھا اے ڈی کو تکلیف پہنچانے کے لیے تم نور کا استعمال کرو گے۔۔۔ تو پھر چوبیس گھنٹے نور پر نظر رکھنا اسے تکلیف میں دیکھ کر اس کے پاس پہنچ جانا۔۔۔۔ نور کے لیے اپنی کروڑوں کی ڈیل کو لات مار دینا یہ سب کیا ہے۔۔۔؟

تم مجھے بتانا پسند کرو گے۔۔۔؟؟؟ کالیا نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

ہاں بلکل ٹائیگر اب تجھے نہیں بتائے گا تو کسے بتائے گا۔۔۔؟؟؟

شہزادی اب میری ہے مجھے وہ پسند آ گئی ہے لیکن اتنی بھی پسند نہیں آئی کہ ٹائگر اپنے مقصد کو بھول جائے۔۔۔!!!

نور کو میں اے ڈی کے خلاف استعمال کروں گا اور پھر اے ڈی تڑپے گا۔۔۔ اور اسے تڑپتے دیکھ میرے کو سکون ملے کا یہاں ٹھنڈ پرے گی میرے یہاں۔۔۔!!! ٹائیگر نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اے ڈی سے بدلہ اور جب نور کو معلوم ہوا کہ تم نے اسے اپنے مطلب کے لیے استعمال کیا ہے تا کہ تم لے سکو تو پھر کیا کرو گے۔۔۔؟؟؟کالیا نے پوچھا۔۔۔

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ !!!اسے کچھ پتہ نہیں چلے گا تم بے فکر رہو۔۔۔۔

وہ اے ڈی کی قید میں تھی ٹائیگر تو تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔اے ڈی نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟کالیا نے ٹائیگر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جس کے چہرے پر اب ہنسی کی جگہ غصہ آ گیا تھا۔۔۔۔

میرے کو پتہ ہے کہ اے ڈی ایک کمینہ انسان ہے لیکن مجھے اس بات پر بھی یقین ہے کہ اے ڈی نے اگر اس نے ایسا ہی کچھ کرنا ہوتا تو اس کے ساتھ نکاح نا !!!میری شہزادی کے ساتھ کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ !!!کرنے کا سوچتا۔۔۔۔

ٹائیگر نے کالیا کی طرف سے ہوئے کہا۔۔ جس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ اس چھوٹی سی لڑکی نے میرے یار کو دیوانہ بنادیا ہے۔۔۔؟؟کالیانے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

ٹائیگر نے گھورتے ہوئے کہااور !!!میں اس چھوکری کا دیوانہ نہیں ہوامیرے کو بس وہ اچھی لگی ہے۔۔۔۔ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

کالیانے مسکراتے ہوئے سوچا۔۔۔ !!!ایک دن تم اس بات کو خود تسلیم کروگے۔۔۔۔

____

اسد اور حجاب کا نکاح پانچ سال پہلے ہی ہو چکا تھا۔۔۔

اسد حجاب کو پسند کرتا تھا یہ بات اس نے کسی کو نہیں بتائی تھی لیکن کبیر جان گیا تھا۔۔۔۔

حجاب ہمیشہ اسد سے چڑتی تھی کیونکہ اسد اسے ہر بات پر ٹوکتا تھا جو حجاب کو پسند نہیں تھا۔۔۔

کیا تمہاری شادی ہونے والی ہے۔۔۔؟

اور اب تم مجھے اپنی شادی کی خوشی میں میر امنہ میٹھا کروانے آئے ہو یہاں۔۔۔؟

زوبیا نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔۔سب لوگ زوبیا کی طرف دیکھنے لگے تھے معاذ اور زوبیا ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔جب معاذ نے زوبیا کو ساری بات بتادی۔۔۔

معاذ نے زوبیا کا ہاتھ پکڑا اور ریسٹورنٹ سے باہر لے آیا۔۔۔

معاذ نے زوبیا کو !!!زوبیا میری بات سنو میں سحر سے بات کروں گا مجھے یقین ہے وہ منع کر دے گی۔۔۔۔ سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم ایسا کرنا نکاح کر کے مجھے آ کر بتا دینا کہ میں نے اپنی ماما کے کہنے پر نکاح بھی کر لیا ہے۔۔۔۔

نہیں نہیں تم ایسا کرو اپنی ماں کے پلو سے لگ کر بیٹھ جاؤ کیونکہ ان کے بغیر تو تم کوئی کام نہیں کرتے۔۔۔!!!

زوبیا کے منہ میں جو آ رہا تھا بولتی جا رہی تھی

اور اس بار معاذ سے زوبیا کی بات برداشت نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

زوبیا اپنی حد میں رہو میں بلکل بھی برداشت نہیں کروں گا کہ کوئی بھی میری ماں کے بارے میں بکواس کرے۔۔۔۔

اگر تمھاری باتیں میں خاموش ہو کر سن لیتا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمھارے منہ میں جو بھی آئے بولتی جاؤ۔۔۔!!

معاذ نے زوبیا کو ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور غصے میں وہاں سے چلا گیا۔۔۔

زوبیا نے دل میں سوچا۔۔۔ !!!معاذ احمد اتنی آسانی سے تو میں تمھارا پیچھا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔

سر آہل میر خان کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔۔۔ ہم نے اس کے ایک آدمی کو پڑا تھا بہت مشکل سے اس نے اپنا منہ کھولا ہے۔۔۔۔

جون نے خوشی سے اے ڈی کو بتایا۔۔۔

کون ہے آہل میر خان۔۔۔؟ اے ڈی نے پوچھا۔۔

جون نے کہا۔۔ !!!سر وہ بیسٹ ہے۔۔۔۔اور نور میڈم بیسٹ کی بیٹی ہے۔۔۔۔

اے ڈی نے خوشی سے کہا۔۔۔ !!!!انٹرسٹنگ یہ تو بہت اچھی خبر ہے جون نور بیسٹ کی بیٹی ہے۔۔۔

سر آپ خوش ہورہے ہیں کہ میڈم بیسٹ کی بیٹی ہے۔۔۔اب تو میڈم کو واپس لانا مشکل ہو گیا ہے۔۔۔؟؟جون نے حیرانگی سے اے ڈی کو کہا۔۔

جون اب ہی تو مزا آئے گا جب دشمن اپنی ٹکر کا ہو تو کھیل زیادہ دلچسپ لگتا ہے اور کھیلنے میں مزا بھی آتا ہے۔۔۔!!! اے ڈی نے کہا۔۔۔

لیکن جون کو ابھی بھی اے ڈی کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔

زین نے میر کو کہا۔۔ !!!آہل اے ڈی کو معلوم ہو گیا ہے کہ آہل میر خان ہی بیسٹ ہے۔۔۔

میر نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔ !!!بچہ ہے ابھی وہ اور مجھے فرق نہیں پڑ تا۔۔

آہل وہ بھی لڑکیوں کو سپلائی کر تا ہے اور بھی برے کام کر تا ہے تو پھر تم اے ڈی کو ختم کیوں نہیں کرتے۔۔۔؟؟؟زین نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

وہ میرا شکار نہیں ہے وہ کسی اور کا شکار ہے۔۔۔اور جس کا وہ شکار ہے مجھے پورا یقین ہے کہ اے ڈی کو وہ !!!بہت بری موت دے گا۔۔۔

اور اگر اے ڈی نے مجھ سے پنگا لینے کی کوشش کی۔۔۔یا میری فیملی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔۔۔تو !!!پھر اے ڈی کو مجھ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔۔۔

میر نے صوفے پر بیٹھتے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا۔۔۔

احد کہاں ہے۔۔۔؟میر نے پوچھا۔۔

!!!اسے کچھ کام تھا اس لیے شہر سے باہر گیا ہے۔۔۔۔

زین نے کہا اب زین میر کو کیا بتاتا کے باپ بیٹے میں کیا کچھ ہوا ہے اور کبیر کی وجہ سے احد دوسرے شہر گیا ہے۔۔۔۔

____

اے ڈی کیسا ہے تو۔۔۔؟؟؟

اے ڈی کے پارٹنر نے کہا اور اے ڈی کے گلے لگنے لگا جب اے ڈی نے ہاتھ کے اشارے سے عدنان کو وہی روک دیا۔۔۔

عدنان کو غصہ تو بہت آیا تھا لیکن پھر بھی اس نے اپنے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائی رکھی تھی۔۔۔

عدنان بھی اے ڈی کے ساتھ ہی کام کرتا تھا لیکن اسے اے ڈی پسند نہیں تھا۔۔۔عدنان کی کوشش ہوتی تھی کہ جو چیز اے ڈی کے پاس ہے وہی اس کے پاس بھی ہو۔۔۔اور اب بھی عدنان اس لیے یہاں آیا تھا کیونکہ اسے معلوم ہوا تھا کہ اے ڈی کو ایک لڑکی پسند آئی ہے۔۔۔اب عدنان کی کوشش تھی کہ وہ اُس لڑکی کو حاصل کرلے جسے اے ڈی پسند کرتا ہے۔۔۔۔

اے ڈی نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔ !!!تم آرام کرو رات کو بات ہو گی۔۔۔

!!!تجھے تو میں دیکھ لوں گا۔۔۔

عدنان نے اے ڈی کی پشت کو گھورتے ہوئے نفرت سے کہا اور اے ڈی پلازہ کے اندر چلا گیا۔۔۔

چلو جی ایک اور امیدوار آ گیا ہے نور کے لیے۔۔۔

اب نور کسے ملتی ہے۔۔۔؟

یہ تو ابھی کسی کو نہیں معلوم۔۔۔

میرا بچہ کیا کر رہا ہے۔۔۔؟

میر نے پیار سے نور سے پوچھا جو کتاب پڑھ رہی تھی۔۔۔

نور نے خوشی سے کہا۔۔ !!پاپا آپ۔۔۔

نور نے جلدی سے کہا۔۔ !!میں فری تھی تو سوچا بک پڑھ لوں آپ بیٹھیے نا۔۔۔

میر نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ !!نور میں آپ سے ایک ضروری بات کرنے آیا ہوں۔۔۔

نور نے کہا۔۔ !!جی پاپا۔۔

!!!بیٹا آپ کے پاپا اور آپ کے چاچو چاہتے ہیں کہ آپ کبیر کی دلہن بنو۔۔۔

میر نے نور کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا جو ایک دم بدلے تھے۔۔۔۔

نور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔ !!!پاپا مجھے نہیں کرنی کھڑوس سے شادی۔۔۔

اور آپ میرے ساتھ زبردستی تو نہیں کریں گے نا۔۔۔؟نور نے پہلے ہی کنفرم کرنا چاہا۔۔۔

میں اپنی جان کے ساتھ کبھی بھی زبردستی نہیں کروں گا۔۔۔اگر آپ کو کبیر اچھا نہیں لگتا تو کوئی بات میر نے پیار سے اپنی لاڈلی کو کہا۔۔۔ !!!نہیں۔۔۔۔

کبیر نے جو کچھ نور کے بارے میں کہا تھا۔۔۔اس کے بعد تو نور کبھی بھی کبیر سے شادی نا کرتی۔۔۔۔

اور اب تو نور کبیر کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

احد میر کے کہنے پر گھر واپس آیا تھا میر کو احد سے ایک ضروری کام تھا اس لیے احد کو گھر آنا پڑا تھا۔۔۔۔

کبیر نے جب احد کو کمرے میں اکیلا دیکھا تو اپنے باپ کے پاس گیا تھا۔۔۔اور احد کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

ڈیڈ پلیز ایک بار میری بات سن لیں۔۔۔میں شرمندہ ہوں میں نے جو کچھ بھی کہا ان سب باتوں کے لیے میں آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔۔اور آپ یہی چاہتے ہیں نا کہ میں نور سے شادی کر لوں۔۔۔۔ میں اس سے شادی کرنے کے لیے بھی تیار ہوں۔۔۔

کبیر نے احد کو !!!لیکن پلیز آپ مجھے معاف کر دے میں آپ کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

اس کے چہرے پر شرمندگی دیکھ کر احد کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔

کبیر تمہاری باتوں نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔لیکن کیا کروں بیٹے ہو تم میرے کب تک تم سے احد نے کبیر کو اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔ !!ناراض رہ سکتا ہوں۔۔۔۔

اور اب تو نور نے بھی تم سے شادی کرنے سے منع کر دیا ہے۔۔۔اور میر کبھی بھی نور کی زبردستی شادی نہیں کرے گا تم یہ بات جانتے ہو۔۔۔۔!!!

اور ویسے بھی تمہیں نور پسند نہیں تھی تو اچھی بات ہے کہ اس نے خود انکار کر دیا ہے۔۔۔!!!

میری خواہش تھی کہ نور گھر میں ہی رہے۔۔۔۔لیکن جو کچھ انسان سوچتا ہے ویسا کبھی بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔!!!

احد نے مایوسی سے کبیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور کبیر کو پتہ نہیں کیوں یہ بات سن کر خوشی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔جبکہ اسے خوش ہونا چاہیے تھا۔۔۔

احد نے اٹھتے ہوئے کبیر کا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا اور !!!مجھے کچھ ضروری کام ہے میں چلتا ہوں۔۔۔۔ کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔

نور کیسے انکار کر سکتی ہیں۔۔۔؟

لیکن کبیر تم بھی تو یہی چاہتے تھے۔۔۔اور جو کچھ تم نے اس کے ساتھ کیا ہے۔۔۔اس کے بعد تو وہ کبھی بھی تم سے شادی نا کرتی۔۔۔!!!

اور ہر ایک لڑکی کو اپنی عزت نفس عزیز ہوتی ہے

کبیر کے اندر سے آواز آئی تھی۔۔۔ !!!اس سے بڑھ کر اس کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

لیکن جو بھی ہے اب تو میں نور سے ہی شادی کروں گا کیونکہ وہ میری ڈیڈ کی خواہش تھی۔۔۔اور میں اپنے ڈیڈ کی خواہش ضرور پوری کروں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔!!!

کبیر نے ساری باتوں کو جھٹکتے ہوئے خود سے عہد کیا۔۔۔

میر اور زین بیٹھے ہوئے تھے جب میر کے آدمی نے اے ڈی کے آنے کی اطلاع دی تھی۔۔۔

یہ کیا لینے آیا ہے۔۔؟؟؟زین نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

میر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی جیسے وہ جانتا ہو کہ اے ڈی آنے والا ہے۔۔۔

میر نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔۔ !!جب وہ اندر آئے گا تو پوچھ لینا۔۔

____

تھوڑی دیر بعد اے ڈی اپنی شاندار پرسنلٹی کے ساتھ اندر آیا تھا۔۔۔اس نے آج بھی کالا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔

نیلی آنکھوں والا شہزادہ مغرور چال چلتے ہوئے بیسٹ کے سامنے ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اے ڈی کی پرسنلٹی سے زین بھی متاثر ہوا تھا۔۔۔میر اپنی جگہ سے نہیں اٹھا تھا وہی پر بیٹھا رہا تھا۔۔۔

اے ڈی میر کے سامنے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا تھا اور ایک ہاتھ سے سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

دونوں جلاد آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

دونوں کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

اے ڈی نے سگریٹ کا گہرا کش لیتے ہوئے "!!!مجھے معلوم ہے کہ تم ہی بیسٹ ہو آہل میر خان۔۔۔" کہا۔۔۔۔

یہاں آنے کا مقصد۔۔۔؟؟؟میر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

اے ڈی کو اپنا سوال اگنور کیے جانا بہت برا لگا تھا لیکن ابھی وہ کچھ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اور سامنے بیٹھا انسان بھی کوئی عام انسان نہیں تھا بلکہ بیسٹ تھا۔۔۔اور اس کا خطرناک بھیڑیا بھی اس کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا جسے دیکھ کر جون تو ڈر گیا تھا۔۔۔

!!!میں چاہتا ہوں ہم دونوں مل کر کام کرے۔۔۔

اے ڈی نے بیسٹ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

!!!میں کسی کے ساتھ مل کر کام کرنا پسند نہیں کرتا۔۔۔

بیسٹ نے بات کو ہی ختم کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اے ڈی نے حکم دینے والے انداز !!!گڈ لیکن پھر تم میرے کام میں دخل اندازی نہیں کرو گے۔۔۔۔
میں کہا۔۔۔۔

مجھے ان لوگ سے سخت نفرت ہے جو مجھے حکم دیتے ہیں۔۔۔۔اور مجھے کوئی نہیں روک سکتا اے ڈی صاحب تم شاید نئے ہو۔۔۔۔کچھ عرصہ رک جاؤ سب کے بارے میں جان جاؤ گے کہ کون زیادہ خطرناک ہے۔۔۔۔!!!

بیسٹ نے تھوڑا اے ڈی کی طرف جھکتے ہوئے رازدانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

ویل میں نے سنا ہے کہ تمہاری ایک خوبصورت سی بیٹی بھی ہے۔۔۔۔؟؟اے ڈی نے مسکراتی ہوئی نظروں سے بیسٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو میں کنفرم کر دیتا ہوں تمہیں کہ ہاں میری ایک بیٹی ہے۔۔۔۔۔اور جانتے ہو اپنی بیٹی کی طرف اُٹھنے والی ہر ایک غلط نگاہ والے کو میں چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہوں۔۔۔۔؟؟؟؟بیسٹ نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

!!!اور ہاں مجھے ایک ضروری کام ہے اگر تمہیں مجھ سے مزید کچھ کہنا ہے تو اگلی بار آ جانا۔۔۔۔

گیا۔۔۔ بیسٹ نے مسکراتی ہوئی نظروں سے کہا اور وہاں سے چلا

گئ تھیں۔۔۔اس کا دل کر رہا تھا ابھی بیسٹ کی جان لے لیں۔۔۔لیکن اے ڈی کی رگیں غصے سے تن اسے ابھی صبر کرنا تھا۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ یہ بیسٹ کو تڑپائے گا لیکن وجہ نور ہو گی۔۔۔۔

اے ڈی غصے میں وہاں سے اٹھا اور تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

حجاب، نور، سحر اور زارا آئسکریم کھانے کے لیے زید کے ساتھ باہر آئی تھیں۔۔۔جب نور کو ٹائیگر نظر آیا۔۔۔

نور کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی جس سے وہ خود بھی انجان تھی۔۔۔

نور نے زارا کو کہا۔۔۔ !!!آپی مجھے واشروم جانا ہے میں آتی ہوں تھوڑی دیر تک۔۔۔

زارا نے کہا اور نور وہاں سے چلی گئی۔۔۔ !!اوکے گڑیا لیکن جلدی آجانا۔۔۔

نور نے جس جگہ ٹائیگر کو دیکھا تھا وہاں اب ٹائیگر نہیں تھا۔۔۔

نور تھوڑا سا ہی آگے گئی تھی جب کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔

نور ایک دم بوکھلا گئی تھی اور سیدھا ٹائیگر کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔

واہ میری شیرنی تو مجھ سے ملنے آئی ہے۔۔۔؟

ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے نور کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا اور دوسرے ہاتھ سے نور کے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹائیگر کے قریب آنے پر آج پہلی بار نور کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

نور نے پیچھے ہونے کی کوشش کی تو ٹائیگر نے اسے چھوڑ دیا۔۔۔اور کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔۔

تمہیں کس نے کہا کہ میں تم سے ملنے آئی ہوں۔۔؟؟نور نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے !!!سب کچھ بتا دیتے ہیں۔۔۔ شہزادی تیرے یہ جو خوبصورت نین کٹورے ہے نا کہا۔۔۔

نور نے ٹائیگر سے پوچھا۔۔ تم یہاں کیا کرنے آئے ہو۔۔۔؟

ٹائیگر نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔!!ہائے میری چھمک چھلو کیا تو نے یاد کروایا۔۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔؟نور نے پریشانی سے پوچھا۔۔

!!!اک چھوکری نے میرے کو یہاں بلایا تھا۔۔۔ لیکن مجھے دیکھتے ہی یہاں سے بھاگ گئ سالی۔۔۔

ٹائیگر نے اپنا دکھ نور کو بتاتے ہوئے بے چارگی سے کہا۔۔۔

اور ٹائیگر کی بات سن کر نور ہنس ہنس کو لوٹ پھوٹ ہو رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں پانی آگیا تھا اور چہرہ ہنسنے ہی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے آج پہلی بار نور کو ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔۔

ٹائیگر نے کھوئے کھوئے !!!شہزادی میرے کو نہیں پتہ تھا تو ہنستے ہوئے بھی بہت پیاری لگتی ہے۔۔۔۔ انداز میں کہا۔۔۔۔

ٹائیگر کی بات سن کر نور کی ہنسی کو بریک لگی تھی۔۔۔۔

دور کھڑے میر نے یہ منظر دیکھا تھا لیکن نور کے پاس نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔اور پھر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

نور نے پھر سے !!!اس لیے تو کہا ہے منہ دھو لیا کرو شکر کرو وہ تمہیں دیکھ کر بے ہوش نہیں ہو گئ۔۔۔۔ ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

!!میرے کو ایسا ہی رہنا اچھا لگتا ہے چھوکری اور میں اپنی قاتلانہ لُک کو کسی کے لیے بدل ن سکتا۔۔۔۔ ٹائیگر نے فخر سے کہا۔۔۔۔

!!!تمھاری قاتلانہ لُک نہیں ہے بلکہ جاہلانہ لُک ہے جس سے تم خود بھی بے خبر ہو۔۔۔۔

نور نے ٹائیگر کو اصلیت دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شہزادی تو کچھ زیادہ ہی میری بے عزتی کرنے لگی ہے۔۔۔اور میرے کو یہ بات بلکل بھی برداشت نہیں ہے۔۔۔!!! ٹائیگر نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

!!!مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔اپنا حلیہ درست کر لو پھر میں کچھ نہیں کہو گی۔۔۔۔

نور ابھی کچھ اور بھی کہتی کہ جب اس کی نظر سامنے زید پر پڑی جو شاید نور کو ہی دیکھنے آیا تھا۔۔۔۔

نور نے کہا اور جلدی سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔ !!!میں چلتی ہوں۔۔۔۔

ٹائیگر کھڑا ابھی بھی نور کی پشت کو گھور رہا تھا۔۔۔

اسے نور کا جانا اچھا نہیں لگا تھا اس کا دل کر رہا تھا جا کر زید کی جان لے لیں جس کی وجہ سے نور یہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

میری بلبل کسی ہے تو۔۔۔؟

کالیا نے حجاب کا راستہ روکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم میری یونی میں بھی آ گئے تمہیں اندر کس نے آنے دیا۔۔۔؟؟ حجاب نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

کالیا نے حجاب کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے !!مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے لڑکی۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

ایک بات بتا مجھ سے شادی کرے گی۔۔۔؟؟کالیا نے حجاب سے پوچھا۔۔۔

اور حجاب کو لگا شاید اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔؟؟؟حجاب نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

میں نے کہا مجھ سے شادی کرے گی۔۔۔؟؟؟کالیا نے کہا۔۔۔

مجھے لگتا ہے شکل کے ساتھ ساتھ تمھارے پاس دماغ کی بھی کمی ہے۔۔۔۔؟؟؟

میں کیوں کروں تم سے شادی۔۔۔؟؟میں شادی شدہ ہوں میرا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔اور اگر میں نے اپنے شوہر کو تمہارے بارے میں بتا دیا تو جانتے ہو وہ تمھاری بوٹی کباب بنا دے گا۔۔۔؟؟؟

کہالیکن جب نظر کالیا کے چہرے پر پڑی تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔ حجاب نے

کالیا سرخ آنکھیں لیے حجاب کو گھور رہا تھا۔۔۔

تمھارے شوہر کا نام کیا ہے۔۔؟؟ کالیا نے پوچھا۔۔

میں کیوں بتاؤ حجاب نے اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔

کالیا نے حجاب کا ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر کے ساتھ لگاتے ہوئے !!!بتانا تو تیرے کو پڑے گا میری بلبل۔۔۔ غصے سے کہا۔۔۔

!!!اسد۔۔۔۔

حجاب نے جلدی سے کہا۔۔ حجاب جس جگہ کھڑی تھی۔۔۔وہاں پر سٹوڈنٹس کا آنا بہت کم تھا۔۔

شاباش میری بلبل اب تو جب گھر جائے گی تو ایک خوش خبری تجھے ملے گی۔۔۔ تیرے لیے وہ خوش خبری نہیں ہو گی لیکن میرے لیے ہو گی۔۔۔ اور پھر تو میرے سامنے اپنے بے کار سے شوہر کا نام کبھی نہیں لے گی۔۔۔!!!

کالیا نے ہنستے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

حجاب ابھی بھی وہی کھڑی تھی۔۔۔

اور ہوش میں آتے ہی اس نے اسد کو فون کیا تھا جس کا فون بند جا رہا تھا۔۔۔

زوبیا کافی دیر سے معاذ کو فون کر رہی تھی لیکن معاذ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔

زوبیا نے سوری کا میسج کیا تھا پھر کہی جا کر معاذ نے زوبیا کی کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

معاذ میں جانتی ہوں میں نے غلط کیا ہے مجھے ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔!!

زوبیا نے جھوٹے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔۔

معاذ نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔ !!!ہم شام کو مل کر بات کرتے ہیں۔۔۔

معاذ کا جواب سن کر زوبیا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے بے بی تم اتنا پریشان کیوں ہو۔۔۔؟؟

روز نے کبیر کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے پوچھا

روز ایک غیر مسلم لڑکی تھی۔۔۔۔اور خوبصورت بھی بہت تھی۔۔۔

جو پیچھلے دو سال سے کبیر کی گرل فرینڈ تھیں۔۔۔

کچھ خاص نہیں ڈارلنگ۔۔۔کیا عامر کی کال آئی۔۔۔؟کبیر نے روز کا ہاتھ چومتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں یاد آیا کل صبح تمھاری میٹنگ ہے اس کے ساتھ کیا نام تھا اس کا۔۔۔؟؟؟روز نے سوچنے والے انداز میں کہا۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے تم اس بارے میں نا سوچو جو بھی ہے میں صبح دیکھ لوں گا۔۔۔تم ابھی مجھ پر دھیان دو!!!۔۔۔

کبیر نے روز کو مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔روز کبیر کی بات سن کر ہنس پڑی تھی۔۔۔

بیسٹ سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔بس ایک بار ایک بار نور میرے ہاتھ آجائے پھر دیکھتا ہوں تمہیں آہل میر خان پھر کیا کرو گے۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے غصے میں دھاڑتے ہوئے اپنے کمرے کی چیزیں توڑتے ہوئے کہا۔۔۔

جون۔۔؟؟اے ڈی نے جون کو بلایا۔۔۔

جون جلدی سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ !!یس سر۔۔۔

اے ڈی نے سرخ چہرہ لیے جون کو سخت لہجے میں !!!مجھے آج رات کے لیے ایک لڑکی چاہیے۔۔۔ کہا۔۔۔

جون نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔ !!!ی۔۔۔یس۔۔۔ سر۔۔۔ ہو جائے گا آپ فکر مت کریں۔۔۔

اے ڈی نے شراب کی بوتل کھولی تھی اور اس حرام زہر کو اپنے اندا انڈیلنے لگا تھا۔۔۔۔

ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔۔ حجاب گھر آئی تو اسے آتے ہی خبر ملی تھی کہ اسد کا

حجاب کو اپنے پیروں تلے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

نے اسے سنبھالا تھا۔۔۔ (حجاب کے والد)اس سے پہلے حجاب زمین بوس ہوتی علی

کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔؟؟ حجاب بیٹا آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔؟

علی نے پریشانی سے اپنی لاڈلی سے پوچھا۔۔۔

ڈیڈ اسد کیسے ہیں۔۔۔؟حجاب نے پوچھا۔۔۔

بیٹاوہ ٹھیک ہے اب اور اللہ کا شکر ہے اسے زیادہ چوٹ نہیں لگی۔۔۔۔پتہ نہیں کسی نے اس کی گاڑی کی بریک فیل کر دی تھیں۔۔۔۔وہ تو شکر ہے وہ گاڑی سے باہر کود گیا تھا ورنہ بہت برا ایکسیڈنٹ ہو سکتا تھا۔۔۔۔!!! علی نے کہا۔۔۔۔

اسد اب ٹھیک ہے یہ سن کر حجاب کو سکون ملا تھا یعنی کالیا اسی خوش خبری کی بات کر رہا تھا۔۔۔

حجاب نے دل میں کہا۔۔۔ !!یااللہ میں کہا پھنس گئ ہوں پلیز میری مدد کر۔۔۔

حجاب نے کہا۔۔۔ !!ڈیڈ مجھے تھوڑا آرام کرنا ہے۔۔۔

علی نے کہا۔۔ !!!ہاں ٹھیک ہے میں تمہیں تمھارے کمرے میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔

حجاب نے زبردستی کی مسکراہٹ اپنے چہرے پر لاتے !!نہیں ڈیڈ میں ٹھیک ہوں میں چلی جاؤ گی۔۔۔
ہوئے کہا۔۔۔۔

کمرے کی طرف چلی گئ۔۔۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ علی نے کہا اور حجاب اپنے

____

پتہ لگاؤ وہ لڑکی کون ہے جس کے پیچھے اے ڈی پڑا ہوا ہے۔۔۔۔

مجھے وہ لڑکی اے ڈی سے پہلے اپنے بستر پر چاہیے۔۔۔۔ تمہیں جیتنے پیسے چاہیے تمہیں مل جائے گے۔۔۔۔
!!!لیکن وہ لڑکی مجھے ہر حال میں چاہیے۔۔۔۔

عدنان نے اپنے بھروسے مند آدمی کو فون پر کہا۔۔۔

بات کی یقین دہانی کروائی گئ تھی کہ کام ہو جائے گا۔۔۔اس لیے عدنان نے فون آگے سے شاید اسے اس بند کر دیا تھا۔۔۔۔

اب دیکھتا ہوں میں اے ڈی تم اس بار کیسے مجھ سے جیتو گے۔۔۔۔

عدنان نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔

بیسٹ۔۔۔بیسٹ۔۔۔بیسٹ۔۔۔۔؟؟

میرے کو تو یقین نہیں آ رہا کہ میں نا چیز بیسٹ کے سامنے کھڑا ہوں۔۔۔؟؟

ٹائیگر نے خوشی سے بیسٹ کو کہا جو سنجیدگی سے ٹائیگر کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

بیسٹ نے سنجیدگی سے کہا۔۔ !!مجھے لگتا ہے تمہیں کبھی کبھار اپنے بالوں کو دھو لینا چاہیے۔۔۔۔

ٹائیگر نے جب بیسٹ کی بات سنی تو اس کی ساری خوشی ماند پڑ گئی تھی۔۔۔۔

!!!اگر میں نے تمہیں پہلے دیکھا ہوتا تو تمہیں ایلکس کی جگہ شیمپو گفٹ کر دیتا۔۔۔۔

میر نے کہا اس کے چہرے کو دیکھ کر کہی سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ بیسٹ مزاق کر رہا ہے۔۔۔۔

بیسٹ صاحب آج ہی میں اپنے بالوں کو شیمپو کر لوں گا لیکن میرے بھیجے میں ایک بات کی سمجھ نہیں آئی!!۔۔۔۔

آپ نے میرے کو ایلکس گفٹ کیوں کیا جبکہ میں آپ کو جانتا ہی نہیں تھا۔۔۔؟؟؟

ٹائیگر نے حیرانگی سے پوچھا یہ سوال بیسٹ سے کافی عرصے سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن کبھی میر سے ٹائیگر کی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

!!!تم نے میرا ایک کام کیا تھا ایسا کہہ سکتے ہو میری مدد کی تھی۔۔۔ جس سے تم خود بھی بے خبر ہو۔۔۔۔

بیسٹ نے ٹائیگر کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے۔۔۔؟؟میں نے کبھی اپنی مدد نہیں کی آپ کی کیسے کر دی۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے حیرانگی سے کہا۔۔۔۔

تم نے کچھ لڑکیوں کی جان بچائی تھی ٹائیگر۔۔۔۔

جن کو دوسرے ملک بھیجا جا رہا تھا تھا میرے پہنچنے سے پہلے تم نے وہاں پہنچ کر ان سب معصوم کی جان بچائی تھی۔۔۔۔!!!

اور ایلکس میں نے تمھارا شکریہ ادا کرنے کے طور پر دیا تھا کیونکہ وہ سب لڑکیاں میری ذمہ داری تھیں۔۔۔۔!!!

بیسٹ نے ساری تفصیل ٹائیگر کو بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹائیگر نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ !!اچھا میرے کو یاد آ گیا۔۔۔۔

تم میری بیٹی کے ساتھ کیا کر رہے تھے۔۔۔۔؟

میر نے اصل بات کی طرف آتے ہوئے ٹائیگر سے پوچھا۔۔۔

Novelistan

آپ کی بیٹی۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے آنکھوں میں حیرانگی لیے بیسٹ کو کہا۔۔۔

بیسٹ نے ٹائیگر کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!نور میری بیٹی ہے۔۔۔۔

ٹائیگر نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے !!!لو جی اگر کوئی چھوکری پسند آئی بھی تو وہ بھی بیسٹ کی بیٹی نکلی۔۔۔۔ کہا۔۔۔

!!!وہ میرے کو آپ کی بیٹی پسند ہے میں اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

ٹائیگر !!اور کبھی بھی اسے تکلیف نہیں دوں گا پکا۔۔۔وہ ٹائیگر یعنی میرے ساتھ خوش رہے گی۔۔۔۔ نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

تم جانتے بھی ہو کہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟میر نے غصے سے کہا۔۔۔۔

بلکل بیسٹ صاحب آپ کی بیٹی میرے کو پسند آ گئی ہے۔۔۔۔ میں چاہتا تھا آپ سے بات کروں لیکن اب ٹائیگر نے میر کو !!! آپ نے مجھے خود یاد کیا تو میری عقل نے کہا موقع ہے تو ابھی بات کر لوں۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

!!!میں اپنی بیٹی کی شادی کسی غنڈے سے تو بلکل بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔

میں اپنی بیٹی کی شادی اپنے بھتیجے سے کرنا چاہتا ہوں اور تم میں ایسا خاص کیا ہے جو میں اپنی بیٹی کی شادی تمہارے ساتھ کروں۔۔۔۔؟؟

بیسٹ نے اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ٹائیگر سے پوچھا۔۔۔۔ جو ابھی بھی چہرے پر مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے بیسٹ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے   آپ جانتے بھی ہے کہ آپ کا بھتیجا کیا کام کرتا ہے۔۔۔۔؟ پوچھا۔۔۔۔

تم کیوں یہ پوچھ رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟میر نے مشکوک انداز میں کہا۔۔۔۔

چلیے میرے ساتھ میں آپ کو کچھ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔اور نور آپ کی بیٹی ہے جو آپ کا فیصلہ ہو گا وہ میرے کو منظور ہو گا۔۔۔۔!!!

بلکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی ٹائیگر نے فرمانبرداری سے کہا لیکن میر کو ٹائیگر کی بات کی پھر دونوں وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

____

کبیر کی ڈرگز کے سلسلے میں ایک شیخ کے ساتھ ڈیل تھی۔۔۔۔

یہ ایک پرانی فیکٹری تھی جو اب استعمال میں نہیں تھی۔۔۔

وہ شیخ پہنچ چکا تھا۔۔۔اور کبیر کا انتظار کر رہا تھا

جب تھوڑی دیر بعد کبیر آتا ہوا نظر آیا۔۔۔

کبیر نے وائٹ پینٹ اور بلیک کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھی بالوں کو اچھی طرح سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔آنکھوں پر گلاسز لگائے بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

کبیر نے بھاری مقدار میں شیخ کو ڈرگز بیچنا تھا جس کے شیخ اچھے خاصے پیسے دینے کو تیار تھا۔۔۔

کبیر کو لگا تھا کہ وہ یہاں پر آرام سے ڈیل کر سکتا ہے لیکن یہ صرف کبیر کی سوچ ہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے دونوں ڈیل کو فائنل کرتے کسی کے قدموں کی آواز نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔

میر کبیر کی ساری باتیں سن چکا تھا اور اسے دلی افسوس ہوا تھا۔۔۔

کبیر نے جب آنے والے انسان کو دیکھا تو اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔

میر آنکھوں میں نفرت لیے کبیر کو دیکھ رہا تھا جن آنکھوں میں آج تک کبیر نے محبت دیکھی تھی اب ان میں نفرت تھی۔۔۔

میر کے ساتھ ٹائیگر بھی کھڑا تھا جو کبیر کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

بڑے پاپا آپ۔۔۔؟؟؟؟ کبیر نے ہوش میں آتے ہی کہا۔۔۔

میر نے سب سے پہلے اس شیخ کا کام تمام کیا تھا جو بھاگنے کے چکر میں تھا۔۔۔

کبیر نے آنکھوں میں حیرانگی لیے میر کو دیکھا جس کے چہرے کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ کبیر کا اس سے بھی برا حال کرے گا۔۔۔

!!!بڑے پاپا میری بات سنیں آپ جیسا سمجھ رہے ہیں ویسا بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔

کبیر نے جلدی سے اپنی صفائی دینی چاہے لیکن میر کے بھاری ہاتھ نے کبیر کو کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا۔۔۔

کبیر جیسے مضبوط مرد کو بھی ایسا لگا تھا اس کا جبڑا اپنی جگہ سے ہل گیا ہے۔۔۔

رہا تھا اب تو اس کا کام اور بھی آسان ہو گیا تھا۔۔۔ ٹائیگر کھڑا آرام سے تماشا دیکھ

کیا کہنا چاہ رہے ہو کبیر خان جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا وہ جھوٹ ہے۔۔۔؟؟؟

تم نے میرے پیار کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کس چیز کی کمی تھی تمھارے پاس۔۔۔ جو تم نے اس غلط راستے کا انتخاب کیا۔۔۔ تمھارے سے بہتر تو یہ ٹائیگر ہے جو بھی کرتا ہے

سب کے سامنے کرتا ہے۔۔۔ تمہاری طرح چھپ کر لوگوں کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونکتا۔۔۔۔!!!

میر نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کبیر کو کہا۔۔۔ کیا کچھ نہیں تھا میر کی آنکھوں میں کبیر کو نظریں چُرانی پڑی تھیں۔۔۔۔

کبیر آنکھوں میں خون لیے ٹائیگر کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

پہلے مجھے پکا تھا کہ اپنی بیٹی کی شادی تمہارے ساتھ ہی کروں گا۔۔۔ اسے منالوں گا لیکن اب مجھے لگتا ہے کہ تم میری بیٹی کے لائق ہی نہیں ہو۔۔۔۔!!!

میر نے غصے سے کہا اور بنا کبیر کی سنے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

چلو جی یہ کام بھی ہوا۔۔۔ اب میرے کو اپنی شادی کی تیاری کرنی چاہیے۔۔۔ اور ہاں میری شادی میں تیرے کو ضرور آنا ہے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے ایک آنکھ دبا کر کہا اور کبیر کو غصے میں !!!اب لڑکی کے بھائی کا ہونا بھی تو ضروری ہے نا۔۔۔۔

وہی چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔

!!!اتنی آسانی سے تو نور تمھارے حوالے نہیں کروں گا۔۔۔۔

کبیر نے نفرت سے کہا۔۔۔۔

____

کی تصویر سینڈ کی تھی عدنان کے آدمی نے نور

یہ تو بہت خوبصورت ہے۔۔۔ لیکن میں نے تو سنا تھا کہ یہ چشمہ لگاتی ہے۔۔۔۔؟؟؟

عدنان نے ہنستے ہوئے کہا اور اسی آدمی کو فون کیا۔۔۔ !!!لیکن مجھے اس کے چشمے سے کیا لینا دینا۔۔۔۔

مجھے یہ لڑکی کل اپنے فارم ہاؤس پر چاہیے اس لڑکی کو وہاں لانا تمھارا کام ہے سمجھے۔۔۔؟؟عدنان نے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

زوبیانے روتے ہوئے معاذ کے ہاتھ اپنے !!!معاذ پلیز مجھے معاف کر دو مجھے ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔ ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

!!!زوبیا آئندہ تم میری ماما کے بارے میں کچھ بھی فضول نہیں کہو گی۔۔۔

معاذ نے پیار سے زوبیا کو سمجھاتے ہوئے کہا

زوبیانے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

معاذ نے کہا۔۔ !!!میں سحر سے بات کروں گا مجھے پورا یقین ہے کہ وہ منع کر دے گی۔۔۔۔

اور اگر اس نے منع نہیں کیا تو زوبیا نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں وہ منع کر دے گی وہ کبھی بھی ایسے انسان سے شادی نہیں کرے گی جو کسی اور کو پسند کرتا
معاذ نے یقین سے کہا تھا۔۔ !!!ہو۔۔۔۔

معاذ کی بات سن کر زوبیا بھی خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

کبیر غصے میں گھر آیا تھا لیکن اسے گھر میں کوئی نظر نہیں آیا تھا۔۔۔شاید سارے بڑے شادی کی شاپنگ
کرنے مارکیٹ گئے ہوئے تھے۔۔۔۔

کبیر غصے میں نور کے کمرے میں گیا تھا جو کسی سے میسج پر بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کبیر نور کے کمرے میں آیا تو نور ڈر کے مارے اُچھل پڑی تھی۔۔۔۔

کبیر نے دروازے کو توڑنے والے انداز میں کھولا تھا۔۔۔

آپ میرے کمرے میں کیا لینے آئے ہیں۔۔۔۔؟؟نور نے غصے سے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ٹائیگر کون ہے۔۔۔۔؟؟؟کبیر نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

ک۔۔۔کو۔۔۔کون ٹائیگر۔۔۔؟؟؟می۔۔۔میں۔۔۔کسی۔۔ٹا۔۔ٹائیگر۔۔۔کو۔۔۔نہ۔۔۔نہیں۔۔۔
جانتی!!!۔۔۔۔

نور نے گھبراتے ہوئے کہا ٹینشن سے الفاظ بھی اس کے منہ سے ٹوٹ پھوٹ کر نکل رہے تھے۔۔۔۔۔

اگر تم ٹائیگر کو نہیں جانتی تو اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟؟ اور یہ پسینہ کیوں آیا ہے۔۔۔؟؟؟ کبیر نے نور کے قریب آتے ہوئے کہا۔۔۔

نور اُلٹے قدم لیتی جا رہی تھی اور کبیر نور کے قریب جاتا جا رہا تھا جب نور کی پشت دیوار کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔۔

نور نے پیچھے دیوار کو دیکھا اور جب سامنے دیکھا تو کبیر نور کے بہت قریب کھڑا تھا۔۔۔۔

یہاں تک کے کبیر کی گرم سانسیں نور اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

نور نے اپنا چشمہ ٹھیک کیا اور وہاں سے جانے لگی۔۔۔ جب کبیر نے نور کے ارد گرد اپنے بازو رکھ کر گھیرے کو بند کیا تھا۔۔۔

کبیر نے نور کی آنکھوں میں دیکھتے !!!تم جتنی معصوم نظر آتی ہو اتنی بلکل بھی نہیں ہو نور خان۔۔۔۔ ہوئے کہا۔۔۔۔

کیبر کو لگ رہا تھا کہ وہ ان بڑی بڑی جھیل سی آنکھوں میں خود کو کہیں کھو دے گا۔۔۔اس وقت کبیر سب کچھ فراموش کر چکا تھا کہ وہ یہاں کیوں آیا تھا۔۔۔۔

کبیر بے دھیانی میں نور کے بالوں کی لٹ کو پیچھے کرنے لگا۔۔۔جب نور نے اپنا پورا زور لگا کر کبیر کو دھکا دیا تھا۔۔۔کبیر نور سے کچھ فاصلے پر جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔اور ہوش کی دنیا میں لوٹتے ہی اسے اپنی بے احتیاطی پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔۔

آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔۔۔؟؟؟نور نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میرے ہاتھ لگانے سے تمہیں تکلیف ہو رہی ہے اور اس ٹائیگر کی باہوں میں کیا کر رہی تھیں۔۔۔؟؟؟

کبیر نے بھی غصے سے نور کے جبڑے کو زور سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نور نے کبیر کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔۔۔۔

کیوں آپ میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔۔۔؟؟؟ کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا۔۔۔؟؟ کیوں مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ نور نے بے بسی سے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کبیر کی پکڑ ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

اب تو مرتے دم تک تمھارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا نور خان۔۔۔۔!!!

کبیر نے غصے سے کہا اور نور کو دھکا دے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

نور کا سر سائیڈ ٹیبل سے جا لگا تھا اور وہاں سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

نور نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور جب اپنے ہاتھ کو دیکھا تو وہاں پر خون تھا۔۔۔

نور وہاں سے اُٹھنے لگی جب کسی نے آکر اسے اپنی باہوں میں لیا تھا۔۔۔ نور نے اس انسان کا چہرہ دیکھنا چاہا کیونکہ نور کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔۔۔

ٹائیگر پریشانی سے نور کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے فکرمندی سے کہا اور نور کے زخم پر اپنا !!!شہزادی تجھے کچھ نہیں ہو گا میں آگیا ہوں نا۔۔۔ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

نور نے ٹائیگر کی طرف دیکھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئ تھی۔۔۔

اس کے بعد نور کی آنکھیں بند ہو گئ تھیں۔۔۔

ٹائیگر نے نور کو بیڈ پر لیٹایا اور اس کے زخم کو صاف کرنے لگا۔۔۔۔

اسے معلوم تھا کہ کبیر جتنا غصے میں گیا ہے ضرور وہ نور کو تکلیف پہنچائے گا۔۔۔۔

بہت برا کیا تو نے کبیر خان۔۔۔میری شہزادی کے ایک ایک آنسو کی قیمت تیرے کو چکانی پڑے گی!!!۔۔۔۔

ٹائیگر نے نفرت سے کبیر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

____

سحر بہت خوش تھی جس لڑکی کو اس کا پسندیدہ ہمسفر مل جائے وہ خوش ہی ہو گی۔۔۔۔

سحر کانوں میں ہینڈ فری لگائے گانے سن رہی تھی جب معاذ وہاں آیا تھا۔۔۔۔

معاذ کو یہی موقع ٹھیک لگا تھا بات کرنے کے لیے کیونکہ ابھی گھر پر کوئی نہیں تھا۔۔۔اس لیے معاذ آرام سے سحر سے بات کر سکتا تھا۔۔۔

سحر الماری میں کپڑوں کو ترتیب سے رکھ رہی تھی۔۔۔جب معاذ نے اپنی بات شروع کی۔۔۔

سحر میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں میں کسی اور لڑکی کو پسند کرتا ہوں۔۔۔اور تمھارے ساتھ شادی نہیں کر سکتا تم اس شادی سے منع کر دو۔۔۔!!!

معاذ نے سنجیدگی سے کہا اسے لگ رہا تھا کہ سحر اس کی بات سن رہی ہے لیکن سحر نے تو کانوں میں ہینڈ فری لگائے ہوئے تھے۔۔۔۔

معاذ مزید بھی کچھ کہتا جب اس کا موبائل رنگ ہوا

کال اہم تھی اس لیے معاذ کو وہاں سے جانا پڑا۔۔۔

معاذ کو تو یہی لگا تھا کہ جو بات اس نے سحر کو کہنی تھی وہ کہہ دی ہے اب وہ منع کر دے گی۔۔۔

معاذ کمرے سے چلا گیا تھا جب کچھ دیر بعد سحر نے پیچھے مڑ کر دیکھا اسے لگا تھا کہ کوئی کمرے میں آیا ہے لیکن وہاں کوئی نہیں کھڑا تھا۔۔۔۔

سحر نے اپنے کندھے اچکائے اور دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئ تھی۔۔۔۔

سر اس لڑکی کا کیا کرنا ہے۔۔۔؟؟ جون نے اے ڈی سے پوچھا۔۔

کون سی لڑکی۔۔۔؟؟ اے ڈی نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

جون نے بات کو ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔ سر وہی لڑکی جسے رات آپ نے۔۔۔

اے ڈی نے سفاکی !!!وہ اب زندہ نہیں رہنی چاہیتے اسے مار کر کسی کوڑے کے ڈھیر میں پھینک دو۔۔۔۔ سے کہا۔۔۔۔

!!!او کے سر۔۔۔

جون نے کہا اور وہاں سے چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد عدنان وہاں آیا اور پھر دونوں اپنے کام کے متعلق بات کرنے لگے تھے۔۔۔۔

تو کیسا لگا تھا میرا سرپرائز میری بلبل۔۔۔۔؟؟ کالیا نے ہنستے ہوئے حجاب کو کہا۔۔۔۔

تم۔۔۔ تم۔۔۔۔نے کیوں کیا ایسا اگر اُن کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔؟

حجاب نے بھاری آواز میں کہا اس کی آنکھوں میں سے آنسو باہر نکلنے کو بے تاب تھے۔۔۔۔

خبر دار اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کے لیے آنسو بہائے۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے تمھاری جان لے لوں گا۔۔۔۔ !!! کالیا نے غصے سے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔۔

حجاب ڈر کر تھوڑا پیچھے کو ہو گئی تھی۔۔۔۔

یہ تو صرف ٹریلر تھا میری بلبل اب سب تمھارے پر ہے کہ تم پوری فلم دیکھنا چاہتی ہو یا نہیں۔۔۔۔؟؟ کالیا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

حجاب نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!میں تمہارا نام ڈیڈ کو بتا دو گی۔۔۔۔

کالیا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ !!!پھر نتائج کی ذمہ دار بھی تم خود ہو گی میری بلبل۔۔۔۔

حجاب نے غصے سے کہا۔۔ !!!تم بہت برے ہو میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔۔

!!!مجھے فرق نہیں پڑتا میری رانی۔۔۔

کالیا نے حجاب کے گال کو تھپتھپا کر کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

نور کی آنکھ کُھلی تو اس کے کمرے میں کوئی نہیں تھا اور ماتھے پر بھی بینڈیج لگا ہوا تھا۔۔۔۔اور اس کے سر میں بھی درد تھا۔۔۔۔

بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے ٹائیگر کو دیکھا تھا

لیکن اب کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

نور کو پھر سے کبیر کا رویہ یاد آیا تھا پھر سے اس کی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئ تھیں۔۔۔۔

لیکن اس کے کانوں میں ٹائیگر کی بات گونجی تھی۔۔۔۔

!!!"آئندہ تمھارے خوبصورت نین کٹوروں میں پانی نا آئے۔۔۔۔۔ "

نور نے جلدی سے اپنے آنسو ساف کیے تھے جیسے ٹائیگر اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔۔

____

ایک دن بعد سحر اور معاذ،زارا اور زید کا نکاح تھا

اور اگلے دن ولیمہ تھا۔۔۔۔

زید تو بہت خوش تھا اسد تو زید کو دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ زید زارا کو اتنا پسند کرتا ہے۔۔۔۔

اسد اور زید کو میر نے بلایا تھا۔۔۔۔

زید اور اسد لائبریری میں داخل ہوئے تھے جو میر نے اپنے کام کے لیے بنائی تھی۔۔۔۔۔زیادہ وقت میر لائبریری میں گزارتا تھا۔۔۔۔

اور اس میں احد اور زین کے علاوہ کسی کو بھی آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔اس لیے زید اور اسد حیران تھے۔۔۔۔

بڑے پاپا آپ نے ہمیں بلایا ہے۔۔۔؟اسد نے میر سے پوچھا۔۔۔

تم دونوں کبیر کے ساتھ ہی ہوتے ہو۔۔۔۔اور تم دونوں بھی فلم انڈسٹری میں ہو تو جو کچھ کبیر کرتا ہے تم دونوں کو بھی معلوم ہو گا۔۔۔؟؟؟

میر نے دونوں کے چہرے پر دیکھتے ہیں ہوئے کہا۔۔۔

ہم سمجھے نہیں بڑے پاپا آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔۔۔؟؟زید نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

کبیر ڈرگز سپلائی کرتا ہے کیا تم دونوں یہ بات جانتے تھے۔۔۔؟؟؟میر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

کیا کبیر ڈرگز سپلائی کرتا ہے۔۔۔؟؟

زید نے حیرانگی سے پوچھا یقین تو اسد کو بھی نہیں آرہا تھا۔۔۔اگر یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی تو یہ دونوں کبھی بھی اس کی بات پر یقین نا کرتے۔۔۔لیکن یہ بات ان کے بڑے پاپا نے کہی تھی جو کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے۔۔۔

زید اور اسد تو آنکھیں بند کر کے میر پر یقین کر سکتے تھے۔۔۔

اس کا مطلب ہے تم دونوں کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے۔۔۔؟؟؟میر نے لمبی سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں بڑے پاپا ہمیں اتنا معلوم ہے کہ کبیر کی کچھ گرل فرینڈز ہے لیکن ڈرگز کا ہمیں معلوم نہیں ہے۔۔۔۔!!! اسد نے کہا۔۔۔

بہت خوب۔۔۔۔یعنی کہ اس کی کچھ گرل فرینڈز بھی ہے!!! میر نے طنزیہ کہا۔۔۔

اور ہاں گھر میں یہ بات کسی کو بھی معلوم نہیں ہونی چاہیے۔۔۔یہاں تک کے زین اور احد کو بھی نہیں۔۔۔۔!!! میر نے دونوں کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جی!!!۔۔۔۔

دونوں نے ایک زبان ہو کر کہا اور لائبریری سے باہر آ گئے۔۔۔۔۔

\-----------

کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟زید نے حیرانگی سے اسد سے پوچھا۔۔۔۔

اسد نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ !!!بڑے پاپا کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔۔۔۔

ہاں لیکن مجھے یقین نہیں آرہا کبیر کیوں ایسا کرے گا۔۔۔؟؟؟زید نے پریشانی سے کہا۔۔

اسد نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔ !!!اس کا جواب تو کبیر ہی دے سکتا ہے۔۔۔۔۔

\-----------

کبیر کیا تم سچ میں ڈرگز سپلائی کرتے ہو۔۔۔۔؟

زید نے سنجیدگی سے پوچھا آج پہلی بار زید بھی سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔۔

اگر تمہیں بڑے پاپا نے بتایا ہے تو تم جانتے ہو کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔۔۔۔۔؟؟ کبیر نے بھی سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

اور تم یہ واہیات کام کیوں کرتے ہو بتانا پسند کروگے۔۔۔۔۔؟؟ اسد نے غصے سے پوچھا۔۔۔

!!!تم دونوں میرے کام سے دور رہو تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔۔

کبیر نے بھی غصے سے کہا وہ پہلے ہی پریشان تھا۔۔۔۔

ریلی کبیر تمھیں لگتا ہے کہ یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔۔۔ تمھارے لیے یہ جھوٹی بات ہو سکتی ہے لیکن ہمارے لیے یہ چھوٹی بات بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔!!!

ہمیں تم سے اس بات کی بلکل بھی امید نہیں تھی تمھارے ساتھ ہم ہمیشہ رہے ہیں۔۔۔ جو بھی تم کرتے ہو اس پر پردہ ڈالا ہے۔۔۔۔!!!

لیکن اب ہمیں پتہ چل رہا ہے ہمارا بھائی ہمارا دوست ڈرگز سپلائی کرتا ہے۔۔۔ کل کو ہمیں یہ بات بھی سننے کو ملے گی کہ کبیر خان لڑکیاں سپلائی بھی کرتا ہے۔۔۔۔۔۔!!!

اسد نے کبیر کو گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا دونوں کو ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

کبیر نے تحمل سے !!!اسد میں نہیں چاہتا ہمارے درمیان بحث ہو اس لیے اس بات کو چھوڑ دو۔۔۔۔ جواب دیا۔۔۔

واہ کبیر خان کیا بات کی ہے آپ نے اور تمھارے چہرے پر شرمندگی کے آثار ہی نظر نہیں آرہے۔۔۔
!!!میں نے نہیں سوچا تھا کہ میرا بھائی اتنا گھٹیا کام بھی کرتا ہو گا۔۔۔

اسد نے کہا۔۔ !!!اور تم نے بلکل ٹھیک کہا اب ہمیں اس بات پر بحث نہیں کرنی چاہیے۔۔۔

اور سچ کہوں تو اب میرا دل بھی نہیں کر رہا تم سے بات کرنے کو لگے رہو جو بھی کر رہے ہو کرتے رہو
!!!لیکن اس طرح کے کام میں نا تو میں تمھارا ساتھ دوں گا نا ہی زید چلو زید۔۔۔

اسد نے پہلے کبیر کو کہا اور پھر زید کا ہاتھ پکڑ کر دونوں باہر چلے گئے۔۔۔

کبیر کی آنکھیں غصے کہ زیادتی سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

تم دونوں کا بہت برا حال کرو گا میں آج تمھاری وجہ سے میرے بڑے پاپا میرے بھائی مجھ سے ناراض
ہے۔۔۔

کبیر نے نور اور ٹائیگر کو مخاطب کرتے ہوئے اپنا عکس آئینے میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

____

عدنان کے آدمی نے حجاب کو اس کی یونی کے باہر سے اغوا کیا تھا۔۔۔اور اسے ایک ہوٹل میں لے گیا تھا۔۔۔۔

پہلے عدنان نے اپنے آدمی کو خود کے فارم ہاؤس پر لانے کا کہا تھا۔۔۔لیکن پھر اس کا پلان تبدیل ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسے نور کو ہوٹل میں رکھنا زیادہ بہتر لگا تھا۔۔۔۔

لیکن عدنان نہیں جانتا تھا جسے وہ نور سمجھ رہا ہے وہ حجاب ہے۔۔۔۔

عدنان کے آدمی نے !!!سر کام ہو گیا ہے لڑکی ہوٹل کے کمرے میں بے ہوش پڑی ہوئی ہے۔۔۔۔

کہا۔۔۔

عدنان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہوٹل کے لیے نکل پڑا۔۔۔ !!اوکے۔۔۔

حجاب کی جب آنکھ کھلی تو اس نے خود کو انجان جگہ پر پایا تھا۔۔۔جب اس کی نظر سامنے کھڑے آدمی پر پڑی جو حجاب کو گندی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

نیچے اُترتے ہوئے کہا۔۔۔ حجاب نے بیڈ سے کون ہو تم۔۔۔؟اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔؟؟

اسے یاد تھا کہ یہ یونی سے باہر نکلی تھی جب کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھا تھا۔۔۔اور پھر حجاب بیہوش ہو گئی تھی اس کے بعد جب اس کی آنکھ کھولی تو اس نے اپنے آپ کو اس انجان گھر میں پایا تھا۔۔۔

سامنے کھڑے آدمی کو دیکھ کر حجاب کو خطرے کی بو آ رہی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ آدمی کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ کھول کر عدنان اندر آیا تھا۔۔۔۔ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے حجاب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

حجاب کو عدنان کی گندی نظریں بہت کچھ باور کروا رہی تھیں۔۔۔۔

عورت اپنے اوپر اُٹھنے والی ہر نگاہ کے بارے میں جان جاتی ہے کہ کس کی نگاہ میں عزت ہے اور کسی کی نگاہ میں غلاظت ہے۔۔۔۔ تو حجاب کو کیسے نا معلوم ہوتا۔۔۔۔

عدنان نے پاس کھڑے آدمی کو کہا !! جاؤ باہر۔۔۔۔

جو عدنان کا حکم سنتے ہی کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

!!!ویسے جیسی تم خود ہو ویسا ہی تمھارا نام بھی ہے نور۔۔۔۔

عدنان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔نور کا نام سن کر حجاب کو لگا کہ نور بھی یہی پر ہے۔۔۔۔

نور کہاں ہے۔۔۔؟ کیا وہ بھی یہاں پر ہے۔۔۔؟؟ حجاب نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

کیا مطلب تم نور نہیں ہو۔۔۔۔؟؟؟عدنان نے چہرے پر حیرانگی لیے کہا۔۔۔۔

حجاب نے جلدی سے کہا۔۔۔ !!نہیں میں حجاب ہوں۔۔۔

اسی وقت عدنان کا موبائل رنگ ہوا تھا اسی آدمی کا فون تھا جس نے حجاب کی تصویر عدنان کو سینڈ کی تھی۔۔۔۔

اس آدمی نے !!!سر ہم سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔۔ہم نے غلط لڑکی کو اغوا کر لیا ہے۔۔۔۔ شر مندگی سے کہا۔۔۔۔

کیسے ہو سکتے ہو۔۔۔۔؟؟عدنان نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے تم اتنے لاپرواہ

اس آدمی نے کہا۔۔۔ !!!سر معاف کر دیں آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی۔۔۔

عدنان نے فون دیوار میں دے مارا تھا اسے لگا تھا آج اس نے اے ڈی کو نیچا دکھا دیا ہے۔۔۔۔ لیکن ایک بار پھر عدنان اے ڈی سے ہار گیا تھا۔۔۔۔

لگی۔۔۔۔ حجاب نے عدنان کو خود میں الجھے ہوئے دیکھا تو دروازے کی طرف بھاگنے

جب عدنان نے حجاب کا بازو پکڑنا چاہا۔۔۔لیکن حجاب کے بازو سے کچھ کپڑا عدنان کے ہاتھ میں آ گیا تھا۔۔۔۔

حجاب نے جلدی سے اپنے ڈوپٹے سے اپنی بازو کو کور کیا تھا۔۔۔بس اس کے رونے کی کسر رہ گئی تھی۔۔۔

حجاب نے بھاری آواز میں کہا۔۔ !!پلیز مجھے جانے دو۔۔۔۔

اب نور نہیں تو تم ہی سہی۔۔۔اگر ہم شیر کے سامنے گوشت رکھ کر کہے گے کہ اسے کھانا نہیں

عدنان نے کمینگی سے کہا۔۔ !!!ہے۔۔۔۔یہ تو ناممکن سی بات ہو گی ناڈارلنگ۔۔۔۔

حجاب کو عدنان کے پیچھے ایک کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ اس وقت کون سی جگہ پر ہے۔۔۔ کتنی اونچائی پر ہے لیکن اسے اپنی عزت بچانے کے لیے یہ ہی صحیح لگا تھا۔۔۔

حجاب نے عدنان کو دھکا دیا اور کھڑی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

!!!اگر تم نے میرے قریب آنے کی کوشش کی تو میں یہاں سے کود جاؤں گی۔۔۔۔

حجاب نے اپنے آنسو صاف کرتے عدنان کو دھمکاتے ہوئے کہا۔۔۔

جسے حجاب کی بات سن کر کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

اسے یقین تھا کہ حجاب کبھی بھی کھڑکی سے نہیں کودے گی لیکن یہ صرف اس کا خیال ہی تھا۔۔۔عدنان حجاب کی طرف اپنے قدم بڑھا رہا تھا۔۔

حجاب نے دھندلی آنکھوں میں بے بسی لیے کھڑکی سے نیچے دیکھا۔۔۔ حجاب کو نہیں لگ رہا تھا کہ اتنی اونچائی سے گرنے کے بعد یہ بچ پائے گی۔۔۔

حجاب نے آخری کوشش کرتے ہوئے !!میں جھوٹ نہیں بول رہی میں سچ میں یہاں سے کود جاؤں گی۔۔۔ کہا۔۔۔

عدنان نے حجاب کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!تو کود جاؤ۔۔۔

حجاب کی آنکھوں کے سامنے اپنے سب پیاروں کا چہرہ آیا تھا۔۔۔اس کے بعد بنا کچھ سوچے حجاب کھڑکی سے کود گئی تھی۔۔۔

عدنان آنکھوں میں بے یقینی لیے کھڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اسے بلکل بھی یقین نہیں تھا کہ حجاب سچ میں کود جائے گی۔۔۔۔

نیچے اسد کے قدموں میں حجاب گری تھی اسد کے قدموں کو بریک لگی تھی۔۔۔جو دونوں آنکھیں پھاڑے حجاب کے خون میں لت پت بے جان وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔!!!

اسد اس ہوٹل میں اپنے ایک دوست سے ملنے آیا تھا

اس لیے جلدی جلدی چل رہا تھا۔۔۔جب اوپر سے کسی کا وجود اسد کے قدموں میں آگرا تھا۔۔۔۔

پہلے تو اسد آنکھوں میں حیرانگی لیے اُس وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن جب اس نے گرنے والے کی شکل کی طرف دیکھا تو اسے لگا یہ سب خواب ہے۔۔۔۔

بھلا حجاب یہاں کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔؟؟؟

اسد گھٹنوں کے بل حجاب کے پاس بیٹھا تھا سب لوگ جمع ہو گئے تھے۔۔۔۔

کسی آدمی نے اسد کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

بھائی آپ انہیں جانتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟

اس آدمی نے اسد کو کہا تھا جو ہوش کی دنیا میں آیا تھا۔۔۔ اور یہ سب خواب نہیں تھا اسد نے حجاب کو اپنی باہوں میں اُٹھایا اور اپنی گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔

جون نے کمرے میں داخل ہوتے پریشانی سے کہا۔۔ !!!سر آپ کی فیکٹری میں آگ لگ گئی ہے۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے جون کو کہا۔۔!!!اس فیکٹری کا تو کسی کو بھی نہیں معلوم تھا۔۔۔۔

سر یہی بات مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہی کہ فیکٹری کے تہہ خانے کا کسی کو کیسے معلوم ہوا۔۔؟؟؟جون نے بھی پریشانی سے کہا۔۔۔

کون ہے جو اے ڈی کو چیلنج کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے جون کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

جون نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔ !!سر آپ سے انسپکٹر بھی ملنے آیا ہے۔۔۔۔

وہ کمینہ کیا لینے آیا ہے کسی بھی کام کا نہیں ہے اسے کہو اگر اسے اپنی جان پیاری نہیں ہے تو میرے سامنے آ جائے۔۔۔۔۔ !! اے ڈی نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

نیلی آنکھیں اس وقت غصے کی زیادتی سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

جون نے کہا تھا۔۔ !! سر وہ کچھ اہم بات بتانا چاہتا ہے آپ کو۔۔۔

!!! بھیجو اُسے اگر اس نے کام کی بات بتائی تو ٹھیک ہے ورنہ اُس انسپکٹر کا بھی آج آخری دن ہو گا۔۔۔

اے ڈی نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ جب تھوڑی دیر بعد انسپکٹر مسکراتا ہوا اندر آیا۔۔

انسپکٹر نے خوشی سے کہا۔۔۔ !!! سلام صاحب مجھے آپ کو ایک ضروری بات بتانی ہے۔۔۔

بولو۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے سگریٹ کو جلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

صاحب ٹائیگر اب ہمارے لیے کام کرے گا وہ مان گیا ہے۔۔۔کل جو سامان آیا تھا جو فیکٹری میں رکھنا تھا۔۔۔اسے لانے میں ٹائیگر نے ہماری مدد کی تھی۔۔۔ !!انسپکٹر نے خوشی سے اے ڈی کو بتایا۔۔

تو اس کا مطلب ٹائیگر اس فیکٹری کے بارے میں جان گیا ہے۔۔۔؟؟اے ڈی نے عام سے لہجے میں پوچھا۔۔۔

ہاں بلکل میں ہی تو اسے وہاں لے کر گیا تھا انسپکٹر نے کہا۔۔۔۔

اے ڈی نے انسپکٹر کی بات سنی اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا انسپکٹر کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

!!پھر تو تمہیں انعام ملنا چاہیے۔۔۔۔

اے ڈی نے کہا اور اپنے بھاری ہاتھ سے انسپکٹر کو ایک زوردار تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

انسپکٹر زمین پر جا گرا تھا پورے کمرے میں اے ڈی کے تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔

تمہارے جیسے گدھے پالنے سے بہتر ہے میں تم سب کی جان لے لوں۔۔۔۔!!!

اور تمہیں انعام کا لالچ تھا نا تمہیں انعام ملے گا۔۔۔۔

تمہیں میں ایسی موت دوں گا جس میں تم سسک سسک کے مرو گے۔۔۔۔ اور میرے سارے آدمی تمہیں دیکھے گے۔۔۔۔ تا کہ دوبارہ کوئی ایسی غلطی نا کر سکے۔۔۔۔ !!! اے ڈی نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جون باہر لے جاؤ اسے اور صرف دو بچھو اس کے جسم پر چھوڑ دو۔۔۔۔۔ تا کہ یہ کمینہ انسان تکلیف کو محسوس کر سکے اور تڑپ تڑپ کر مرے۔۔۔۔!!

اے ڈی نے نفرت سے کہا اور جون انسپکٹر کو وہاں سے لے گیا تھا۔۔۔۔۔

اے ڈی نے ٹہلتے ہوئے خود !!ٹائیگر اب تمھاری باری ہے تمہیں بتانا پڑے گا کہ اے ڈی کا چیز ہے۔۔۔۔ سے کہا۔۔۔۔

کالیا تو واپس کب آرہا ہے۔۔۔؟ٹائیگر نے کالیا سے پوچھا۔۔۔۔

کالیا کچھ دنوں کے لیے شہر سے باہر گیا تھا۔۔۔۔

کام سارا ہو گیا ہے آج کا دن یہاں ہی رکوں گا اور رات کو نکلو گا۔۔۔۔!! کالیا نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

میرے کو لگتا ہے تجھے ابھی نکل جانا چاہیے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے کہا۔۔۔

کیا ہوا ہے ٹائیگر۔۔۔۔؟؟ کالیا نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

تیری بلبل ہسپتال میں ہیں اس کی حالت بہت تشویشناک ہے۔۔۔۔!!!

اور اب میرے کو نا پوچھ کہ مجھے کیسے معلوم ہوا

مجھے سب معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے کہا۔۔۔۔

ٹائیگر ہو سکتا ہے وہ کوئی اور ہو میری بلبل نا ہو۔۔۔۔؟؟؟ کالیا نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

اس کا نام حجاب ہے اب تو واپس آجا پھر بات کرتے ہیں۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اسد حجاب کو ہسپتال لایا تھا اور گھر والوں کو بھی بتا دیا تھا۔۔۔سب لوگ بہت پریشان تھے حجاب کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔۔خون بھی بہت زیادہ بہہ گیا تھا۔۔۔۔

آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹر باہر آیا تھا سب سے پہلے اسد نے ڈاکٹر سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر میری بیوی اب کیسی ہے۔۔۔۔؟؟وہ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔؟؟اسد بے چینی سے پوچھا۔۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہ تھا۔۔۔۔

دیکھئے آپ کی وائف کا خون بہت زیادہ 3 بہہ گیا ہے۔۔۔ہم نے پوری کوشش کی ہے۔۔۔اور آپ سب دعا کریں آپ کی وائف کو دعاؤں کی زیادہ ضرورت ہے۔۔۔۔

ابھی تک تو وہ بے ہوش ہیں لیکن چوبیس گھنٹوں کے اندر ان کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے اگر ایسا نا ہوا تو وہ کوما میں بھی جا سکتی ہے۔۔۔!!!

اور کافی اونچائی سے گرنے کی وجہ سے ان کی ایک ٹانگ بھی فریکچر ہو گئی ہے آپ سب دعا کریں۔۔۔!!!

ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا اور اسد کا کاندھا تھپتھپا کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

سجل (حجاب کی ماما) کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا۔۔۔

زین احد تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔۔۔!! میر نے دونوں کو کہا۔۔۔

اور تینوں ہسپتال سے باہر آ گئے۔۔۔

زین حجاب یونیورسٹی گئی تھی تو وہ وہاں سے ہوٹل کیسے پہنچی۔۔۔؟؟؟ میر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

میں نے سب معلوم کروایا ہے یہ اے ڈی کے آدمی کا کام ہے۔۔۔

جس آدمی نے حجاب کو اغوا کیا تھا اسے ہم نے پکڑ لیا ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ حجاب غلطی سے اغوا ہوئی ہے۔۔۔۔وہ کسی اور لڑکی کو اغوا کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔!! زین نے میر کو کہا۔۔۔۔

احد تم پتہ لگاؤ کہ کون ہے وہ جس نے بیسٹ کے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے اسے میں بہت بری موت دوں گا۔۔۔۔!!! میر نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تمہیں رات تک ساری ڈیٹیل مل جائے گی۔۔۔۔!! احد نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

زین سب یہاں پر ہے لیکن کبیر نظر نہیں آیا وہ کہاں ہے۔۔۔۔؟ میر نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں اس کا فون بند جا رہا ہے۔۔۔۔!! زین نے کہا۔۔۔۔

یہ لڑکا کرنا کیا چاہ رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟

میر نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ہسپتال کے اند چلا گیا۔۔۔۔

جان تم ٹھیک ہو مجھے تو لگ رہا ہے تم کسی بات کو لے کر سٹریس ہو۔۔۔۔؟؟؟

روز نے وائن کا گلاس کبیر کو پکڑاتے ہوئے پوچھا

جو کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔۔۔۔

ہاں پریشان تو ہوں میں لیکن وہ پریشانی میں تمہیں بتا کر تمھارا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔

کبیر نے وائن کا گلا لبوں سے لگاتے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

روز کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئ تھی۔۔۔روز نے کالے رنگ کا شارٹ ٹاپ پہنا ہوا تھا۔۔۔جس میں بقول کبیر کے روز بہت ہاٹ لگ رہی تھی۔۔۔لیکن اگر کبیر کی جگہ کوئی اور انسان ہوتا تو روز کو واہیات ضرور کہتا۔۔۔جو اپنے جسم کی نمائش کرنے کو فیشن کہتی تھی۔۔۔۔۔

روز ایک تم ہی ہو جو مجھے سمجھتی ہو۔۔۔اور مجھے اب کسی اور کی ضرورت بھی نہیں ہے۔۔۔!!! کبیر نے روز کو مزید اپنے قریب کرتے مدہوشی میں کہا۔۔۔۔

دونوں میں فاصلہ نا ہونے کے برابر تھا۔۔۔اس سے پہلے دونوں ایک دوسرا میں کھو جاتے روز کا موبائل رنگ ہوا تھا۔۔۔

کبیر بدمزہ ہو کر پیچھے ہو گیا تھا اور دوبارہ وائن پینے لگا تھا۔۔۔

زید مجھے کیوں کال کر رہا ہے۔۔۔؟؟روز نے حیرانگی سے کہا۔۔

کیا۔۔۔؟؟زید دکھاؤ مجھے میں بات کرتا ہوں۔۔۔!! کبیر نے کہا اور فون کان سے لگایا۔۔۔

اب فون کیوں کررہے ہو۔۔۔؟تم دونوں نے تو مجھ سے بات نا کرنے کا کہاں تھا اب روز کو کال کرنے کا مطلب۔۔۔۔؟ کبیر نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

ناتو مجھے تمھاری واہیات روز سے بات کرنے میں دلچسپی ہے اور ناہی تم سے۔۔۔اگر پاپا مجھے کال کرنے کا نا کہتے تو میں تمھاری تھرڈ کلاس گرل فرینڈ کو کبھی کال نا کرتا۔۔۔۔!!

حجاب کی حالت بہت خراب ہے وہ ہسپتال میں ہے اگر آپ اپنی روز سے فری ہے تو ہسپتال تشریف لے آئے۔۔۔۔!!!

زید نے ہسپتال کا نام بتایا اور بنا کبیر کی سنے فون بند کردیا۔۔۔

کبیر ابھی بھی فون کان سے لگائے بیٹھا ہوا تھا اسے زید کے لہجے نے بہت تکلیف دی تھی۔۔۔لیکن حجاب کو کیا ہوا تھا۔۔۔؟یہ تو ہسپتال جاکر ہی معلوم ہونا تھا۔۔۔

روز مجھے ایک ضروری کام ہے میں چلتا ہوں۔۔۔!! کبیر نے اپنا فون اور گاڑی کی چابیاں اٹھائی اور باہر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔

\-------------

کالیا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اُڑ کر حجاب کے پاس پہنچ جائے۔۔۔۔۔ لیکن سب سے پہلے کالیا ٹائیگر کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

ٹائیگر کس نے میری بلبل کے ساتھ ایسا کیا ہے۔۔۔۔؟ کالیا نے غصے سے پوچھا۔۔۔

اے ڈی کے پارٹنر عدنان نے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے سیگرٹ کا گہرا کش لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں اس کمینے کی جان لے لوں گا۔۔۔۔!!! کالیا نے غصے سے کہا اور باہر جانے لگا جب ٹائیگر نے کہا۔۔۔

کہاں جارہے ہو۔۔۔؟کالیانے مڑ کر ٹائیگر کو دیکھا۔۔

تم جانتے ہو ٹائیگر۔۔۔!!! کالیانے غصے سے کہا۔۔۔

تمہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!!! ٹائیگر نے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟؟کالیانے آنکھیں میں حیرت لیے پوچھا۔۔۔

ٹائیگر نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا جو عدنان کو اندلے آیا تھا۔۔۔

عدنان کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور اس کے چہرے پر کالا کپڑا ڈالا ہوا تھا۔۔۔۔

ٹائیگر نے عدنان کے چہرے سے کالا کپڑا اہٹایا تھا۔۔۔

عدنان کے منہ پر بھی ٹیپ لگی ہوئی تھی جیسے ٹائیگر نے کھینچ کر اُتارا تھا۔۔۔

عدنان درد سے بلبلا اٹھا تھا۔۔۔

کون ہو تم لوگ اور کیوں مجھے یہاں لائے ہو۔۔۔؟؟عدنان نے چلاتے ہوئے. پوچھا۔۔۔

اس سے پہلے کالیا آگے بڑھتا ٹائیگر نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا۔۔۔

تم نے حجاب کو اغوا کیوں کروایا۔۔۔؟؟ٹائیگر نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم حجاب کون ہے۔۔۔؟عدنان نے کہا۔۔۔

ٹائیگر نے ایک گھونسا عدنان کے منہ پر مارا تھا جس کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

جو بھی ہوا غلط فہمی سے ہوا ہے میں کسی حجاب کو نہیں جانتا تھا۔۔۔وہ غلط سے وہاں لائی گئ تھی۔۔۔!!

عدنان نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

اسے ٹائیگر اور کالیا کی شکلیں دیکھ کر خوف آ یا تھا۔۔۔۔

اگر وہ غلطی سے آئی تھی تو اسے واپس چھوڑ کے آنا چاہیے تھا۔۔۔لیکن تمھارے اندر کا شیطان جاگا اور تم نے اُسے نوچنے کی کوشش کی۔۔۔اور کس لڑکی کو اغوا کرنے والے تھے تم۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے غصے سے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

میں اے ڈی کو نیچا دکھانا چاہتا تھا۔۔۔جس لڑکی کو اے ڈی پسند کرتا ہے میں اس لڑکی کو اغوا کروانا چاہتا تھا لیکن میرے آدمی سے غلطی ہو گئی۔۔۔!!! عدنان نے کہا۔۔۔

اے ڈی کس لڑکی کو پسند کرتا ہے۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے عدنان کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

نور اس لڑکی کا نام نور ہے جیسے اے ڈی پسند کرتا ہے۔۔۔۔!!! عدنان نے جلدی سے کہا۔۔۔

نور کا نام سن کر ٹائیگر کی رگیں غصے سے تن گئ تھیں۔۔۔۔

کالیا اب تمہیں اس کے ساتھ جو بھی کرنا ہے کرو۔۔۔ اور ہاں اس نے تیری بلبل کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ اور اس لڑکی نے اپنی عزت بچانے کے لیے چھلانگ لگا دی۔۔۔۔!!

ٹائیگر نے رخ موڑتے ہوئے کالیا کو کہا۔۔۔ کالیا غصے میں عدنان کی طرف آیا تھا۔۔۔ جب عدنان نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

میرے پاس کوئی نا آئے تم لوگ میرے ڈیڈ کو جانتے نہیں ہو وہ تمہیں چھوڑے گے نہیں۔۔۔۔!!! عدنان نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تجھ سے بھی زیادہ بری حالت تیرے بڈھے باپ کی کروں گا میں لیکن ابھی تیری باری ہے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پلیز مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی ہے پلیز۔۔۔۔!! عدنان کو جب لگا کہ یہ لوگ اسے نہیں چھوڑیں گے تو گڑ گڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کالیا آنکھوں میں خون لیے عدنان پر ٹوٹ پڑا تھا کالیا نے عدنان کو اتنا مارا کہ اب عدنان سے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

عدنان کے جسم سے جگہ جگہ سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

ٹھنڈا پانی لے کر آؤ۔۔۔۔!! کالیا نے دھاڑتے ہوئے سامنے کھڑے آدمی کو کہا جو پانی لینے بھاگا تھا۔۔۔۔

ٹائیگر اپنے ایلکس کے ساتھ بیٹھا کالیا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ آدمی ٹھنڈا پانی لے آیا تھا۔۔۔

کالیا نے سارا ٹھنڈا پانی عدنان پر ڈال دیا تھا وہ جو بے سدھ پڑا تھا ایک دم تکلیف سے چلانے لگا تھا۔۔۔

ابھی بھی کالیا کے دل میں ٹھنڈ نہیں پڑی تھی اگر اس نے حجاب کے پاس نا جانا ہوتا تو عدنان کو مزید تکلیف دیتا۔۔۔

کالیا نے تیز دھار والا چاقو پکڑا اور عدنان کے گلے پر پھیر دیا۔۔۔۔

خون فوارے کی طرح باہر آیا تھا اور کالیا کے چہرے پر بھی پڑا تھا کافی دیر تڑپنے کے بعد عدنان کا وجود بے جان ہو گیا تھا۔۔۔

اس کی لاش کو پھینکنا نہیں ہے اے ڈی کو پارسل کر دو۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے کہا کالیا وہاں سے چلا گیا تھا اسے ہسپتال بھی جانا تھا۔۔۔

Novelistan

کالیا اُسی ہسپتال پہنچا تھا جس میں حجاب داخل تھی۔۔۔

کالیا کے لیے کمرے کا معلوم کرنا مشکل نہیں تھا لیکن کالیا حجاب کے کمرے میں نہیں جا سکتا تھا۔۔۔۔
کیونکہ حجاب کے گھر والے باہر ہی کھڑے تھے۔۔۔۔

کالیا نے ایک ڈاکٹر کا لباس پہنا اور منہ پر ماسک پہن کر حجاب کے روم میں داخل ہوا۔۔۔۔

حجاب کو اس حالت میں دیکھ کر آج پہلی بار کالیا کے بے رحم دل میں درد محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

میری بلبل تجھے تو میں اچھا بھلا چھوڑ کر گیا تھا یہ کیا حالت بنالی تم نے۔۔۔۔؟؟

اور تم فکر مت کرو جس نے تمہیں اس حالت میں پہنچایا ہے وہ اپنے انجام تک پہنچ چکا ہے اور مجھے یقین ہے تو بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

کالیا نے حجاب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے آہستہ آواز میں بولتے ہوئے کہا

تھوڑی دیر بیٹھا کالیا حجاب کے چہرے کو دیکھتا رہا تھا جو چہرہ ہمیشہ کھلا رہتا تھا اب مرجھا گیا تھا۔

ابھی میں چلتا ہوں اور رات تک تجھے ہوش آجائے گا مجھے یقین ہے پھر میں تجھے ملنے آؤ گا

کالیا نے حجاب کے ہاتھ پر پیار سے اپنے ہونٹ رکھے اور پھر وہاں سے نکل گیا۔

سر آپ کے لیے ایک پارسل آیا ہے۔۔۔!!!

جون نے اے ڈی کو کہا جو نور کی بنا دیکھے تصویر بنا رہا تھا۔۔۔

کس نے بھیجا ہے۔۔۔؟ اے ڈی نے پوچھا۔۔

سر صرف آپ کا نام لکھا ہے بھیجنے والے نے اپنا نام نہیں لکھا ہے۔۔۔!! جون نے کہا۔۔

جاؤ دیکھو کیا ہے اس میں۔۔۔؟؟

اے ڈی نے کہا اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جو شاید نور کی تصویر بنواتے ہوئے اس کے چہرے پر آئی تھی۔۔۔۔

جون نے جب پارسل کو کھولا تو اس میں عدنان کی لاش تھی اسے بہت ہی بے رحمی سے مارا گیا تھا۔۔۔

جون ایک دم وہاں سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔ اور اے ڈی کے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

سر اس پارسل میں عدنان سر کی لاش ہے۔۔۔!!! جون نے گھبراتے ہوئے اے ڈی کو کہا۔۔۔

اے ڈی نے جب جون کی بات سنی تو کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

اور عدنان کی لاش کو بدتر حالت میں دیکھ کر اسے بھی حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔

کس نے اس کی اتنی بری حالت کی ہے۔۔۔؟؟ اے ڈی نے اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جیسے اسے عدنان کی موت کا بلکل بھی افسوس نا ہو اور ایسا ہی تھا۔۔۔

اے ڈی ایک پتھر دل انسان تھا جسے دکھ بلکل بھی نہیں ہوتا تھا۔۔۔ اور عدنان کے لیے تو بلکل بھی نہیں۔۔۔

اس کی لاش کو ٹھکانے لگا دو۔۔۔!!! اے ڈی نے دوبارہ کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا جب جون نے جلدی سے کہا۔۔۔

سر اگر ان کے ڈیڈ کو معلوم ہوا کہ ان کے بیٹے کی موت ہو گئی ہے تو وہ ہمیں نہیں چھوڑے گے۔۔۔!!!

جون نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

اور یہ جھوٹ بھی نہیں تھا عدنان کے ڈیڈ نے ہی اے ڈی کو یہاں تک پہنچایا تھا۔۔۔عدنان سے زیادہ وہ اے ڈی سے پیار کرتے تھے۔۔۔۔۔

جو بات عدنان کو بلکل بھی پسند نہیں تھی۔۔۔

وہ جانتے ہے میں عدنان سے جتنی بھی نفرت کرتا ہوں لیکن کبھی بھی اس کمینے کی جان نہیں لے سکتا۔۔۔!!! اے ڈی نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔!!!

اور سر وہ آپ سے کچھ اور بھی کہنا تھا۔۔۔!! جون نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

سر ہمارے کافی آدمیوں نے پلازہ میں بلیک کو برادیکھا ہے۔۔۔۔!!! جون نے کہا۔۔۔

جون کی بات سن کر اے ڈی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

اس کا مطلب وہ واپس آگیا ہے۔۔۔؟؟اے ڈی نے دل میں خود سے کہا۔۔۔

سب آدمیوں کو منع کردو اگر کسی کو بھی میر اکنگ نظر آتا ہے تو کوئی بھی اسے نقصان نہیں پہنچائے گا اگر کسی نے ایسا کیا تو اپنی موت کا ذمہ دار خود ہو گا۔۔۔۔!!!!

اے ڈی نے جون کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

آہل یار اے ڈی کا وہ آدمی مر چکا ہے جس کی ہمیں تلاس تھی۔۔۔۔!!! زین نے پریشانی سے کہا۔۔۔

لیکن میر ابھی بھی آرام سے سگار کے کش لے رہا تھا۔۔۔

جانتا ہوں میں۔۔۔۔!! میر نے عام سے لہجے میں کہا کیا۔۔۔

اور تم جانتے ہو وہ اے ڈی کا پارٹنر جو مر چکا ہے کس کا بیٹا تھا۔۔۔؟؟؟زین نے میر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جس کا بھی بیٹا ہو لیکن جو کام ہم نے کرنا تھا وہ کسی اور نے کر دیا۔۔۔۔!!! میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لیکن تمہارے لیے جاننا ضروری ہے کہ وہ کس کا بیٹا تھا۔۔۔۔!! زین نے کہا۔۔۔

میر زین کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا تھا جسے کہہ رہا ہو بتاؤ کون ہے وہ۔۔۔۔؟

اے جے وہ اے جے کا بیٹا تھا۔۔۔۔!!!زین نے میر کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

زین تو اس میں اتنی پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔۔۔۔؟؟؟میر نے چہرے پر سخت تیور لیے زین سے پوچھا۔۔

پریشانی والی تو بات ہے اگر وہ یہاں آجاتا ہے تو جانتے ہو کیا ہو گا۔۔۔۔؟؟

اے ڈی اس کا سب سے زیادہ وفادار آدمی ہے دونوں مل کر کیا کر سکتے ہیں تم اچھے سے جانتے ہو۔۔۔۔!!! زین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

تم شاید بھول رہے ہو اے جے بھی جانتا ہے کہ بیسٹ کیا چیز ہے اس لیے بے فکر رہو۔۔۔۔!!! میر نے کہا۔۔۔۔

اور حجاب کی کنڈیشن کیسی ہے اب۔۔۔۔؟؟ میر نے دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ہوش میں آنے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے۔۔۔۔!!! زین نے مایوسی سے کہا۔۔۔۔

زین مایوسی اللہ کو پسند نہیں ہیں اللہ پر یقین رکھو وہ بہتر کرے گا انشاءاللہ۔۔۔۔!!! میر نے یقین سے کہا۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔۔!!! زین نے بھی دل میں کہا تھا۔۔۔

اے ڈی اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا جب اس نے اپنے بیڈ پر ایک کالے رنگ کا بڑا سا سانپ دیکھا۔۔۔
جو خطرناک تیور لیے اے ڈی کو دیکھ کر بار بار اپنی زبان باہر نکال رہا تھا۔۔۔

اے ڈی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔اے ڈی نے بلیک کوبرا پالا ہوا تھا۔۔۔اے ڈی نے اس کا نام کنگ رکھا تھا۔۔۔

اے ڈی یہ بات بھی اچھی طرح جانتا تھا کہ سانپ جتنا بھی پالتو ہو ڈسنا اس کی خصلت میں ہوتا ہے۔۔۔
اور یہ کوبرا کسی بھی وقت اے ڈی کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔۔لیکن اے ڈی کو یہی بات تو پسند تھی۔۔۔
کیونکہ خود بھی وہ سانپ جیسا تھا۔۔۔کب ڈس لے کسی کو معلوم نہیں ہوتا تھا۔۔۔

میں کافی دنوں سے تمھارا انتظار کر رہا تھا۔۔۔!! اے ڈی نے کوبرا کو پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

کوبرا اے ڈی کی بازو میں آرام سے لپٹ گیا تھا۔۔۔۔

اے ڈی کے سانپ کا کلر بھی کالا تھا جو اے ڈی کو بہت پسند تھا۔۔۔۔

اے ڈی میرے لاڈلے کیسے ہو تم۔۔۔۔؟؟

اے جے نے مسکراتے ہوئے اے ڈی سے پوچھا اور اسے گلے لگایا۔۔۔۔

اس وقت اے ڈی دل سے مسکرایا تھا اس کی مسکراہٹ بناوٹی بلکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔اے جے پہلا انسان تھا جس کی اے ڈی عزت کرتا تھا۔۔۔۔

اے جے آپ کب آئے۔۔۔۔؟اے ڈی نے اے جے سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اے جے عدنان کا باپ تھا لیکن اے جے نے اپنے آپ کو بہت فٹ رکھا ہوا تھا کہ اے جے اے ڈی اور عدنان کا بڑا بھائی لگتا تھا۔۔۔اس کی روبدار پرسنلٹی سے سب متاثر تھے۔۔۔اس وقت بھی اے جے نے وائٹ تھری پس سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔

بس تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں۔۔۔عدنان کہاں ہے اے ڈی میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔۔۔؟

اے جے نے جون کے ہاتھ سے وائن کا گلاس پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جون نے اے ڈی کے چہرے کی طرف دیکھا تھا جو ابھی بھی آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔۔

اے جے آپ کے بیٹے کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔۔۔!!!

اے ڈی نے گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے کہا جیسے اس کے لیے کوئی عام سی بات ہو۔۔۔

اے جے نے غصے میں وائن کا گلاس ٹیبل پر پٹخا تھا۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم اے ڈی میرے بیٹے کو کسی نے قتل کر دیا ہے اور مجھے اس بات کا علم ہی نہیں ہے۔۔۔۔؟؟؟اے جے نے غصے سے دھاڑے ہوئے کہا۔۔۔۔

اے ڈی کے ماتھے پر زرا سی بھی شکن تک نہیں آئی تھی وہ ابھی بھی آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

کام ڈاؤن اے جے غصہ کرنے سے کیا ہو جائے گا۔۔۔اور آپ کے بیٹے کو کس نے کہا تھا بڑے خاندان کی لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈالے۔۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

کیا مطلب کون تھی وہ لڑکی تم جانتے ہو اسے اور کون سے بڑے خاندان کی لڑکی ہے وہ۔۔۔۔؟اے جے نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں ابھی تو میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن رات تک مجھے معلوم ہو جائے گا۔۔۔۔

اور انڈر سٹُڈ سی بات ہے اگر کسی نے آپ کے بیٹے کو آدھے دن میں تلاش کر کے اسے قتل کر دیا ہے۔۔۔تو جس نے بھی کیا ہے وہ کافی بڑے لوگ ہونگے۔۔۔کیونکہ کوئی عام انسان کے بس کی بات نہیں ہے آپ کے بیٹے کو قتل کرنا۔۔۔!!! اے ڈی نے سنجیدگی سے کہا۔۔

اے ڈی مجھے رات تک ساری ڈیٹیل چاہیے کس نے میرے بیٹے کی جان لی ہے وہ انسان مجھ سے بچ نہیں سکے گا۔۔۔!!! اے جے نے غصے سے کہا۔۔

آپ فکر مت کریں رات تک آپ کو معلومات مل جائے گی۔۔۔!!! اے ڈی نے کہا۔۔

میں تم سے یہی امید کرتا ہوں اے ڈی کہ تم مجھے مایوس نہیں کرو گے۔۔۔!!! اے جے نے اے ڈی کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اے جے نے اے ڈی کی پرورش کی تھی۔۔۔اور اسے اپنے جیسا بنایا تھا۔۔۔اے ڈی نام بھی اے جے کا دیا ہوا تھا۔۔۔

جون یہ رونے کی آوازیں کہاں سے آرہی ہیں۔۔۔؟میرا سر پھٹ رہا ہے ان آوازوں سے۔۔۔!!!
اے ڈی نے جون سے پوچھا۔۔۔

سر اے جے سر کا کچھ مال یہاں سے جارہا ہے۔۔۔!!! جون نے ادب سے جواب دیا۔۔۔

کیا مطلب مال جارہا ہے تو بچوں کی رونے کی آوازیں کیوں آرہی ہیں۔۔۔؟؟اے ڈی نے آنکھوں میں حیرت لیے پوچھا۔۔۔

سر اے جے کا بنگلہ کچھ دنوں تک تیار ہو جائے گا پھر وہ اپنا مال وہی سے ڈلیور کیا کرے گا۔۔۔!!!

جون مجھے یہ سب معلوم ہے میں ان آوازوں کا پوچھ رہا ہوں میرے پلازہ میں بچے کب سے آگئے ہیں۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے اس بار تھوڑا غصے سے پوچھا۔۔۔

سر اے جے کچھ بچیوں کی ڈیل کرنے والا ہے اور ڈیلر یہی ہر آئے گا۔۔۔اور ساری بچیوں کو قید خانے میں رکھا گیا ہے۔۔۔۔!!

جون نے جلدی سے ساری بات اے ڈی کو بتائی اے ڈی نے ساری بات سنی وہاں سے چلا گیا۔۔۔!!

____

حجاب کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔

سب لوگ حجاب کے لیے دعا گو تھے لیکن آگے کیا ہونے والا تھا یہ صرف اوپر والا جانتا تھا۔۔۔

____

جون سب کام ہو گیا ہے۔۔۔۔؟ اے جے نے جون سے پوچھا۔۔۔

یس سر سب کچھ تیار ہے لیکن سر کچھ بچیاں بہت تنگ کر رہی ہیں کیا ان کو بے ہوشی کا انجکشن لگانا ہے۔۔۔۔؟ جون نے پوچھا۔۔۔۔

ہاں لیکن پہلے میں ایک بار خود ان سب بچیوں کو دیکھ لوں۔۔۔۔!!

اے جے نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔ اور تہہ خانے کی طرف چلا گیا جہاں پر بچیوں کو رکھا گیا تھا۔۔۔۔

اے جے تہہ خانے میں داخل ہوا تو تقریباً بیس بچیاں یہاں موجود تھیں جن کی عمر دس سال سے زیادہ نہیں تھی۔۔۔۔

اے جے کی نظر ایک بچی پر پڑی تھی جو رو نہیں رہی تھی بلکہ ایک کونے میں بیٹھی ہوئی باقی بچیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اے جے اس بچی کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔۔۔اور آنکھوں میں حوس لیے معصوم کلی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ کو ڈر نہیں لگ رہا۔۔۔؟؟

اے جے نے مسکراتے ہوئے اس بچی سے پوچھا۔۔۔

نہیں میری ماما کہتی ہے کسی بھی سچویشن میں گھبرانا نہیں چاہیے۔۔۔اور مجھے معلوم ہے میرے پاپا مجھے یہاں سے لے جائے گے۔۔۔!! اُس لڑکی نے اپنے دماغ کے مطابق جواب دیا۔۔۔

اور اگر آپ کے پاپا آپ کو نا لینے آئے تو کیا کرو گی آپ۔۔۔؟ اے جے نے بچی کو اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ایسا نہیں ہو گا وہ آئے گے۔۔۔!!! بچی نے یقین سے کہا۔۔۔

بچی کی بات سن کر اے جے ہنس پڑا تھا۔۔۔

چلو پھر ہم دنوں آپ کے پاپا کا ویٹ کرتے ہیں ٹھیک ہے۔۔۔؟ اے جے نے بچی کو کہا۔۔۔

وہ معصوم نہیں جانتی تھی کہ اس کے سامنے کھڑے شیطان کے کیا ارادے ہیں۔۔۔

آپ بھی میرے پاپا کا ویٹ کریں گے میرے ساتھ۔۔۔؟؟؟ بچی نے خوشی سے پوچھا۔۔

ہاں لیکن یہاں نہیں چلوں میرے ساتھ۔۔۔!!! اے جے نے بچی کا ہاتھ پکڑا اور تہہ خانے سے باہر لے گیا۔۔۔

جون باقی سب بچیوں کو بے ہوشی کا انجکشن لگا دو۔۔۔!!! اے جے نے جون کو کہا۔۔

اور اس معصوم کلی کو اپنے کمرے میں لے گیا وہ بچی نہیں جانتی تھی کہ جس انسان کا ہاتھ پکڑ کر وہ خوشی خوشی چل رہی ہے وہ انسان کے روپ میں ایک درندہ ہے۔۔۔۔۔۔

آج پھر ایک اور کلی کو اے جے جیسے جانور نے نوچ کھایا تھا۔۔۔۔ اور اسے بچانے والا اس وقت کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ اپنی درندگی دکھانے کے بعد اے جے اُس معصوم کلی سے مخاطب ہوا تھا جو سانس بھی بہت مشکل سے لے رہی تھی۔۔۔

کہاں ہے تمھارا باپ دیکھو تم مرنے والی ہو اور تمھارا باپ تمہیں نہیں بچا سکا۔۔۔!!! اے جے نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ بچی جو بہت مشکل سے سانس لے رہی تھی اے جے نے اپنے وزنی ہاتھوں سے اس معصوم کلی کا گلہ دبا دیا تھا اور اپنے کام سے فارغ ہو کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

____

سر اے ڈی پلازہ میں کبھی بھی کسی بچی کے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔۔۔؟ جو آپ نے کیا ہے اگر اے ڈی سر کو معلوم ہوا تو بہت برا ہو گا۔۔۔۔جون نے پریشانی سے کہا۔۔۔

واہ اے ڈی کو بھی دکھ ہوتا ہے۔۔۔؟؟؟ اے جے نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اس سے پہلے جون کوئی جواب دیتا اے ڈی کی آواز نے دونوں کو مڑنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

اے ڈی کو کسی چیز کا دکھ نہیں ہوتا اور اے جے یہاں کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔

جون اُس بچی کی لاش کو ٹائیگر کو تحفے کے طور پر بھیج دو۔۔۔!!! اے دی نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

یہ کی ناتم نے میرے اے ڈی والی بات مجھے لگا تمہیں بھی اچھے کام کرنے کا بھوت سوار ہو گیا ہے۔۔۔!!! اے جے نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اچھے کام اور وہ بھی اے ڈی ناممکن اے ڈی پیدا ہی برے کام کرنے کے لیے ہوا ہے۔۔۔!!! اے ڈی نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

سر میں کچھ پوچھ سکتا ہوں۔۔۔؟؟جون نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔!!! اے ڈی نے جون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

سر بچی کی لاش ٹائیگر کو کیوں بھیجنی ہے ٹائیگر کا یہاں کیا کام۔۔۔؟جون نے پوچھا۔۔۔

ٹائیگر نے ہی عدنان کو مارا ہے۔۔۔اور وہ بچوں اور عورتوں کو نقصان نہیں پہنچاتا۔۔۔اور بچی کی لاش کو بھیج کر ہم اسے چھوٹا سا جھٹکا دیں گے۔۔۔جس سے اسے معلوم ہو گا کہ اس نے کس سے دشمنی مول لی ہے۔۔۔!!! اے ڈی نے نفرت سے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟میرے بیٹے کی جان ٹائیگر نے لی ہے اسے تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔!!! اے جے نے غصے سے کہا۔۔۔

اے جے اسے میں دیکھ لوں گا آپ ٹنشن نالیں

مجھ پر یقین رکھے۔۔۔!!! اے ڈی نے اے جے کو کہا۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن میں چاہتا ہوں ٹائیگر کی موت ایسی ہو کہ اسکی روح تک کانپ جائے۔۔۔!!! اے جے نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔

ایسا ہی ہو گا۔۔۔!!! اے ڈی نے کہا۔۔۔

____

کبیر ہاسپٹل گیا تھا اور حجاب کی حالت دیکھ کر اسے بہت دکھ ہوا تھا۔۔۔

اسد اور زید اس سے بات نہیں کر رہے تھے۔۔۔ بلکہ کبیر کی طرف دیکھ بھی نہیں رہے تھے۔۔۔

کبیر ہسپتال سے باہر آیا تھا جہاں پر میر اور زین کھڑے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

جب زین نے میر کو کہا تھا کہ اس آدمی نے بتایا ہے کہ وہ نور کو اغوا کرنا چاہتے تھے لیکن غلطی سے حجاب ہو گئی۔۔۔!!!

نور کا نام سن کر کبیر کو پھر سے غصہ آیا تھا جو کچھ حجاب کے ساتھ ہوا کبیر اس سب کا ذمہ دار بھی نور کو سمجھ رہا تھا جبکہ اس سب میں نور معصوم کی کوئی غلطی نہیں تھی اسے تو کچھ معلوم بھی نہیں تھا۔۔۔

کبیر نے وہی سے الٹے قدم لیے تھے اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اس نے سوچا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہیں۔۔۔

نور خان اب سے تمہاری زندگی کے برے دن شروع ہو گئے ہیں تیار ہو جاؤ۔۔۔!!

کبیر نے نفرت سے کہا۔۔۔

ٹائیگر نور سے ملنے آیا تھا گھر میں کوئی نہیں تھا۔۔۔اور نور کو کسی نے کچھ بتایا بھی نہیں تھا۔۔

نور کچن میں خود کے کھانے کے لئے کچھ بنا رہی تھی۔۔۔جب اسے اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس ہوا۔۔۔گھر میں بھی کوئی نہیں تھا۔۔۔

نور نے ہاتھ میں کانٹا پکڑا ہوا تھا۔۔۔نور ایک دم پیچھے مڑی اور وہ کانٹا سامنے کھڑے انسان کے سینے میں مارنا چاہا۔۔۔جب ٹائیگر نے پھرتی سے نور کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا اور نور کا ہاتھ اس کی کمر کے ساتھ لگایا۔۔۔

نور کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ٹائیگر کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔

شہزادی میرے کو مارنے کا ارادہ ہے تیرا لیکن مار تو تو میرے کو پہلے ہی چکی ہے اپنی ان اداؤں سے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے لوفرانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

اور اپنی دو انگلیوں سے نور کی تھوڑی کو پکڑ کر اونچا کیا جو منہ نیچے کیے کھڑی تھی۔۔۔۔

نور کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا نور کی دھڑک کی آواز ٹائیگر با آسانی سن سکتا تھا۔۔۔

شہزادی تو میرے کو جو بھی بولے گی میرے کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔

ٹائیگر نے نور کی آنکھ میں دیکھتے ہوئے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔۔

نور کو ٹائیگر کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔

نورنا سمجھی سے ٹائیگر کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔جب ٹائیگر نے نور کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کی ٹھوڑی پر اپنے ہونٹ رکھ دیے تھے۔۔۔۔

ٹائیگر کی اس حرکت پر نور کے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے آرام سے نور کو پیچھے کیا اور کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔اور نور کے سرخ چہرے کو دلچسپی سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اب یہ غصے سے ہو رہا تھا یا شرم سے یہ بات ٹائیگر کو معلوم نہیں تھی۔۔۔۔

تیرے باپ سے میں نے بات کی ہے اپنی شادی کی اور جانتی ہے تو تیرے باپ کو اب کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔۔۔۔!!!

بہت جلد تو میری دلہن بنے گی اور اگر تو نے انکار کیا تو اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے کہا اور جیسے آیا تھا ویسے ہی بنا نور کی بات سنے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

نور جو ٹائیگر کی اس حرکت پر اسے اچھا خاصا سنانے والی تھی۔۔۔ٹائیگر کی اگلی بات سن کر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔اس کے پاپا نے ہاں کر دی ہے تو نور کو کیا مسئلہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔

ٹائیگر کے جانے کے بعد نور کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔ٹائیگر کبیر سے تو بہتر ہی تھا ایسا نور کو لگا تھا۔۔۔۔

نور انہی سوچوں میں غم تھی جب کبیر وہاں آیا تھا اور نور کا سرخ چہرہ دیکھ اس نے اپنے غصے کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا تھا کیونکہ جو وہ کرنے جا رہا تھا اگر غصہ کرتا تو نور کبھی بھی اس کی بات نا مانتی۔۔۔۔!!!

آپ۔۔۔؟ نور نے کبیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نور تم جانتی ہو حجاب ہسپتال میں ہے اور بڑے پاپا نے مجھے تمہیں لانے کے لیے بھیجا ہے۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

حجاب کا سن کر نور پریشان ہو گئ تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے آپی کو۔۔۔؟ نور نے بے تابی سے پوچھا۔

یہ تو تمہیں وہاں جا کر معلوم ہو گا۔۔۔!! کبیر نے کہا۔۔۔

اوکے چلے پھر۔۔۔۔!!! نور نے جلدی سے کہا۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔!!! کبیر نے کہا نور باہر چلی گئ تھی۔۔۔۔

جب کبیر نے نور کی پشت کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

آج سے تمھارا برا وقت شروع ہو گیا ہے نور بی بی۔۔۔۔

تم سے ایک ایک تکلیف کا حساب لوں گا جو مجھے تمھاری وجہ سے ملی ہیں۔۔۔۔اور تمھارے عاشق کو بھی میں دیکھ لوں گا۔۔۔!!

کبیر نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

____

یہ کیا ہے کالیا۔۔۔؟؟

ٹائیگر نے کالیا سے پوچھا جو سرخ آنکھیں بچی کی لاش پر گاڑھے کھڑا تھا۔۔۔۔

یہ اے ڈی کی طرف سے تمھارے لیے تحفہ آیا ہے۔۔۔۔!!! کالیا نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تحفہ۔۔۔؟ کیا ہے اس میں۔۔۔۔؟؟

ٹائیگر نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کپڑا پیچھے کیا اور اندر چھوٹی سی بچی کی لاش کو دیکھ کر ایک دم پیچھے ہوا تھا۔۔۔بچی کی حالت چیخ چیخ کر سب کچھ بتا رہی تھی کہ اس معصوم کلی کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔

ٹائیگر نے جلدی سے بچی کی نبض چیک کی تھی کہ شاید بچی زندہ ہو۔۔۔؟؟

لیکن اس کی سانسیں تو بہت پہلے ہی بند ہو چکی تھیں۔۔۔

اے ڈی اے ڈی کمینے تو معصوم بچی کو کیوں لایا درمیان۔۔۔؟؟؟

تو نے بہت بڑی غلطی کر دی تجھے اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔۔۔!!! ٹائیگر نے غصے سے کہا۔۔۔

غصے سے اس کی رگیں پھٹنے والی ہو گئ تھیں اس کا دل کر رہا تھا ابھی اے ڈی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جانوروں کو کھلا دے۔۔۔۔

کالیا معلوم کرو اس بچی کے والدین کا۔۔۔!!! ٹائیگر نے اپنے غصے پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹائیگر جیسے غنڈے کا دل بھی معصوم کلی کو ایسی حالت میں دیکھ کر خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔!!! کالیا نے کہا۔۔۔

اور یہ کام اے جے کا ہے وہ واپس آ گیا ہے ہمارے آدمی نے اطلاع دی ہے۔۔۔!!!

کالیا نے جانے سے پہلے ٹائیگر کو بتایا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اے جے بڈھے تیری موت تو میں نے بہت بھیانک سوچی ہے۔۔۔ جتنی تکلیف تو نے اس معصوم بچی کو دی ہے اس سے کئی گنا زیادہ میں تیرے کو دوں گا۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے اے جے کو اپنے تصور میں مخاطب کرتے ہوئے نفرت سے کہا۔۔۔۔

آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔۔۔؟

نور نے کبیر سے پوچھا کیونکہ کبیر ایک گھنٹے سے بیٹھا ڈرائیو کر رہا تھا اور ہسپتال ابھی تک آیا نہیں تھا۔۔۔۔

کبیر نے کوئی جواب نہیں دیا تھا چہرے پر سنجیدگی لیے ڈرائیونگ کر تا رہا تھا۔۔۔۔ اس نے نور کے سوال کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد کبیر نے گاڑی روکی تھی۔۔۔نور نے بھی شکر ادا کیا تھا لیکن اسے یہاں پر کوئی بھی ہسپتال نظر نہیں آیا تھا۔۔۔۔

باہر نکلو۔۔۔۔!!! کبیر نے حکم صادر کرتے ہوئے کہا اور خود بھی گاڑی سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

لیکن نور ابھی بھی گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی اور گھبراہٹ سے بار بار اپنا چشمہ درست کر رہی تھی اب اسے ایسا لگ رہا تھا اسے کبیر کے ساتھ نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔۔

کبیر کھڑا نور کا انتظار کر رہا تھا لیکن نور جب باہر نہیں آئی تو کبیر نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور نور کو بازو سے پکڑ کر باہر نکالا۔۔۔۔

یہاں تو کوئی ہسپتال نہیں ہے آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں۔۔۔۔؟؟؟ نور نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نور بی بی وہ تمہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا لیکن ابھی اندر چلو۔۔۔!!! کبیر نے نور کو دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

مجھے آپ کے ساتھ کہی نہیں جانا مجھے گھر جانا ہے۔۔۔!!! نور نے جلدی سے کہا۔۔۔

جب کبیر نے غصے میں نور کے بازو کو دبوچا اور اسے گھسیٹتے ہوئے گھر کے اندر لے کر گیا۔۔۔

یہ گھر زیادہ بڑا نہیں تھا دو کمروں پر مشتمل یہ گھر چھوٹا مگر خوبصورت تھا۔۔۔

کبیر نے کمرے میں جا کر نور کا بازو چھوڑا تھا نور اپنے بازو کو سہلانے لگی تھی۔۔۔

یہ کیا بتمیزی ہے۔۔۔؟؟ نور نے گھورتے ہوئے کبیر سے پوچھا۔۔۔

کبیر نور کے بہت قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ نور نے پیچھے ہونا چاہا جب کبیر نے نور کو دونوں بازوں سے پکڑ کر مزید اپنے قریب کیا تھا۔۔۔ شعلہ برساتی آنکھیں نور کو خطرے کا احساس دلا رہی تھیں۔۔۔

بتمیزی تو میں نے ابھی تمھارے ساتھ کی نہیں ہے نور بی بی تم فکر مت کرو بتمیزی کروں گا ضرور۔۔۔ لیکن اس سے پہلے مجھے تمہیں حاصل کرنے کا سر ٹیفکیٹ چاہیے۔۔۔۔ تا کہ تم میری قید سے کبھی بھی آزادی حاصل نا کر سکو اور جانتی ہو وہ سر ٹیفکیٹ کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟

کبیر نے نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

نور کو کبیر کی انگلیاں اپنے بازو میں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی نور کی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئ تھی۔۔۔

نکاح۔۔۔!!!

کبیر نے چہرے پر سرد مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔۔۔

نکاح کا لفظ سن کر نور کو لگا اس نے غلط سنا ہے۔۔۔

نور آنکھیں پھاڑے کبیر کو دیکھ رہی تھی آنسو اسکے گال سے ہوتے ہوئے نیچے گرنے لگے۔۔۔ جب کبیر نے اپنی انگلیوں کی پوروں پر ان آنسوؤں کو بے مول ہونے سے پہلے چن لیا تھا۔۔۔

ڈارلنگ ابھی ان کو سنبھال کر رکھو آگے یہ تمھارے بہت کام آئے گے۔۔۔!! کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

میں آپ سے نکاح نہیں کروں گی آپ سمجھتے کیا ہے خود کو مرد ہے تو کچھ بھی کرتے رہے گے۔۔۔ مجھے آپ جیسے انسان کے ساتھ شادی بلکل بھی نہیں کرنی سمجھے آپ۔۔۔؟؟؟

نور نے کبیر سے اپنے آپ کو چھڑواتے ہوئے کہا لیکن نور کی باتوں نے کبیر کے غصے میں مزید اضافہ کیا تھا۔۔۔

میں مرد ہوں اور میں کچھ بھی کر سکتا ہوں سمجھی تم۔۔۔۔ اور یہ بات میں تمہیں آج اچھے سے بتا دوں گا۔۔۔ تمھاری شادی کبھی بھی میں اس ٹائیگر سے نہیں ہونے دو گا۔۔۔۔!!!

تم میرے نکاح میں رہ کر تڑپ تڑپ کر مرو گی تمہیں میں کبھی بھی خوش نہیں رہنے دوں گا۔۔۔۔!!! کبیر نے نفرت سے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

اور ہاں اب تم اتنی بھی بچی نہیں ہو جو بات تمہیں سمجھ میں نا آئے۔۔۔۔ اگر تم نکاح کے لیے تیار نا ہوئی تو مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔ مجھے جو بھی کرنا ہے وہ میں نکاح کے بغیر بھی کر سکتا ہوں اگلے تمھاری مرضی۔۔۔۔!!!

کبیر نے دل جلانے والے انداز میں کہا اور کمرے سے نکلنے لگا جب کچھ یاد آنے پر رک کر نور کی طرف دیکھا جو بت بنی کھڑی تھی۔۔۔۔

میں دس منٹ بعد آتا ہوں جو بھی تمھارا فیصلہ ہو گا مجھے دل و جان سے منظور ہو گا۔۔۔۔!!!

کبیر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔نور وہی زمین پر بیٹھ گئ تھی۔۔۔

اگر آگے کنواں تھا تو پیچھے کھائی تھی جاتی بھی تو کہاں جاتی۔۔۔

بابا یہ سب میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟ میں کیا کروں۔۔۔؟؟؟

نور نے دل میں اپنے باپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور اپنے ہاتھوں میں منہ چھپا کر رونے لگی تھی۔۔۔

کبیر باہر آتے ہی غصے میں ٹہلنے لگا تھا دل اور دماغ میں پھنس کر رہ گیا تھا۔۔۔۔دس منٹ بعد مولوی صاحب بھی آ گئے تھے۔۔۔

کبیر نور کے پاس دوبارہ گیا تھا اس کا فیصلہ جاننے کے لیے ویسے بھی وہ جانتا تھا کہ نور کیا فیصلہ ہو گا۔۔۔

تو نور بی بی کیا سوچا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟

کبیر نے نور کے پاس ہی زمین پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔نور خاموش رہی تھی۔۔۔

میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے نور خان۔۔۔؟؟؟

کبیر نے نور کو بالوں سے دبوچتے ہوئے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

نور نے آنسوؤں سے تر چہرہ لیے کبیر کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

میں نکاح کے لیے تیار ہوں۔۔۔!!! نور نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

کبیر نور کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا پھر بھی اسے نور کی آواز نا ہونے کے برابر سنائی دی تھی۔۔۔

گڈ گرل بہت اچھا فیصلہ ہے تمھارا چلو مولوی صاحب آ گئے ہیں اپنا حلیہ درست کرو۔۔۔!!!

کبیر کا اشارہ نور کے کپڑوں کی طرف تھا۔۔۔

ایسا کرو یہ شال لے لو کبیر نے الماری سے ایک بڑی سی چادر نور کی طرف اُچھالتے ہوئے کہا اور خود باہر چلا گیا۔۔۔

نور نہیں جانتی کہ کب وہ نور خان سے نور کبیر خان بن گئی تھی اسے ہوش نہیں تھا۔۔۔

اس کے کانوں میں ٹائیگر کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔ پھر سے کئی آنسو اس کی خوبصورت آنکھوں سے نکل کر بہہ تھے۔۔۔

کبیر آج بہت خوش تھا کبیر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ اور نور کو بے بس دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا جو صرف ایک سیکنڈ کے لیے ہی تھا۔۔۔ پھر سے نفرت نے اس کے دماغ پر غلبہ پالیا تھا۔۔۔

اب بیٹھی کس چیز کا ماتم کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟ہاں یاد آیا تمہیں اپنا عاشق یاد آرہا ہو گا نا لیکن اب تو کچھ نہیں ہو سکتا نور کبیر خان۔۔۔!!!

کبیر نے نور کو اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہا نور کے اندر ایک لاوا اُبل رہا تھا جسے کبیر نے ہوا دی تھی اور وہ باہر آکر پھٹنے والا تھا۔۔۔۔

کبیر خان تم بھی میری بات کان کھول کر سن لو میں ٹائیگر کو پسند کرتی ہوں۔۔۔ تم نے مجھ سے زبردستی نکاح تو کر لیا لیکن میں کبھی بھی تمھاری نہیں ہو سکتی تم ایک گھٹیا انسان ہو۔۔۔!!!

تم سے بہتر ٹائیگر ہے کم از کم میری عزت تو کرتا ہے میں نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔۔۔!!!

تم نے۔۔۔!!! نور آگے بھی کبیر کی شان میں قصیدے پڑھتی جب کبیر نے نور کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔اور اس کے بالوں کو اپنے شکنجے میں لے کر نور کا چہرہ اپنے چہرے کے مزید قریب کیا تھا۔۔۔

تمھاری ہمت کی داد دینی پڑے گی نور کبیر خان

کہ ابھی بھی تم مجھ سے اس لہجے میں بات کر رہی ہو۔۔۔اور اگر میں نے دوبارہ تمھارے منہ سے اپنے لیے تم کا لفظ سنا تو تمھاری ننھی سی جان کے لیے بہت برا ہو گا۔۔۔!!!

مجھے فرق بھی نہیں پڑتا کہ تم میرے بارے میں کیا سوچتی ہو۔۔۔؟؟

تمھاری وجہ سے بڑے پاپا نے زندگی میں پہلی بار مجھ پر ہاتھ اُٹھایا۔۔۔اور وہ بھی تمھارے اُس تھرڈ کلاس عاشق کے سامنے تو تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں معاف کر دوں گا۔۔؟؟؟

کبھی نہیں۔۔۔!!

آج سے۔۔ابھی سے۔۔میں تمھاری زندگی کا ایک ایک پل تمھارے اوپر بھاری بنا دوں گا۔۔۔اور وہ ٹائیگر کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔۔۔!!!

کبیر نے نفرت سے نور کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور ہاں اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم میری قید سے رہائی حاصل کر لو گی۔۔۔ تو اپنے چھوٹے سے دماغ میں میری بات اچھے سے بیٹھالو ایسا تمھاری موت کے بعد ہی ممکن ہو گا۔۔۔!!! کبیر نے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

نور کو لگ رہا تھا کہ اب اگر کبیر نے اس کے بال نہیں چھوڑے تو تکلیف سے ہی اس کی جان نکل جائے گی۔۔۔

پاپا آپ کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔۔۔!!! نور نے اپنے بال چھڑواتے بھاری آواز میں کہا۔۔۔

مجھے اب اس بات سے فرق بھی نہیں پڑتا میری چشمش۔۔۔ اور مجھے یہ گھر پورا صاف چاہیے ورنہ۔۔۔؟؟ کبیر نے بات کو ادھورا چھوڑتے ہوئے نور کو تنبیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ورنہ کیا۔۔؟؟ آپ کی نوکر نہیں ہوں میں۔۔۔!!! نور نے بھی تڑخ کر جواب دیا۔۔۔

اووہاں۔۔۔ تم گھر کیوں صاف کرو گی میں تو بھول ہی گیا آج ہی تو ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔۔ تو اس حساب سے آج کی رات تو ہمارے لیے بہت اہم ہوئی۔۔۔۔!!!

کبیر نے اپنے قدم نور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں صفائی کرتی ہوں۔۔۔۔!!! نور نے جلدی سے کہا۔۔۔

رات کا لفظ سن کر نور نے اپنا گلہ تر کیا تھا۔۔۔ نور کی بات سن کر کبیر ہنس پڑا تھا۔۔۔۔

میں کچھ وقت کے لیے باہر جا رہا ہوں جب میں واپس آؤں تو مجھے سارا گھر صاف چاہیے۔۔۔۔ اور کچن میں سارا سامان پڑا ہوا ہے کھانا بھی تیار ہو۔۔۔۔ اور اس گھر سے بھاگنے کی کوشش نا کرنا کیونکہ اس گھر کے پاس ہی ایک بہت بڑا جنگل ہے۔۔۔۔ اگر تم یہاں سے نکل بھی جاتی ہو تو جنگلی جانوروں کی خوراک بن جاؤ گی۔۔۔۔!!!

کبیر نے مزے سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

اللہ کرے کہ تمھیں کوئی جانور کھا جائے اور کھانے میں توزہر ملا کر تمہیں دوں گی کبیر خان۔۔۔۔!!!

نور نے دل میں کبیر کو کوستے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں ایک ڈرپوک سی لڑکی ہوں تو یہ تمھاری غلط فہمی ہے۔۔۔۔اب دیکھو کبیر خان میں تمھاری زندگی کیسے عزاب کرتی ہوں۔۔۔۔!!!

نور نے خود سے عہد کرتے ہوئے کہا۔۔۔!!

نور نے آج تک گھر کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔۔۔اور یہ چھوٹا سا گھر بھی اسے بہت بڑا لگ رہا تھا۔۔۔۔

یا اللہ کہاں سے شروع کروں اگر گھر صاف نا کیا تو کھڑوس آ کر پتہ نہیں کیا کرے گا۔۔۔؟؟ لیکن مجھے تو کچھ آتا ہی نہیں ہے۔۔۔۔!!!

نور خود ہی سوال اور خود ہی جواب دیے جا رہی تھی۔۔۔۔

میں کچھ نہیں کر رہی دیکھ لوں گی تمہیں بھی کبیر خان۔۔۔!!! نور نے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا کیونکہ کچھ بھی کرنا اسے نہیں آتا تھا۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی اس نے کمرے کو اندر سے لوک کیا تھا۔۔۔

یہ اس کے معصوم سے حفاظتی اقدامات تھے۔۔۔۔

____

حجاب کو ابھی بھی ہوش نہیں آیا تھا اور وہ کوما میں چلی گئ تھی۔۔۔

میر کے کہنے پر حجاب کو وائٹ پیلس لے آئے تھے۔۔۔

میر فون پر بات کر رہا تھا جب حیاء گھبرائی ہوئی میر کے پاس آئی تھی۔۔۔۔

خان نور گھر پر نہیں ہے۔۔۔!!! حیاء نے پریشانی سے کہا۔۔

کیا مطلب یہی کہی ہو گی ہنی وہ کہاں جاسکتی ہے۔۔۔؟؟؟ میر نے پیار سے کہا۔۔

خان آپ سمجھ نہیں رہے اس کا موبائل اس کے کمرے میں ہے اور میں نے ہر جگہ دیکھ لیا ہے وہ کہی نہیں ہے۔۔۔!!! حیاء نے کہا۔۔

تم پریشان ناہو میں دیکھتاہوں۔۔۔۔!!! میر نے سنجیدگی سے کہااور گھر سے نکل گیا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

جون مجھے سنو وائٹ ایک دن کے اندر اے ڈی پلازہ میں چاہیے اگر وہ اپنی مرضی سے نا آئے تو اسے اغوا کر کے یہاں لاؤ۔۔۔!!!اے ڈی نے جون کو کہا۔۔۔

اوکے سر لیکن میڈم کو اغوا کرنا تھوڑا مشکل ہے وہ بیسٹ کی بیٹی ہیں۔۔۔۔!!! جون نے کہا۔۔۔

مشکل ہے ناممکن نہیں ہے جون کچھ بھی کرو بیسٹ کی آنکھوں میں دھول جھونکوں جو بھی کرنا پڑے کرو۔۔۔ لیکن مجھے نور ایک دن کے اندر یہاں چاہیے۔۔۔ اور یہ بات کسی کو معلوم نہیں ہونی چاہیے اے جے کو بھی نہیں۔۔۔۔!!!

آج رات وہ یہاں سے چلے جائے گے میں نہیں چاہتا میری سنو وائٹ کو میرے علاوہ کوئی اور دیکھے۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے سامنے سے آتے اپنے کنگ کو دیکھ کر کہا۔۔۔جون سانپ کو دیکھ کر ڈر گیا تھا۔۔

سر کام ہو جائے گا اب میں جاؤ۔۔۔!!! جون نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں ابھی نہیں۔۔۔!!! اے ڈی نے سختی سے کہا۔۔۔

بلیک کوبرا اے ڈی سے کچھ فاصلے پر ہی رک کر اے ڈی کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

جون دو قدم اے ڈی سے پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

سانپ کا کیا بھروسہ وہ تو کبھی بھی ڈس سکتا ہے۔۔۔

نور اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جب دروازہ نوک ہوا تھا۔۔۔ لیکن نور نے دروازہ نہیں کھولا تھا اور آرام سے بیٹھی رہی تھی۔۔۔

نور دروازہ کھولو ورنہ میں دروازہ توڑ دوں گا۔۔۔!!!

کبیر کی غصے سے بھری آواز آئی تھی کبیر کو پورا یقین تھا کہ نور نے اس کی بات مانی ہو گی۔۔۔ اور گھر صاف کرنے کے ساتھ ساتھ کھانا بھی بنایا ہو گا۔۔۔ لیکن کبیر یہ بات بھول گیا تھا کہ نور میر کی بیٹی ہے اسی کی طرح ضدی۔۔۔

کبیر جب گھر آیا تو گھر کو اسی حالت میں دیکھ کر اسے بہت غصہ آیا تھا۔۔۔ اور مزید غصہ تو اسے دروازے کے لوک نے دلایا تھا۔۔۔

کبیر خان اگر ہمت ہے تو دروازہ توڑ کر اندر آجاؤ میں بھی تو دیکھو تم میں اوو سوری سوری آپ میں کتنی طاقت ہے۔۔۔؟؟؟

نور نے اندر سے ہی کبیر کو آواز لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

نور بی بی کب تک اندر رہو گی باہر تو تمہیں آنا ہی پڑے گا۔۔۔۔!!! کبیر نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیونکہ دروازہ بہت مضبوط تھا جو کبیر سے نہیں ٹوٹ سکتا تھا۔۔۔۔

مر جانا پسند کروں گی لیکن باہر نہیں آؤ گی۔۔۔۔!!! نور نے بھی حساب برابر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تو پھر اندر ہی مرو۔۔۔۔!!!

کبیر نے جل کر جواب دیا اور دروازے کو ٹھوکر مارتے ہوئے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔ نور کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔

ابھی تو شروعات ہے کبیر خان نور نے نفرت سے کہا۔۔۔

اسد کبیر کہا ہے۔۔۔؟؟ وہ ہسپتال آیا تھا پھر وہاں سے کہاں چلا گیا اور نور بھی گھر نہیں ہے گارڈ کا کہنا ہے کہ نور کبیر کے ساتھ گئ تھی لیکن وہ دونوں کہاں ہے۔۔۔؟؟ میر نے اسد سے پوچھا۔۔۔

بڑے پاپا مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے انفیکٹ کچھ دنوں سے تو ہماری بات بھی نہیں ہوئی۔۔۔!!! اسد نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

میر مجھے کبیر کی کال آئی تھی۔۔۔!!

میر مزید اسد سے سوال کرتا جب زین نے وہاں آکر میر کو کہا۔۔۔

کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔۔؟؟؟میر نے زین کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ کہہ رہا تھا میں نور سے نکاح کر چکا ہوں۔۔۔میں نے ڈیڈ سے بات کی تھی لیکن انہوں نے منع کر دیا۔۔۔لیکن میں نور کے بغیر نہیں رہ سکتا اس لیے میں نے نور سے نکاح کر لیا ہے۔۔۔اور جب میرا دل کرے گا میں اپنی بیوی کے ساتھ گھر آ جاؤ گا۔۔۔!!!!

زین نے کبیر کی کہی ہوئی ساری بات میر کو بتا دی۔۔۔

اسد کو بہت حیرانگی ہوئی تھی کیونکہ کبیر تو نور کو ناپسند کرتا تھا پھر یہ سب کیا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

اسد میر کے ری ایکشن کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔اور ڈر تو زین کو بھی لگ رہا تھا کہ میر اب کیا کرے گا۔۔۔؟؟

لیکن میر نے کچھ نہیں کہا تھا اور نا ہی اس کے چہرے پر غصہ آیا تھا۔۔۔

آہل تو ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟زین نے میر سے پوچھا

میر نے زین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

جسے پوچھ رہا ہو مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔؟لیکن زین چہرے پر حیرانگی لیے میر کو دیکھ رہا تھا۔۔

اسد زید کہاں ہے۔۔۔؟ہسپتال سے وہ جلدی میں نکلا تھا کہاں گیا ہے وہ۔۔۔؟؟؟میر نے اسد سے پوچھا۔۔۔

جو میر کے سوال پر ایک دم گڑبڑا گیا تھا۔۔

وہ بڑے پاپا اسے کچھ ضروری کام یاد آ گیا تھا۔۔۔!!!! اسد نے جلدی سے کہا۔۔

ایسا کون سا کام تھا کہ اسے اپنی بہن کو اس حالت میں چھوڑ کر جانا پڑا۔۔۔ جبکہ وہ جانتا تھا کہ مردوں میں سے تم دونوں کے علاوہ ہسپتال میں کوئی نہیں تھا۔۔۔!!!

میر نے مشکوک انداز میں اسد سے پوچھا۔۔۔

وہ بڑے پاپا۔۔۔!!! اسد کوئی وجہ بیان کرتا جب زین بول پڑا تھا۔۔۔

اسد تم جاؤ یہاں سے ابھی مجھے تمھارے بڑے پاپا سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔!!! زین نے میر کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین کو لگ رہا تھا میر کو گہرا صدمہ پہنچا ہے جس وجہ سے وہ ایسا رویہ اختیار کر رہا ہے۔۔۔۔

اوکے ڈیڈ۔۔۔!!! اسد نے کہا اعر وہاں سے نکل گیا۔۔۔

آہل تمھارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔؟ کبیر نور سے نکاح کر چکا ہے اور ہم میں سے کسی کو کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔۔۔۔ اور جہاں تک مجھے لگتا تھا تم نے نور کی شادی کبیر سے ہی کرنی تھی۔۔۔ پھر کبیر نے یہ سب کیوں کیا مجھے بتانا پسند کرو گے۔۔۔۔؟؟؟

زین نے غصے سے میر کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔ یہ بندہ ہمیشہ وہ کر جاتا تھا جس کے بارے میں زین نے کبھی سوچا ہی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

زین کبیر بہت بڑی غلطی کر چکا ہے۔۔۔۔ اور جزبات میں آ کر اس نے جو قدم اٹھایا ہے وہ آگے جا کر اس کے لیے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔ اور اسے اس بات کی سزا بھی ملے گی۔۔۔۔!!! میر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

آہل تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔؟ مجھے تمھاری کسی بھی بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔۔!!! زین نے کہا۔۔۔۔

تم ابھی سمجھ بھی نہیں سکتے تم احد کو دیکھ لینا وہ غصے میں کچھ کرنا بیٹھے۔۔۔۔!!!

میر نے اپنا کوٹ پکڑتے ہوئے زین کو کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

یہ ہو کیا رہا ہے کبیر تم بس ایک بار میرے سامنے آجاؤ بس۔۔۔!!!

زین نے خود سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔

____

نور نے سارا کمرا چیک کر لیا تھا ایک طرف چھوٹی سی الماری بھی پڑی ہوئی تھی۔۔۔

جس میں کبیر کے ہی کچھ کپڑے پڑے ہوئے تھے

کافی وقت ہو گیا تھا لیکن کبیر اس کے بعد نہیں آیا تھا۔۔۔۔نور کو بھوک بھی لگی ہوئی تھی کیونکہ وہ اپنے کھانے کے لیے ہی کچھ بنا رہی تھی۔۔۔جب کبیر اسے وہاں سے لے گیا تھا۔۔۔

اب تک تو وہ کھڑوس سو گیا ہو گا میں کچن میں جا کر کچھ کھا لیتی ہوں۔۔۔!!!

نور نے خود سے کہا اور آرام سے کمرے کا دروازہ کھولا باہر اندھیرا تھا۔۔۔۔

نور چھوٹے چھوٹے قدم لیے کچن میں گئ تھی احتیاط کے طور پر اس نے اپنے پاس لال مرچیں رکھ لی تھیں۔۔۔۔

نور بریڈ پر جیم لگا رہی تھی کیونکہ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں پڑا ہوا تھا اور اگر پڑا بھی ہوتا تو کون سا نور کو بنانا آتا تھا۔۔۔

اچانک نور کو اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

نور نے اپنی مٹھی مرچوں سے بھری اور پیچھے کھڑے کبیر کے منہ پر پھینک دی تھی۔۔۔۔ کبیر ایک دم ہڑبڑا کر پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

یہ کیا کیا ہے تم نے جاہل عورت۔۔۔؟؟ کبیر نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

اب نا آپ کی آنکھیں بھی ٹھیک ہو جائے گی اور آئندہ کسی لڑکی کو عورت کہنے کی غلطی نا کرنا۔۔۔!!!

نور نے کبیر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

نور وہاں سے کھسکنے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب کبیر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور ایک ہاتھ سے اپنی آنکھوں پر پانی ڈالنے لگا تھا۔۔۔

کبیر نور سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا تھا اس لیے اس کی آنکھوں میں زیادہ مرچیں نہیں پڑی تھی۔۔۔

کافی دیر پانی ڈالنے کے بعد اب جا کر اسے تھوڑا سا سکون ملا تھا۔۔۔ اور اب کبیر سرخ آنکھیں لیے نور کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

نور کو لگ رہا تھا اب تو پکا کبیر اسے جانوروں کے درمیان پھینک دے گا۔۔۔

سو۔۔۔سوری۔۔۔!!! نور نے معافی مانگنے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔۔کبیر نے نور کا ہاتھ چھوڑا اور کہا۔۔۔

خبر دار اگر تم یہاں سے ہلی تو ابھی گھر سے باہر نکال دوں گا۔۔۔!!!

کبیر نے دھمکاتے ہوئے کہا اور ٹشو سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگا تھا۔۔۔

نور کھڑی کبیر کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ کبیر خان ایک خوبصورت مرد تھا۔۔۔لیکن اندر سے اتنا ہی بد صورت تھا ایسا نور کو لگتا تھا۔۔۔

نور کی نظر زمین پر پڑی جہاں پر ایک موٹا سا کاکروچ اسے اپنی طرف آتا نظر آیا تھا۔۔۔

نور نے کاکروچ کو دیکھتے ہی چیخنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

کبیر نے ایک دم نور کو دیکھا تھا کہ اسے اچانک ہوا کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟

نور ٹیبل پر چڑھ گئی تھی اور ساتھ ساتھ چیخنے کا کام بھی سر انجام دے رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں کیا دورے پڑتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟ کبیر نے اکتا کر نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عجیب ہی مصیبت اس نے اپنے گلے میں ڈال لی تھی۔۔۔۔

وہ دیکھیے وہاں پر کاکروچ ہے پلیز اسے مار دے وہ مجھے کھا جائے گا پلیز۔۔۔۔!!! نور نے کبیر کی طرف دیکھتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔۔۔

کبیر نے ایک دم نور کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹائی تھیں۔۔۔۔کیبر نے اُس معصوم سے کاکروچ کی طرف دیکھا جو نور بی بی کی چیخنے سن کر خود چھپنے کا راستہ ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔

تمہیں یہ کھا جائے گا۔۔۔؟؟؟کبیر نے پہلے کاکروچ کی طرف دیکھا پھر نور کی طرف دیکھتے ہوئے مزاحیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

اور آگے بڑھ کر کاکروچ کو کبیر نے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔۔

نور آنکھوں میں حیرت لیے کبیر کو دیکھ رہی تھی

نور نے کبیر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو جلدی ٹیبل سے نیچے اترنے کے چکر میں اس کا پاؤں مڑا تھا اور ایک دم زمین پر آ گری تھی۔۔۔

کبیر جلدی سے نور کے پاس جانے لگا تھا جب اس نے اپنے بڑھتے قدموں کو روک لیا تھا۔۔۔کبیر تو یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔؟؟کبیر کے دماغ نے اسے یاد دلایا تھا کہ وہ نور کو یہاں کیوں لایا ہے۔۔۔؟؟؟اور پھر کبیر کچن سے ہی باہر نکل گیا تھا۔۔۔

نور خود ہی ہمت کر کے اُٹھ کر بیٹھی تھی اور وہی

پر بیٹھی رونے لگی تھی۔۔۔۔پاؤں میں شاید موچ آگئ تھی اس لیے اس سے کھڑا ابھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔۔

نور یہی سوچ رہی تھی کہ اب کیا کرے جب کبیر غصے میں دوبارہ کچن میں آیا تھا اور بنا نور کو کچھ سمجھنے کا موقع دیے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا تھا اور اسے کمرے میں جا کر بیڈ پر پھینکا تھا۔۔۔۔

نور درد سے ایک دم کراہ اٹھی تھی۔۔۔۔

نور بی بی کوشش کرنا کہ میرے سامنے نا آؤ ورنہ تمھارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔

کبیر نے نور کے اردگرد اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

اس وقت کبیر کی آنکھوں میں نور کے لیے صاف نفرت نظر آ رہی تھی جو نور بھی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

کبیر کی گرم سانسیں نور کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔کبیر نور کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے کھو سا گیا تھا۔۔۔

کیوں تمھاری شکل اُس سے ملتی ہے نور۔۔۔؟؟ کبیر نے دل میں کہا تھا۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے پلیز مجھے گھر جانے دیں۔۔۔!!! نور نے بھاری آواز میں کہا تھا۔۔نور کی آواز کبیر کو ہوش میں لائی تھی۔۔۔

تمہیں گھر جانا ہے نا چلو میرے ساتھ کبیر نے غصے سے کہا۔۔اور نور کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے گھسیٹتا ہوا باہر لے کر گیا تھا نور سے پہلے ہی چلا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

کبیر نے دروازہ کھول کر نور کو باہر دھکا دیا جو سامنے زمین پر جا گری تھی۔۔۔

گھر جانا چاہتی ہو نا تم جاؤ اب۔۔۔!!! کبیر نے سرد لہجے میں کہا اور دروازہ بند کر دیا اور کمرے میں آکر ڈرنک کرنے لگا۔۔۔

باہر بہت آندھیرا تھااور نور کو ڈر بھی لگ رہا تھا کیونکہ دور دور سے عجیب و غریب آوازیں آرہی تھیں۔۔۔۔

زید کہاں ہو تم بڑے پاپا تمھارے بارے میں پوچھ رہے تھے۔۔۔؟؟؟ اسد نے زید کو فون کر کے کہا۔۔۔

اسد یار بس میرا کام ہو گیا ہے تھوڑی دیر تک آرہا ہوں۔۔۔!! زید نے کہا۔۔۔

اسد نے فون بند کیا اور جب پیچھے مڑا تو زین کھڑا اسد کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ آپ۔۔۔۔؟؟؟ اسد نے کہا۔۔۔

اسد کیا تمہیں یازید کو معلوم تھا کہ کبیر نور سے نکاح کرنے والا ہے۔۔۔؟ کیونکہ تم دونوں ہی زیادہ اس کے قریب ہو۔۔۔!!! زین نے پوچھا۔۔

نہیں ڈیڈ اس بارے میں مجھے یازید کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔!!! اسد نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

امید کرتا ہوں کہ تم جھوٹ نہیں بول رہے ہو گے۔۔۔!!! زین نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

پتہ نہیں ڈیڈ کو کبھی کبھی کیا ہو جاتا ہے۔۔۔؟؟؟ اسد نے خود سے کہا اور حجاب کے کمرے کی طرف چلا گا۔۔۔

معاذ تم کس بات کا انتظار کر رہے ہو تمھاری کزن نے ابھی تک اس رشتے سے انکار نہیں کیا مجھے تو لگتا ہے وہ انکار نہیں کرے گی۔۔۔؟؟؟زوبیا نے دبے دبے غصے میں کہا۔۔

میری بہن ہسپتال میں تھی اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ سحر شادی کی بات کرنے بیٹھ جاتی مجھے یقین ہے وہ انکار کر دے گی لیکن صبر کرو تھوڑا۔۔۔!!!

معاذ نے زوبیا کے خوبصورت چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

معاذ مجھے لگ رہا ہے تمھاری شادی ہو جائے گی پھر میں کیا کروں گی کیسے رہوں گی میں تمھارے بغیر۔۔۔!!! زوبیا نے معاذ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

زوبی میری جان تم فکر مت کرو میں ہمیشہ تمھارے ساتھ رہوں گا کبھی بھی تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔!!! معاذ نے پیار سے کہا۔۔

اچھا اب اپنا موڈ ٹھیک کرو چلو شاپنگ کرنے چلتے ہیں۔۔۔!!! معاذ نے زوبیا کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے کہا اور شاپنگ کا سن کر زوبیا کا موڈ ٹھیک بھی ہو گیا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔!! زوبیا نے خوشی سے کہا اور دونوں ریسٹورنٹ سے باہر نکل گئے۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ٹائیگر غصے میں بھرا بیٹھا ہوا تھا جب وہ وائٹ پیلس گیا تھا تو اسے نور کہی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔اور اس نے کسی کو بات کرتے سنا تھا کہ نور کا نکاح ہو گیا ہے اور کبیر اسے اپنے ساتھ لے گیا ہے۔۔۔

ٹائیگر کیا ہوا ہے اتنی گندی شکل بنا کر کیوں بیٹھا ہوا ہے تو۔۔۔؟؟؟ کالیا نے ٹائیگر کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اب جیسی شکل ہے ویسی ہی لے کر بیٹھوں گا نا۔۔۔۔!! کبیر نے جل کر جواب دیا ہے۔۔۔

آج تو اپنی شہزادی سے ملنے کیوں نہیں گیا۔۔۔؟؟؟ کالیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

اس کا نکاح ہو گیا ہے اس کمینے کبیر کو تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔!!! ٹائیگر نے غصے سے کہا

بہت برا ہوا۔۔۔

اور ویسے بھی تو کون سا اس سے پیار کرتا تھا تو اے ڈی کی وجہ سے ہی اس کے قریب جا رہا تھا نا۔۔۔؟؟؟ کالیا نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ہاں پہلے میں اے ڈی کی وجہ سے اس کے قریب جا رہا تھا۔۔۔ لیکن پتہ نہیں کیوں اب وہ میرے کو اچھی لگنے لگی ہے۔۔۔ میر کو اپنے دل کے قریب محسوس ہوتی ہے۔۔۔ اب میں اسے نہیں چھوڑ سکتا میں اُسے واپس لے آؤ گا۔۔۔ پھر چاہے میرے کو اس کبیر کی جان ہی کیوں نا لینی پڑے۔۔۔!!! ٹائیگر نے آنکھوں میں غصہ لیے کالیا کو کہا۔۔۔

تو آج ٹائیگر بھی اس بات کو تسلیم کر رہا ہے کہ وہ کسی سے محبت کرنے لگا ہے۔۔۔؟؟؟ کالیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں اپنی شہزادی سے محبت کرنے لگا ہوں اور یہ بات میں چھپا نہیں سکتا۔۔۔!!! ٹائیگر نے کالیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو اگر میری ضرورت پڑی تو مجھے کہہ دینا بندہ حاضر ہے۔۔۔۔!!! کالیا نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں ہے نا تیری ضرورت مجھے پتہ کر کے بتا وہ کمینہ کبیر میری شہزادی کو کہاں لے کر گیا ہے۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں کرتا ہوں معلوم تم فکر مت کرو۔۔!!! کالیا نے کہا اور وہاں سے جانے کے لیے مڑا جب ٹائیگر نے پوچھا۔۔۔

تیری بلبل کیسی ہے۔۔۔؟؟

وہ کوما میں چلی گئی ہے۔۔۔۔!!! کالیا نے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

میر تم نے کبیر کو تلاش کیوں نہیں کیا۔۔۔؟؟؟ ہماری عزت کو دو کوڑی کا کر کے رکھ دیا ہے اس نے۔۔۔۔ ایک بار میرے سامنے آجائے ناک میں دم کر کے رکھا ہوا ہے اس نے میری۔۔۔۔اس نے سوچ لیا ہے جس کام سے میں اسے منع کروں گا اس نے وہی ضد میں وہی کرنا ہوتا ہے۔۔۔۔!!!

احد غصے سے میر کو کہہ رہا تھا جب سے اسے زین نے کبیر کی حرکت کا بتایا تھا اس وق سے یہ میر کا سر کھا رہا تھا۔۔۔۔

میر آرام سے بیٹھا سگریٹ کے کش لے رہا تھا زین بھی آنکھوں میں غصہ لیے میر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

میر مجھے لگتا ہے تمہیں علاج کی ضرورت ہے میری مانو تو اپنا چیک اپ کروالو۔۔۔۔!!! زین نے میر کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

احد اور زین مجھے بتاؤ تم لوگ کیا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟ میر نے تحمل سے دونوں سے پوچھا۔۔۔

بس ہمیں اتنا بتا دو تم اتنے آرام سے کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔۔۔؟؟؟ احد نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

کبیر اپنے گھر کا لڑکا ہے جو بھی اس نے کیا جزبات میں آ کر کیا ہے۔۔۔ جوان خون ہے اب اگر ہم اسے کچھ اور کہتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔۔اس لیے جو ہونا تھا ہو گیا ہے

اب جب کبیر واپس آئے گا تو آرام سے بیٹھ کر اسے سے بات کر لے گے۔۔۔ کہ اس نے یہ سب کیوں کیا ہے ہم سب سے بات بھی کر سکتا تھا یہ مسئلہ باتوں سے بھی حل ہو سکتا تھا۔۔۔!!!

ہاں اگر اس نے میری بیٹی کو تکلیف پہنائی تو پھر کبیر کو مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔!!! میر نے ساری بات دونوں کو بتائی۔۔۔۔

میر تم ابھی بھی کبیر کا ساتھ دے رہے ہو۔۔۔؟؟؟ احد نے حیرانگی سے پوچھا اسے میر سے اس بات کی امید نہیں تھی۔۔۔۔

احد میں کبیر کا ساتھ نہیں دے رہا تم سے زیادہ میں کبیر کو جانتا ہوں۔۔۔۔وہ غصے میں کچھ بھی کر سکتا ہے اور بہتری اسی میں ہے کہ آرام سے اس سے بات کی جائے۔۔۔۔!!! میر نے کہا۔۔۔

میرے خیال سے آہل ٹھیک کہہ رہا ہے زین نے بھی پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔۔!!

تمہیں میر غلط کب لگتا ہے زین وہ بھی مجھے بتا دو۔۔۔۔؟؟؟

احد نے زین کو گھورتے ہوئے کہا تو زین ہلکا سا مسکرا پڑا تھا۔۔۔

تم کیوں جلتے ہو ہماری دوستی سے۔۔۔۔؟؟؟ زین نے بھی احد کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر تم دونوں کا لڑنے کا موڈ ہو رہا ہے تو وہاں سامنے چلے جاؤ مجھے یہاں کچھ کام ہے۔۔۔۔!!! میر نے سامنے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تمھارے بغیر تو ہمارا لڑنا بھی بیکار ہے بھائی صاحب۔۔۔۔!!! احد نے بھائی کو چباتے ہوئے کہا۔۔۔

فکر مت کرو میری نظر تم دونوں پر ہی رہے گی۔۔۔۔!!! میر نے کہا۔۔

مجھے ابھی ایک ضروری کال کرنی ہے تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔!!! احد نے پیچھا چھڑوانے والے انداز میں میر کو کہا اور وہاں سے نکلنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔

احد کے جانے کے بعد زین ہنس پڑا تھا۔۔۔۔

جون مجھے ابھی لندن جانا پڑ گیا ہے میرا وہاں جانا بہت ضروری ہے تم یہاں کا خیال رکھنا۔۔۔۔!!! اے ڈی چلتے ہوئے کہا۔۔۔

جون بھی اے ڈی کے پیچھے ہی چل رہا تھا۔۔۔

اوکے سر لیکن میڈم کا کیا کرنا ہے۔۔۔؟؟؟جون نے پوچھا۔۔۔

نور کو ابھی تم یہاں نالانا میری غیر موجودگی میں وہ یہاں نہیں آنی چاہیے۔۔۔!!! اے ڈی نے سختی سے کہا۔۔۔

اوکے سر جیسا آپ کہے۔۔۔!!! جون نے مودب انداز میں کہا۔۔۔

گڈ تم اے جے کو بھی بتادینا اگر مجھے جلدی نا ہوتی تو میں خود ان کو بتا دیتا۔۔۔!!!

اے ڈی نے کہا اور ائرپورٹ کے لیے نکل گیا۔۔۔

____

نور نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے پاؤں میں بہت درد تھا اور اس سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔اور خوف ناک آوازیں اس کی جان نکال رہی تھیں۔۔۔

پاپا پلیز یہاں آجائے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔!!

نور نے ارد گرد دیکھتے ہوئے دل میں کہا چاروں اور پھیلا ہوا کالا اندھیرا اور بڑے بڑے درخت عجیب سا منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی تھی

نور نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی وہی پر بیٹھی رہی تھی اسے اس وقت کبیر سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

کبیر غصے میں بھرا اندر بیٹھا ہوا تھا اور اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کے لیے شراب کو اپنے اندر انڈیل رہا تھا۔۔۔

جب اسے بادل کے گرجنے کی آواز آئی تھی اور پھر اسے نور کا بھی خیال آیا تھا جسے غصے میں گھر سے باہر پھینک آیا تھا۔۔۔۔

نور کا خیال آتے ہی کبیر باہر کی طرف بھاگا تھا۔ کبیر نے دروازہ کھولا تو نور ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر بھی نور نے کبیر کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

کبیر نے آگے بڑھ کر نور کو اپنی باہوں میں اٹھانا چاہا جب نور نے ہاتھ کے اشارے سے کبیر کو اپنے قریب آنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

لیکن کبیر پھر بھی ڈھیٹ بنا نور کو اٹھا کر اندر کمرے میں لے گیا تھا۔۔۔۔

میری طرف سے تم ساری رات باہر رہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔تو پھر کس خوشی میں مجھے اندلے کر آئے ہو باہر ہی بارش میں مرنے دیتے۔۔۔۔!!!

تمھارا تو کام آسان ہو جاتا نا تمہیں کیا فرق پڑتا ہے میرے زندہ رہنے سے۔۔۔تم نے تو مجھ سے نکاح ہی اس لیے کیا ہے تاکہ تم مجھے تکلیف پہنچا سکو کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا کیا بگاڑا ہے میں نے تمھارا۔۔۔؟؟؟

نور ایک دم پھٹ پڑی تھی پہلے ہی وہ غصے میں بھری بیٹھی ہوئی تھی نور نے زمین پر بیٹھتے روتے ہوئے کبیر کو کہا تھا۔۔۔

نور کو اس حالت میں دیکھ کر کبیر کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن بولا کچھ نہیں تھا۔۔۔

کپڑے تبدیل کر لو ورنہ ٹھنڈ سے مر جاؤ گی۔۔۔!! کبیر نے کہا اور وہاں سے جانے لگا جب نور نے کہا۔۔۔

تو مرنے دو۔۔۔!!!نور نے سرد لہجے میں کہا تھا جو کبیر کو بھی تھوڑا عجیب لگا تھا۔۔۔

کبیر نور کے پاس آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور نور کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا تھا۔۔۔جو چہرے پر سخت تاثرات لیے سامنے دیوار کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کبیر نے نور کا چشم اتارا اور نور کے آنسو کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کرنے لگا تھا۔۔۔

تم بہت خوبصورت ہو نور کبیر خان لیکن مجھے تمھارے اس خوبصورت سے چہرے سے ہی تو نفرت ہے ڈارلنگ۔۔۔!!!

کبیر نے اپنی دو انگلیوں سے نور کی ٹھوڑی کو پکڑتے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن تم جانتی ہو میں کسی کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دوں گا کہ تمھیں تکلیف پہنچا سکے یا تمھاری جان لے سکے بلکہ یہ دونوں نیک کام میں خود کروں گا مائی ڈارلنگ۔۔۔!!!

کبیر نے سرد لہجے میں کہا لیکن چہرے پر اس کے طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔۔۔کبیر کی نظر بار بار بھٹک کر نور کے بارش سے بھیگے کپڑوں کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔

آپ ایک گھٹیا شخص۔۔۔۔!!! نور اس سے پہلے اپنی بات مکمل کرتی کبیر نے نور کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروا دیا تھا۔۔۔۔

اور اپنے انگوٹھے سے نور کے نچلے ہونٹ کو سہلانے لگا تھا نور کبیر کی اس حرکت پر اندر تک کانپ گئ تھی۔۔۔۔

ڈارلنگ ابھی تک تو میں نے کوئی گھٹیا حرکت کی نہیں ہے تو کیوں نا آج تمہیں گھٹیا حرکت کر کے دکھا دوں۔۔۔۔؟؟؟ کبیر نے اپنا چہرہ نور کے چہرے کے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نور کے چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمکنے لگے تھے نور نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لی تھیں۔۔۔۔

کبیر کا ارادہ نور کو ڈرانے کا تھا لیکن وہ بے خودی کے عالم میں نور کے ہونٹوں کو ہلکا سا چھو کر پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔!!

کبیر کا چھونا ایسا تھا کہ نور کو بھی معلوم نہیں ہوا تھا کبیر ایک دم نور سے پیچھے ہٹا تھا جیسے اسے کرنٹ لگ گیا ہو۔۔۔۔

اس نے اپنی سوچ پر لعنت بھیجی تھی اور کمرے سے ہی نکل گیا تھا۔۔۔

____

اے ڈی تمہیں یہاں ایک خاص کام کے لیے بلایا گیا ہے ہم سب امید کرتے ہیں تم ہمیں مایوس نہیں کرو گے۔۔۔!! ایک آدمی نے اے ڈی کو کہا۔۔۔

پانچ ملکوں کے گینگسٹر یہاں لندن میں میٹنگ کے لیے جمع ہوتے تھے اور میٹنگ بھی اس وقت ہوتی تھی جب معاملہ سیریس ہوتا تھا ان گینگسٹر میں اے ڈی بھی شامل تھا۔۔۔

یہ لوگ اس وقت لندن کے ایک کلب کے تہہ خانے میں بیٹھے ہوئے تھے چاروں اور گارڈز کھڑے تھے۔۔۔۔

کام کیا ہے۔۔۔؟اے ڈی نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

ہم چاہتے ہیں تم بیسٹ کو ہمارے پاس لاؤ زندہ یا مردہ۔۔۔!!! ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔۔۔

بدلے میں مجھے کیا ملے گا۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے سگار کا دھواں ہوا میں چھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جو تم چاہو۔۔۔!!! اسی آدمی نے خوشی سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے وقت آنے پر بتادوں گا لیکن تم لوگوں کا بیسٹ سے کیا لینا دینا ہے۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے پوچھا۔۔۔

اس سے ہم سب کے بہت سے حساب کتاب نکلتے ہیں اگر وہ مر جائے تو ہم اپنا کام آسانی سے کر سکتے ہیں۔۔۔؟اس آدمی نے نفرت سے کہا۔۔۔

ہمممم۔۔۔بیسٹ کے مرنے کے بعد جانتے ہو پھر کون آئے گا۔۔؟؟؟

اے ڈی نے پانچوں لوگوں کی شکلوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا ان میں سے ایک آدمی بولا تھا۔۔۔

ٹائیگر وہ بہت کمال کا بندہ ہے۔۔۔!!! اس آدمی نے ٹائیگر کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹائیگر وہ بھی بیسٹ جیسا ہی ہے اپنی مرضی کرنے والا اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ تم لوگوں کے کام میں کسی قسم کی رکاوٹ نا آئے تو بیسٹ کے ساتھ ساتھ ٹائیگر کو بھی ختم کرنا ہو گا۔۔۔!!!! اے ڈی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

باقی سارے بھی اے ڈی کی بات سے متفق ہوئے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے اس بارے میں ہم رات کو بات کرے گے۔۔۔۔!!! ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔۔

ماضی۔۔۔۔!!!

ماما میں شاپنگ مال جارہی ہوں اور التمش کے ساتھ واپس آجاؤ گی۔۔۔۔!!!

عشال نے اپنی ماں کو کہا۔۔۔

اوکے بیٹا اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔!!!

عشال کی ماں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

عشال ایک خوبصورت لڑکی تھی لیکن خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ گھمنڈی بھی بہت تھی۔۔۔۔

عشال شاپنگ مال پہنچی جب اسے التمش کی کال آئی تھی جو کہہ رہا تھا شاپنگ سے فری ہو کر مجھے کال کر دینا میں تمہیں پک کر لوں گا۔۔۔۔

عشال نے بلیک پینٹ اور شارٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔اور اس کی شرٹ کا گلا بھی کافی گہرا تھا ہر آنے جانے والا اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

عشال اپنے دھیان میں شاپنگ کر رہی تھی جب اسے کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔ جیسے اسے کوئی دیکھ رہا ہو عشال نے ارد گرد دیکھا لیکن اسے ایسا کوئی نہیں نظر آیا تھا۔۔۔۔

عشال نے کندھے اچکائے اور دوبارہ شاپنگ میں بزی ہو گئ۔۔۔۔!!!

حال۔۔۔۔!!!

تو پھر آپ لوگوں نے کیا سوچا ہے۔۔۔۔؟

اے ڈی نے حال میں بیٹھے لوگوں سے پوچھا۔۔۔

کیوں نا ہم ٹائیگر کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیں ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہو گا ہم کافی کام اس سے کروا سکتے ہیں۔۔۔۔!!! ان میں سے ایک آدمی نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اے ڈی کے علاوہ باقی سب بھی اس آدمی کی بات سے متفق ہوتے ہوئے لگ رہے تھے۔۔۔۔

اور تمہیں لگتا ہے وہ ہماری مدد کرے گا۔۔۔؟؟؟ اے ڈی نے سامنے پڑے وائن کے گلاس کو لبوں سے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔

اے ڈی پیسہ سب کچھ کروا سکتا ہے اور میں نے سنا ہے ٹائیگر کو بس پیسوں سے مطلب ہوتا ہے۔۔۔!!! اس آدمی نے کہا۔۔۔

غلط سنا ہے تم نے ٹائیگر کے اپنے اصول ہیں اور وہ عورتوں اور بچوں پر وار نہیں کرتا۔۔۔ چاہے تم اسے کتنا ہی پیسہ کیوں نا دے دو وہ کبھی عورتوں اور بچوں کو نقصان نہیں پہچائے گا۔۔۔ اور جو چیز اسے اچھی نہیں لگتی اسے وہ کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔۔۔!!! اے ڈی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو اے ڈی۔۔۔؟؟؟ ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔۔۔

کیونکہ میں ٹائیگر کو جانتا ہوں اور اس سے مل بھی چکا ہوں۔۔۔!!! اے ڈی نے کہا۔۔۔

ٹائیگر کو ہم لوگ بعد میں دیکھ لے گے پہلے بیسٹ ہمارے لیے مسئلہ ہے اس کے بارے میں سوچنا چاہیے۔۔۔!!! دوسر آدمی نے کہا۔۔

جب پہلا آدمی پھر سے بولا تھا۔۔۔

بیسٹ کو زندہ پکڑنا اتنا آسان کام نہیں ہے اور اس کی جان لینا بھی اتنا آسان نہیں ہے لیکن اگر ہم یہ کام ٹائیگر کو سونپ دے تو۔۔۔؟؟؟

اگر اے ڈی اور ٹائیگر آپس میں مل جائے تو بیسٹ کو آسانی سے مار سکتے ہیں اور اس کے بعد ہم ٹائیگر کو بھی ختم کر دیں گے۔۔۔!!! ایک آدمی نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اس بارے میں سوچا جاسکتا ہے۔۔۔!!! اے ڈی نے ہاں کرتے ہوئے کہا۔۔

تو پھر اے ڈی تم ٹائیگر سے بات کروگے اور میرا نہیں خیال کہ ٹائیگر کو کوئی مسئلہ ہو گا۔۔۔؟؟؟ ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے کام ہونے پر تم لوگوں کو بتا دیا جائے گا اور آج رات کی فلائٹ سے میں پاکستان جا رہا ہوں۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے اُٹھتے ہوئے کہا اور پھر ہال سے نکل گیا۔۔۔۔

نور نے الماری میں دیکھا تو اسے وہاں صرف کبیر کے ہی کچھ کپڑے نظر آئے تھے۔۔۔۔

اور نور کے پاس اپنے کپڑے بھی نہیں تھے اس لیے اسے نے کبیر کی لمبی سی کالی شرٹ پہنی ہوئی تھی جو اسے کافی کھلی تھی اور اس کے گھٹنوں تک آ رہی تھی۔۔۔۔

کبیر خان ایک بار میں گھر چلی جاؤ پھر دیکھنا میں کیا کرتی ہوں۔۔۔۔!!!

نور نے کمرے سے باہر جاتے ہوئے خود سے کہا جب اسے کبیر گھر سے باہر جاتا ہوا نظر آیا تھا۔۔۔

کہاں آوارہ گردی کرنے جا رہے ہو۔۔۔؟ نور نے بھی سرد لہجے میں پوچھا تھا۔۔

اس نے سوچ لیا تھا جیسا کبیر اس کے ساتھ رہے گا ویسا ہی نور بھی اس کے ساتھ رہے گی۔۔۔

کبیر نے مڑ کر دیکھا تو نور کو اپنے کپڑوں میں دیکھ کر اسکے ہونٹ کچھ سیکنڈ کے لیے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔ ڈھلی ڈھالی کھلی سی شرٹ میں نور ساری کور ہوئی تھی۔۔۔ کالے بال کچھ پونی سے نکلے ہوئے تھے اور بالوں کی کچھ شرارتی لٹیں نور کے چہرے پر بوسہ دے رہی تھیں۔۔۔ آنکھوں پر بڑا سا چشمہ لگائے نور عام سے حلیے میں بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ کبیر اپنی نظروں سے نور کا پوسٹ مارٹم کر رہا تھا جب اس نے نور کو کہا۔۔۔

تم نے کس کی اجازت سے میرے کپڑوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔؟؟؟ کبیر نے نور کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

پہلی بات میں نے ہاتھ بھی لگایا اور پہن بھی لیے۔۔۔دوسری بات مجھے کسی کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اور تیسری بات یہ کہ آپ نے میرے کپڑوں کا ڈھیر تو لگایا نہیں ہوا جو میں ان میں سے پہن لیتی۔۔۔!!!

نور نے اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تو پھر ڈارلنگ مجھے بھی آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں کہاں آوارہ گردی کرنے جارہا ہوں۔۔۔!!!

کبیر نے نور کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے جاننے کا شوق بھی نہیں ہے مسٹر کبیر خان

اروہ میں نے اس لیے پوچھا رات کو مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔اور آپ ہی کی عنایت سے میں اس وقت یہاں پر ہوں تو خبردار اگر مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر گئے۔۔۔میں سچ میں اس گھر سے باہر چلی جاؤ گی اور اگر مجھے کچھ ہوا تو پاپا آپ کا قیمہ بنا دیں گے۔۔۔!!! نور نے کبیر کو دھمکاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا بات ہے ڈارلنگ تم تو ایک دن کے اندر اندر اتنی بہادر ہو گئ ہو ویری گڈ نور کبیر خان بہت خوب۔۔۔۔!!! کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ویسے اگر تم نہیں بھی جاننا چاہتی میں پھر بھی تمھیں بتا دیتا ہوں۔۔۔۔میری ایک گرل فرینڈ ہے روز میں سکون کے لیے اس کے پاس جا رہا تھا کہ تم نے روک لیا۔۔۔۔!!! کبیر نے افسوس سے کہا۔۔۔۔

نور نے کبیر کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا کبیر چاہتا تھا نور کچھ کہے لیکن نور کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔۔۔

نور وہاں سے جانے لگی لیکن پھر کچھ یاد آنے پر رک کر کبیر کی طرف دیکھا جو نور کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

نماز پڑھ لیا کرو سکون مل جائے گا پھر کسی اور کے پاس نہیں جانا پڑے گا۔۔۔۔!!!!

نور نے سنجیدگی سے کہا اور کمرے میں چلی گئ

کبیر ابھی بھی وہی پر کھڑا تھا۔۔۔

جاتے جاتے نور کبیر کو بہت گہری بات کہہ گئ تھی۔۔۔ کبیر نے باہر جانے کا ارادہ کنسل کیا اور دوسرے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

اسد حجاب کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور حجاب کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا جو کچھ دنوں میں ہی مرجھا گیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ حجاب کی حالت میں بہتری آرہی ہے اور وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

تم بہت بہادر ہو حجاب اور مجھے آج تم پر فخر محسوس ہو رہا ہے۔۔۔ تم نے اپنی عزت کو محفوظ رکھنے کے لیے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی

لیکن پلیز تم ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔!!

تم بولتی ہوئی اچھی لگتی ہو اس طرح بے بس لیٹی ہوئی تم مجھے بلکل بھی اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔!!!

اسد نے حجاب کے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔

اس کا موبائل رنگ ہوا تھا اور پھر اسد ایک پیار بھری نظر حجاب کے چہرے پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

اسد کے نکلتے ہی کالیا کھڑکی سے کود کر اندر آیا تھا۔۔

جب مجھے زیادہ غصہ آیا نا تو سب سے پہلے اس کا کام تمام کروں گا۔۔۔!!! کالیا نے دروازے کو گھورتے ہوئے کہا جیسے وہاں پر اسد کھڑا ہو۔۔۔

کالیا ابھی اپنا موڈ خراب نا کر ابھی تو اپنی بلبل سے ملنے آیا ہے۔۔۔!!!

کالیانے ایک لمبا سانس لیا اور اپنے قدم بیڈ کی طرف بڑھائے جہاں حجاب لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔ ابھی اس نے دو قدم ہی آگے بڑھائے تھے جب اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی کالیانے دوبارہ کھڑکی سے باہر چھلانگ لگادی تھی۔۔۔۔

ایک تو اس گھر کے لوگوں کو سکون نہیں ہے تھوڑی تھوڑی دیر بعد چکر لگانے آجاتے ہیں۔۔۔۔!!! کالیا نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور گاڑی میں بیٹھ گیا اور زن سے گاڑی وہاں سے بھگادی۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ناظرین آپ کو بتاتے چلے آج پھر ہمیں تین لوگوں کی لاشیں ملی ہے۔۔۔۔ جن کے دل کڈنی اور آنکھیں غائب ہیں۔۔۔۔ لیکن آپ کو یہ بھی بتاتے چلے ان سب کے پیچھے کون ہے آج تک پولیس معلوم نہیں کر سکی۔۔۔۔ پیچھلے تین سالوں سے یہ سلسلہ ایسے ہی چل رہا ہے۔۔۔۔!!!

ٹی-وی پر چلتی نیوز نے ہال میں بیٹھے تمام نفوس کو حیران کر دیا تھا۔۔۔

یہ کون لوگ ہے جو اس طرح کے کام کرتے ہیں ان لوگوں کو تو اللہ کا بھی خوف نہیں ہے پتہ نہیں آگے کیا ہو گا۔۔!! سحر نے افسوس سے کہا۔۔

اس وقت ہال میں میر اور زین کے علاوہ سب موجود تھے اور سب کا دھیان ٹی وی پر چلتی ہوئی نیوز پر تھا۔۔۔

تم فکر مت کرو جو بھی یہ کام کرتا ہے کبھی نا کبھی تو پڑا ہی جائے گا۔۔۔!!! زید نے سحر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو سحر نے کہا۔۔۔

ویسے بیسٹ اس معاملے کو کیوں نہیں دیکھتا

میں نے تو سنا ہے وہ سب کی مدد کرتا ہے۔۔۔۔!!! سحر نے زید کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں آج بیسٹ سے پوچھ کر بتاؤ گا ٹھیک ہے۔۔۔۔؟؟ زید نے سنجیدگی سے سحر کو کہا۔۔۔

واؤ زید تم بیسٹ کو جانتے ہو سچ میں۔۔۔؟؟ سحر نے خوشی سے اُچھلتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں یار میرا بہت اچھا دوست ہے وہ میرے بغیر تو وہ کوئی کام ہی نہیں کرتا اور آج بھی اس نے مجھے ڈنر پر بلایا ہے۔۔۔۔!!!

زید نے اپنے فرضی کالر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اسد زید کی بے تکی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا

اسد جانتا تھا کہ زید سحر کو بیوقوف بنا رہا ہے اور وہ بن بھی رہی تھی۔۔۔۔

ہائے اللہ مجھے بھی یقین نہیں آرہا زید میں نے تو سنا ہے وہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔؟؟؟زارا نے بھی خوشی سے کہا۔۔۔۔

لیکن وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے میں نے دیکھا ہے اسے بس ٹھیک ہے وہ پتہ نہیں لڑکیوں کی چوائس کو کیا ہوتا جارہا ہے اس سے زیادہ ڈیشنگ تو میں ہوں۔۔۔۔!!! زید نے زارا کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا ہے کہ تم لمبی لمبی چھوڑ رہے تھے زارا نے بھی زید کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زید تم جھوٹ بول رہے تھے۔۔۔؟؟؟ سحر نے کشن زید کی طرف پھینکتے ہوئے غصے میں کہا۔۔۔۔

سحر اسے تو فلم انڈسٹری میں کوئی منہ نہیں لگاتا بیسٹ نے کہا لگانا ہے۔۔۔۔!!! اسد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اسد تم اپنی بات نا کرو ہم دونوں کی شکل سیم ہے تو وہ لوگ تمہیں منہ نہیں لگاتے تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو۔۔۔۔!!! زید نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمھاری لوفرانہ حرکتوں کی وجہ سے تمہیں کوئی منہ نہیں لگاتا اللہ کا شکر ہے میرے میں یہ خصوصیت نہیں ہے۔۔۔۔!!! اسد نے بھی حساب برابر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زید تم ایک نمبر کے جھوٹے انسان ہو۔۔۔۔!!! سحر نے زید کو کہا اور زارا کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گئ۔۔۔۔

دونوں کے جانے کے بعد زید اسد کو اپنی گھوریوں سے نواز رہا تھا۔۔۔

تمھاری گھوریوں کا میں اچھے سے جواب دیتا لیکن ابھی مجھے کچھ ضروری کام ہے اس لیے مجھے جانا ہے۔۔۔۔!!! اسد نے مسکراہٹ دبا کر کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

____

اے ڈی لندن سے واپسی پر سیدھا اپنے پسندیدہ کلب آیا تھا۔۔۔

اے ڈی بیٹھا ڈرنک کر رہا تھا جب کسی لڑکی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

اے ڈی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک خوبصورت سی ڈانسر کھڑی مسکرا رہی تھی جو اس کلب میں ڈانس کرتی تھی۔۔۔

اے ڈی نے اس لڑکی کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا اسے لڑکی میں کوئی برائی نظر نہیں آئی تھی وقت گزاری کے لیے بہت اچھی تھی۔۔۔

ہائے ہینڈ سم کیا تم کچھ وقت میرے ساتھ گزارنا پسند کرو گے۔۔۔؟؟؟

اس لڑکی نے اے ڈی کے گلے میں اپنی باہیں ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

سوچ لو ایسا نا ہو بعد میں پچھتانا پڑے۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لاتے لڑکی کو کمر سے پکڑ کر مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اگر تمھارے جیسے انسان کی قربت کے کچھ پل مجھے مل جائے تو میں پوری زندگی پچھتانے کے لیے تیار ہوں مسٹر ہینڈسم۔۔۔۔!!!

اُس لڑکی نے اے ڈی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اے ڈی اُس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر کلب کے بنائے گئے پرائیویٹ روم میں لے گیا تھا۔۔۔

دور کھڑا کبیر اے ڈی کی ایک ایک حرکت کو دلچپسی سے دیکھ رہا تھا اسے یہ انسان کچھ عجیب اور دلچسپ لگا تھا۔۔۔۔

کبیر وائن کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ پی رہا تھا اور اس کی نظر بار بار بھٹک کر اس ڈانسر کی طرف جا رہی تھی جو کھلے عام سب کو دعوت دے رہی تھی کہ آؤ اور مجھے دیکھو۔۔۔۔!!!

اے ڈی کمرے میں داخل ہوا تو اس نے اندر آتے ہی اس لڑکی کا گلہ کاٹ دیا تھا وہ لڑکی وہی پر گر گئ تھی۔۔۔۔

تمہیں کیا لگا مجھے معلوم نہیں ہو گا کہ تم کون ہو

اے ڈی تک پہنچنا اتنا آسان کام نہیں ہے اور میرا یہی سٹائل ہے ڈارلنگ میں بات چیت میں وقت ضد نہیں کرتا۔۔۔۔!!

اے ڈی نے اس لڑکی کے بے جان وجود کو دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔۔اور اپنے چھوٹے سے بلیٹ کو اس لڑکی کی ڈریس سے صاف کیا اور دوبارہ کلب میں آکر وائن پینے لگا۔۔۔جب کبیر اے ڈی کے پاس چلا کر آیا تھا۔۔۔

ماضی۔۔۔!!!

کبیر یار وہ لڑکی دیکھ کتنی خوبصورت ہے یار تیرے بھائی کا دل آگیا ہے اس لڑکی پر۔۔۔!!! برہان نے عشال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اس سے پہلے کبیر عشال کو دیکھتا وہ وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

کہاں ہے۔۔۔؟؟؟کبیر نے اس طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جہاں برہان اشارہ کر رہا تھا۔۔۔

یار وہ چلی گئ ہے۔۔۔!!! برہان نے پریشانی سے کہا۔۔

تو کیا ہوا یار پھر مل جائے گی اس میں اتنا پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔۔۔؟؟کبیر نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

کبیر اور برہان سکول لائف سے بہت اچھے دوست تھے برہان کی اسد اور زید سے زیادہ کبیر سے بنتی تھی۔۔۔

برہان ایک نورمل فیملی سے تعلق رکھتا تھا وہ کبیر کی طرح امیر نہیں تھا۔۔۔لیکن کبیر کو اپنا یہ دوست بہت عزیز تھا۔۔۔

تونے تو آج تک کسی لڑکی کو نہیں دیکھا تو اب تجھے کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟؟؟ کبیر نے برہان کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

بس یار دل کو اچھی لگی ہے پتہ نہیں کیوں۔۔۔!!! برہان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اووو تو پہلی نظر کی محبت لیکن یار تجھے تو یہ سب فلمی لگتا تھا۔۔۔ اور دیکھ آج ایک لڑکی تیری سکون لے کر چلی گئی۔۔۔ اب تو مجنوں بنا اس کی تلاش کرتا رہے گا مجھے سچ میں بہت دکھ ہو رہا ہے۔۔۔!!!! کبیر نے دکھی انداز میں کہا۔۔۔

تو میرا مذاق بنا رہا ہے۔۔۔؟؟ برہان نے کبیر کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں یار حقیقت بتا رہا ہوں۔۔۔!!! کبیر نے دکان دار کو پیسے دیتے ہوئے کہا۔۔۔

سر یہ شرٹ سو روپے کی نہیں ہے۔۔۔!!! شاپ کیپر نے کہا۔۔۔

کبیر اور برہان دونوں نے نوٹ کی طرف دیکھا تھا کبیر نے بے دھیانی میں سو کا نوٹ پکڑا دیا تھا۔۔!!

گھومنا تو مجھے چاہیے لیکن گھوما تو تو ہوا ہے۔۔۔!!! کبیر کو برہان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اپنے دانت اندر رکھو ورنہ توڑ دوں گا۔۔۔!!! کبیر نے دھمکانے والے انداز میں کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔!!! برہان نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔۔

کبیر نے شاپ کیپر کو پیسے دیے اور برہان کی طرف دیکھا جو ابھی بھی اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھے کھڑا تھا۔۔۔

اب بول سکتا ہوں۔۔۔؟؟؟ برہان نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

کبیر برہان کی شکل دیکھ کر ہنس پڑا تھا۔۔۔

چلو یار اسد اور زید انتظار کر رہے ہے ہمارا۔۔۔!!! کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ان کو نہیں معلوم تھا کہ عشال نامی لڑکی ان کی زندگی میں کیا طوفان لانے والی ہے جس سے کبیر اور برہان دونوں کی زندگی بدل جائے گی۔۔۔۔۔

التمش تم نے آنے میں کتنی دیر لگادی ہے میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔!!!

عشال نے منہ بسوڑتے ہوئے کہا یہ کب سے مال میں چکر لگا رہی تھی۔۔۔ لیکن التمش ابھی تک نہیں آیا تھا اور اب التمش کو دیکھتے ہی اس کے غصے میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔ منہ بسوڑتے ہوئے التمش کو عشال بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔۔

یار وہ ٹریفک میں پھنس گیا تھا اس لیے آنے میں دیر ہو گئی۔۔۔!!! التمش نے عشال کے گال کھینچتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔

التمش میں نے کتنی بار کہا ہے میرے گال نا کھینچا کرو۔۔۔!!! عشال نے اپنے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے غصے میں کہا۔۔۔

اور تم بات کو تبدیل نا کرو اب میں تمھارے ساتھ نہیں آرہی۔۔۔!! عشال نے گاڑی سے ٹیک لگاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

کب یہ چھوٹی سی لڑکی التمش کے جینے کی وجہ بن گئی تھی التمش کو خود بھی معلوم نہیں ہوا تھا۔۔۔

تو پھر جو گھر میں میں نے تمھارے لیے اتنے سارے گفٹس رکھے ہیں ان کا میں کیا کرو۔۔۔؟؟؟

ہاں میں ایسا کرتا ہوں وہ سب میں واپس منگوا لیتا ہوں یا کسی اور کو دے دیتا ہوں۔۔۔۔اب تم تو گھر میرے ساتھ جاؤ گی نہیں تو ان سب گفٹس کا کیا فائدہ۔۔۔؟؟

التمش نے بھی گاڑی سے ٹیک لگاتے ہوئے چہرے پر دکھی تاثرات لاتے ہوئے کہا۔۔۔گفٹس کا سن کر عشال کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

التمش تو پھر چلو نا گھر تم یہاں کھڑے ٹائم کیوں ویسٹ کر رہے ہو اور وہ میرے گفٹس ہے تم کسی اور کو کیوں دو گے۔۔۔؟؟؟عشال نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے لڑاکا عورتوں کی طرح التمش کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

التمش کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی وہ جانتا تھا کہ گفٹس کا سن کر عشال گھر جانے کی جلدی مچائے گی۔۔۔۔

بندہ بشر آپ کا ڈرائیور حاضر ہے تشریف رکھیے۔۔۔!!! التمش نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے مودب انداز میں تھوڑا سا جھک کر کہا۔۔۔۔

عشال التمش کے انداز پر ہنس پڑی تھی جب اس کی نظر دور کھڑی دو لڑکی پر پڑی تھی۔۔۔۔۔جو التمش کو دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھر رہی تھیں عشال کو بہت غصہ آیا تھا۔۔۔اور اس نے اپنے قدم ان لڑکیوں کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔

تم دونوں میں شرم نام کی چیز نہیں ہے جو دوسروں کے شوہروں کو اپنی ان گندی نظروں سے گھورتی ہو۔۔۔۔؟؟؟عشال نے ان کے پاس جاتے ہی بنا کسی کا لحاظ کیے بولنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

لڑکی تمیز سے بات کرو۔۔۔۔!!! ان میں سے ایک لڑکی نے کہا۔۔۔

تمیز ابھی تک تو میں تمیز سے ہی بات کر رہی تھی لیکن اب نہیں کروں گی۔۔۔۔!!!

اس سے پہلے عشال غصے میں ان دونوں لڑکیوں کے بال پکڑتی التمش ان لڑکیوں سے معزرت کرتے ہوئے عشال کو وہاں سے لے گیا تھا اور اسے جا کر گاڑی میں بیٹھایا تھا۔۔۔۔

التمش تم مجھے وہاں سے کیوں لائے ہو میں نے ان دونوں کی آنکھیں نوچ لینی تھی کیسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر وہ تمہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔!!!

عشال غصے میں بولتی جا رہی تھی جب التمش نے عشال کا چہرہ اپنے ہاتھ میں بھرا تھا اور اس کے ماتھے پر اپنے پر حدت لب رکھ دیے تھے عشال کے منہ کو ایک دم بریک لگی تھی التمش اب بیٹھا عشال کے چہرے کے کھلتے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

میری جنگلی بلی میں صرف تمہارا ہوں اور تمہارا ہی رہو گا اور اسی طرح تم بھی صرف میری ہو اور ہمیشہ میری ہی رہو گی۔۔۔!!! التمش نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

یار اب گھر چلے ساسوں ماں میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔۔!!! التمش نے شرارت سے کہا۔۔۔

عشال کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی اس نے اپنا چہرہ کھڑکی کی طرف موڑ لیا تھا اور باہر دیکھنے لگی تھی۔۔۔

____

کبیر یہ اسد اتنا کھڑوس کیوں ہے۔۔۔؟؟؟

برہان نے کبیر سے پوچھا اس وقت چاروں کبیر کے فلیٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

تمہیں میں کھڑوس لگتا ہوں جس سے تم پوچھ رہے ہو وہ مجھ سے زیادہ کھڑوس ہے۔۔۔۔!!! اسد نے برہان کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

کون کبیر تمہیں کبیر کھڑوس لگتا ہے۔۔۔!!! برہان نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

برہان مجھے لگتا نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ کبیر کھڑوس ہونے کے ساتھ ساتھ گھمنڈی تھوڑا سا بے شرم اور۔۔۔!!!

زید مزید کبیر کی تعریف کرتا جب کبیر نے زید کو گردن سے دبوچا تھا اور باقی کے الفاظ زید کے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

دیکھو کبیر تم مجھے سچ بولنے سے روک نہیں سکتے۔۔۔!!! زید نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تو میرے بھائی میں نے کب تمہیں روکا ہے بولو کیا بول رہے تھے۔۔۔؟؟؟ کبیر نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

اسد اور برہان دونوں کی نوک جوک کو انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ یہ اتنا خصوصیت ہونے کے باوجود کبیر خان بہت اچھا ہے۔۔۔۔!! زید نے جلدی سے کہا۔۔۔

کبیر زید کے بات بدلنے پر ہنس پڑا تھا چاروں بہت اچھے دوست تھے۔۔۔۔

برہان کو فلم انڈسٹری میں دلچسپی نہیں تھی وہ ایک بہت بڑا بزنس مین بننا چاہتا تھا۔۔۔۔

حال۔۔۔۔!!!

اس وقت سب بڑے میر کے کمرے میں موجود تھے جب میر نے کہا۔۔۔

" میرا خیال ہے ہمارے زید اور زارا، معاذ اور سحر کا نکاح کر دینا چاہیے اور جب حجاب ٹھیک ہو جائے گی تو ہم ان کی ریسیپشن کر دے گے۔۔۔۔!!!! میر نے سنجیدگی سے کہا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔!!! عادل نے بھی کہا۔۔۔

اور باقی سب بھی میر کی بات سے متفق ہوتے ہوئے نظر آئے آرہے تھے۔۔۔۔

حجاب کو صبح ہی ہوش آیا تھا گھر میں تو خوشی کی لہر دوڑ گئ تھی۔۔۔۔

سب لوگ بہت خوش تھے لیکن ابھی حجاب پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

اسد کسی کام کی وجہ سے شہر سے باہر ایک دن کے لیے گیا تھا۔۔۔گھر والوں نے اسے سرپرائز دینے کا سوچا تھا۔۔۔۔

گھر میں تیاریاں شروع ہو گئ تھیں کیونکہ وقت بہت کم تھا اور کام بہت زیادہ تھا۔۔۔۔

کبیر بھی اے ڈی سے کچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا تھا اور ڈانس فلو پر دانس کرتی لڑکیوں کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔اے ڈی نے ایک نظر کبیر کو دیکھا اور دوبارہ اپنے موبائل میں بزی ہو گیا تھا۔۔۔۔

تم نے اس ڈانسر کی جان کیوں لی مسٹر۔۔۔؟؟؟کبیر نے سامنے دیکھتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

جبکہ اے ڈی کبیر کی بات سن کر ایک دم چونکا تھا۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟؟؟؟اے ڈی نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

میں ایک معمولی سا انسان ہوں لیکن مجھے عام سمجھنے کی غلطی بلکل بھی نا کرنا۔۔۔!!! کبیر نے اے ڈی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

بہت اچھا ڈائیلاگ تھا۔۔۔!!! ایک منٹ میں نے تمہیں کہی دیکھا ہے۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے پہلے طنزیہ پھر سنجیدگی سے کہا۔۔۔

واؤ تم موویز بھی دیکھتے ہو۔۔۔؟؟؟کبیر نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

تم جانتے بھی ہو کہ کس سے بات کر رہے ہو اور اس وقت کس کے کلب میں کھڑے ہو۔۔۔؟؟؟ تمہیں مار کر تمھاری لاش کو ایسی جگہ پھینکو گا کہ سالوں لگ جائے گے لیکن کسی کو تمھاری لاش نہیں ملے گی۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے سرد لہجے میں کبیر کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اے ڈی یار تمہیں کون نہیں جانتا اس شہر میں جتنے بھی برے کام ہوتے ہیں اس میں تمھارا ہاتھ ہوتا ہے۔۔۔!!! کبیر نے اے ڈی کی دھمکی کو اگنور کرتے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور جانتے ہو مجھے تمھاری سب سے اچھی بات کیا لگی۔۔۔ کہ تم چھپ کر کوئی کام نہیں کرتے جو بھی کرتے ہو سب کے سامنے کرتے ہو۔۔۔۔ لیکن پھر ثبوت بھی نہیں چھوڑتے پولیس جانتی ہے کہ وہ کام تم نے کیا ہے۔۔۔ لیکن ثبوت نا ہونے کی وجہ سے آج تک تم آزاد گھوم رہے ہو۔۔۔۔ اور ہر کوئی جانتا ہے کہ اے ڈی سے بڑا کمینہ کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔ جیتنا خوبصورت وہ خود ہے اس سے کہی زیادہ بے غیرت بھی ہے۔۔۔۔!!!

کبیر نے اے ڈی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جہاں پر غصہ نہیں تھا بلکہ اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

اگر تم جانتے ہو کہ میں اے ڈی ہوں تو پھر بھی مجھ سے اس لہجے میں بات کر رہے ہو انٹرسٹنگ۔۔۔!!! اے ڈی نے متاثر کن لہجے میں کہا۔۔۔

تم کتنے بڑے غنڈے ہو مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا میں نے اگر تمھارے بارے میں معلومات اکٹھی کی ہے تو وہ اپنے مطلب کے لیے کی ہے کیونکہ میں بہت مطلبی انسان ہوں اور اپنے مطلب کے کیے میں کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں۔۔۔!!! کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور مجھے ایسے لوگ بہت پسند ہے کبیر خان۔۔۔!!! اے ڈی نے ہلکا سے مسکرا کر کہا اس کی نیلی آنکھوں میں ایک انوکھی چمک آئی تھی۔۔۔

تو تمہیں یاد آگیا کہ مجھے کہاں دیکھا تھا گڈ۔۔۔اب آتے ہیں اصل مدعے کی طرف تو میں ڈرگز سپلائی کرتا ہوں۔۔۔لیکن میری راہ کا کانٹا ٹائیگر بنا ہوا ہے۔۔۔وہ میرے کام میں دخل اندازی کرتا ہے۔۔۔اس لیے مجھے تمھاری مدد چاہیے۔۔۔جتنا پیسہ تم چاہو گے تمہیں ملے گا۔۔۔لیکن ٹائیگر کو میرے کام سے دور رکھنا ہو گا۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تم ڈرگز سپلائی کیوں کرتے ہو کبیر خان۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے کبیر کی ساری بات سنتے آخر میں سوال داغا۔۔۔

لت لگ گئی ہے مجھے ان سب کاموں کی اور اب میرا ان سب سے باہر نکلنا بہت مشکل ہے۔۔۔۔اور یہ بات تو تم بھی اچھے سے جانتے ہو جو اس کرائم کی دنیا میں آتا ہے اس کا صحیح سلامت باہر نکلنا آسان نہیں ہے۔۔۔اور اس کام کی وجہ سے میں اپنی فیملی سے بھی بہت دور ہو گیا ہوں۔۔۔اگر میں نے اتنا سب کچھ اس کاروبار کے لیے قربان کیا ہے تو میں اس میں نقصان برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تم جانتے ہو میں اے ڈی ہوں اگر مجھے تمھارے پر زرا سا بھی شک ہوا کہ تم مجھے دھوکا دے رہے ہو تو بات کرنے میں وقت ضائع نہیں کروں گا بلکہ سیدھا اوپر پہنچا دوں گا۔۔۔!!! اے ڈی نے بھی سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اے ڈی کی بات سن کر کبیر ہنس پڑا تھا۔۔۔

اگر تم میری مدد نہیں کرنا چاہتے تو تمھاری مرضی ہے اے ڈی صاحب میں کسی اور کو اس کام کے لیے دیکھ لوں گا۔۔۔!!!

اور اگر تمہیں مجھ پر زرا سا بھی شک ہوا کہ میں تمہیں دھوکا دے رہا ہوں تو میں بھاگنے کی کوشش نہیں کروں گا بلکہ خود تمہارے سامنے آؤں گا کیوں کہ میں بھاگنے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔!!! کبیر نے یقین سے کہا۔۔۔

اور اے ڈی آج تک کسی سے اتنا متاثر نہیں ہوا تھا جتنا کبیر سے اس وقت ہوا تھا۔۔۔

تو ٹھیک ہے کل ملتے ہیں اے ڈی پلازہ میں 10 بجے

اے ڈی نے کہا۔۔۔۔

اور تم ڈرگز سپلائی کے علاوہ کیا کرتے ہو۔۔۔؟؟؟ اے ڈی نے سگار کو جلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ایکٹر ہوں اور چھوٹے موٹے کام کرلیتا ہوں جس کام میں پیسہ زیادہ ہوتا ہے وہ کام کرلیتا ہوں۔۔۔؟؟ کبیر نے کہا۔۔۔

باتیں کرتے ہوئے کبیر کی نظر جب سامنے سے آتا اے جے پر پڑی تو وہ بہت حیران ہوا تھا۔۔۔۔

اے ڈی صاحب ابھی مجھے ایک ضروری کام ہے تو پھر ہماری کل ملاقات ہوتی ہے آپ سے مل کر اچھا لگا۔۔۔۔!!!

کبیر نے اپنا ہاتھ اے ڈی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جیسے اے ڈی نے تھام لیا تھا اس کے بعد

کبیر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

اے جے تو تم واپس آ گئے ہو لگتا ہے تمھاری موت تمہیں دوبارہ پاکستان میں کھینچ لائی ہے۔۔۔!!!

کبیر نے کلب سے باہر آتے اپنی گاڑی میں بیٹھتے غصے سے سوچا۔۔۔جب اس کا فون رنگ ہوا کال زارا کی آئی تھی۔۔۔کبیر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی اس نے موبائل کان سے لگایا اور زارا سے باتیں کرنے لگا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کل ظہر کی نماز کے بعد معاذ اور زید کا نکاح تھا

زید کو دو اچھی خبریں ملی تھی۔۔۔ایک حجاب کے ٹھیک ہونے کی۔۔۔اور دوسرا اپنے نکاح کی۔۔۔لیکن اسے کبیر کی کمی بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

ان تینوں نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ ایک دن یہ لوگ ایک دوسرے سے الگ ہو جائے گے۔۔۔

لیکن جب معاذ کو معلوم ہوا تو وہ بہت حیران بھی تھا کہ سحر نے منع کیوں نہیں کیا اور اب اسے سحر پر غصہ بھی آرہا تھا۔۔۔

اسے زوبیا کی بات اب سچ لگ رہی تھی کہ سحر منع نہیں کرے گی معاذ نے سحر سے ملنے کا سوچا لیکن کوئی نا کوئی اسے کام دیتا جارہا تھا اور اس سارے سلسلے میں رات ہو گئ تھی۔۔۔

سب لوگ تیاریوں میں مصروف تھے حجاب بھی خوش تھی لیکن ابھی بھی اس کی ٹانگ میں درد تھا جس کی وجہ سے ابھی وہ چل پھر نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

کبیر گھر آیا تو وہ بہت سیڈ تھا زارا سے اس کی بات ہوئی تھی اور اسے نکاح کا معلوم ہوا تھا۔۔۔

کیسا بھائی تھا کہ اپنی بہن کے نکاح میں بھی شریک نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔اور اپنے بھائی جیسے دوست کی خوشی میں بھی شامل نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

اس ساری صورتحال کا ذمہ دار بھی کبیر نور کو ہی سمجھ رہا تھا۔۔۔

کبیر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا جب اسے کچن میں نور نظر آئی کبیر چلتا ہوا کچن میں داخل ہوا۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جیسے اپنا غصہ ضبط کر رہا ہو چہرے پر سخت تاثرات تھے۔۔۔

نور مجھے کھانا بنا کر دو مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔!!! کبیر نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

نور نے مڑ کر حیرانگی سے کبیر کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

آپ کو پتہ ہے نا مجھے کھانا بنانا نہیں آتا۔۔۔!!! نور نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے مجھے آدھے گھنٹے میں کھانا تیار چاہیے۔۔۔!!! کبیر نے غصے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا نورا ابھی بھی حیران کھڑی تھی۔۔۔

کھڑوس کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟ نور نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

لیکن مجھے تو کچھ بنانا بھی نہیں آتا اور کھڑوس لگ بھی بہت غصے میں رہا تھا اب کیا کروں۔۔۔؟؟؟

ایسا کرتی ہوں پہلے آٹا گوندھتی ہوں۔۔۔!!! نور نے خود کو مشورہ دیتے ہوئے کہا اور آٹا گوندھنے لگی۔۔۔

یہ تو سخت ہی نہیں ہو رہا یہ اتنا پتلا کیوں ہو گیا ہے۔۔۔!!! نور نے پہلے اپنے ہاتھ کو پھر آٹے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جس میں نور نے اتنا پانی ڈال دیا تھا کہ اس میں مچھلیاں آرام سے تیر سکتی تھیں۔۔۔

ہو سکتا ہے یہ اسے ہی ہوتا ہو جب میں اسے توے پر ڈالوں گی تو پھر یہ روٹی بن جائے گی۔۔۔۔!!!

نور نے خوشی سے کہا اور چولہے پر رکھے توے پر آٹے والا پانی ڈال دیا۔۔۔ آدھا پانی توے پر تھا آدھا چولہے پر اور چولہے سے ہوتے ہوئے زمین پر گر رہا تھا۔۔۔

یہ کیا ہو گیا روٹی تو ابھی بھی نہیں بنی۔۔۔۔!!!

نور نے کہا اور پانی کو انگلی سے چیک کیا تو پانی کافی گرم ہو گیا تھا اور نور کی انگلی بھی جل گئی تھی اتنے میں کبیر بھی وہاں آگیا تھا۔۔۔

کھانا بن گیا۔۔۔؟؟؟ کبیر نے سنجیدگی سے پوچھا

لیکن جب نور چولہے سے پیچھے ہٹی تو سامنے پڑی بکھری چیزوں کو دیکھ کر اسے اور غصہ آیا تھا۔۔۔

مجھے یہ سب نہیں بنانا آتا میرا ہاتھ بھی جل گیا ہے۔۔۔۔!!! نور نے پریشان سے کہا تھا۔۔۔

کبیر پہلے ہی غصے میں بھرا کھڑا تھا۔۔۔

تمھارا ہاتھ جل گیا ہے لیکن مجھے تو نظر نہیں آرہا

میں بتاتا ہوں تمہیں کہ کیسے ہاتھ جلتا ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے کہا اور نور کا ہاتھ پکڑ کر گرم توے پر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

نور کی چیخے پورے کچن میں گونج گئی تھیں لیکن کبیر بے حس بنا کھڑا تھا۔۔۔۔

کبیر نے تھوڑی دیر بعد نور کا ہاتھ اس کے چہرے کے سامنے کیا۔۔۔

اب دیکھو اسے کہتے ہیں جلنا۔۔۔۔!!! کبیر نے نور کے سرخ ہوئے ہاتھ کو نور کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نور نے اپنا دوسرا ہاتھ اپنے منہ پر رکھا ہوا تھا اور اپنی چیخوں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی کبیر نے نور کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا دے کر چھوڑا جو کیبنٹ کے ساتھ جا لگا تھا اور خود کبیر غصے میں گھر سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

نور بے بسی سے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جس سے خون بھی نکل رہا تھا کیونکہ اس کا ہاتھ کیبنٹ کے ساتھ بہت زور سے لگا تھا۔۔۔۔

____

اگلی دن معاذ کا نکاح سحر سے اور زارا کا زید سے ہو گیا تھا۔۔۔۔

زارا اپنے بھائی کو بہت مس کر رہی تھی لیکن وہ صورتحال سے بھی اچھی طرح واقف تھی۔۔۔۔

سب لوگ بہت خوش تھے اگر کوئی خوش نہیں تھا تو وہ معاذ تھا۔۔۔۔

سحر کو معاذ کے کمرے میں بیٹھایا گیا تھا زارا اور سحر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

معاذ اور زید نے وائٹ شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جو ان دونوں پر بہت بچ رہی تھی۔۔۔۔

سحر کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا جب اچانک اسے زور سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی معاذ غصے میں اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔

جب اسے سحر اپنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔۔

معاذ نے غصے میں آگے بڑھ کر سحر کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔

سحر ایک دم بوکھلا گئ تھی اور آنکھوں میں حیرانگی لیے معاذ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم نے مجھ سے شادی کر لی تو میں اپنے پیار کو بھول جاؤں گا۔۔۔۔!!!

کبھی بھی نہیں اب دیکھنا میں تمھاری زندگی کو جہنم بنادوں گا۔۔۔ تمھاری وجہ سے آج میرا پیار تکلیف میں ہے صرف تمھاری وجہ سے اور آج سے میں ہر روز تمھاری زندگی کا ایک ایک پل تمھارے لیے عزاب بنادوں گا۔۔۔!!!

معاذ نے غصے سے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔ معاذ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے سامنے کھڑی سحر کا گلہ دبا دے غصے سے اس کی آنکھیں لہو رنگ کی ہو رہی تھیں۔۔۔

سحر شوکڈ سی کھڑی اپنے مجازی خدا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ معاذ کیا کہہ رہا ہے۔۔۔

اگر وہ کسی کو پسند کرتا تھا تو اس نے مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔؟؟؟

آج ہی تو سحر معاذ کے نام لکھی گئی تھی۔۔۔

اپنے من پسند ہمسفر کا ہمیشہ کے لیے آپ کی زندگی میں آجانا آپ کو کتنا خوش کر دیتا ہے۔۔۔

یہ کسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ سحر نے اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے بھیگے لہجے میں معاذ سے پوچھا۔۔۔

معاذ نے اپنے سامنے کھڑی دلہن کے لباس میں خوبصورت سی سحر کو دونوں کاندھوں سے دبوچ کر اپنے قریب کیا سحر نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لی تھیں دونوں میں فاصلہ نا ہونے کے برابر تھا معاز کی گرم سانسیں سحر کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔اس وقت سحر جیسی بہادر لڑکی بھی معاذ کے سامنے بے بس کھڑی تھی۔۔۔

کیونکہ سامنے جو ظالم کھڑا تھا سحر اس ظالم انسان پر اپنا دل ہار بیٹھی تھی محبت بھی کتنی عجیب شے ہے اچھے بھلے انسان کو بے بس، مجبور اور لاچار بنا دیتی ہے سحر کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

کیا تمہیں میری بکواس سمجھ میں نہیں آئی تھی میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں یہ بات میں تمھیں بتا چکا تھا لیکن تمہیں تو مجھ سے شادی کا شوق چڑھا ہوا تھا نا اب یہ شوق میں بہت اچھے سے اتاروں گا تم خود مجھ سے الگ ہونا چاہو گی۔۔۔۔!!!

معاذ نے نفرت سے کہا اور سحر کو پیچھے کو دھکا دیا سحر اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی اور اوندھے منہ زمین پر گری تھی۔۔۔۔

معاذ بنا سحر کی طرف دیکھے کمرے سے باہر نکل گیا تھا اسے اس وقت اپنے پیار کے دور ہونے کا درد کھائے جا رہا تھا لیکن معاذ یہ نہیں جانتا تھا جو ہوتا ہے ہمارے بھلے کے لیے ہوتا ہے۔۔۔۔

جیسے معاذ تکلیف دینے کا کہہ کر گیا ہے اس کے لیے تڑپنے والا تھا۔۔۔۔

لیکن شاید تب بہت دیر ہو چکی ہو گی لیکن یہ سب تو وقت نے بتانا تھا کون کس کے نصیب میں ہو گا۔۔۔۔

گرنے کی وجہ سے کافی چوڑیاں ٹوٹ کر سحر کی کلائیوں میں لگ گئ تھیں جن سے خون بھی نکل رہا تھا اور درد بھی ہو رہا تھا۔۔۔۔

لیکن یہ درد کچھ بھی نہیں تھا اسے زیادہ تکلیف معاذ کے لفظوں نے پہنچائی تھی اور لفظوں کے گھاؤ کبھی نہیں بھرتے۔۔۔۔

کون سی لڑکی برداشت کرتی ہے کہ اس کا شوہر شادی کی پہلی رات اسے یہ کہے کہ وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے یہ بات ایک لڑکی کے لیے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

سحر کو لگ رہا تھا کمرے میں پڑی ہوئی ہر چیز اس کا مذاق بنا رہی ہے اس پر ہنس رہی ہے سحر کا دل کر رہا تھا کہ ہر چیز کو توڑ دے لیکن ٹانگوں میں کھڑی ہونے کی سکت بھی نہیں تھی اسے اپنا دماغ ماؤف ہوتا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔

معاذ اس کا پیار تھا جو شادی کی پہلی رات ہی اسے تکلیف دینے کا کہہ کر چلا گیا تھا لیکن یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا کون کس کو تکلیف دینے والا ہے۔۔۔۔۔

سحر نے اپنے سارے زیورات نوچ ڈالے تھے اور وہی پر بیٹھی بے ہوش ہو گئ تھی۔۔۔۔

اگر عادل اور ہانی اپنی لاڈلی کو اس حال میں دیکھ لیتے تو کبھی بھی یقین نا کرتے کہ یہ وہی ان کی شرارتی بیٹی سحر ہے۔۔۔۔

جون کبیر خان کے بارے میں معلوم کرو اسکی فیملی کے بارے میں سب کچھ مجھے اس کے بارے میں چھوٹی چھوٹی چیز کی معلومات ایک گھنٹے کے اندر چاہیے۔۔۔۔!!! اے ڈی نے جون کو حکم دیتے ہوئے کہا۔۔۔

یس سر۔۔۔۔!!! جون نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

آئی ہوپ کبیر خان جو کچھ تم نے کہا ہے وہ سچ ہو ورنہ تمھاری موت بھی میرے ہاتھوں ہو گی۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے سامنے لگی پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

\-

یااللہ تم اتنی خوبصورت ہو مجھے آج معلوم ہوا ہے لیکن کہی یہ میک اپ کا کمال تو نہیں ہے۔۔۔۔؟؟؟

مجھے تو یہ سب میک اپ کا کمال لگ رہا ہے۔۔۔!! زید نے زارا کا گھونگھٹ اُٹھاتے ہوئے مزاحیہ انداز میں کہا۔۔۔

زارا نے گھور کر زید کو دیکھا تھا۔۔۔

میرے ایک گھنٹے پہلے کے بنے ہوئے شوہر اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو کمرے سے باہر نکال دوں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔!!! زارا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

ارے نہیں مائی ڈیر وائف میں تو مزاح کر رہا تھا تم تو بہت خوبصورت ہو اگر تم میک اپ نا بھی کرتی تو بھی بہت اچھی لگتی تم تو جانتی ہو مزاح کرنا میری عادت ہے۔۔۔۔!!!

زید نے جلدی سے اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا زارا سے کوئی بعید نہیں کہ وہ زید کو کمرے سے باہر پھینک بھی دیتی اور باہر جا کر زید کیا جواب دیتا۔۔۔

زارا زید کی شکل دیکھ کر ہنس پڑی تھی۔۔۔

اف مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرا شوہر اتنا ڈرتا ہے۔۔۔۔!!! زرا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

میں ڈرتا نہیں ہوں بس میں یہ نہیں چاہتا میری کوئی بھی بات تمہیں بری لگے۔۔۔۔!!! زید نے زارا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے ہمیشہ اپنی وائف کے روپ میں تمہیں ہی دیکھا ہے زارا۔۔۔میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ دنیا کی ساری چیزیں تمہیں لاکر دوں گا۔۔۔لیکن اتنا ضرور کہوں گا جتنا مجھ سے ہو سکا جتنا میں تمھارے لیے کر سکا کرونگا۔۔۔تمہیں کبھی بھی کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔۔۔!!!!

زید زارا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے جذبے سے کہہ رہا تھا۔۔۔زارا بہت دھیان سے زید کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں تم کبیر کو بھی بہت مس کر رہی ہو اور سچ کہوں تو مجھے بھی اس کی بہت یاد آرہی ہے لیکن ابھی ہم کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ جو بھی اس نے کیا ہے سب لوگ اس سے ناراض ہیں۔۔۔!!! زید نے کہا۔۔۔

گھر والے اس سے اس لیے ناراض تھے کیونکہ اس نے بنا کسی کو بتائے نور سے شادی کی تھی

گھر والوں کو کبیر کے ڈرگز سپلائی کرنے کا معلوم نہیں تھا۔۔

بھائی کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن مجھے ان کی یاد بھی آرہی ہے اور جو بھی انہوں نے کیا ہو وہ ہے تو میرے بھائی اس لیے میں نے آج ان کو کال کی تھی اور اپنے نکاح کا بھی بتا دیا تھا۔۔۔!!! زارا نے نظریں جھکا کر کہا جیسے کوئی جرم قبول کر رہی ہو۔۔۔

زید کو زارا کی معصوم سی بات پر بہت پیار آیا تھا۔۔۔

زارا تم گلٹی فیل نا کرو وہ تمھارا بھائی ہے اور بہت اچھا کیا تم نے جو کبیر کو بتا دیا اور دیکھنا بہت جلد کبیر اور نور بھی ہمارے ساتھ ہونگے۔۔۔۔!!! زید نے زارا کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا تمہیں منہ دکھائی میں کیا چاہیے۔۔۔؟؟؟ زید نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

تو اس کا مطلب آپ منہ دکھائی نہیں لائے۔۔۔۔؟؟؟ زارا نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

یار میں نے سوچا جو بھی تمہیں پسند ہو گا وہ تم خود لے لینا۔۔۔۔!!! زید نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔۔

لیکن بھائی نے تو مجھے بتایا تھا کہ آپ نے میری منہ دکھائی کا تحفہ بہت پہلے لے لیا تھا۔۔۔؟؟زارا نے سنجیدگی سے کہا۔

تمھارے بھائی کو تو میں دیکھ لوں گا۔۔۔!!!

زید نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اپنی جیب سے ایک مخملی چھوٹی سی سرخ رنگ کی ڈبیہ نکالی اور ایک خوبصورت سی رنگ زارا کی انگلی میں پہنائی تھی۔۔۔

یہ بہت خوبصورت ہے زید۔۔۔!!! زارا نے خوشی سے رنگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں لیکن تم سے زیادہ نہیں ہے۔۔۔!!! زید نے مسکرا کر کہا۔۔۔

شکریہ زید۔۔۔!!! زارا نے خوشی سے کہا۔۔۔

نہیں اگر مجھے شکریہ کہنا ہے تو میرے طریقے سے کہنا ہو گا۔۔۔!! زید نے شرارت سے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟زارا نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

پہلے جاؤ چینج کر کے آؤ پھر بتاؤ گا۔۔۔!!! زید نے زارا کے بھاری سوٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔!! زارا نے کہا اور چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

میری جھلی بیوی۔۔۔۔!! زید نے مسکرا کر کہا اور بیڈ پر لیٹ کر زارا کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

معاذ اب اگر تم نے مجھے کال کی تو میں اپنی جان دے دوں گی۔۔۔۔!!! زوبیا نے معاذ کی کالز سے تنگ آکر غصے میں کہا۔۔۔

زوبی میری بات سنو دیکھو میں نہیں جانتا یہ سب کیسے اتنی جلدی ہو گیا پلیز مجھے ایک بار صفائی کا موقع تو دو۔۔۔۔!!! معاذ نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

کہنے کو بچا ہی کیا ہے معاذ تمھارا نکاح ہو گیا ہے اب تم اپنی لائف میں مگن ہو جاؤ گے تو اس کے بعد میرا کیا ہو گا۔۔۔۔!!! زوبیا نے چلاتا ہوئے کہا۔۔۔

زوبیا ایک بار آخری بار میری بات مان لوں میں اسے چھوڑ دوں گا۔۔۔۔میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں اسے میں اتنا مجبور کر دوں گا کہ وہ خود مجھ سے الگ ہونا چاہے گی پلیز میری بات کا یقین کرو آخری بار ہی سہی۔۔۔۔!!! معاذ نے اس بار بے بسی سے کہا۔۔۔

اسے اس بات کا احساس نہیں تھا کہ تھوڑی دیر پہلے وہ اپنی بیوی کو کتنی تکلیف دے کر آیا ہے بلکہ اسے اپنی گرل فرینڈ کی زیادہ پرواہ تھی۔۔۔

ٹھیک ہے معاذ جب تم کوئی فیصلہ کر لوں تو پھر مجھ سے بات کر لینا اور اس بار میرا یقین نا توڑنا۔۔۔!! زوبیا نے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

معاذ نے غصے میں اپنا موبائل دیوار میں دے مارا تھا۔۔۔ اور وہی ٹیرس پر بیٹھ کر سگریٹ پر سگریٹ پینے لگا تھا۔۔۔

نور نے اپنے ہاتھ کو نل کے نیچے رکھا تھا اور ٹھنڈے پانی سے اسے سکون ملا تھا نا چاہتے ہوئے بھی اسکے آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے۔۔۔۔

کبیر خان تم بہت برے ہو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔!!!

نور نے ایک ہاتھ سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جب اسے کچھ گرنے کی آواز آئی تھی نور نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ٹائیگر کو اپنے سامنے دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔۔۔

آج کتنے دنوں بعد ٹائیگر نے اپنی شہزادی کو دیکھا تھا اور اپنی آنکھوں کی پیاس کو بجھا رہا تھا۔۔۔

لیکن جب ٹائیگر کی نظر نور کے ہاتھ پر پڑی تو جلدی سے اس نے نور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔۔

نور کو لگ رہا تھا کہ یہ سب اس کا خیال ہے بھلا ٹائیگر یہاں کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔؟؟

لیکن جب ٹائیگر نے نور کا ہاتھ پکڑا تو نور ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی۔۔۔۔

تم سچ میں یہاں ہو۔۔۔۔؟؟؟نور نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

شہزادی تیرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے یہ اتنا کیسے جل گیا اور یہ خون۔۔۔۔؟؟؟

ٹائیگر نے نور کے سرخ اور زخمی ہاتھ کو دیکھتے ہوئے فکرمندی سے پوچھا۔۔

نور کو بھی کسی کے سہارے کی ضرورت تھی اس لیے بنا سوچے سمجھے ٹائیگر کے سینے سے لگ کر رونے لگی تھی۔۔۔۔

ٹائیگر نور کی اس حرکت پر مزید پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

شہزادی کیا ہوا تیرے کو بتا اس کبیر نے یہ سب کیا ہے اگر اس نے کیا ہے تو ابھی میں اس کی جان لے لوں گا۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے غصے سے کہا۔۔۔

نور ٹائیگر کی بات سن کر جلدی سے ٹائیگر سے الگ ہوئی تھی۔۔۔

وہ یہ تو میں روٹی بنانے کی کوشش کر رہی تھی تو یہ ہو گیا۔۔۔!!! نور نے معصومیت سے کہا وہ نہیں چاہتی تھی کہ ٹائیگر کسی کی جان لے۔۔۔۔

تو سچ بول رہی ہے۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے نور سے پوچھا کیونکہ اسے نور کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

ہاں ناں یہ دیکھو میں روٹی بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔!!! نور نے اپنے آنسوؤں صاف کرتے کچن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے مان لیتا ہوں میں تیری بات چل تیری پٹی کر دیتا ہوں۔۔۔!! ٹائیگر نے نور کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور کچن سے اسے باہر لے آیا۔۔۔

دوائی والا ڈبہ کہاں ہے۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے پوچھا۔۔۔

کیا۔۔۔؟ نور نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔

اف چھوکری وہ جو ہوتا ہے کیا نام ہے اس کا وہ جس میں دوائی وغیرہ ہوتی ہے۔۔۔!!! ٹائیگر نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اووو اچھا وہ وہاں پڑا ہوا ہے۔۔۔!!! نور کو جب سمجھ آئی تو سامنے والے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹائیگر اس کمرے سے بوکس لے آیا تھا اور نور کے ہاتھ پر کریم لگا کر پٹی کرنے لگا تھا۔۔۔

میری شہزادی تو فکر مت کر تجھے میں بہت جلد یہاں سے لے جاؤ گا بس تھوڑی دیر تو صبر کر لے ٹھیک ہے۔۔۔!!

ٹائیگر نے پٹی کر کے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جو ٹائیگر کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم جانتے ہو میرا نکاح ہو چکا ہے اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں پر ہوں۔۔۔؟؟؟

نور نے چہرے پر حیران کن تاثرات لاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نکاح تیری مرضی سے نہیں ہوا یہ بات میرے کو معلوم ہے اور میرے لیے تیرے کو تلاش کرنا مشکل کام نہیں تھا میری چھمک چھلو۔۔۔!! ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کیا ہوتا ہے۔۔۔؟ نور نے عجیب سامنہ بناتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تو سچ میں بہت معصوم ہے چھوکری تیرے کو نا میں کسی دن ان سب کا ڈیٹیل میں مطلب بتاؤ گا ابھی تو بس یہی سمجھ لے یہ بہت اچھے لفظ ہیں۔۔۔!!! ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے نور کی بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹائیگر بہت غور سے نور کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا اسے لگ رہا تھا کہ وہ ان خوبصورت سبز آنکھوں میں ڈوب جائے گا ٹائیگر نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔۔

اب میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا ہے تو نے اور اگر اس کبیر نے تیرے کو تکلیف پہنچائی تو میں اسے معاف نہیں کروں گا۔۔۔!!!

ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا اور جس طرح آیا تھا ویسے ہی باہر چلا گیا۔۔۔

نورا ابھی بھی بیٹھی اسی کھڑکی کو دیکھ رہی تھی جہاں سے ٹائیگر گیا تھا۔۔۔

\-----------

سحر کو دو گھنٹے بعد ہوش آیا تھا اس خود جو اسی جگہ پایا تھا اور ابھی بھی زمین پر اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

سحر اپنی جگہ سے اُٹھی اور الماری سے آرام دہ سوٹ نکال کر تبدل کرنے چلی گئ۔۔۔ اور جب واپس آئی تو آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر خود کے عکس کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

معاذ میں آپ سے پیار کرتی ہوں یہ بات تو میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔۔۔اور آپ پھر کیوں ایسا کہہ رہے ہیں کہ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کسی اور کو پسند کرتے ہیں۔۔۔اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں کبھی بھی آپ سے نکاح نا کرتی لیکن آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔۔۔!!!

آپ کو کیا لگتا ہے آپ جو بھی سلوک میرے ساتھ کریں گے میں خاموشی سے برداشت کرتی رہوں۔۔۔؟؟؟

ہرگز نہیں میں کمزور عورتوں میں سے بلکل بھی نہیں ہوں اور مجھے ایسے مرد بلکل بھی پسند نہیں ہے جو عورت کی عزت نہیں کرتے۔۔۔میں نے ہمیشہ بڑے پاپا کو ڈیڈ کو سب عورتوں کی عزت کرتے دیکھا ہے۔۔۔اور میری پرورش میرے باپ نے بلکل بھی ایسی نہیں کی کہ بنا غلطی کے میں سزا بھگتی رہوں۔۔۔آپ نے اپنے آپ کو میری نظروں میں بہت گرا لیا ہے معاذ۔۔۔!!!

سحر نے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے خود سے کہا آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کا چہرہ بھگو رہے تھے جن کو اس نے صاف کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

سحر نے سائیڈ ڈرا میں سے نیند کی گولیاں نکالیں اور ایک نیند کی گولی کو پانی کے ساتھ نگل لیا اور سونے کے لیے لیٹ گئ تھی۔۔۔۔اسے ابھی آرام کی ضرورت تھی درد سے اس کا سر پھٹ رہا تھا۔۔۔۔اور تھوڑی دیر بعد ہی سحر نیند کی وادیوں میں گم ہو گئ تھی۔۔۔۔

____

سر میں نے کبیر خان کے بارے میں سب کچھ معلوم کر والیا ہے۔۔۔۔!!! جون نے پر جوش انداز میں کہا۔۔۔

اور کبیر کے بارے میں معلوم کی گئ ساری معلومات اے ڈی کو بتانے لگا۔۔۔۔

جیسے جیسے جون اے ڈی کو کبیر کے بارے میں بتا رہا تھا اے ڈی کے چہرے پر مسکراہٹ آتی جا رہی تھی۔۔۔

بہت خوب۔۔۔۔!!! اے ڈی نے ساری بات سننے کے بعد کہا۔۔۔ اتنے میں اے جے بھی وہاں آ گیا تھا۔۔۔

اے ڈی یہ کبیر خان کون ہے جس کے ساتھ تم کام کرنے والے ہو۔۔۔۔؟؟؟؟

اے جے نے اے ڈی کی سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں نہیں وہ میرے ساتھ کام کرنے والا ہے ایکٹر ہے اور ڈر گز سپلائی کر تا ہے۔۔۔ کافی کام کا بندہ ہے میرے بہت کام آنے والا ہے۔۔۔۔!!! اے ڈی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

ہممم ٹھیک ہے اور آج میں فیکٹری جا رہا ہوں تم چلو گے مجھے آج ہی مال بھجوانا ہے۔۔۔۔!!! اے جے نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

نہیں آج مجھے کچھ کام ہے اور ہاں لوگوں کے باڈی کے پارٹس غائب ہونے کی خبریں بہت سر گرم ہے آج کل اس لیے زرا سنبھل کر کرنا جو بھی کرنا ہے۔۔۔۔!!! اے ڈی نے اے جے کو وارن کرے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم اس بات کی ٹینشن نالو اے ڈی آج تک کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ اس کام کہ پیچھے کس کا ہاتھ ہے آگے بھی معلوم نہیں ہو گا۔۔۔۔!!! اے جے نے ہنستے ہوئے کہا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

جون آج میری ٹائیگر کے ساتھ میٹنگ سیٹ کرو۔۔۔۔!!! اے ڈی نے جون کو کہا۔۔۔۔

اوکے سر اور کبیر خان کو پھر منع کر دوں وہ تو آتا ہی ہو گا۔۔۔۔!! جون نے کہا۔۔۔۔

نہیں پہلے میں کبیر خان سے بات کروں گا پھر ٹائیگر سے اس وقت دونوں ہی میرے لیے بہت اہم ہے۔۔۔۔!!! اے ڈی نے کہا۔۔۔

اوکے سر جیسا آپ چاہے۔۔۔۔!!! جون نے مودبانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

حجاب کے کمرے کی لائٹ بند تھی جب اسے اپنے بیڈ پر کسی اور وجود کا احساس ہوا تھا۔۔۔

حجاب نے اپنے دائیں طرف دیکھا تو کسی کالے سائے کو اپنے قریب دیکھ کر اس نے چلانے کے لیے اپنا منہ کھولا۔۔۔اور اس سے پہلے کہ اس کی چیخوں سے سارا کمرہ گونجتا اور سب لوگ اس کے کمرے میں آتے کالیا نے اپنا وزنی ہاتھ حجاب کے منہ پر رکھ دیا تھا اور سائیڈ والا لیمپ اون کیا تھا

حجاب نے کالیا کو دیکھا تو اسے تھوڑا حوصلہ ہوا تھا۔۔۔

تم۔۔۔؟؟؟

حجاب نے اپنے منہ سے کالیا کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے دبے دبے غصے میں کہا۔۔۔

ہائے میری بلبل تو جانتی ہے تیرے غصے کو میں نے کتنا مِس کیا۔۔۔!!! کالیا نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو جانتی ہے آج میں بہت خوش ہوں تو ٹھیک جو ہو گئی ہے ہائے میرا دل تو بھنگڑا ڈالنے کو کر رہا ہے۔۔۔۔!!!

کالیا نے آنکھوں میں شرارت لیے حجاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اسے غصے سے گھور رہی تھی۔۔۔۔

توڑ ڈال لو تم میری ٹانگ اگر ٹھیک ہوتی تو تمہیں کمپنی ضرور دیتی۔۔۔۔!!! حجاب نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

کوئی نہیں بلبل تو ٹھیک ہو جا پھر دونوں مل کے بھنگڑا ڈالے گے ٹھیک ہے۔۔۔۔؟؟ کالیا نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔۔۔

لیکن حجاب نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ اپنی آنکھوں سے کالیا کو گھورتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ہائے ظالم لڑکی آنکھوں سے مارنے کا ارادہ ہے تیرا

ہمیں تو پہلے ہی تیرا عشق مار چکا ہے ظالم حسینہ۔۔۔۔!!! کالیا نے شاعرانہ انداز میں کہا۔۔۔

تم یہاں سے جاؤ۔۔۔۔!!! حجاب نے غصے سے کہا۔۔۔

پہلے ایک بات تو بتا میں ایک دن کے لیے شہر سے باہر کیا چلا گیا تو نے اپنی کیا حالت بنالی

آج سے میری نظر چوبیس گھنٹے تیرے پر ہو گی

پھر کوئی عدنان جیسا کمینہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔۔۔!!! کالیا نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تم اسے جانتے ہو۔۔۔۔؟؟؟ حجاب نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

غنڈہ ہوں میری بلبل سارے غنڈوں کو جانتا ہوں۔۔۔۔!!! کالیا نے کہا۔۔۔

وہ تمھارا ساتھی ہے حجاب نے مشکوک انداز میں پوچھا۔۔۔۔؟؟؟؟

میرا کوئی آدمی میری بلبل پر نظر رکھنے کی غلطی نہیں کر سکتا حجاب بی بی۔۔۔!!! کالیا نے مسکرا کر کہا۔۔۔

تم نے کیا کیا اس کے ساتھ۔۔۔؟؟؟

حجاب نے پوچھا اسے اتنا تو سمجھ آ گیا تھا کہ عدنان کا انجام اچھا نہیں ہوا ہو گا کیونکہ اگر کالیا اسد کو برداشت نہیں کر سکتا تو عدنان نے تو حجاب کے ساتھ بتمیزی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مار دیا سالے کو اس نے میری بلبل کے ساتھ بتمیزی کرنے کی کوشش کی تھی کیسے میں آرام سے بیٹھ جاتا میں اب تو مجھے یہ نا کہنا ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا پولیس کے حوالے کر دینا چاہیے تھا یا کچھ بھی۔۔۔!!! کالیا نے مزاحیہ انداز میں کہا۔۔

میں نے کب ایسا کہا بلکہ تم نے بہت اچھا کام کیا

میں بہت خوش ہوں تم نے بہت اچھا کام کیا تمھیں تو انعام بھی ملنا چاہیے۔۔۔۔!!! حجاب نے خوشی سے کہا۔۔۔

اب کالیا کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ حجاب نے اس کی تعریف کی ہے یا طنز کیا ہے۔۔۔۔

بلبل سیدھی بات کیا کر مجھے یہ طنز سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔!!! کالیا نے اپنی جیب سے سگریٹ کا پیک نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

خبردار اگر یہاں تم نے اس منحوس چیز کو پیا تو دھکے دے کر روم سے نکال دوں گی۔۔۔۔!!!

حجاب نے غصے سے کالیا کو سگریٹ جلاتے ہوئے دیکھا تو کہا اسے سگریٹ سے پتہ نہیں کیوں چڑ سی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کالیا مزید کوئی فضول گوئی کرتا دروازہ نوک ہوا تھا۔۔۔۔ حجاب نے پریشان سے کالیا کی طرف دیکھا جو ابھی بھی آرام سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

پلیز جاؤ یہاں سے اگر کسی نے دیکھ لیا تو بہت مسئلہ ہو جائے گا۔۔۔!!! حجاب نے ہڑبڑاہٹ میں کہا۔۔۔

جا رہا ہو میری بلبل پریشان نا ہو میں جا رہا ہوں پھر سے آنے کے لیے۔۔۔!!! کالیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کھڑکی سے باہر کود گیا۔۔۔

حجاب نے سکون کا سانس لیا تھا اور دروازے سے باہر کھڑے انسان کو اندر آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

ماضی۔۔۔!!

التمش یہ تم نے کیا کیا ہے بیٹا تم نے اس آدمی کی جان کیوں لی ہے۔۔۔؟؟؟

نومی نے پریشانی سے اپنے سامنے کھڑے اپنے خوبرو بیٹے سے پوچھا۔۔۔جو آنکھوں میں غصہ لیے زمین پر پڑے آدمی کو گھور رہا تھا۔۔۔

ڈیڈ اس نے میری عشال کو ہاتھ لگانے کی غلطی کی تھی اور اس غلطی کی سزا موت ہے۔۔۔!!! التمش نے اس بار آرام سے جواب دیا۔۔۔

بیٹا تم نے قتل کیا ہے اب پولیس تمہیں پکڑ کر لے جائے گی مجھے کچھ کرنا ہو گا۔۔۔!!!

نومی نے خود سے کہا اور اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کیا۔۔۔

ڈیڈ یار کچھ نہیں ہوتا۔۔۔!!!! التمش نے سگریٹ جلاتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟؟؟نومی نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

آپ اے ڈی کو جانتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟التمش نے الٹا نومی سے سوال کیا۔۔۔۔

اس کا یہاں پر کیا ذکر۔۔۔۔؟؟؟نومی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

ڈیڈ میرا نام کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟التمش نے سگریٹ کو اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہیں پوچھا۔۔۔۔

التمش داد۔۔۔۔!!! نومی نے ناسمجھی سے کہا۔۔۔۔

اور تھوڑی دیر بات جب اسے بات سمجھ میں آئی تو اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔۔

التمش داد اس کا مطلب تم اے ڈی ہو۔۔۔۔؟؟؟نومی نے آہستہ آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا آج اس کے بیٹے نے اسے بہت بڑا جھٹکا دیا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ میں کچھ ایسا بننا چاہتا تھا کہ لوگ جب میرا نام سنے تو تھر تھر کانپے اور یہ بھی کہے کہ اے ڈی بہت ظالم انسان ہونے کے ساتھ ساتھ بے رحم اور کرائم کی دنیا کا بادشاہ بھی ہے اور دیکھیے آج سب لوگ مجھے جانتے ہیں مجھ سے ڈرتے ہیں پولیس جانتی ہے کہ جیتنے بھی برے کام اس شہر میں ہوتے ہیں ان سب میں میرا ہاتھ ہوتا ہے لیکن وہ مجھے پکڑ نہیں سکتے اور آپ نہیں جانتے ڈیڈ ان سب کاموں میں کتنا مزا ہے اور اس کام میں اس وقت سے ملوث ہوں جب میں بارہ سال کا تھا۔۔۔!!! اے ڈی نے مسکراتے ہوئے اپنا کارنامہ بتایا۔۔۔

بیٹا تم نے ہمیں کیوں نہیں یہ سب بتایا۔۔۔؟؟؟ نومی نے پوچھا۔۔۔

ڈیڈ آپ اور موم کے پاس میرے لیے وقت ہی کہاں ہوتا تھا اس لیے جو میرے دل میں آیا میں نے وہی کیا اور میں اپنے کام سے بہت خوش ہوں۔۔۔!!! اے ڈی نے بات کو ختم کرتا ہوئے کہا۔۔۔

نومی کا دھیان دوبارہ اس آدمی کی طرف گیا جیسے اے ڈی مار چکا تھا لیکن اب وہاں پر وہ آدمی نہیں تھا اور وہ جگہ بھی صاف تھی نومی نے حیرانگی سے اے ڈی کی طرف دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

التمش میں بھی برا ہوں مانتا ہوں میں نے بھی بہت برے کام کیے ہیں لیکن آج تک کسی کی جان نہیں لی بیٹا تم یہ سب چھوڑ دوں یہ غلط ہے۔۔۔۔!!! نومی نے اے ڈی کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

ڈیڈ یہ کام اب میں نہیں چھوڑ سکتا اور اگر میرے کام میں کسی نے دخل اندازی کرنے کی کوشش کی تو اس کی بھی جان لے لوں گا پھر چاہے وہ میرا باپ ہی کیوں نا ہو۔۔۔۔!!!! اے ڈی نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

پیچھے نومی نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

معاذ اپنے روم میں آیا تھا تو سحر اس کے بیڈ پر بے خبر سو رہی تھی۔۔۔۔

معاذ واشروم چلا گیا تھا جب باہر آیا تو سحر بھی اٹھ گئ تھی۔۔۔۔

تم گھر والوں سے بات کروں گی کہ تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔!!!

معاذ نے سحر کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ سحر نے معاذ کی بات پر مڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

شادی سے مسئلہ کس کو ہے مسٹر معاذ احمد۔۔۔۔؟؟؟ سحر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

لیکن معاذ کچھ نہیں بولا تھا بس سحر کے چہرے کو تکتا جا رہا تھا سحر کی سرخ آنکھیں اس بات کی گواہی دے رہی تھیں کہ وہ رات روتی رہی ہے۔۔۔

کوئی بات نہیں میں بتا دیتی ہوں۔۔۔۔!!! سحر کو جب معاذ کی طرف سے کوئی جوب نا ملا تو خود ہی بات کو جاری رکھا۔۔۔

شادی سے مسئلہ آپ کو ہے تو اگر آپ اتنے ہی غیرت مند ہے تو خود اپنی فیملی خود ہی بات کریں۔۔۔۔ میرے کاندھے پر بندوق رکھ کر نا چلائیں

اور اگر آپ مجھے معصوم سی لاچار سی لڑکی سمجھتے ہیں مسٹر تو یہ آپ کی بہت بڑی غلط فہمی ہے جسے جتنا جلدی ہو سکے دور کر لیں۔۔۔۔

میں آپ کے ظلم بلکل بھی برداشت نہیں کروں گی۔۔۔۔!!!

اور دوسری بات مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے کب مجھے کہا کہ آپ کسی اور کو پسند کرتے ہیں اگر مجھے معلوم ہوتا تو آپ جیسے انسان سے شادی کرنا تو دور میں آپ کی طرف دیکھنا بھی گوارا نا کرتی۔۔۔۔!!!

بہر حال اب جو ہونا تھا ہو گیا مسئلہ آپ کو ہے تو بات بھی آپ اپنے گھر والوں سے کرے گے میں کچھ دنوں کے لیے وائٹ پیلس جا رہی ہوں۔۔۔۔ میری واپسی تک سوچ لیجیے گا کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔۔۔۔؟؟؟ سحر نے تحمل سے ساری بات معاذ کو کہی تھی۔۔۔۔

اس وقت سحر کی آنکھیں کی بھی جزبے سے پاک تھیں۔۔۔۔

کل بولنے کی باری معاذ کی تھی اور آج سحر نے اپنی باتوں سے بہت کچھ معاذ کو باور کروادیا تھا۔۔۔

معاذ کو لگا تھا کہ وہ سحر سے رشتہ ختم کرنے کا کہے گا اور وہ کر بھی دے گی لیکن یہاں تو سب کچھ الٹا ہوتا ہوا نظر ارہا تھا۔۔۔

سحر نے الماری سے اپنے کپڑے نکالے اور فریش ہونے چلی گئ۔۔۔

معاذ ابھی بھی شوکڈ سا کھڑا تھا اسے بیوی بھی اس کی ٹکر کی ملی تھی۔۔۔

____

سر ٹائیگر نے کہا ہے وہ رات کو فری ہے اور اگر اے ڈی کو مجھ سے کوئی کام ہے تو میری جگہ آنا ہو گا۔۔۔!!! جون نے ٹائیگر کی بات اے ڈی کو بتائی۔۔۔

اوکے اس وقت ہمیں ٹائیگر کی ضرورت ہے اس لیے اسے کہہ دو۔۔۔اے ڈی کو کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ رات آٹھ بجے آئے گا۔۔۔!!! اے ڈی نے سنجیدگی سے کہا۔۔

اوکے سر اور کبیر خان آگیا ہے۔۔۔!!!! جون نے کبیر کے آنے کی اطلاع دی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد کبیر خان کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنے ہال میں اپنی شاندار پرسنلٹی کے ساتھ داخل ہوا تھا۔۔۔

اس کی پرسنلٹی ایسی تھی کہ اے ڈی جیسا انسان بھی متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکا تھا۔۔۔

اے ڈی صاحب تو آپ نے میرے بارے میں سب معلوم کر لیا۔۔۔؟؟؟

کبیر نے سامنے رکھے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھتے پوچھا۔۔۔

اے ڈی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

اے ڈی کسی پر بھی اتنی جلدی بھروسہ نہیں کرتا کبیر خان اور اپنا کاروبار بھی ایسا ہے کہ ہر ایک کے بارے میں معلوم کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔!!! اے ڈی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اے ڈی کی بات سن کر کبیر بھی ہنس پڑا تھا اسے یقین تھا کہ اے ڈی اس کے بارے میں معلومات اکٹھی ضرور کرے گا اور ویسا ہی ہوا تھا۔۔۔۔

پھر دونوں اپنے کام کے مطلق بات کرنے لگے تھے۔۔۔۔

اے جے لوگوں کو اغوا کر کے ان کے باڈی کے پارٹس کو فروخت کرتا تھا اور اس میں اس کا ساتھ اے ڈی دیتا تھا۔۔۔۔

اے جے کچھ لاشوں کو تو جلا دیتا تھا اور کچھ کو دریا میں پھینک دیتا تھا۔۔۔

اے جے اپنی فیکٹری جا رہا تھا جہاں پر وہ یہ سب کام کرتا تھا۔۔۔

جب اس کی گاڑی کے سامنے ایک تیز رفتار سے چلتی ہوئی گاڑی آئی تھی۔۔۔

اگر اے جے بریک نا لگاتا تو بہت برا ایکسیڈنٹ ہو سکتا تھا۔۔۔اے جے جب بھی فیکٹری جاتا تھا تو اکیلا ہی جاتا تھا اور گاڑی بھی خود ڈرائیو کرتا تھا۔۔۔

اے جے غصے میں گاڑی سے باہر نکلا تھا اور سامنے کھڑے ٹائیگر کو دیکھ کر ایک پل کے لیے گھبرا سا گیا تھا۔۔۔

تم کون ہو۔۔۔؟؟؟اے جے نے اپنی گھبر اپر قابو پاتے ہوئے ٹائیگر سے پوچھا۔۔۔

اوئے تو تو پہلے سے بھی زیادہ بڈھا ہو گیا ہے

اور تو میرے کو نہیں جانتا۔۔۔؟؟؟ کوئی مسئلہ نہیں ابھی میں تیرے کو یاد کروا دیتا ہوں۔۔۔!!! ٹائیگر نے اے جے کی طرف بڑھتے ہوئے تمسخرانہ انداز میں کہا۔۔۔

تو نا بیٹھا بیٹھا اور حرام کا مال کھا کر بہت موٹا ہو گیا ہے۔۔۔ میرے کو نا تیرا بہت خیال ہے

اس لیے میرے بھیجے نے سوچا آج تجھے تھوڑی سی واک ہی کروا دوں۔۔۔!!! ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اپنے ایلکس کو آواز دی جو گاڑی میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

اور پھر گاڑی سے باہر آیا تھا اے جے کے تو پسینے چھوٹ گئے تھے اسے ٹائیگر کے ارادے اچھے نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔

توبھاگے گا اور میرا ایلکس تیرے پر نظر رکھے گا کہی تو رک نا جائے۔۔۔اور یہ تیری سزا ہے چھوٹی سی جو تونے اُس بچی کے ساتھ کیا۔۔۔اور اپنی یہ چھوٹی سی عقل میں میری بات بیٹھالے ابھی تیرا وقت نہیں آیا۔۔۔ورنہ جو تو کام کرتا ہے اور جو تونے اُس معصوم بچی کے ساتھ درندگی دکھائی تیری موت بہت بھیانک ہو گی۔۔۔!!! ٹائیگر نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔۔

اس کا دل کر رہا تھا ابھی اس درندے کی جان لے لے لیکن ابھی اسے اے جے زندہ چاہیے تھا۔۔۔

چل بھاگ اور جس جگہ تو رو کا ایلکس تجھے چیڑ پھاڑ کر دے گا ہاں ایک بات کی گارنٹی دیتا ہوں اگر تو بھاگتا رہا تو یہ تیری جان بخش دے گا۔۔۔!!!

ٹائیگر نے ایلکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے احسان کرنے والے انداز میں کہا جو اپنی خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

تم نے میرے بیٹے کی جان لی ہے اور اب تم مجھے بھی مارنا چاہتے ہو ایسا ہر گز نہیں ہو گا۔۔۔!!! اے جے نے غصے سے کہا۔۔۔

دیکھا یاد آ گیا نا میں کون ہوں اور تیرا بیٹا وہ تیری ناجائز اولاد اسی کی بات کر رہا ہے نا تو۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے سوچنے والے انداز میں کہا۔۔۔

اے جے کو ٹائیگر کی بات سن کر حیرانگی ہوئی تھی کیونکہ ٹائیگر اے جے کی سوچ سے بھی زیادہ اسے جانتا تھا۔۔۔

دیکھ اے جے میرے پاس وقت نہیں ہے ورنہ میں ضرور تیرے سارے سوال کے جواب دیتا اب مرنے والے کی آخری خواہش تو میں پوری کر سکتا ہوں۔۔۔!!! ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

بھاگ۔۔۔!!! اس بار ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

اور اے جے جانتا تھا اگر اس نے ٹائیگر کی بات نا مانی تو اس کا پالتو یہی اسے مار ڈالے گا اے جے نے وہاں سے دوڑ لگا دی تھی۔۔۔۔

ٹائیگر نے اس کی پھرتی دیکھ قہقہہ لگایا تھا پوری سنسان روڈ پر اس کا قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔۔

ایلکس اسے ڈرانا ہے ابھی ہم اس کی جان نہیں لے سکتے اب تم جاؤ اس کے پیچھے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے ایلکس کو کہا اور پھر اپنی گاڑی میں بیٹھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

____

(ماضی)

التمش تم کام کیا کرتے ہو۔۔۔۔؟؟؟

عشال نے کافی کا کپ التمش کو پکڑاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

یار تمہیں بتایا تو تھا۔۔۔!!! التمش نے عشال کو اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے پیار سے کہا۔۔

مجھے سچ بتاؤ التمش داد مجھے معلوم ہے وہ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔!!! عشال نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

یار میں تم سے کبھی جھوٹ بولتا۔۔۔!!! التمش نے عشال کے بالوں کی لٹ کو چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

عشال تمہیں معلوم ہے تم کتنی خوبصورت ہو۔۔۔؟؟؟؟! التمش نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے معلوم ہے اگر تم نا بھی بتاتے تو پھر بھی مجھے معلوم تھا۔۔۔!!! عشال نے اک ادا مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

میں آج ہی ساسوماں سے رخصتی کی بات کرتا ہوں۔۔۔!!! التمش نے مسکراہٹ دبا کر کہا اور وہ جانتا تھا کہ عشال کا کیا جواب ہو گا۔۔۔

التمش ابھی تو میں چھوٹی ہوں اور ابھی مجھے بہت سارا پڑھنا بھی ہے۔۔۔۔!!!

نکاح بھی تمھاری ضد پر ہوا تھا اور اب رخصتی میری مرضی سے ہو گی۔۔۔۔!!! عشال نے اپنی پرانی بات کو دہراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یار اب تم اتنی بھی چھوٹی نہیں ہو ویسے تمھاری عمر کتنی ہیں۔۔۔۔؟؟؟؟

التمش نے آنکھوں میں شرارت لیے پوچھا۔۔۔۔

مسٹر لڑکیوں سے ان کی عمر نہیں پوچھتے اوکے۔۔۔۔!! عشال نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

التمش نے عشال کی بات سن کر قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

اے ڈی جب بھی عشال کے ساتھ ہوتا تو کوئی بھے اسے دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی بے رحم اے ڈی ہے۔۔۔۔!!!

کبیر یار وہ لڑکی مجھے دوبارہ نظر نہیں آئی اب مجھے کہاں ملے گی وہ لڑکی۔۔۔؟؟؟ برہان نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

یہاں ہے وہ لڑکی لے لو آ کر۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے اپنے والٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہوئے کہا۔۔۔

برہان نا سمجھی سے کبیر کی طرف دیکھا رہا تھا جیسے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو کہ کبیر کیا کہنا چاہ رہا ہے لیکن جب اسے کبیر کی بات سمجھ میں آئی تو اس کا منہ بن گیا تھا۔۔۔

تم میرا مزاح بناتے ہو کبیر تم دوست نہیں دشمن ہو میرے۔۔۔!!! برہان نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔۔

یار دنیا میں ہزاروں لڑکیاں ہیں وہ نہیں تو تجھے کوئی اور کوئی مل جائے گی۔۔۔!!!

کبیر نے حوصلہ دیتے ہوئے کہا لیکن شرارت ابھی بھی اس آنکھوں میں برقرار تھی۔۔۔

مجھے ہزاروں لڑکیوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے کبیر خان مجھے صرف وہی لڑکی پسند آئی ہے۔۔۔!!!!
برہان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

اگر وہ شادی شدہ ہوئی تو۔۔۔؟؟؟

کبیر نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا اسے لگا تھا کہ برہان مزاح کر رہا ہے لیکن وہ تو کچھ زیادہ ہی سیریس تھا اس لڑکی کے معاملے میں جسے صرف اس نے ایک بار دیکھا تھا۔۔۔

شاید محبت ایسی ہی ہوتی ہے لیکن کبیر ابھی محبت لفظ سے آشنا نہیں تھا۔۔

اسے دیکھ کر لگتا تو نہیں ہے کہ وہ شادی شدہ ہے۔۔۔۔بہت چھوٹی لگی تھی مجھے اور اگر وہ شادی شدہ ہوئی بھی تو ایک بار اپنے دل کی بات ضرور اسے کہوں گا آگے اس کی مرضی پھر وہ چاہیے مجھے ریجیکٹ بھی کر دے فرق نہیں پڑتا کم از کم اتنا تو حوصلہ ہو گا میں نے اپنے دل کی بات تو بتادی نا اسے۔۔۔۔!!! برہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کبیر بہت غور سے برہان کی باتوں کو سن رہا تھا اس نے کبھی بھی برہان کو اتنا سنجیدہ نہیں دیکھا تھا جتنا وہ آج تھا۔۔۔۔

تو پھر میں یہی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ میرے دوست کو وہ لڑکی عطا کر دے جس کا وہ خواہش مند ہے۔۔۔۔!! کبیر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

آمین۔۔۔!! برہان نے بھی ہنس کر کہا۔۔۔

____

مجھے لگتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے میرے گناہوں کی سزا دے رہا ہے۔۔۔!!

میرا بیٹا غلط کاموں میں پڑ چکا ہے جو میں نے میر کی بیٹی کے ساتھ کیا وہ مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔!!!

پتہ نہیں اب وہ زندہ بھی ہو گی کہ نہیں۔۔۔؟؟؟

نومی اپنی سوچوں میں الجھا ہوا بیٹھا تھا جب سے اسے معلوم ہوا تھا کہ التمش ہی اے ڈی ہے اسے بہت دکھ ہوا تھا۔۔۔

اگر تم زندہ ہوئی تو میں تمھیں ضرور تلاش کر لوں گا

اور اب سب سے پہلے مجھے میر کو بھی بتانا ہو گا وہ مجھے جو بھی سزا دے گا مجھے منظور ہو گی اس طرح ہو سکتا ہے میں اپنے گناہوں کا کچھ ازالہ کر سکوں۔۔۔!!

نومی نے رنجیدگی سے کہا نومی نہیں جانتا تھا جس کو وہ ڈھونڈ رہا ہے وہ اس کے قریب ہی ہے۔۔۔۔

____

(حال)

سحر وائٹ پیلس آئی تھی اور یہاں آتے ہی وہ اپنا دکھ بھول گئی تھی۔۔۔۔

اپنی ماں کو خوش دیکھ کر اس نے کسی کو بھی معاذ کے بارے میں بتانا بہتر نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔

زارا نے زید کے ساتھ شاپنگ جانے کا سوچا تھا اور سحر کو بھی اپنے ساتھ آنے کا کہا تھا سحر نے منع کیا لیکن زارا نہیں مانی۔۔۔۔

زارا کو خوش دیکھ کر سحر بہت خوش ہوئی تھی زارا چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ لیے سب سے مل رہی تھی سب نے اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی تھی۔۔۔

زارا سے زیادہ خوش تو زید تھا زید نے سحر سے معاذ کا پوچھا تھا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ شاپنگ کرنے آجائے لیکن سحر نے بہانہ بنادیا تھا کہ وہ بزی ہے۔۔۔

سحر اور زارا شاپنگ کر رہی تھی زید کو ایک اہم کال آئی تھی اس لیے وہ دونوں کو ایک شاپ پر چھوڑ کر کال اٹینڈ کرنے گیا تھا۔۔۔

جب اچانک سحر کو ایسا لگا جیسے اس نے شاپ کے باہر معاذ کو دیکھا ہو۔۔۔

نہیں معاذ یہاں کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟

سحر نے خود کی سوچ کو جھٹکتے ہوئے کہا اور دوبارہ کپڑوں کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

سحر یہ اتنے اچھے نہیں ہے اور ان کے پاس کلر بھی نہیں ہے ہم ساتھ والی شاپ پر دیکھ لیتے ہیں ہو سکتا ہے وہاں پر وہ کلرز ہوں جو مجھے چاہیے۔۔۔۔!!! زارا نے سحر کو کہا۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔!! سحر نے کہا اور دونوں ساتھ والی شاپ میں چلی گئیں۔۔۔۔

اکسکیوزمی کیا آپ میری تھوڑی سی ہیلپ کر دے گی۔۔۔۔؟؟ زوبیا نے سحر اور زارا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

جی بلکل بتائیے ہم آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔۔۔۔؟؟ زارا نے مسکرا کر کہا۔۔۔

دراصل مجھے نا اپنی شادی کے لیے ڈریس سیلیکٹ کرنا ہے اور مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کون سا والا لوں تو کیا آپ میری مدد کریں گی۔۔۔؟؟؟زوبیا نے اپنی پریشانی دونوں کو بتاتے ہوئے کہا۔۔

کوئی مسئلہ نہیں ہے ان سب معاملات میں اس کی چوائس بہت اچھی ہیں یہ آپ کی مدد کرے گی۔۔۔!!! زارا نے مسکراتے ہوئے سحر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہوئے کہا۔۔۔

سحر زوبیا کے ساتھ چلی گئی تھی اور اس نے بلڈ کلر کا لہنگا پسند کیا تھا جس پر لونگ شرٹ تھی لہنگے پر اور ڈوپٹے پر گولڈن کلر کا بہت خوبصورت کام ہوا تھا اور یہ لہنگا زوبیا کو بھی بہت پسند آیا تھا۔۔۔

تھینک یو سو مچ یہ سچ میں بہت خوبصورت ہے سچ میں آپ کی چوائس بہت الگ ہے سب سے۔۔۔!!! زوبیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور سحر کا شکریہ ادا کر کے پیمنٹ کرنے چلی گئی۔۔۔

اس سے پہلے سحر شاپ سے باہر نکلتی معاذ اسے شاپ میں داخل ہوتے ہوئے نظر آیا تھا۔۔۔ سحر کے قدم وہی پر رک گئے تھے زارا پہلے ہی شاپ سے باہر جا چکی تھی۔۔۔

سحر شاپ کے اس حصے میں کھڑی تھی جہاں پر معاذ کی نظر نہیں جاسکتی تھی لیکن سحر کو زوبیا اور معاذ دونوں نظر آرہے تھے۔۔۔۔شاپ کیپر نے سوٹ معاذ کو پکڑایا تھا۔۔۔

زوبیا نے مسکراتے ہوئے معاذ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور دونوں مسکراتے ہوئے شاپ سے نکل گئے تھے۔۔۔ سحر کی آنکھیں اشک بہا رہی تھیں لیکن اسے کوئی ہوش نہیں تھا کہ اس وقت کہاں کھڑی ہوئی ہے۔۔۔۔

ہوش کی دنیا میں تو اسے زارا کی آواز لائی تھی۔۔۔

سحر تم ٹھیک ہو تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟ زارا نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔

زارا پلیز مجھے گھر جانا ہے۔۔۔!! سحر نے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔

اچھا ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں۔۔۔!!! زارا نے کہا۔۔۔

ایم سوری زارا میری وجہ سے آپ لوگوں کوئی بات نہیں سحر ہمارے لیے تم زیادہ ضروری ہو اس لیے پلیز تم پریشان نا ہو۔۔۔۔!!! زارا نے سحر کی بات کو کاٹ کر پیار سے کہا اور پھر دونوں شاپ سے باہر نکل گئی تھیں۔۔۔

اسد نے بہت مشکل سے زوبیا کو منایا تھا وہ ایک شرط پر مانی تھی کہ اسد اس کے ساتھ نکاح کرے گا۔۔۔

اور اسد کو بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا اس لیے اس نے ہاں کر دی تھی اور اب دونوں شاپنگ کرنے آئے تھے۔۔۔۔

شام آٹھ بجے اے ڈی ٹائیگر کے اڈے پر آیا تھا جو بیٹھا بریانی کھا رہا تھا۔۔۔۔

آؤ آؤ اے ڈی بریانی کھالو یار بہت مزے کی ہے تیرے مہنگے سے مہنگے کیا کہتے ہیں جو کھانا بناتا ہے۔۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

مٹی ڈالو جو بھی ہو اس نے بھی اسی بریانی نہیں بنائی ہو گی جیسی اس شیدے نے بنائی ہے۔۔۔!!!

ٹائیگر نے اے ڈی کو دیکھا تو اسے بھی بریانی کھانے کی دعوت دی اور ساتھ اپنی بریانی کی تعریف کرنا بھی نہیں بھولا تھا۔۔۔

شکریہ۔۔۔!!!

اے ڈی نے سنجیدگی سے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔۔اور ٹائیگر کو دیکھنے لگا تھا اور ٹائیگر کے کھانے کا انداز ایسا تھا کہ اب اے ڈی کو الجھن ہونے لگی تھی۔۔۔اس لیے اس نے چہرے کا رخ تب کر لیا تھا۔۔۔

اگر اے ڈی کو اس کی ضرورت نا ہوتی تو کبھی بھی اس کے پاس نا آتا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر بھی اے ڈی کے سامنے آ کر بیٹھ گیا تھا تو اے ڈی نے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔

میں چاہتاہوں کہ تم بیسٹ کو مارنے میں میرا ساتھ دو جو تم چاہو گے تمہیں ملے گا لیکن بیسٹ کو مارنا ہو گا۔۔۔!!! اے ڈی نے تھوڑا آگے کو جھکتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

تیرے کو کیا لگتا ہے بیسٹ دودھ پیتا بچہ ہے وہ بیسٹ ہے بیسٹ اسے مارنا اتنا آسان کام نہیں ہے اور میری تو کوئی دشمنی نہیں ہے بیسٹ سے پھر میں کیوں تمھاری بات مان کر بیسٹ سے دشمنی مول لوں۔۔۔؟؟؟

اگر ہمارے وار سے وہ بچ جاتا ہے اگر کیا میرے کو یقین ہے وہ بچ جائے گا۔۔۔؟؟

اگر وہ بچ گیا نا پھر ہم دونوں کا بچنا ناممکن ہو گا۔۔۔!!! ٹائیگر نے اے ڈی کو حقیقت بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

تم بتاؤ تم میرا ساتھ دوں گے یا نہیں۔۔۔؟؟ اے ڈی نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

میں ٹائیگر ہوں اور میرے کو جو حکم دیتا ہے اسے میں زندہ نہیں چھوڑتا اور ٹائیگر کی جس بندے سے دشمنی ہوتی ہے وہ صرف اس کی ہی جان لیتا ہے

اور میرا بیسٹ کو مارنے کا کوئی ایسا ارادہ نہیں ہے۔۔۔۔!!!

کیونکہ ناتو وہ میرے کام میں دخل اندازی کرتا ہے اور نا میں اس کے کام میں دخل اندازی کرتا ہوں تو کیوں میں یہ کام کر کے اسے اپنے لیے خطرہ بناؤ۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو اس کا مطلب تم اس کام میں میرا ساتھ نہیں دو گے۔۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے عام سے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

بلکل۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے کہا۔۔۔۔

اوکے ٹائیگر اب تم دیکھنا تم خود چل کر میرے پاس آؤ گے اور میرا کام کرو گے۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے مسکراتے ہوئے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ٹائیگر اے ڈی کی پشت کو گھور رہا تھا۔۔

کمینہ سمجھتا کیا ہے یہ خود کو صرف ایک شکل ہی ہے اس کے پاس باقی تو کسی کام کا نہیں ہے سارا میرے موڈ کا ستیاناس کر دیا اس اے ڈی کے بچے نے۔۔۔!!! ٹائیگر نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

اوئے شیدے یہ اے ڈی کا بچہ آگیا تھا میرے کو بریانی لا کے دے۔۔۔!!! ٹائیگر نے شیدے کو آواز دیتے ہوئے کہا۔۔۔

جون کالیا کو اغوا کرو مجھے کالیا رات تک اے ڈی پلازہ میں چاہیے۔۔۔!!!

اے ڈی نے غصے سے سامنے کھڑے جون کو کہا جو آنکھوں میں حیرانگی لیے اے ڈی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جون۔۔۔!!! اے ڈی نے جون کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

یس سر کام ہو جائے گا۔۔۔!!

اور ہاں نور کا پتہ کرو وہ کہاں پر ہے اور کس کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے۔۔۔؟؟؟

سر اگر ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ میڈم کہاں پر ہے تو آپ اس کے شوہر کے ساتھ کیا کریں گے۔۔۔!!! جون نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔

کیا کروں گا اس کمینے انسان کی جان لے لوں جس نے میری سنو وائٹ کے ساتھ نکاح کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔!!

اے ڈی نے مڑتے ہوئے کہا اور سیڑھیوں کی طرف اپنے قدم بڑھا دیے۔۔۔۔!!!

اب میں کیا بتاؤ آپ کو سر کہ کبیر خان سے ہی نور میڈم کا نکاح ہوا ہے۔۔۔۔!!!

یہ بات جون کو اسی دن معلوم ہو گئ تھی جس دن اے ڈی نے کبیر کے بارے معلوم کرنے کا کہا تھا۔۔۔۔ لیکن جون نے اے ڈی کو نہیں بتایا تھا لیکن اب اے ڈی کو پتہ نہیں کیسے نور کے نکاح کا معلوم ہو گیا تھا۔۔۔۔

کبیر گھر آیا تو اسے نور کہی نظر نہیں آئی تھی اسے کچھ عجیب سا لگا تھا جو کبیر نور کے ساتھ کر کے گیا تھا اگر غصے میں وہ گھر سے نکل گئ ہوئی تو یہ خیال ہی کبیر کے لیے جان لیوا تھا۔۔۔۔

کبیر نے دونوں کمروں میں دیکھ لیا تھا نور وہاں بھی نہیں تھی اس نے کچن میں دیکھا تو وہ وہاں بھی نہیں تھی۔۔۔۔

کہا چلی گئ یہ لڑکی۔۔۔؟؟؟

امید کرتا ہوں نور کبیر خان تم نے گھر سے باہر قدم نا نکالا ہو۔۔۔!!! کبیر نے ٹہلتے ہوئے کہا۔۔

میں نے واشروم میں تو دیکھا نہیں ہے ہو سکتا ہے نور واشروم میں ہو۔۔۔؟؟؟

کبیر کے دماغ میں خیال آیا تو پہلے اپنے روم کا واشروم چیک کیا لیکن نور وہاں بھی نہیں تھی

کبیر دوسرے کمرے میں گیا تو اسے آئینے کے سامنے نور کھڑی نظر آئی تھی شاید وہ ابھی شاور لے کر نکلی تھی اس لیے اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا نور کو صحیح سلامت دیکھ کر کبیر نے شکر کا سانس لیا تھا۔۔۔

نور ایک ہاتھ سے اپنے بالوں کو بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

کبیر دروازے سے ٹیک لگائے سینے پر ہاتھ باندھے نور کو جدوجہد کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس کی نظر بار بار بھٹک کر نور کے ہاتھ کے زخم کی طرف جا رہی تھی جو اس کا ہی دیا ہوا تھا۔۔۔

جب نور کو اپنی پشت پر کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا تھا نور نے مڑ کر دیکھا تو دروازے کے پاس کبیر کھڑا تھا نور نے ایک نظر کبیر کو دیکھا اور پھر اپنے کام میں بزی ہو گئ تھی۔۔۔

نور کا کبیر کو اگنور کرنا پتہ نہیں کیوں اسے برا لگا تھا۔۔۔

کبیر چھوٹے چھوٹے قدم بھرتے ہوئے نور کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

نور نے چشمہ نہیں لگایا ہوا تھا اس کی سبز بڑی بڑی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

کبیر نے نور کو بازو سے پکڑ کر اس کا رخ خود کی طرف کیا تھا۔۔

نور نے اپنا زخمی ہاتھ کبیر کے سینے پر رکھ کر دونوں کے درمیان فاصلہ برقرار رکھنے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی تھی جسے کبیر نے ناکام بنا دیا تھا اور نور کو کمر سے پکڑ کر مزید اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

دونوں میں فاصلہ نا ہونے کے برابر تھا دونوں ایک دوسرے کے دل کی دھڑکن کو با آسانی سن سکتے تھے۔۔۔

کبیر بہت غور سے نور کی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

کبیر نے اپنی دو انگلیوں سے نور کی ٹھوڑی کو اونچا کیا تھا جو چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

تمہارا چشمہ کہاں ہے۔۔۔؟؟ کبیر نے نور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ رہے تھے۔۔۔

کبیر کی آنکھوں میں ایسا کچھ ضرور تھا کہ نور زیادہ دیر تک ان میں دیکھ نہیں سکی تھی اور اس لیے پھر سے اس نے اپنی نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔۔

کبیر کو نور کی یہ ادا بہت اچھی لگی تھی آج تک کبیر جن بھی لڑکیوں سے ملا تھا وہ بہت بولڈ تھیں لیکن نور معصوم تھی اُن جیسی بلکل بھی نہیں تھی آج کبیر کے دل نے یہ بات تسلیم کر لی تھی۔۔۔

وہ ٹوٹ گئ ہے۔۔۔۔۔!!! نور نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

جاؤ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔!!! کبیر نے نور کو چھوڑتے ہوئے کہا اور خود تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

نور کی معصومیت کبیر کو بھکنے پر مجبور کر رہی تھی لیکن کبیر خان بہکنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

نور حیران سی کھڑی کبیر کو دیکھ رہی تھی جیسے کبیر خان کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو کہ آخر کبیر خان چاہتا کیا ہے۔۔۔۔

زیادہ خوش فہمی ناپال لینا کہ مجھے تمھاری پرواہ ہے یہ سب میں اپنے گھر والوں کے لیے کر رہا ہوں کیونکہ مجھے انہیں جواب دینا ہے اور اگر تم مر مُر گئ تو کیا کہوں گا میں گھر والوں کو۔۔۔۔؟؟؟ کبیر نے آنکھوں میں سرد پن لیے کہا۔۔۔۔

تو پھر میں دعا کروگی کہ میں جلدی مر جاؤ اور میری موت میں آپ کا نام نا آئے پھر آپ کو کسی کو بھی جواب نہیں دینا پڑے گا اور ناہی میری پرواہ کرنی پڑے گی۔۔۔۔!!! نور نے بھاری آواز میں کہا اور کمرے سے نکل گئ۔۔۔۔

کبیر خان حیران سا کھڑا تھا آج پھر نور اپنی عمر سے بڑھ کر کبیر کو بات کہہ کر چلی گئ تھی اور ایسا بنا بھی اسے کبیر خان نے تھا۔۔۔۔

نور کی آنکھیں میں تکلیف دیکھ کر آج پہلی بار کبیر کو بھی تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔

دونوں اس بات سے بے خبر تھے کہ کبھی کبھار زبان سے نکلی ہوئی بات جلدی قبول ہو جاتی ہے اور شاید یہ وقت بھی قبولیت کا تھا۔۔۔

لیکن دونوں اس بات سے بے خبر تھے اگر کوئی جانتا تھا کہ اگے کیا ہونے والا ہے تو وہ صرف اوپر والا تھا۔۔۔

زارا نے زید کو یہی بتایا تھا کہ سحر کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور زید نے مزید کوئی سوال نہیں پوچھا تھا شاپنگ سے زیادہ ضروری سحر کی صحت تھی۔۔۔

اور سحر کی شکل دیکھ کر بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔کمرے میں آتے ہی سحر زارا کے گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔

سحر نے سوچا تھا کہ وہ معاذ کے بارے میں نہیں سوچے گی لیکن آج اپنے شوہر کو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر اس کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

سحر کیا ہو گیا ہے تمھاری طبعیت خراب ہو جائے گی پلیز مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟

زارا نے سحر کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

زارا وہ معاذ کسی اور کو پسند کرتے ہیں۔۔۔؟؟؟ سحر نے ہچکی لیتے بات مکمل کرتے ہوئے کہا اور پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔

سحر تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی یہ شادی اس کی مرضی سے ہوئی ہے۔۔۔!!! زارا نے پریشانی سے کہا۔۔۔

نہیں انہوں نے مجھے خود بتایا ہے وہ کسی اور کو پنس کرتے ہیں۔۔۔!!! سحر نے روتے ہوئے کہا۔۔

سحر یہ تمھاری کلائیوں کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟؟

زارا کی نظر جب سحر کی کلائیوں پر پڑی تو بے تابی سے اس نے سحر کے ساتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

سحر خاموش نظروں سے زارا کو دیکھتی رہی تھی

زارا کو سحر اس وقت وہ سحر تو بلکل بھی نہیں لگ رہی تھی جو سب کے چہروں پر ہنسی کا باعث بنتی تھی۔۔۔۔

تم نے کچھ کھایا ہے یا ایسے ہی بھوکی آ گئی ہو۔۔۔۔؟؟؟

زارا نے سحر کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے پوچھا کیونکہ وہ کسی بھی سوال کا جواب نہیں دے رہی تھی بس روئی جا رہی تھی۔۔۔۔

سحر پلیز چپ کر جاؤ ورنہ میں ابھی معاذ سے بات کروں گی اور پھر دیکھا جائے گا جو بھی ہو گا معاذ اتنا ظالم نکلے گا میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔۔!!!

زارانے بے یقینی کی ملی جلی کیفیت میں کہا۔۔۔

نہیں زارا تم کسی سے کچھ نہیں کہوں گی مجھے اپنے اللہ پر پورا بھروسہ ہے اور مجھے یقین ہے وہ کبھی بھی میرے ساتھ برا نہیں ہونے دے گا۔۔۔!!! سحر نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے یقین سے کہا۔۔۔

تم یہی بیٹھو میں کھانا لاتی ہوں پھر دونوں مل کر کھائے گے ٹھیک ہے اب رونا نہیں ہے اوکے۔۔۔۔!!! زارانے پیار سے کہا۔۔۔۔

سحر نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں تھی ابھی اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔۔

سحر کو بہت تیز بخار ہو گیا تھا اریبہ بہت پریشان تھی اور جب اسے معلوم ہوا تھا تو اُسی وقت وائٹ پیلس آئی تھی زارا سحر کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اریبہ نے معاذ کو کال کر کے سحر کے بارے میں بتایا تھا اور اسے ابھی وائٹ پیلس میں آنے کا کہا تھا اور مجبوراً معاذ کو وائٹ پیلس آنا پڑا تھا۔۔۔۔

کہاں ہوتے ہو تم ابھی کل ہی تمھارا نکاح ہوا ہے اور صبح سے تم گھر سے غائب ہو فکر ہے تمہیں اپنی بیوی کی وہ بخار میں پڑی ہے اور تمہیں ہوش نہیں ہے۔۔۔۔!!!

احمد نے معاذ کو دیکھا تو اس کی اچھی خاصی کلاس لی تھی جو نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔

تمھاری بیوی سے زیاد کیا ضروری ہے تمھارے لیے معاذ اب وہ تمھاری ذمہ داری ہے اور تمہیں ہی اب اس کا خیال رکھنا ہے۔۔۔۔!!!

احمد نے اس بار سمجھانے والے انداز میں نرم لہجے میں کہا تھا۔۔ کیونکہ معاذ کے چہرے پر شرمندگی وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔

اور پھر احمد وہاں سے چلا گیا تھا اور معاذ سحر کے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔

اریبہ اور زارا دونوں سحر کے پاس کمرے میں تھیں معاذ کے آنے کے بعد زارا کمرے سے چلی گئ تھی اور تھوڑی دیر معاذ کو گھورنے کے بعد اریبہ بھی کمرے سے نکل گئ تھی۔۔۔

اریبہ کی نظروں نے معاذ کو اتنا تو باور کروا دیا تھا کہ اسے اپنی ماں کی باتیں سننے کے لیے بھی آپ کو تیار رکھنا ہے۔۔۔

اریبہ کے جانے کے بعد معاذ بیڈ سے تھوڑے فاصلے پر رکھے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اور اس نے اپنی نظریں سحر کے معصوم سے چہرے پر مرکوز کی ہوئی تھیں۔۔۔

جو دوائی لے کر دنیا جہاں سے بے خبر سوئی ہوئی تھی اور کافی کمزور بھی لگ رہی تھی۔۔۔

کہی میں سحر کے ساتھ زیادتی تو نہیں کر رہا۔۔۔؟؟؟

معاذ کے دماغ میں اچانک سوال آیا تھا جس کا جواب فلحال اس کے پاس بھی نہیں تھا۔۔۔

میں کل زوبیا سے نکاح کر رہا ہوں اور جب یہ بات گھر والوں کو اور سحر کو معلوم ہو گئ تو وہ کیا کرے گی گھر والوں کو تو میں سنبھال لوں گا لیکن سحر۔۔۔؟؟؟

اسے بھی تو کوئی پرواہ نہیں ہے جب اسے پرواہ نہیں ہے تو پھر میں کیوں اس کے بارے میں سوچوں میں کل زوبیا سے نکاح کروں گا پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا زوبیا میرا پیارا ہے میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔!!!

معاذ نے صوفے کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں موندتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

اے جے ہانپتا ہوا آدھی رات کو اے ڈی پلازہ آیا تھا اور بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہا تھا کہ کہی ایلکس اس کے پیچھے تو نہیں آرہا۔۔۔۔

اے ڈی پلازہ میں داخل ہوتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

سر آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔؟؟؟؟جون نے پریشانی سے پوچھا کیونکہ اس وقت اسے اے جے بہت مختلف لگ رہا تھا۔۔۔۔

بال اسے کے بکھرے ہوئے تھے جو ہر وقت سیٹ ہوتے تھے کپڑوں پر مٹی لگی ہوئی تھی۔۔۔۔اور شوز تو اسے کے پاؤں میں تھے ہی نہیں۔۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں میں اپنے روم میں جا رہا ہوں مجھے کوئی ڈسٹرب نا کرے۔۔۔۔!!!

اے جے نے اُٹھتے ہوئے کہا لیکن اے جے اتنا بھاگا تھا کہ اب اس میں چلنے کی بھی سکت نہیں تھی

جون نے اے جے کو سہارا دیا تھا اور اسے اسکے کمرے میں چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔۔

\-------------

خان آپ نے کہا تھا کبیر کچھ دنوں تک نور کو واپس لے آئے گا لیکن۔۔۔۔ لیکن اتنے دن گزر چکے ہے وہ دونوں ابھی تک واپس کیوں نہیں آئے۔۔۔؟ اور پتہ نہیں نور کسی ہو گی۔۔۔۔۔؟

کبیر تو نور کو پسند بھی نہیں کر تا تھا۔۔۔!!! حیاء نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

حیاء نے سوچ لیا تھا آج تو یہ میر سے پوچھ کر ہی رہے گی کیونکہ جب بھی حیاء نور کی بات کرتی میر بات کو ٹال دیتا تھا۔۔۔۔

ہنی میری جان یہاں آؤ میرے پاس بیٹھو۔۔۔۔!!!!

میر نے پیار سے حیاء کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر نے ہماری بیٹی کے ساتھ نکاح کیا ہے میں مانتا ہوں اس کا طریقہ کار غلط تھا لیکن اب ہماری بیٹی شادی شدہ ہے۔۔۔وہ کبیر کے ساتھ ہے وہ کبھی بھی ہماری بیٹی کو تکلیف نہیں پہچائے گا۔۔۔اور اب دونوں کی شادی ہو چکی ہے ہمیں تھوڑا وقت ان دونوں کو دینا چاہیے تا کہ وہ ایک دوسرے کو سمجھ سکے۔۔۔!!!

میر نے حیاء کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

خان آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔!!! حیاء نے میر کی پوری بات سن کر مسکرا کہا۔۔۔

میں غلط کب کہتا ہو جانِ من۔۔۔!!! میر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

حیاء نے میر کے کاندھے پر سر رکھ کر اپنی آنکھیں موندلی تھیں۔۔۔

کبیر میں امید کرتا ہوں تم نے نور کو تکلیف نا پہنچائی ہو ورنہ تمھارے لیے بہت برا ہو گا بس کچھ وقت اور کبیر۔۔۔۔۔!!!! میرے نے دل میں سوچا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

تو تم ہو ٹائیگر کے آدمی ہو۔۔۔؟؟؟ تم اے ڈی پلازہ کی باتیں اسے بتاتے تھے۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے ٹائیگر کے آدمی کو دیکھتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا کہی سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ اے ڈی غصے میں ہے اور جو بات اسے معلوم ہوئی تھی اسے غصہ کرنا چاہیے تھا لیکن یہاں ایسا بلکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔

اس آدمی کو اے ڈی سے ڈر لگ رہا تھا اور وہ آدمی کانپ بھی رہا تھا۔۔۔

تم اپنی صفائی میں کچھ کہنا نہیں چاہو گے۔۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے اپنی گن کو پکڑتے ہوئے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

نہیں مجھے پتہ ہے میرا صفائی دینا یانا دینا بے کار ہے کیونکہ تم نے مجھے مار دینا ہے۔۔۔۔!!! اس آدمی نے کہا۔۔۔۔

گڈ میرے ساتھ رہتے ہوئے تم کافی حد تک سمجھدار ہو گئے ہو۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے کہا اور اُس آدمی کے ماتھے پر گن تان دی تھی اور ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر اے ڈی نے گولی چلا دی تھی جو اس آدمی کی کھوپڑی کے آر پار ہو گئ تھی۔۔۔۔

ٹھاہ کی آواز کے بعد پورے پلازہ میں خاموش چھا گئ تھی۔۔۔۔

جون لے جاؤ اس یہاں سے۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے زمین پر پڑے آدمی کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹائیگر تم میری سوچ سے بھی زیادہ چلاک ہو لیکن میں بھی اے ڈی ہوں اچھے سے جانتا ہوں کہ تم جیسوں سے کام کیسے نکلوانے ہیں۔۔۔!!!

اے ڈی نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اس وقت اس کی نیلی آنکھیں مسکرا کر رہی تھی اے ڈی آگے کیا کرنے والا تھا یہ کوئی نہیں جاتا تھا۔۔۔

(ماضی)

برہان کو دوبارہ عشال ایک ریسٹورنٹ میں نظر آئی تھی۔۔۔

برہان عشال کی ایک جھلک دیکھ کر خوش ہو گیا تھا۔۔۔اس سے پہلے برہان اپنے قدم عشال کی طرف بڑھاتا اسے عشال کے ساتھ ایک لڑکا بھی نظر آیا تھا۔۔۔

برہان نے اپنا رخ موڑ لیا تھا اور ریسٹورنٹ سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

عشال التمش کے ساتھ یہاں آئی تھی جب التمش سے کوئی لڑکی آ کر ملی تھی اور اس کے گلے بھی لگی تھی۔۔۔حیرت تو عشال کو اس بات پر ہوئی تھی کہ التمش بھی اس کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔۔۔عشال کا غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا اس کے اندر لاوا پک رہا تھا بس پھٹنے کی دیر تھی۔۔۔۔

التمش کو ایک کال آئی جیسے اٹینڈ کرنے وہ ریسٹورنٹ سے باہر گیا۔۔۔

اے ڈی کے جاتے ہی عشال نے اس لڑکی کو کہا تھا کہ التمش سے کہنا میں گھر جا رہی ہوں عشال نے کہا اور بنا اس لڑکی کی بات سنے ریسٹورنٹ سے نکل گئ تھی۔۔۔۔

عشال بہت جلد جزباتی ہو جایا کرتی تھی اور کوئی ایسا قدم اٹھا لیتی تھی جو اس کے لیے نقصان دہ ہوتا تھا۔۔۔

اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے اس لڑکی سے بھی پوچھ سکتی تھی کہ وہ کون ہے لیکن اس نے لڑکی سے کچھ نہیں پوچھا اور ریسٹورنٹ سے ہی باہر نکل گئ تھی اور اسے راستوں کا بھی معلوم نہیں تھا پھر بھی غصے میں چلتی جا رہی تھی

جب اسے سنسان راستہ دیکھ کر اپنی غلطی کا شدید احساس ہوا تھا۔۔۔

اس سے پہلے عشال وہاں سے جاتی کچھ لڑکے جو وہاں پر پہلے سے ہی موجود تھے اور عشال کو دیکھ کر اس کے ارد گرد چکر لانے لگے تھے۔۔۔

عشال کو ان کی نظروں سے خوف محسوس ہو رہا تھا جو عشال کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

ارے دیکھ آج تو لگتا ہے ہماری سنی گئ ہے دیکھ کتنی خوبصورت لڑکی ہمارے پاس خود چل کر آئی ہے۔۔۔!!! ان میں سے ایک لڑکے نے خباثت سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

دوسرے لڑکے نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا جب کسی نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اس لڑکے نے برہان کی طرف دیکھا تو ایک دم اس کے چہرے پر خوف نمایا ہوا تھا اور باقی کے لڑکوں کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

لگتا ہے تم سب کو ایک بار کی بات سمجھ میں نہیں آتی لیکن کوئی بات نہیں اب اچھے سے سمجھا دوں گا۔۔۔!!!

برہان نے اس لڑکے کا ہاتھ مروڑتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے معاف کر دو پلیز اب دوبارہ ایسی کوئی غلطی نہیں ہو گی۔۔۔!!!! اس لڑکے نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

برہان نے اس لڑکے کا ہاتھ چھوڑا اور سارے لڑکے وہاں سے ایک سیکنڈ میں غائب ہوئے تھے۔۔۔

عشال برہان کو ہی دیکھ رہی تھی جس نے وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیو پینٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

آپ کو گھر چھوڑ دوں۔۔۔؟؟؟ برہان نے عشال کو خود کو تکتے دیکھا تو اس سے پوچھا۔۔۔

جی آپ کی مہربانی ہو گی۔۔۔!!!

عشال نے ہلکا سا مسکرا کر کہا برہان فرصت سے عشال کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔؟؟ عشال نے کہا تو برہان ہڑبڑا کر ہوش کی دنیا میں آیا تھا۔۔۔

جی۔۔۔!!! برہان نے کہا اور عشال کو آگے چلنے کو کہا تھا اور خود اس کے پیچھے چل پڑا تھا۔۔۔

تھینک یو۔۔۔!!! گاڑی میں خاموشی تھی جیسے عشال کی آواز نے توڑا تھا۔۔۔

وہ تو میرا فرض تھا اگر آپ کی جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی تو میں اس کی بھی مدد کرتا۔۔۔!!! برہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عشال بھی برہان کی بات سن کر مسکرا پڑی تھی۔۔۔۔

اور تھوڑی دیر بعد ہی عشال کا گھر آ گیا تھا عشال نے گاڑی سے نکلنے سے پہلے ایک بار پھر برہان کا شکریہ ادا کیا تھا اور پھر وہاں سے چلی گئ تھی۔۔۔۔

برہان اس وقت تک اسے دیکھتا رہا تھا جب تک وہ گھر کے اند نہیں چلی گئ تھی۔۔۔۔

____

اے ڈی واپس آیا تو ٹیبل پر وہی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اسے عشال کہی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔۔

عشال کہاں ہے۔۔۔؟ اے ڈی نے اس لڑکی سے پوچھا۔۔۔

اُس لڑکی نے عشال کی بتائی ہوئی بات اے ڈی کو بتادی تھی۔۔۔

اے ڈی کو غصہ تو بہت آیا تھا لیکن ضبط کر گیا تھا اور ریسٹورنٹ سے نکل گیا تھا اور باہر عشال کو تلاش کرنے لگا تھا۔۔۔

____

(حال)

کبیر نور کے لیے نیا چشمہ لے آیا تھا نور اپنے کمرے میں تھی اس کے سر میں درد تھا کیونکہ دو دنوں سے اس نے چشمہ نہیں لگایا تھا جس کی وجہ سے اس کے سر میں درد ہو رہا تھا۔۔۔

نور گھر والوں کو بھی بہت مس کر رہی تھی لیکن کبیر کو کہہ بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ گھر کا سن کر اسے زیادہ غصہ آتا تھا۔۔۔۔

نور لیٹی ہوئی تھی جب کبیر کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

یہ تمھارا چشمہ اور میں کھانا لے کر آیا ہوں جاؤ کھانا لے کر آؤ۔۔۔۔!!!

کبیر نے نور کو دیکھتے ہوئے حکم دینے والے انداز میں کہا اور اسے چشمہ پکڑا یا تھا۔۔۔اور نور نے آرام سے پکڑ بھی لیا تھا اور کمرے سے باہر چلی گئی تھی کبیر کو نور سے اتنی فرمانبر داری کی توقع نہیں تھی۔۔۔۔

کمرے سے باہر آکر نور کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

تمہیں تنگ کرنے کی آج میری باری ہے کبیر خان

نور نے مسکراتے ہوئے کہا اور کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔جو سالن کبیر لایا تھا نور نے اس میں ایک کاکروچ ڈال دیا تھا۔۔۔اور یہ بات نور ہی جانتی تھی کہ اسنے کاکروچ کو کتنی محنت سے پکڑا اور پھر مارا تھا صرف اور صرف اپنے شوہر کبیر خان کے لیے۔۔۔

نور نے کھانے کی ٹرے اُٹھائی اور کچن سے باہر آگئی تھی۔۔۔نور کمرے میں داخل ہوئی تو کبیر لیٹا موبائل یوز کر رہا تھا۔۔۔

نور نے ٹرے کو کبیر کے سامنے رکھا اور خود صوفے پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کبیر کبھی بھی اسے کھانے کا نہیں پوچھے گا۔۔۔

کبیر مشکوک نظروں سے کبھی نور کو تو کبھی اپنے سامنے رکھے کھانے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

نور کا اتنی آسانی سے کبیر کی بات مان جانا اسے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

کبیر نے غور سے روٹی کی طرف دیکھا تو روٹی بھی ٹھیک تھی اور سالن بھی ٹھیک ہی لگ رہا تھا۔۔۔

کبیر نے کندھے اچکائے اور ایک نوالہ توڑ کر اس سالن کی طرف اس نے ہاتھ بڑھایا تو وہ مرا ہوا کا کروچ اس کے نوالے میں آ گیا تھا۔۔۔۔

کبیر کی قسمت اچھی تھی کہ پہلے نوالے میں ہی وہ کا کروچ آ گیا تھا۔۔۔۔

کبیر نے کا کروچ کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر اپنی نظروں کے سامنے کیا تھا۔۔۔۔

نور اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

کبیر نے اپنی خونخوار نظروں سے نور کو گھورنا چاہا لیکن نور کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اس کا سارا غصہ کہیں غائب ہو گیا تھا کبیر نور کو دیکھ رہا تھا جو اب ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔

کبیر اپنی جگہ سے اٹھا اور چلاتا ہوا نور کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔ جب نور کی ہنسی کو بریک کبیر کے پاس کھڑے ہونے سے لگی تھی۔۔۔۔

کبیر نے کاکروچ کو ابھی بھی پکڑا ہوا تھا نور نے کاکروچ کو دیکھا تو اب اس کے چہرے پر ہنسی کی جگہ خوف نے لے لی تھی۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔؟؟؟ کبیر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

کاکروچ ہے۔۔۔۔!!! نور نے جلدی سے کہا

وہ مجھے بھی معلوم ہے یہ سالن میں کیا کر رہا تھا۔۔۔؟؟؟ کبیر نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اسے بھی بھوک لگی ہو گی کھانا کھانے آیا ہو گا۔۔۔!!! نور نے کبیر کا ہاتھ اپنے سے دور کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کبیر نور کا بے تکا جواز سن کر کھل کر ہنسا تھا۔۔۔نور کو لگ رہا تھا کہ کبیر کو کھانا نہیں ملا اس لیے بھوک کی وجہ سے ایسی حرکت کر رہا ہے۔۔۔۔کیونکہ کبیر کا ہنسا مشکل نہیں ناممکن تھا اس لیے تو نور اسے کھڑوس کہتی تھی۔۔۔۔

نور نے کمرے سے باہر دوڑ لگا دی تھی۔۔۔

پاگل لڑکی۔۔۔!!! کبیر نے نور کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

معاذ مولوی صاحب کب آئے گے۔۔۔؟؟؟ زوبیا پچھلے ایک گھنٹے میں پانچ بار پوچھ چکی تھی۔۔۔

یار آتے ہی ہونگے۔۔۔!!! معاذ نے پھر سے وہی جواب دیا تھا۔۔۔

معاذ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے یہ سب اچھا کیوں نہیں لگ رہا جبکہ زوبیا تو اس کی محبت تھی اور اپنی محبت کو ہمیشہ کے لیے آج معاز اپنا بنانے والا تھا۔۔۔

لیکن پھر یہ بے چینی کیسی تھی معاذ انہی سوچوں میں گم بیٹھا ہوا تھا جب مولوی کے آنے کی اسے اطلاع ملی تھی۔۔۔

زوبیا آج بہت خوش تھی آج وہ معاذ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن زوبیا تقدیر کے فیصلوں سے بے خبر تھی کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔۔۔

نکاح نامے پر سائن کرتے وقت معاذ کی بے چینی مزید بڑھ گئی تھی اس نے اپنی شرٹ کے دو بٹن کھو دیے تھے اس کی آنکھوں کے سامنے سحر کا چہرہ لہرایا تھا۔۔۔

معاذ نے ہر ایک بات کو اگنور کرتے ہوئے نکاح نامے پر دستخط کر دیے تھے۔۔۔

زوبیا اور معاذ کا نکاح ہو چکا تھا اور تھوڑی دیر بعد معاذ کے دوست بھی چلے گئے تھے۔۔۔

ابھی اس کے دوست گئے ہی تھے جب دوبار دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔اس وقت معاذ زوبیا کے گھر پر تھا جو معاذ نے ہی اسے گفٹ کیا تھا۔۔۔معاذ نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک لڑکا کھڑا تھا۔۔

زوبیا معاذ کا انتظار کر رہی تھی لیکن ابھی تک معاذ نہیں آیا تھا جب زوبیا خود معاذ کو دیکھنے گئی تھی۔۔۔اس نے دروازے کے پاس کھڑے معاذ کو دیکھا اس کے ساتھ ایک اور لڑکا بھی کھڑا تھا جس کی شکل زوبیا کو نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

معاذ کون آیا ہے۔۔۔؟؟؟

زوبیا نے معاذ کے پاس جاتے ہوئے پوچھا لیکن جب اس شخص کی شکل زوبیا نے دیکھی تو اسے اپنے پیروں تلے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

زوبیا نے دیوار کا سہارا لیا تھا اگر دیوار نا ہوتی تو اب تک زوبیا زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔

معاذ نے دروازہ کھولا تو سامنے بلال کھڑا تھا اور اس نے گود میں اپنی بیٹی کو بھی اُٹھایا ہوا تھا۔۔۔

آپ کون۔۔۔؟

معاذ نے سامنے کھڑے بلال سے پوچھا۔۔۔

میں زوبیا سے ملنے آیا ہوں میں اس کا کزن ہوں اور فرینڈ بھی ہوں۔۔۔!!!بلال نے سنجیدگی سے معاذ کو کہا۔۔۔

معاذ حیران کھڑا تھا کیونکہ زوبیا کے سارے فرینڈز کو جانتا تھا لیکن سامنے کھڑے انسان کو پہلی بار دیکھ رہا تھا اور کبھی زوبیا نے اپنے کسی کزن کا بتایا بھی نہیں تھا۔۔۔

ویسے آپ کون ہیں۔۔۔؟ بلال نے معاذ سے پوچھا۔۔

میں زوبیا کا شوہر ہوں ہمارا تھوڑی دیر پہلے نکاح ہوا ہے۔۔۔!!! معاذ نے کہا۔۔

معاذ کی بات سن کر بلال کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔

کیا میں اندر آ سکتا ہوں۔۔۔؟؟ بلال نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔

معاذ نے بلال کو اندر آنے کا راستہ دیا تھا اتنے میں زوبیا بھی وہاں آ گئی تھی۔۔۔

بلال اور اس کی گود میں بچی کو دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا بلال کی شکل دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اسے زوبیا کے نکاح کا معلوم ہو گیا ہے۔۔۔

زوبیا کو دلہن کے جوڑے میں دیکھ کر بلال کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آ گئ تھی۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو تمہیں زوبیا لیکن مجھے تو تم نے اپنی شادی کا بتایا ہی نہیں کم از کم میں تمھاری بیٹی کو ہی لے آتا وہ اپنی ماں کی شادی میں شامل ہو جاتی۔۔۔۔!!!

بلال نے زوبیا کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟

معاذ نے غصے سے دھاڑتے ہوئے بلال کا رخ خود کی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

یہ تو تم اپنی بیوی سے پوچھو جو پیسوں کی خاطر کسی بھی مرد کے ساتھ رات گزارنے کے لیے تیار جاتی ہے۔۔۔۔!!!

بلال نے معاذ کے غصے کی پرواہ کیے بغیر کہا تھا۔۔۔

تم میری بیوی پر الزام لگا رہے ہو مسٹر وہ ایسی بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔!!!

معاذ نے کہا غصے کی زیادتی سے اس کی آنکھیں اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

تم سے زیادہ میں اسے جانتا ہوں معاذ میری کزن ہونے کے ساتھ یہ میری بیٹی کی ماں بھی ہے۔۔۔ ہم دونوں کی ملاقات لندن میں ہوئی تھی جب اس نے مجھے اپنے پیار کے جال میں پھنسایا تھا۔۔۔ یہ لڑکی جس مرد کے پاس پیسہ دیکھتی ہے اس کے پاس چلی جاتی ہے۔۔۔!!!

میرا جب سارا بزنس ڈوب گیا تو یہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی اب مجھے سمجھ آ رہی ہے یہ پاکستان دوبارہ اس لیے آئی کیونکہ تمہیں یہ اپنے جال میں پھانس چکی تھی۔۔۔!!!

بلال نے معاذ کو حقیقت سے روشناس کراتے ہوئے کہا۔۔۔

زوبیا آنکھیں پھاڑے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا ثبوت ہے تمھارے پاس۔۔۔؟ معاذ نے تحمل سے پوچھا۔۔۔

اسے زوبیا نے بتایا تھا کہ وہ چار سال کے لیے لندن پڑھنے کے لے جا رہی ہے۔۔۔

ثبوت ابھی منگواتا ہوں بلال نے کہا اور اپنے دوست کو کال کر کے ثبوت منگوائے تھے۔۔۔زوبیا تھوڑی دیر بعد ہوش میں آئی تھی۔۔۔

معاذ یہ جھوٹ بول رہا ہے میں اسے نہیں جانتی اور تم نکالو اسے گھر سے تم نے اسے گھر میں داخل کیوں ہونے دیا۔۔۔!!! زوبیا نے معاذ کو کہا تھا۔۔۔

زوبیا اس نے تم پر الزام لگایا ہے میں بھی تو دیکھوں کیا ثبوت ہے اسکے پاس مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے اس لیے بے فکر رہو۔۔۔!!! معاذ نے پیار سے زوبیا کو کہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد بلال کا دوست ثبوت لے آیا تھا جس میں بلال کی زوبیا کے ساتھ بہت سی تصاویر تھیں اور ڈی این اے رپورٹ بھی تھی جس میں صاف لکھا تھا کہ بلال کی گود میں جو بچی ہے وہ زوبیا اور بلال دونوں کی تھی۔۔۔اور جس ہوسپٹل میں زوبیا اپنا چیک اپ کرواتی تھی ان سب کی رپورٹ بھی موجود تھی اور وہ بھی تاریخ کے ساتھ۔۔۔

جیسے جیسے معاذ تمام رپورٹ کو دیکھتا جارہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوتے جارہے تھے بلال اور زوبیا کی تصویریں جن میں دونوں ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈال کر کھڑے تھے۔۔۔

یہ سب کیا ہے زوبیا تم اب بھی کہو گی کہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔؟؟؟؟

معاذ نے تصاویر کو زوبیا کے چہرے کے سامنے لہراتے ہوئے غصے میں پوچھا اس کا چہرہ سرخ ماتھے کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں اور جبڑے تنے ہوئے تھے۔۔۔زوبیا نے اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہا جب معاذ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے کچھ بھی بولنے سے منع کیا تھا۔۔۔۔

مجھے آج خود پر افسوس ہو رہا ہے میں نے ایک ایسی لڑکی سے محبت کی جسے محبت کی میم کا مطلب بھی معلوم نہیں ہے۔۔۔!!

تم نے مجھے اتنا بڑا دھوکہ دیا ہے تمھاری ایک بیٹی ہے جسے چھوڑ کر تم مجھ سے شادی کر رہی تھی۔۔۔ تمھاری جیسی بے شرم لڑکی کبھی بھی میری بیوی نہیں ہو سکتی۔۔۔!!!

معاذ نے زوبیا کی طرف دیکھتے ہوئے بے بسی سے کہا زوبیا نے معاذ کا ہاتھ پکڑنا چاہا جب معاذ نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔۔۔

خبردار اگر تم نے مجھے ہاتھ لگا تو۔۔۔!!! معاذ نے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

زوبیا معاذ کی دھاڑ سن کر ڈر گئی تھی اس نے معاذ کو اتنا غصے میں آج سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

معاذ پلیز ایک بار میری بات سن لو۔۔۔!! زوبیا نے روتے ہوئے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ تمھاری بیٹی ہے۔۔۔۔؟ہاں یاناں میں مجھے جواب چاہیے زوبیا۔۔۔۔؟؟؟

معاذ نے زوبیا کی بات سن کر سخت لہجے میں اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

معاذ۔۔۔۔!!!

زوبیا نے کچھ کہنا چاہا جب معاذ نے زوبیا کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا تھا اور اسے کی آنکھوں میں اپنی سرد گہری کالی آنکھیں گاڑھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے ہاں یاناں میں جواب چاہیے۔۔۔۔؟؟

معاذ نے زوبیا کے دونوں بازوں پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔زوبیا کو معاذ کی انگلیاں اپنی بازو میں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اور یہ دیکھ کر معاذ نے اپنی گرفت زوبیا کی بازو پر ہلکی کر دی تھی اور زوبیا کو چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔کیونکہ اب کچھ باقی نہیں رہا تھا زوبیا نے خود یہ بات تسلیم کی تھی کہ بلال کی گود میں جو بچی ہے وہ اس کی اپنی بچی ہے۔۔۔۔

اس وقت اس کی آنکھیں کسی بھی جزبے سے پاک تھی جن میں تھوڑی دیر پہلے غصہ اور نفرت تھی اب وہاں پر صرف سرد پن نظر آ رہا تھا۔۔۔زوبیا کو اس وقت معاذ اجنبی سا لگا تھا۔۔۔

زوبیا میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔!!! معاذ نے یہی بات دو بار مزید دہرائی تھی۔۔۔

زوبیا بت بنی کھڑی تھی اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔بلال بھی خاموش کھڑا تماشا دیکھ رہا تھا۔۔۔

اگر آج کے بعد تم میری نظروں کے سامنے آئی تو اپنے ہاتھوں سے تمھاری جان لے لوں گا۔۔۔!!!

معاذ نے ایک ایک لفظ زوبیا کو ذہن نشین کرواتے ہوئے کہا اور پھر گھر سے نکل گیا۔۔

بلال نے ملامت بھری نظروں سے زوبیا کو دیکھا تھا۔۔۔۔

میں یہاں اس لیے آیا تھا کہ تمہیں مناسکوں لیکن تم جیسی لڑکیاں کبھی بھی گھر نہیں بسا سکتی اور اب تو میں ہر گز ایسا نہیں چاہوں گا کہ تم جسی لڑکی میری بیٹی کی پرورش کرے آج سے میری بیٹی سے تمھارا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔۔!!

بلال نے کہا اور وہ بھی گھر سے نکل گیا تھا زوبیا وہی اکیلی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی وقت میں کیا سے کیا ہو گیا تھا تھوڑی دیر پہلے اسے لگ رہا تھا اسے سب کچھ مل گیا ہے لیکن اب اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

____

تمہیں کچھ کام تھا مجھ سے ٹائیگر۔۔۔۔؟؟؟

بیسٹ نے اپنے سامنے بیٹھے ٹائیگر سے پوچھا۔۔۔

اے ڈی چاہتا ہے کہ بیسٹ کی جان لینے میں اس کی مدد کروں۔۔۔!!! ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ٹائیگر کی بات سن کر بیسٹ ہنس پڑا تھا۔۔۔

ایک اے ڈی ہی نہیں ہے جو بیسٹ کو مارنا چاہتا ہے اور بھی کافی لوگ لائن میں لگے ہوئے ہیں۔۔۔!!! بیسٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

جانتا ہوں لیکن اب میرے کو لگا رہا ہے وہ کچھ ایسا ضرور کرے گا جس وجہ سے میرے کو اے ڈی کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے گے۔۔۔!!ٹائیگر نے کہا تھا۔۔۔

ٹائیگر تمھارے دل کے زیادہ قریب کون ہے۔۔۔؟؟؟کون تمھارا دل عزیز رشتہ ہے۔۔۔؟؟؟جیسے تم خود سے بھی زیادہ چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟بیسٹ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

بیسٹ کا سوال سن کر ایک پل کے لیے ٹائیگر نے بیسٹ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔جو ٹائیگر کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

کالیا۔۔۔!!! ٹائیگر نے صرف ایک لفظ زبان سے ادا کیا تھا۔۔۔

وہ کالیا کو اغوا کرے گا تا کہ تمہیں اپنے ساتھ کام کرنے پر فورس کر سکے کیونکہ کالیا کے علاوہ تمھاری کوئی اور کمزوری نہیں ہے جس پر وہ وار کر سکتا اس لیے کالیا کو کہو سنبھل کر رہے۔۔۔!!!

بیسٹ نے سگریٹ کا گہرا کش لیتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ بات میرے بھیجے میں کیوں نہیں آئی۔۔۔!!! ٹائیگر نے اپنا سر کھجاتے ہوئے سوچا۔۔۔

دماغ میں آنے کے لیے دماغ کا ہونا ضروری ہے ٹائیگر اس لیے زیادہ نا سوچو۔۔۔!!بیسٹ نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

ٹائیگر نے حیرانگی سے بیسٹ کی طرف دیکھا تھا جیسے سوچ رہا ہو کہ اسے کیسے پتہ چل گیا کہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔۔۔!!!

تم اگر چاہتے تو اے ڈی سے ہاتھ ملا سکتے تھے کیونکہ اگر تم کوئی ایسا کام کرتے ہو جو مجھے پسند نہیں آتا تو میں تمہیں ختم کرنے میں ایک سیکنڈ بھی ضائع نہیں کروں گا پھر تم میری مدد کیوں کر رہے ہو۔۔۔!!!

بیسٹ نے ٹائیگر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

آج ٹائیگر کو اس بات پر یقین آگیا تھا کہ کیوں سارے کہتے ہیں کہ بیسٹ بہت چلاک اور شاطر انسان ہے کیونکہ بیسٹ اپنی نظروں سے ہی اگلے انسان کے اندر تک جھانک لیتا ہے۔۔۔!!

اف سارے یہی سوال کیوں کرتے ہیں۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے دل میں سوچا۔۔۔

کیونکہ میرا بیسٹ سے کوئی پنگا نہیں ہے اور نا ہی میں بیسٹ سے کوئی پنگا لینا چاہتا ہوں۔۔۔!!! ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا۔۔

ٹائیگر کی بات سن کر بیسٹ کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔

بہت اچھا سوچتے ہو تم ٹائیگر۔۔۔!!! بیسٹ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

ابھی مجھے ایک بہت ضروری کام سے جانا ہے ورنہ تم سے کچھ دیر اور ضرور بات کرتا۔۔۔!!! بیسٹ نے اپنا کوٹ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی نہیں بس جاتے ہوئے میرے کو ایک بات بتاتے جاؤ۔۔۔؟؟ ٹائیگر نے بیسٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بیسٹ نے مڑ کر ٹائیگر کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو۔۔۔۔

کیا جاننا چاہتے ہو۔۔۔؟؟؟

وہ آپ ابھی تک اتنے ینگ کیسے ہو۔۔۔۔؟؟؟؟ٹائیگر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

بیسٹ تھوڑی دیر کھڑا ٹائیگر کو گھورتا رہا تھا اور پھر بنا کچھ کہے وہاں سے نکل گیا۔۔۔

لگتا ہے بیسٹ کا یہ سیکرٹ ہوگا جو میں نے پوچھ لیا۔۔۔!!!

ٹائیگر نے خود سے اندازے لگاتے ہوئے کہا اور وہاں سے جانے لگا جب اسے احد اور زین اند آتے ہوئے نظر آئے تھے۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟؟زین نے ٹائیگر سے پوچھا۔۔۔

اپنی شادی کا کارڈ دینے آیا تھا۔۔۔!!! ٹائیگر نے اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا زمانہ آگیا ہے کیسے کیسے لوگوں کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔ویسے تمہیں لڑکی دے کس نے دی کہی وہ لڑکی اندھی تو نہیں۔۔۔۔؟؟؟

احد نے پہلے افسوس کرنے والے انداز میں پھر حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

اندھی ہونے کے ساتھ ساتھ گونگی اور بہری بھی ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے گونگی اور بہری پر زور دیتے چبا کر کہا۔۔۔

پھر بھی مجھے اس لڑکی کی قسمت پر افسوس ہو رہا ہے۔۔۔اللہ اسے صبر دے اور تمھارے ساتھ رہنے کی ہمت دے آمین۔۔۔!!! احد نے دکھی انداز میں کہا۔۔۔۔

زین اپنی ہنسی کنٹرول کیے کھڑا تھا۔۔۔

ٹائیگر کھا جانے والی نظروں سے احد کو گھورتا ہوا وہاں سے ہی چلا گیا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی زین کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

شہزادی میں تیرا کب سے انتظار کر رہا ہوں کدھر تھی تو۔۔۔؟؟؟

ٹائیگر نے نور کے کان کے پاس آہستہ آواز میں سر گوشی نما کہا۔۔۔

نور اپنے بے حد قریب ٹائیگر کی آواز سن کر ڈر کر ایک دم اُچھل پڑی تھی۔۔۔اور اپنے دل پر ہاتھ رکھے ٹائیگر کو خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

ایسے نا تو میرے کو دیکھ شہزادی سینے سے لگا لوں گا۔۔۔!!

ٹائیگر نے لوفرانہ انداز میں گانے کو اپنے مطابق گاتے ہوئے کہا۔۔۔

نور بنا کچھ بولے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئ تھی کیونکہ پوچھنا بےکار تھا کہ تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔؟ آگے سے جواب الٹا ہی آنا تھا۔۔۔

شہزادی تو خوش نہیں ہے میرے کو دیکھ کر۔۔۔؟؟ ٹائیگر نے نور کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں تمہیں دیکھ کر کیوں خوش ہونگی۔۔۔؟؟؟ نور نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیونکہ میں ٹائیگر ہوں اس لیے۔۔۔!!! ٹائیگر نے مسکرا کر کیا۔۔۔

کس اینگل سے۔۔۔؟؟؟ نور نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

دونوں باپ بیٹی بھگو بھگو کے مارتے ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے دل میں سوچا تھا۔۔۔

ٹائیگر تم یہاں کیا کرنے آئے ہو مجھے نماز پڑھنی ہے تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔!!! نور نے ٹائیگر کو کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میرے لیے دعا کرنا کہ میرے کو وہ لڑکی مل جائے جائے جس کو میں پسند کرتا ہوں کرے گی نا دعا۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے اپنی ڈیمانڈ بتانے کے بعد پوچھا۔۔۔

ہاں کروں گی اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔!!! نور نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔۔۔

کس نے کہا میں جا رہا ہوں تم نماز پڑھ لوں تب تک میں تیرے لیے اچھی سی بریانی بناتا ہوں تیرے کو بہت پسند آئے گی۔۔۔!!!

ٹائیگر اپنی بات مکمل کر کے کمرے سے نکل گیا نور ابھی بھی منہ کھولے دروازے کو دیکھ تک رہی تھی جہاں سے ٹائیگر باہر گیا تھا۔۔۔

بات تو ایسے کر رہا ہے جیسے اس کا اپنا گھر ہے اگر وہ کھڑوس آگیا نا تو اسے تو جان سے مار دے گا۔۔۔!!!

نور نے پریشانی سے سوچا اور وضو کرنے چلی گئی۔۔۔

(ماضی)

اے ڈی نے ریسٹورنٹ کے آس پاس دیکھ لیا تھا لیکن اسے عشال کہی بھی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔ اسے بس ایک بات کی ہی فکر کھائی جا رہی تھی کہ کہی عشال کو کچھ ہو نا گیا ہو۔۔۔۔

اے ڈی ابھی یہی سوچ رہا تھا جب عشال کی ماں کی کال آ گئی تھی۔۔۔۔

اے ڈی نے کال اٹینڈ کی اور موبائل کان سے لگایا جب عشال کی ماں نے اسے بتایا کہ عشال گھر آ گئی ہے۔۔۔۔

اے ڈی نے یہ سنتے ہی سکون کا سانس لیا تھا لیکن اسے ابھی بھی عشال پر غصہ تھا۔۔۔۔

اس کی خبر اس نے گھر جا کر لینے کا سوچا تھا۔۔۔۔

____

تو کیوں منہ لٹکا کر بیٹھا ہوا ہے کیا ہوا ہے۔۔۔؟

کبیر نے برہان کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو منہ لٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

یار آج میں میں نے اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔!!! برہان نے لمبا سانس لیتے ہوئے کبیر کو بتایا۔۔۔۔

یہ تو اچھی بات ہے لیکن تو نے تو منہ کیوں بتایا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟ کبیر نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

یار اس کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا مجھے اس کا بھائی تو نہیں لگا۔۔۔!!!

ہو سکتا ہے اسکا شوہر ہو یا پھر منگیتر۔۔۔؟؟؟ برہان نے پریشانی سے کہا۔۔

کبیر کا دل کیا کہ برہان کا سر پھاڑ دے۔۔۔

تم نے اسے کسی لڑکے کے ساتھ دیکھا اور یہ سوچ لیا کہ وہ شادی شدہ ہے یا اس کا منگیتر ہے بیوقوف انسان اس نے خود تو نہیں بتایا نا تجھے اور جب تک وہ خود نہیں بتا دیتی کسی کی بات پر یقین نا کرنا۔۔۔ اور اگر تو نے اس کو دیکھا تھا تو مل بھی لیتا۔۔۔!!!

کبیر نے برہان کی عقل پر افسوس کرتے ہوئے کہا۔۔

یار اسے تو میں نے گھر بھی چھوڑا تھا لیکن نام پھر بھی نہیں پوچھا۔۔۔؟؟؟برہان نے معصومیت سے کبیر کو کہا۔۔۔۔

کیا۔۔۔تو نے اس لڑکی کو گھر تک چھوڑا اور اس کا نام ہی نہیں پوچھا۔۔۔ تیرا کچھ نہیں ہو سکتا تو یہاں بیٹھا بس افسوس کر تا رہ مجھے کام ہے میں جا رہا ہوں۔۔۔!!!

کبیر نے وہاں سے اُٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تجھے اپنے دوست سے زیادہ کام ضروری ہے۔۔۔؟؟؟برہان نے بے یقینی کی مل جلی کیفیت میں کہا۔۔۔۔

جی بلکل کیونکہ میرے دوست میں عقل نام کی چیز نہیں ہے۔۔۔!!! کبیر نے گھورتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

بے وفا انسان برہان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور خود بھی برہان کے پیچھے چلا گیا۔۔۔۔

\-------------

نومی ملک چھوڑ کر باہر تو چلا گیا تھا لیکن ابھی بھی اس کے سینے میں بدلے کی آگ جل رہی تھی۔۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا کہ میر سے ضرور بدلہ لے گا جس کی وجہ سے اسے اپنے عزیز کو چھوڑ کر جانا پڑا تھا۔۔۔۔۔

نومی نے بہت انتظار کیا تھا پھر اسے موقع مل گیا تھا۔۔۔۔میر کو اللہ نے دو جڑواں بیٹیاں دی تھیں لیکن ایک بیٹی مردہ پیدا ہوئی تھی ایسا ڈاکٹر نے بتایا تھا۔۔۔۔

نومی کے ایک دوست کی وائف بھی اُسی ہسپتال میں داخل تھی۔۔۔۔

اسے بھی اللہ نے اپنی رحمت سے نوازہ تھا۔۔۔۔

میر کو جب معلوم ہوا کہ اس کی ایک بیٹی کی سانسیں نہیں چل رہی تھیں۔۔۔۔اور ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دے دیا تھا میر بہت افسردہ ہو گیا تھا یہ بات احد اور زین کے علاوہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھی۔۔۔

میر نے کسی کو بھی بتانے سے منع کیا تھا میر نے حیاء کو بہت مشکل سے سنبھالا تھا۔۔۔

اور اپنی دوسری بیٹی کا نام اس نے نور رکھا تھا

اور اللہ کی رضا میں خوش تھا کہ اللہ نے اسے ایک بیٹی تو دی تھی۔۔۔

نومی نے میر پر نظر رکھی ہوئی تھی اس نے ڈاکٹر کو پیسے دیے تھے کہ میر کے پیدا ہونے والے بچے کو مار دے۔۔۔

ڈاکٹر نے نومی کو بتایا تھا کہ جڑواں بچے ہیں اور میں دونوں کو نہیں مار سکتا۔۔۔اس لیے جب دونوں بچیاں پیدا ہوئی تو ڈاکٹر نے ایک بچی کی جگہ مردہ بچی رکھ دی تھی۔۔۔جو پیدا ہوتے ہی فوت ہو چکی تھی۔۔۔

اور وہ بچی نومی کے دوست کی بیٹی تھی

ڈاکٹر لالچی ضرور تھا لیکن اتنا بھی بے رحم نہیں تھا کہ ایک چھوٹی سی بچی کی جان لے لیتا۔۔۔

نومی کے دوست کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی تھی جسے سانسیں نہیں آ رہی تھیں ڈاکٹر نے بہت کوشش کی لیکن بچی نہیں بچ سکی۔۔۔۔اور پھر ڈاکٹر نے اس کی جگہ میر کی بیٹی کو دے دیا تھا۔۔۔۔

یہ سارا کام ڈاکٹر اور اس کی بیوی نے بڑی صفائی سے کیا تھا کہ کسی کو بھی شک نہیں ہوا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے نومی کو بتا دیا تھا کہ کام ہو گیا ہے نومی بہت خوش تھا کہ اس نے میر کی بیٹی کو اس سے دور کر کے اپنا بدلہ لے لیا ہے۔۔۔۔

لیکن اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ اس کا اپنا دوست ہی میر کی بیٹی کی پرورش کریگا۔۔۔۔

نومی کا دوست اپنی بیوی اور بچی کو اپنے ساتھ ملک سے باہر لے گیا تھا۔۔۔۔

نومی کے دوست نے بچی کا نام عشال رکھا تھا نومی کا ایک بیٹا تھا جس کا نام اس نے التمش دادر کھا تھا۔۔۔

نومی اور اس کا دوست آس پاس ہی رہتے تھے التمش کو عشال بہت پسند تھی وہ اسے گڑیا کہتا تھا۔۔۔اور کسی کو بھی اسے ہاتھ لگانے نہیں دیتا تھا۔۔۔

پھر ایک دن نومی کے دوست نے اسے بتایا کہ اس کے ڈیڈ کی دیتھ ہو گئ ہے۔۔۔اس لیے وہ پاکستان جا رہا ہے التمش بہت اداس ہو گیا ہے پھر اس نے بھی پاکستان جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

نومی نہیں مان رہا تھا لیکن پھر اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے مان گیا تھا۔۔۔

التمش اکیلا پاکستان آیا تھا اور عشال کے گھر ہی رہتا تھا اور پھر اس یہاں پر اے جے ملا تھا۔۔۔

اور اے جے نے التمش کو اے ڈی بنایا تھا ہر طرح کا برا کام اے جے نے اے ڈی کو سیکھایا تھا اے جے جانتا تھا کہ ایک دن ایسا آئے گا جب لوگ اے ڈی کے نام سے بھی خوف محسوس کریں گے۔۔۔اور آج ایسا ہی تھا جرم کی دنیا کا بادشاہ اے ڈی تھا جو خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ خطرناک بھی تھا۔۔۔اسے

چھپ کر کام کرنا پسند نہیں تھا اس لئے جو بھی کام کرتا اس کے پاس اپنے نام کی چھاپ ضرور چھوڑتا تھا۔۔۔۔

عشال کا التمش کے علاوہ کوئی اور دوست نہیں تھا التمش نے کبھی بنے ہی نہیں دیا تھا۔۔۔۔

عشال بھی التمش کو پسند کرنے لگی تھی لیکن وہ التمش سے کافی چھوٹی تھی۔۔۔۔

التمش کی ضد پر نومی اور اس کے دوست نے عشال اور التمش کا نکاح کرنے کا سوچا تھا۔۔۔۔

نکاح کے ایک ماہ بعد نومی کے دوست کی ایک کار ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئ تھی۔۔۔۔

اب عشال کی ماں اور عشال دونوں کی ذمہ داری التمش پر آ گئ تھی جو وہ بہت اچھے سے سر انجام دے رہا تھا۔۔۔۔

نومی میر سے ملنے آیا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ آج میر کو ساری سچائی بتا دے گا پھر چاہے جو وہ اسے سزا دے نومی کو قبول ہو گئ۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟؟

میر نے آج اتنے سالوں بعد نومی کو اپنے سامنے دیکھا تو حیرانگی سے پوچھا۔۔۔ حیران تو زین بھی تھا۔۔۔

میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔!!! نومی نے کہا

اور پھر ساری بات میر کو بتانے لگا۔۔۔

میر بہت تحمل سے ساری بات سن رہا تھا جیسے جیسے نومی بتا رہا تھا میر کے غصے میں اضافہ ہو تا جا رہا تھا۔۔۔

اس کے ماتھے کی نیلی رگیں اُبھر کر باہر آرہی تھی جبڑے تنے ہوئے تھے اور ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا تھا۔۔۔

جب میر سے غصہ کنٹرول نا ہوا تو اس نے نومی کے منہ پر زور سے گھونسا مارا تھا۔۔۔نومی زمین پر جا گرا تھا۔۔۔

زین نے بھی میر کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ نومی نے کام ہی ایسا کیا تھا۔۔۔

تمھیں مسئلہ مجھ سے تھا تو میری بیٹی کے ساتھ تم نے ایسا کیوں کیا۔۔۔؟؟؟؟

میر نے نومی کا گریبان پکڑتے غراتے ہوئے پوچھا

میر کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو رہا تھا جیسے ابھی خون باہر آجائے گا۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں لیکن مجھے لگتا ہے تمھاری بیٹی ابھی بھی زندہ ہے۔۔۔!!! نومی نے بے بسی سے کہا۔۔۔

نومی کی بات سن کر میر کی گرفت ہلکی ہوئی تھی۔۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔؟؟؟زین نے بے یقینی کی کیفیت میں نومی سے پوچھا۔۔۔

____

اے ڈی گھر آیا تو عشال اپنے روم میں بند تھی عشال کی ماں نے ساری بات اے ڈی کو بتا دی تھی۔۔۔۔

اب اے ڈی کو سمجھ میں آیا تھا کہ کیوں عشال اتنی غصے میں تھی۔۔۔۔

وہ اے ڈی کے ساتھ کسی بھی اور لڑکی کو برداشت نہیں کرتی تھی اور ریسٹورنٹ میں اس لڑکی کا اے ڈی کے گلے لگنا عشال کو برا لگا تھا

یہ سب باتیں سوچ کر اے ڈی کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔۔

اے ڈی جانتا تھا کہ عشال کو کیسے منانا ہے

ساسوماں میں سوچ رہا تھا کیوں نا ہم لوگ کہی باہر چلیں۔۔۔!!! اے ڈی نے تھوری اُنچی آواز میں کہا تھا۔۔۔

عشال کی ماں کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔۔

اور وہی ہوا تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھل گیا تھا اور عشال کھڑی اے ڈی کو گھور رہی تھی۔۔۔

ایم سوری۔۔۔!!!! اے ڈی نے کان پکڑتے ہوئے کہا عشال کے چہرے پر نا چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ آ گئ تھی۔۔۔

آئندہ آپ کسی بھی لڑکی سے ہنس ہنس کر باتیں نہیں کریں گے۔۔۔؟؟؟؟

عشال نے اپنی سبز آنکھوں سے اے ڈی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے یار بات کرنا تو دور میں اب کسی لڑکی کو دیکھوں گا بھی نہیں ٹھیک ہے۔۔۔۔!! اے ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے پھر چلیں۔۔۔!!! عشال نے خوشی سے کہا۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔!!! اے ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

(حال)

تم یہاں سے چلے جاؤ پلیز۔۔۔۔!!! نور نے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو نے نماز پڑھ لی واہ کیا بات ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے نور کو کہا۔۔۔۔

اگر کبیر آ گیا پتہ نہیں وہ کیا کرے گا تم چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔!!! نور نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

تو اس سے ڈرتی ہے بہت ہی افسوس کی بات ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں نہیں ڈرتی لیکن اگر تم نہیں گئے تو وہ تمھاری بریانی بنا دے گا۔۔۔۔ اس لیے تمھاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔۔!!! نور نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

ارے میں یہی تو چاہتا ہوں کہ وہ لنگور میرے کو یہاں پر تیرے ساتھ دیکھے پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے میرے کو کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لیے تو بھی پریشان نا ہو۔۔۔۔!!!! ٹائیگر نے مزے سے کہا۔۔۔

یا اللہ کہاں پھنس گئ ہوں میں مجھے صبر عطا فرما۔۔۔!!! نور نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔

جب تک میں تیری لائف میں ہوں نا میری چھمک چھلو تیری زندگی میں سکون نہیں آسکتا۔۔۔!!!

ٹائیگر نے نور کو کسی گہری سوچ میں غرق پایا تو ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اور یہ بات تو مجھے پہلے دن سے معلوم ہو گئ تھی۔۔۔!!! نور نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

تم کیا کام کرتے ہو۔۔۔؟؟؟ نور نے ٹائیگر سے پوچھا۔۔۔

اب جا تو رہا نہیں تھا تو نور نے سوچا کچھ سوال ہی کر لے۔۔۔

تو یہ سب کچھ جان کر کیا کرے گی شہزادی۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے برتنوں کو سِنک میں رکھتے ہوئے کہا۔۔

مجھے معلوم ہے کہ تم کوئی اچھا کام تو کرتے نہیں ہو گے لیکن کیا کام کرتے ہو وہ مجھے جاننا ہے۔۔۔؟؟؟نور نے کھیرے کا ٹکڑا کو منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بہت جلد تیرے کو معلوم ہو جائے گا کہ میرا کیا کاروبار ہے تو ٹینشن نا لے اور بریانی کھا۔۔۔!!!! ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں معلوم ہے کبھی کبھی مجھے لگتا ہے تم جو باہر سے نظر آتے ہو ویسے ہو نہیں تم نے اپنے اندر بہت کچھ چھپایا ہوا ہے لیکن کسی پر ظاہر نہیں کرتے۔۔۔!!!

نور نے اپنی نوٹ کی ہوئی بات کو ٹائیگر کو بتایا جس کے ہاتھ ایک پل کے لیے رکے تھے۔۔۔

تو بہت سمجھدار ہیں شہزادی لیکن جو بات تو نے مجھے کہی اس میں کچھ باتیں سچ ہے اور کچھ تمھارا اندازہ ہے۔۔۔!!!

پر تیری بات میرے دل پر لگی ٹھاہ کر کے تو تو بہت کام کی بندی ہے۔۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے نور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جو ٹائیگر کو ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔

ایک بار میں گھر چلی جاؤ تمھارا اور کبیر دونوں کا میں پاپا کو بتاؤ گی۔۔۔۔!!! نور نے کہا۔۔۔

اوئے تیرے کو میں نے کب تنگ کیا میں تو تیری مدد کر رہا تھا نکمی تیرے کو تو کچھ بنانا نہیں آتا میں نے بریانی بنا کر دی الٹا میری شکایت لگائے گی اپنے جلاد باپ کو۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے نور کو گھورتے ہوئے کیا۔۔۔۔

اگر تم نے میرے پاپا کے بارے میں کچھ الٹا سیدھا بولا نا تو تمھارے لیے بہت برا ہو گا۔۔۔۔!!!

نور نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے تھوڑا ٹائیگر کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔۔۔

برا نہیں تیرا اباپ میری چٹنی بنادے گا پھر اس کے ساتھ بریانی کھالینا۔۔۔!!! ٹائیگر نے ڈرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

ٹائیگر کا انداز ایسا تھا کہ نور کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آگئ تھی۔۔۔۔

تم تو پہلے سے ہی میرے پاپا سے ڈرتے ہو کیا فائدہ اتنا بڑا غنڈہ ہونے کا۔۔۔؟؟؟ نور نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

میری چھمک چھلو۔۔۔!!!

ٹائیگر نے نور کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا نور کی ہنسی کو بریک لگی تھی۔۔۔

تیرے باپ کو جو جان جانتا ہے نا اس کی بہتری اسی میں ہوتی ہے کہ وہ تیرے باپ سے ڈرے۔۔۔!!!

ٹائیگر نے نور کے کان کے پاس سرگوشی نما کہا بات کرتے ہوئے ٹائیگر کے ہونٹ نور کے کان سے ٹچ ہو رہے تھے نور جی جان سے کانپ گے تھی۔۔۔

اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی کیونکہ ٹائیگر کی گرفت اتنی سخت بھی نہیں تھی لیکن اتنی نرم بھی نہیں تھی کہ نور اپنے آپ کو چھڑوا سکتی۔۔۔

میرے کو تیرا یہ چشمہ بہت برا لگتا ہے کیونکہ یہ تیرے خوبصورت سبز نین کٹوروں پر کسی سائے کی طرح ان کی حفاظت کرتا ہے اور میرے کو تیری آنکھیں دیکھنے کے لیے بہت غور سے تجھے گھورنا پڑتا ہے۔۔۔!!!

ٹائیگر نے نور کا چشمہ اتارتے ہوئے فضول سی دلیل دیتے ہوئے کہا۔۔۔جو نور کے پلے تو بلکل بھی نہیں پڑی تھی۔۔۔

مجھے چشمے کے بغیر نظر نہیں آتا واپس کرو میرا چشمہ۔۔۔!!! نور نے اپنی منتشر ہوتی سانسوں پر قابو پاتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔

ٹائیگر نے دوبارہ نور کی آنکھوں پر چشمہ لگایا اور ہلکا سا نور کی ناک کو اپنے ہونٹوں سے ٹچ کیا اور جلدی سے کھڑکی سے باہر کود گیا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اگر یہاں رُکتا تو نور نے پاس پڑی چُھری اسے مار دینی تھی۔۔۔۔

نور ابھی بھی حیران سی کھڑی تھی کہ ہوا کیا ہے

تھوڑی دیر بعد جب اسے احساس ہوا کہ ٹائیگر کیا کر کے گیا ہے تو اسے بہت غصہ آیا تھا لیکن جب اس کی نظر بریانی پر پڑی تو اس کے منہ میں پانی آ گیا تھا کیونکہ جب سے یہاں آئی تھی بریڈ ہی کھا رہی تھی۔۔۔۔ نور نے بریانی پلیٹ میں ڈالی اور کھانے لگی تھی۔۔۔۔

ٹائیگر سے بعد میں نپٹنے کا سوچا تھا اس نے۔۔۔۔

____

معاذ بلاوجہ سڑکوں پر گاڑی چلا رہا تھا گھر جانے کی ہمت اس میں نہیں تھی سحر کا چہرہ بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا معاذ اس وقت اپنے ہوش میں بھی نہیں تھا۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا کہ اللہ کی طرف سے اسے سزا ملی ہے جو کچھ اس نے سحر کے ساتھ کیا اللہ تعالیٰ نے اسے سزا دی ہے۔۔۔۔

زوبیا وہ لڑکی تھی جیسے معاذ بہت محبت کرتا تھا
اس کے علاوہ اس نے کبھی کسی لڑکی کی طرف دیکھا نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن زوبیا نے بہت بری طرح اس کا بھروسہ توڑا تھا۔۔۔۔ معاذ کو لگ رہا تھا اس کے سر میں کوئی ہتھوڑے مار رہا ہو۔۔۔۔

اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا اس کے بعد معاذ کو یاد نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا لیکن بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے کسی اپنے کی آواز سنی تھی۔۔۔۔

جس جگہ معاذ کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا کبیر بھی وہی سے گزر رہا تھا جب اس نے سڑک پر رش دیکھا کافی لوگ جمع ہوئے تھے کسی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا

کبیر اپنی گاڑی سے نکلا اور اس رش کی طرف گیا تھا۔۔۔

گاڑی اسے پہچانی پہچانی سی لگی تھی لیکن جب اس نے معاذ کو گاڑی میں دیکھا تو وقت ضائع کیے بغیر اسے نے معاذ کو گاڑی سے نکالا تھا اور اپنی گاڑی میں اسے لیٹایا تھا اور ہسپتال کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

معاذ کے سر سے خون نکل رہا تھا اور کافی بہہ بھی گیا تھا۔۔۔

کبیر نے آدھے گھنٹے کا راستہ دس منٹ میں طے کیا تھا۔۔ ہسپتال پہنچتے ہی معاذ کو آپریشن تھیٹر لے جایا گیا تھا۔۔۔

اب مسئلہ گھر کال کرنے کا تھا۔۔۔بہت سوچنے کے بعد کبیر نے زید کو کال کی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔!!

زید معاذ ہسپتال میں ہے اسکا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے تم لوگ یہاں آجاؤ۔۔۔!!!!

کبیر نے ایک سانس میں ہی سب کچھ کہہ دیا تھا کہ کہی زید کال بند نا کردے دوسری طرف کبیر کی بات سن کر خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

ہیلو زید تم سن رہے ہونا۔۔۔؟؟؟کبیر نے دوبارہ پوچھا۔۔۔

کون سے ہسپتال میں ہے۔۔۔؟؟زید نے پوچھا۔۔۔

کبیر نے ہسپتال کا نام بتایا تھا اور فون بند کر دیا

اسے معاذ کی فکر تو تھی ہی اور اس سے زیادہ اسے اس بات کی فکر کھائی جا رہی تھی کہ بڑے پاپا کو کیا جواب دے گا۔۔۔۔۔

اسی سوچ میں کبیر غرق تھا جب ڈاکٹر باہر آیا تھا

اور اس نے بتایا تھا کہ چھوٹ گہری نہیں ہے اور معاذ اب ٹھیک ہے کبیر نے شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔

کبیر ڈاکٹر سے بات کر کے مڑا تو اسے سامنے سے زید آتا ہوا نظر آیا تھا۔۔۔ کبیر نے زید کو جلدی سے ڈاکٹر کا کہا ہوا بتایا اور خود ہسپتال سے باہر گیا۔۔۔۔

زید تو کبیر کی پھرتی دیکھ کر حیران سا کھڑا تھا وہ جانتا تھا کبیر کیوں اتنا جلدی میں تھا بندہ ایسے کام ہی نا کرے کہ دوسروں سے چھپنا پڑے زید نے کبیر کو دیکھتے ہوئے افسوس سے سوچا اور ڈاکٹر سے ملنے چلا گیا تھا۔۔۔۔

____

سحر کی طبیعت اب کافی بہتر تھی لیکن بہت کمزور ہو گئی تھی۔۔۔۔

معاذ کے ایکسیڈنٹ والی خبر کسی نے بھی سحر کو نہیں بتائی تھی اور اب وہ بہتر بھی تھا۔۔۔

حجاب اب چلنے لگ پڑی تھی اور پہلے سے کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے کافی دنوں سے اسد کو بھی نہیں دیکھا تھا زارا نے بتایا تھا وہ کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہے اور حجاب کے ٹھیک ہونے کا بھی اسے معلوم نہیں ہے۔۔۔۔

لیکن پھر بھی حجاب ٹھیک ہونے کے بعد سب سے پہلے اسد سے ملنا چاہتی تھی جس کی کوئی خبر ہی نہیں تھی۔۔۔۔

____

کالیا ایک کلب میں بیٹھا ہوا تھا اسے آج ایک خاص انسان سے ملنا تھا۔۔۔۔اور اسی انسان کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

جب اے ڈی کے کچھ آدمی کلب میں 4 داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

کالیا نے ایک نظر ان کو دیکھا تھا جو کافی ہٹے کٹے تھے اور شکلیں تو انکی کالیا سے بھی زیادہ بری تھیں۔۔۔۔
ان میں سے ایک کالیا کے پاس آیا تھا اور کہا سر نے تمہیں بلایا ہے ہمارے ساتھ چلو۔۔۔۔!!!

کون ہے تمھارا سر۔۔۔۔!!! کالیا نے عام سے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

اے ڈی۔۔۔۔!!! کالے حبشی نما آدمی نے جواب دیا۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے چلو پھر تمھارے اے ڈی کو انتظار نہیں کروانا چاہیے۔۔۔۔!!! کالیا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اُن آدمیوں کو امید نہیں تھی کہ کالیا اتنے آرام سے مان جائے گا۔۔۔

اوئے چلو اب کس کا انتظار کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟ کالیا نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اور کلب سے باہر نکل گیا وہ آدمی بھی کالیا کے پیچھے پیچھے ہی تھے۔۔۔۔ کالیا ان کی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

جب آدھے راستے ہی ان کی گاڑی رک گئ تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے گاڑی کیوں روک دی۔۔۔!!! پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی نے پوچھا۔۔۔

سامنے کوئی کھڑا ہوا ہے۔۔۔!!! ڈرائیونگ کرتے ہوئے آدمی نے جواب دیا۔۔۔

میں دیکھتا ہوں ایک آدمی نے گاڑی سے نکلتے ہوئے کہا تو اسے سامنے ایک کالا بھیڑیا نظر آیا تھا۔۔۔ جس کی صرف آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں باقی وہ رات کا حصہ ہی لگ رہا تھا۔۔۔

اے ڈی نے ٹوٹل دس لوگوں کو بھیجا تھا پیچھلی گاڑی سے بھی آدمی باہر نکل آئے تھے۔۔۔

کالیا آرام سے اندر بیٹھا ہوا تھا اور تھوڑی دیر بعد ہی گولیوں کی آوازوں کے ساتھ ساتھ چیخنے بھی سنائی دی تھیں۔۔۔

ایک آدمی کالیا کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور ڈر تو وہ بھی بہت گیا تھا لیکن ظاہر نہیں کر رہا تھا۔۔۔

کالیا نے اپنے سامنے بیٹھے آدمی کی ایک جھٹکے میں گردن توڑ دی تھی اور گاڑی سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔

سامنے ٹائیگر کھڑا ہوا تھا ایک طرف اس کے بیسٹ کا بھیڑیا تھا اور دوسری طرف اس کا اپنا ایلکس کھڑا تھا۔۔۔ دونوں کے منہ سے خون نکل رہا تھا ٹائیگر درمیان میں کھڑا سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔؟؟

کالیانے بھیڑیے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

یہ بیسٹ کا بھیڑیا ہے۔۔۔!!! ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟ کالیا نے پوچھا۔۔

میں نے بیسٹ کو اے ڈی کے پلان کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔ اس لیے اس نے میری مدد کے لیے اپنا بھیڑیا بھیج دیا۔۔ اب چلو مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔۔!! ٹائیگر نے کالیا کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

پتہ ہے تمھارا ضروری کام کون سا ہے۔۔۔!!!! کالیا نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

ٹائیگر کالیا کی بات سمجھ کر ہنس پڑا تھا۔۔۔

بھیڑیا جی آپ کو ہماری لفٹ کی ضرورت تو ہو گی نہیں اب آپ اپنے بیسٹ کے پاس جائیں یہاں آپ کا کام ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے بھیڑیے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو سچ میں ٹائیگر کی بات سننے کے بعد وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

واہ کیا ٹرین کیا ہے بیسٹ نے اپنے بھیڑیے کو اور ایک تم ہو جو کبھی کبھی میری بات نہیں مانتے۔۔۔!!!
ٹائیگر نے ایلکس کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اووو بھائی بس کر دے اب تجھے دیر نہیں ہو رہی

گھر جا کر اسے ڈانٹ لینا۔۔۔۔۔!!!

کالیا نے دانت پیستے ہوئے کہا وہ کب سے بیٹھا ٹائیگر کی بکواس سن رہا تھا۔۔۔

تجھے بڑی جلدی پڑی ہے تو نے کہاں جانا ہے ٹائیگر نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تیرے لیے لڑکی دیکھنے جانا ہے چلے گا ساتھ۔۔۔!!!

کالیا نے بھی جل کر جواب دیا۔۔۔

لڑکی میں تلاش کر چکا ہوں تو بس اب اپنے بھائی کے نکاح کی تیاری کرنا۔۔۔!!! ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

کالیا نے گھور کر ٹائیگر کو دیکھا تھا۔۔۔

____

کبیر گھر آیا تو نور ٹی وی دیکھ رہی تھی اور اسے ٹی وی پر چلتی نیوز دیکھ کر حیرانگی ہوئی تھی ٹی وی پر اے ڈی کے بارے میں بتایا جا رہا تھا۔۔۔

نور کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ اے ڈی سے مل چکی ہے اور جو جو ٹی وی میں بتایا جا رہا تھا وہ سب سننے کے بعد نور کو اے ڈی سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

نور ٹی وی میں اتنی مگن تھی کہ اسے کبیر کے آنے کا احساس تک نہیں ہوا تھا۔۔۔

کبیر نے ٹی وی پر چلتی نیوز دیکھی تو اس نے ٹی-وی بند کر دیا تھا۔۔۔نور نے غصے سے کبیر کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اب ٹی وی دیکھنے پر بھی پابندی ہے۔۔۔؟؟؟نور نے اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

دیکھ سکتی ہو لیکن صرف میری موویز کو اس کے علاوہ کچھ اور نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔!!! کبیر نے آرام سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اووو موویز وہ بھی آپ کی۔۔۔۔ پہلی بات نا تو آپ کو ایکٹنگ آتی ہے اور نا ہی آپ میرے فیورٹ ہیرو ہو اور میں نے حجاب آپی سے سنا تھا آپ کی موویز ایک دم بے کار ہوتی ہیں۔۔۔ تو اس سے اچھا یہ نہیں ہے میں نیوز دیکھ لوں۔۔۔۔!!!!

نور نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کبیر کی مووی کی ایک ایک خوبی کو بتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور آج پہلی بار کبیر کو نور کی بات سن کر شک ہوا تھا کہ ہو سکتا ہے اس کی موویز اچھی نا ہوں لیکن پھر اس نے اپنے خیال کو جھٹک دیا تھا۔۔۔

آج تک کسی نے بھی اتنا برا کمنٹ نہیں دیا تھا جتنا نور نے دیا تھا۔۔۔

جب تم نے میری موویز دیکھی ہی نہیں تو کیسے کہہ سکتی ہو وہ اچھی نہیں ہو نگی۔۔۔؟؟؟

کبیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

لو آپ میرے سامنے تو ہو اور میں خوبصورت ہیروز کی مووی دیکھتی ہوں۔۔۔۔تو آپ مجھے کسی اینگل سے خوبصورت نہیں لگتے تو پھر مووی میں کیوں دیکھوں۔۔۔۔اور ہیرو پیارا نا ہو تو موویز دیکھنے کا مزا نہیں آتا۔۔۔۔!!! نور نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

کبیر کا منہ حیرت کے مارے کُھلا کا کُھلا رہ گیا تھا۔۔۔۔

شوہر جی یہاں پر مکھیاں بہت ہے منہ بند کرے لیں۔۔۔۔!!!! نور نے کبیر کا حیرت کے مارے کُھلا منہ دیکھا تو طنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نور کا دل ڈانس کرنے کو کر رہا تھا آج پھر اس نے کبیر کو تنگ کیا تھا۔۔۔۔۔

اور کبیر کی شکل دیکھ کر اسے بہت ہنسی بھی آرہی تھی۔۔۔۔۔

نور وہاں سے جانے لگی جب کبیر نے جلدی سے نور کا ہاتھ پکڑا تھا اور نور کبیر کی گود میں آ بیٹھی تھی۔۔۔۔

کبیر کی اس حرکت پر نور ایک دم سٹپٹا یا گئ تھی۔۔۔۔

اگر میں خوبصورت نہیں ہوں تو کون ہے خوبصورت۔۔۔۔؟؟؟

کبیر نے نور کے نچلے ہونٹ کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔ دونوں میں فاصلہ نا ہونے کے برابر تھا نور کے دل کی کی دھڑکن کی آواز کبیر کو باآسانی سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔!!

نور نے اپنا گلا تر کیا تھا اور اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس نے کبیر سے بات کرنے کا سوچا تھا کبیر کے پرفیوم کی خوشی اتنی تیز تھی کہ نور کو لگ رہا تھا کہ وہ بے ہوش ہو جائے گئ۔۔۔۔

کیا وہ۔۔۔؟؟؟

تمھاری بولتی کیوں بند ہو گئ ہے ابھی تو قینچی کی طرح تمھاری زبان چل رہی تھی۔۔۔!!! کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اسے نور کی حالت پر بہت ہنسی آرہی تھی۔۔۔

اسد بھائی۔۔۔!!! نور نے جلدی سے کہا۔۔۔

کیا اسد کا یہاں پر کیا ذکر۔۔۔؟؟؟ کبیر نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

اسد بھائی آپ سے زیادہ خوبصورت ہیں۔۔۔!!!

نور نے جلدی سے اپنی بات مکمل کی اور کبیر کی گود سے اُٹھنے لگی۔۔۔جب کبیر نے نور کا ارادہ بھانپ کر اس کی کمر پر گرفت سخت کر دی تھی۔۔۔

یہ آپ کیا کر رہے ہی چھوڑیں مجھے۔۔۔!!! نور نے کبیر کے کاندھے ہر ہاتھ سے زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

زوجہ محترمہ ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں ہے لیکن بہت کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔!!!

کبیر نے ذو معانی الفاظ میں کہا جو نور کو تو بلکل بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کو اپنا علاج کروانا چاہیے۔۔۔!!! نور نے اپنے آپ کو آزاد کروانے کی کوشش کو ترک کر کے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

وہ کیوں۔۔۔؟؟؟ کبیر نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

یہ جو آپ بہکی ہوئی باتیں کر رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے آپ بیمار ہے کیونکہ کبیر خان کبھی بھی مجھ سے اتنے آرام سے بات نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔!!! نور نے کہا تھا اور کبیر کی گود سے اٹھ گئی۔۔۔۔

تو تمہیں عزت راس نہیں آرہی۔۔۔؟؟؟ کبیر نے صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے اپنی پہلی ٹون میں آتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں اب لگ رہے ہو نا کھڑوس کبیر خان ایسے ہی رہا کرو ایسے مجھے زیادہ زہر لگتے ہو۔۔۔۔!!!

نور نے اچھی خاصی کبیر کی عزت افزائی کی اور پھر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

یہ کتنی بدل گئی ہے کوئی نہیں کبیر خان اس سب میں تمھارا اپنا ہی ہاتھ ہے اسے منہ پھٹ بھی تم نے ہی بنایا ہے اب بھگتو۔۔۔۔!!! کبیر نے خود سے کہا اور آنکھیں موند لیں۔۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

سحر کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟؟؟

زارا نے سحر کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں ماما پاپا کو سب کچھ بتا دیتی ہوں اور اب میں معاذ کے ساتھ نہیں رہ سکتی میں جب بھی معاذ کو دیکھتی ہوں مجھے اپنی بے بسی کا زیادہ احساس ہوتا ہے سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان بننا بہت مشکل ہوتا ہے زارا اور پتہ ہے معاذ کس لڑکی کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔؟؟؟

جو ہمیں مال ملی تھی جو اپنی شادی کا جوڑا پسند کر رہی تھی اس نے مجھے بتایا تھا آج اس کا نکاح ہے اسی لڑکی کو معاذ پسند کرتا ہے اور اب تک تو ان کا نکاح بھی ہو گیا ہو گا اور وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے تم نے بھی تو اسے دیکھا تھا وہ کتنی خوبصورت تھی میں تو اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہوں۔۔۔!!! سحر پھیکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

سحر تم بہت خوبصورت ہو کسی کی شکل دیکھ کر یہ انداز نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ کتنا خوبصورت ہے اور تمہیں اللہ نے خوبصورتی کے ساتھ ایک خوبصورت سا دل بھی دیا ہے تمہیں ناشکری نہیں کرنی چاہیے صبر کرنا

چاہیے پتہ نہیں اللہ تعالیٰ کو تمھاری کون سی بات یا عمل پسند آجائے اور پھر اللہ تمہیں وہ عطا کرے جس کی تم نے کبھی امید ہی نا کی ہو۔۔۔۔!!!! زارا نے پیار سے کہا۔۔۔

سحر غور سے زارا کی بات سن رہی تھی۔۔۔

اور تمہیں ایک بار تو کوشش کرنی چاہیے اپنی شادی کو ایک موقع تو دینا چاہیے ہو سکتا ہے معاذ کا ارادہ بدل جائے۔۔۔۔!!! زارا نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

زارا وہ کسی اور کو پسند کرتے ہیں اور جب انسان کسی اور سے محبت کرتا ہو پھر چاہے کتنی ہی قدر کرنے والی بیوی اسے مل جائے اس کے دل سے وہ لڑکی کبھی بھی نہیں جاتی اور میں تو ان کے ماں باپ کی چوائس ہوں مجھے وہ بلکل بھی پسند نہیں کرتے اور میں ایسے انسان کے ساتھ کبھی بھی اپنی زندگی نہیں گزرنا چاہوں گی جو پہلے سے بٹا ہوا ہو جو میرا ہو گا وہ صرف میرا ہو گا اس میں کسی کو حصہ دار نہیں بناؤ گی۔۔۔۔!!!

اور ہر انسان کو اپنی پسند کی شادی کرنے کا حق ہوتا ہے معاذ کو بھی ہے لیکن اب میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔۔!!! سحر نے اٹل لہجے میں کہا۔۔۔

زارا افسوس سے اپنی شرارتی بہن کو دیکھ رہی تھی زارا سحر کو معاذ کے بارے میں بھی نہیں بتا سکتی تھی کیونکہ ڈاکٹر نے سحر کو ٹیشن لینے سے منع کیا تھا۔۔۔

(ماضی)

اے جے کی گندی نظروں میں عشال آچکی تھی اے ڈی عشال کو اپنے پلازہ لے کر آیا تھا۔۔ اور آج اے جے نے بھی آنا تھا۔۔۔

اے ڈی تو اے جے کو اپنے باپ کی طرح سمجھتا تھا لیکن اے جے ایک کمینہ انسان تھا اور اے ڈی اس بات سے بے خبر تھا۔۔۔

عشال میں آج تمھیں کسی سے ملانا چاہتا ہوں۔۔۔۔!!!!

اے ڈی نے عشال کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو پلازہ کو دیکھنے میں بزی تھی۔۔۔۔

کون۔۔۔۔؟؟عشال نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

وہ دیکھو۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے سامنے سے آتے اے جے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔اے جے نے جب اے ڈی کے ساتھ ایک خوبصورت سی لڑکی کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں ہوس جاگی تھی۔۔۔۔

عشال کو اے جے کی نظریں کچھ عجیب سی لگی تھیں۔۔۔۔اس نے اے ڈی کے بازو کو زور سے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

اے جے یہ ہے آپ کی بہو اور میری پیاری سی بیوی۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے عشال کا تعارف کرواتے ہوئے اے جے کو کہا۔۔۔جو ابھی بھی اپنی غلیظ نظروں سے عشال کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

واہ التمش بیوی تو تمھاری بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔!!! اے جے نے مکروہ سی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

التمش مجھے گھر جانا ہے پلیز چلو۔۔۔۔!!! عشال نے گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے۔۔۔؟ تمھاری طبعیت تو ٹھیک ہے۔۔۔؟ اے ڈی نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے گھر جانا ہے بس۔۔۔۔!!عشال نے جلدی سے کہا۔۔۔۔

اوکے اے جے میں آپ سے بعد میں ملتا ہوں۔۔۔!!!! اے ڈی نے پہلے عشال کو جواب دیا پھر اے جے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کچھ دن یہی رکوں گا تم آرام سے جاؤ۔۔۔!!! اے جے نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

عشال نے اے ڈی پلازہ سے باہر نکل کر لمبا سانس ہوا میں خارج کیا تھا۔۔۔

عشال تمھاری طبعیت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔؟؟ اے ڈی نے عشال کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کرتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں وہ ٹھرکی کون تھا۔۔۔۔؟؟ عشال نے آہستہ آواز میں پوچھا۔۔۔

اے ڈی نے دھیان سے سنا نہیں تھا اس لیے اس نے ائبرو اچکا کر عشال کی طرف دیکھا انداز ایسا تھا کہ جیسے پوچھ رہا ہو کیا کہا تم نے۔۔۔۔؟؟؟

میرا مطلب ہے وہ انکل کون تھے۔۔۔؟؟؟عشال نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ بھی میرے باپ کی جگہ ہیں میں بہت عزت کرتا ہوں ان کی آج میں جو کچھ بھی ہوں ان کی وجہ سے ہوں وہ دل کے بہت اچھے ہیں تم ایک دوبار ان سے ملو گی تو خود تمھارا دل کرے گا ان سے بات کرنے کو۔۔۔۔!!!! اے ڈی نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں مجھے دوبارہ ان سے نہیں ملنا۔۔۔!!! عشال نے جلدی سے کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے حیرانگی سے عشال کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

بس مجھے وہ اچھے نہیں لگے اس لیے مجھے دوبارہ ان سے نہیں ملنا۔۔۔!!!

عشال نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے اپنا فیصلہ سنایا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی جس کا مطلب تھا اب وہ مزید اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔

اے ڈی کو عشال کا رویہ الگ سا لگا تھا اس نے دوبارہ اس سے بات کرنے کا سوچا تھا لیکن ابھی کے لیے اے ڈی نے مزید سوال کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا اور گاڑی ڈرائیو کرنے لگا تھا۔۔۔

____

تم جانتے ہو اگر اس بار تم نے جھوٹ بولا تو تمھاری جان لینے میں بلکل بھی وقت ضائع نہیں کروں گا۔۔۔!!!

میر نے دھاڑتے ہوئے نومی کو کہا جو اپنے ہاتھ سے میر کا ہاتھ اپنے گلے سے پیچھے کرنے میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔

اگر ایک منٹ مزید میر نومی کو نا چھوڑتا تو اب تک نومی اس دنیا کو چھوڑ چکا ہوتا۔۔۔۔ میر کے چھوڑتے ہی نومی زور زور سے کھانسنے لگا تھا۔۔۔

زین نے اسے پانی کا گلاس پکڑایا تھا جسے نومی ایک سانس میں ہی پی گیا تھا۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہا وہ سچ میں زندہ ہے میں نے ہسپتال سے پتہ لگوایا ہے نومی نے کہا۔۔۔ زین نے میر کی طرف دیکھا تھا جو خود بھی کسی سوچ میں غرق تھا۔۔۔

آج اتنے سالوں بعد تمہیں اچھے کام کرنے کا بھوت کیوں سوار ہوا۔۔۔۔؟ اگر تم چاہتے تو اب بھی مجھ سے چھپا سکتے تھے۔۔۔!!!

میرے نے گھورتے ہوئے نومی سے پوچھا۔

مجھے اپنے کیے پر پچھتاوا ہے میں اپنے گناہوں کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔!!! نومی نے بے بسی سے کہا۔۔۔

تم یہی رہو گے جب تک میری بیٹی مجھے نہیں مل جاتی۔۔۔۔!!! میر نے کہا۔۔۔

تم مجھے یہاں نہیں رکھ سکتے میرا بیٹا مجھے ڈھونڈ لے گا اور میں نہیں چاہتا وہ مزید کچھ غلط کرے۔۔۔۔!!! نومی نے جلدی سے کہا۔۔۔

کیا مطلب کون ہے تمھارا بیٹا۔۔۔؟ زین نے نا سمجھی سے نومی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اے ڈی۔۔۔۔!!! نومی نے شرمندگی سے کہا اور نظریں جھکا لیں۔۔۔

اے ڈی تمھارا بیٹا ہے۔۔۔۔؟؟؟ زین نے حیرانگی سے پوچھا اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

ہاں وہ میرا بیٹا ہے۔۔۔۔!!!! نومی نے کہا۔۔۔

تمھارا بیٹا تو تم سے بھی چار قدم آگے نکلا ہے

اور تم یہی رہو گے پھر چاہے تمہیں اے ڈی ہی کیوں نا لینے آئے کیونکہ تمھارا بیٹا ابھی مجھ سے واقف نہیں ہے کہ میں کیا چیز ہوں۔۔۔۔!!! میر نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔۔

زین اسے لے جاؤ یہاں سے ورنہ یہ انسان آج میرے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔۔۔۔!!!!

میر نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے زین کو کہا اور خود وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

____

(حال)

سر وہ مجھے آپ کو نور میڈم کے بارے میں کچھ بتانا تھا۔۔۔۔!!!

جون نے کہا اس کی آواز کپکپا رہی تھی جو اے ڈی نے بھی محسوس کی تھی۔۔۔

تم اتنا گھبرا کیوں رہے ہو صاف صاف بتاؤ کیا بتانا ہے۔۔۔!!! اے ڈی نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

سر نور میڈم کا جس سے نکاح ہوا ہے وہ کبیر خان ہے کبیر خان میڈم کا کزن بھی ہے۔۔۔۔!!!!

جون نے ایک ہی سانس میں اے ڈی کو ساری بات بتادی تھی۔۔۔

نور کا نکاح کبیر سے ہوا ہے۔۔۔ کبیر میرے لیے کام کر رہا ہے اور کبیر کو یہ بات بھی معلوم نہیں ہے کہ بیسٹ کون ہے۔۔۔؟؟؟

میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا جون۔۔۔۔؟؟ اے ڈی نے جون سے پوچھا۔۔۔

یس سر ایسا ہی ہے کبیر خان اس بات سے ناواقف ہے اور آہل خان کے ڈر کی وجہ سے ہی کبیر نے اپنا گھر چھوڑا ہے کیونکہ کبیر خان نے بیسٹ کی بیٹی کے ساتھ زبردستی نکاح کیا ہے اور وہ کیا وجہ ہے یہ کسی کو معلوم نہیں ہے۔۔۔۔۔!!!! جون نے کہا۔۔۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو جون کہ کبیر نے نور کے ساتھ زبردستی نکاح کیا ہے۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے جون کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ سر میں نے معلوم کروایا تھا اور یہ بات تو ان کے گھر کے ملازموں کو بھی معلوم ہے کہ کبیر خان نے نور میڈم سے نکاح کرنے کے بعد گھر چھوڑا تھا۔۔۔!!!!

جون نے جلدی سے اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمم اگر کبیر نے نور سے نکاح کیا ہے تو ضرور وجہ بہت بڑی ہو گی اور وہ نور کو اتنی آسانی سے نہیں چھوڑے گا تو کبیر خان کی کوئی نا کوئی کمزوری ضرور ہو گی اس کی کی کمزوری تلاش کرو پھر دیکھنا کبیر کیسے نور کو چھوڑ تا ہے۔۔۔!! اے ڈی نے کمینگی سے کہا۔۔۔

سر کبیر خان کی ایک بہن ہے زارا جو کبیر خان کی کمزوری بھی ہے۔۔۔!!! جون نے کہا۔۔۔

تو پھر کسی طرح اس کی بہن کو اغوا کرو اور ہاں کا لیا کا کیا بنا اور جو میں نے آدمی بھیجے تھے ان کی کوئی خبر آئی۔۔۔۔؟؟؟ اے ڈی نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

سر ہمارے آدمیوں کی لاشیں بہت بری حالت میں ملی ہے۔۔۔!!! جون نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

مجھے یہی امید تھی تم لوگوں سے کسی کام کے نہیں ہو تم لوگ۔۔۔!!!! اے ڈی نے غصے سے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

اے ڈی کے جاتے ہی جون نے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کیا تھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔۔

زارا نے ایک ڈنر پلان کیا تھا اور زید کو وہ سرپرائز دینا چاہتی تھی اس نے زید کو ایک ریسٹورنٹ کا نام سنڈ کیا تھا اور اسے وہاں آنے کا کہا تھا۔۔۔۔

زید اس ریسٹورنٹ میں پہنچ بھی گیا تھا لیکن زارا ابھی تک نہیں آئی تھی زید بیٹھا زارا کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔

زارا گاڑی سے نکل کر ابھی تھوڑا سا ہی آگے آئی تھی جب کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھا تھا زارا تھوڑی دیر میں ہی بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔

تم نے مجھے اتنی ایمر جنسی میں کیوں بلایا ہے اے ڈی۔۔۔؟؟؟ کبیر نے آنکھوں میں غصہ لیے پوچھا۔۔۔۔

کبیر کی بات سن کر اے ڈی مسکرا پڑا تھا۔۔۔۔

تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے کبیر خان

میں نے سنا ہے تم نے میری سنو وائٹ کے ساتھ نکاح کیا ہے۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے کبیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

کبیر کو اے ڈی کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

کبیر کے چہرے پر الجھن دیکھ کر اے ڈی نے کہا تھا۔۔۔۔

میں نور کی بات کر رہا ہوں وہ صرف میری ہے اور ہمیشہ میری ہی رہے گی۔۔۔اگر میں چاہتا تمھیں مار کر بھی یہ کام کر سکتا تھا لیکن تم بھی میرے جیسے گھٹیا اور کمینے انسان ہو۔۔۔اس لیے میں نے سوچا ہم یہ مسئلہ بات کر کے حل کر لیتے ہیں

تمہیں نور کو چھوڑنا ہو گا کبیر خان۔۔۔!!!

اے ڈی نے کبیر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو سرخ آنکھیں اے ڈی پر گاڑے کھڑا تھا جیسے ابھی اسے سالم نگل جائے گا۔۔۔

اور اگر میں نے تمھاری بات نا مانی تو۔۔۔؟؟

کبیر نے اپنے غصے پر قابو پاتے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

کبیر خان میری تمھارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے بس تم نے ایک بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔ میری سنو وائٹ کے ساتھ نکاح کر کے۔۔۔اور ابھی میں نے تمھاری بہن کو دیکھا ہے یار بہت خوبصورت ہے وہ۔۔۔۔اور اس وقت میری ہی قید میں ہے۔۔۔!!!

اور اس بات کو فراموش کرنے کی غلطی نا کرنا کبیر خان کیونکہ اس کے نتائج بہت برے بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔!!!

اور تم نہیں چاہو گے کہ تمھاری بہن میری رات رنگین کرے۔۔۔اس لیے اپنی بیوی کو میرے حوالے کر دو اس میں ہی ہم سب کی بھلائی ہے۔۔۔!!!

اے ڈی نے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔۔۔اور یہاں پر کبیر کا صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔

کبیر کب سے اے ڈی کی بکواس سن رہا تھا۔۔۔

اگر تم میں ہمت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو عورتوں کا سہارا لینا بزدل لوگوں کا کام ہوتا ہے اور آج تم نے ثابت کر دیا کہ تم ایک بزدل انسان ہو۔۔۔!!!

کبیر نے اے ڈی کا گریبان پکڑتے دھاڑتے ہوئے کہا اس وقت اس کی آنکھیں سرخ رنگ کی ہو رہی تھیں جبڑے غصے سے تنے ہوئے تھے۔۔۔۔

کبیر خان دوبارہ یہ غلطی مت دہرانا ورنہ اے ڈی کسی کو معاف نہیں کرتا اور میں نے کہا نا میری تمھارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے تمھارے پاس دو آپشن ہیں۔۔۔۔

یا تو اپنی بیوی کو میرے پاس لے آؤ یا پھر اپنی بہن کو ہمیشہ کے لیے بھول جاؤ۔۔۔۔!!!

"چوائس از یورز۔۔۔۔!!!" اے ڈی نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

کبیر خان کچھ دیر خاموش رہا تھا اور جب بولا تو اس نے اپنی بات سے اے ڈی کو خوش کر دیا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں نور کو تمھارے حوالے کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔!!!

کبیر نے ایک فیصلے پر پہنچتے ہوئے اے ڈی کو کہا کبیر کی بات سن کر اے ڈی کے چہرے پر ایک دلکش سی مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

لیکن میں اسے طلاق نہیں دوں گا تم اگر چاہو تو ساری زندگی اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہو لیکن وہ میرے نام کے ساتھ ہمیشہ جڑی رہے گی۔۔۔۔!!! کبیر نے اپنی شرط رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ نور کس کے نکاح میں ہیں۔۔۔۔!!!

لیکن ایک بات میں پوچھنا چاہتا ہوں کبیر خان مشرقی مرد تو اپنی بیوی پر کسی غیر مرد کا سایہ بھی نہیں پڑنے دیتے تو تم مجھے اپنی بیوی دے رہے ہو تمھیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے تھوڑا کبیر کی طرف جھکتے ہوئے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔!!!! کبیر نے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔۔۔

اور نور بے چاری اس بات سے بے خبر نیند کے مزے لے رہی تھی۔۔۔

(ماضی)

عشال کو مارکیٹ جانا تھا اور ڈرائیور بھی گھر پر نہیں تھا۔۔۔ اے ڈی نے عشال کو اکیلا گھر سے نکلنے سے منع کیا تھا۔۔۔

لیکن عشال کبھی بھی اے ڈی کی بات نہیں مانتی تھی اس لیے گھر سے باہر نکل گئ تھی عشال کو اے ڈی کی روک ٹوک بلکل بھی پسند نہیں تھی

لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ اے ڈی کے بہت سارے دشمن ہیں۔۔۔ جو اس تاک میں بیٹھے ہوتے ہیں ہیں کہ کسی نا کسی طرح اے ڈی کو نقصان پہنچا سکیں۔۔۔

عشال شاپنگ کرنے میں مگن تھی جب اس کی نظر برہان پر پڑی تھی اس کے ساتھ کبیر بھی تھا

عشال برہان کو دیکھ کر خوش ہو گئ تھی اور اس کے پاس گئ تھی۔۔۔

ہائے۔۔۔۔!!! عشال نے برہان کے پاس جاتے ہی کہا۔۔۔۔

برہان تو آواز کو پہچان گیا تھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔۔

کبیر نے حیرت سے اپنے پیچھے سے آتی نسوانی آواز کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔۔۔

نور یہاں کیسے۔۔۔۔۔؟؟؟ کبیر نے حیرانگی سے سوچا۔۔۔۔

اور جب اس نے عشال کی طرف دیکھا تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا سامنے کھڑی لڑکی نور ہی تھی کبیر کو تو ایسا ہی لگا تھا۔۔۔۔

سیم شکل سیم آنکھوں کا رنگ بس فرق تھا تو کپڑوں کا کیونکہ جیسی ڈریسنگ عشال نے کی تھی ویسی ڈریسنگ نور نے کبھی نہیں کی تھی۔۔۔۔

برہان نے مسکرا کر عشال کی طرف دیکھا تھا کبیر ابھی بھی شوکڈ سا کھڑا تھا۔۔۔

کبیر یہ وہی لڑکی ہے۔۔۔!!! برہان نے کبیر کے کان کے پاس شر گوشی نما کہا تھا۔۔

برہان کی آواز سن کر کبیر ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔۔

ایم سوری میں آپ کا نام نہیں جانتا آپ کا نام کیا ہے۔۔۔؟ برہان نے سر کھجاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

برہان کی بات سن کر عشال کے چہرے پر مسکراہٹ آگئ تھی۔۔۔

میرا نام عشال ہے۔۔۔۔!!!! عشال نے اپنا ہاتھ برہان کے آگے ئے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جسے برہان نے گرم جوشی کے ساتھ تھام لیا تھا۔۔۔

میرا نام برہان ہے اور یہ میرا دوست کبیر خان ہے۔۔۔!!! برہان نے اپنا اور کبیر کا تعارف کرواتے ہوئے کہا۔۔۔

اووو نائس ٹو میٹ یو مسٹر کبیر خان۔۔۔!!!! عشال نے اپنا ہاتھ کبیر کی طرف کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد کبیر نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا تھا۔۔۔

نہیں یہ نور نہیں ہو سکتی وہ کبھی بھی اتنی بولڈ نہیں ہو سکتی وہ تو ڈر کے مارے میرے سامنے نہیں آتی تو کیا یہ سچ میں نور کی ہم شکل ہے۔۔۔؟؟؟ کبیر نے عشال کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔

کیا آپ مجھے گھر ڈراپ کر دے گے۔۔۔؟؟؟ عشال نے برہان سے ہچکچاتے ہوئے پوچھا برہان تو اسی میں خوش ہو گیا تھا۔۔۔

کیوں نہیں چلیں۔۔۔۔!!! برہان نے خوشی سے کہا۔۔۔

آپ چلے میں آرہاہوں۔۔۔۔!!! برہان نے عشال کو کہا جو وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

کبیر یار میں آتاہوں مجھے اپنی گاڑی کی چابی دے۔۔۔۔۔!!! برہان نے کہااور خود ہی کبیر کی پاکٹ سے گاڑی کی چابی نکال لی تھی۔۔۔۔

برہان پتہ نہیں کیوں مجھے لگ رہاہے تجھے نہیں جاناچاہیے۔۔۔۔۔!!!! کبیر نے برہان کاہاتھ پکڑتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

کبیر کولگ رہاتھا کہ کچھ براہونے والاہے اگر اب اس نے برہان کو جانے دیاتو دوبارہ کبھی برہان کو دیکھ نہیں سکے گا۔۔۔۔۔

یار کیاہو گیاہے توٹھیک ہے مجھے کچھ نہیں ہوااور ناہی ہو گا تو ٹینشن نالے۔۔۔۔!!!

برہان نے مسکرا کر کہا اور کبیر کے گلے لگ گیا تھا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔ کبیر برہان کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

یا اللہ میرے دوست کی حفاظت کرنا۔۔۔!!! کبیر نے دل میں کہا اور اسد کو کال کی تھی اور نور کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

یار وہ میرے سامنے بیٹھی ہوئی ہے حجاب سے باتیں کر رہی ہے۔۔۔۔!!! اسد نے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔!!! کبیر نے کہتے ہی فون بند کر دیا۔۔۔

____

میر نے ہسپتال سے ساری معلومات نکلوالی تھی۔۔۔ اس کے لیے یہ سب کرنا مشکل کام نہیں تھا۔۔۔

زین اس بندے کی فیملی کے بارے میں مجھے معلومات چاہیے ایک گھنٹے تک اس فیملی کے پاس میری بیٹی ہے۔۔۔۔!!!

میر نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔۔!!! زین نے کہا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

یااللہ تو نے میری بیٹی کی اب تک خفاظت کی ہے آگے بھی اسے اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔۔۔۔!!!

میر نے ہسپتال سے نکلتے ہوئے دل میں اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

\------------

چھوٹی موٹی باتیں کرتے عشال کا گھر آ گیا تھا عشال نے اپنے شاپنگ بیگ اٹھائے اور برہان کو گھر میں آنے کی دعوت دی تھی برہان نے منع کر دیا تھا۔۔۔

عشال نے شکریہ ادا کیا اور گاڑی سے نکل گئ آج برہان بہت خوش تھا اس سے پہلے برہان گاڑی سٹارٹ کرتا کبیر کی کال آ گئ تھی۔۔۔

یار تو ٹھیک ہے۔۔۔؟؟؟ سپیکر سے کبیر کی پریشان سی آواز برہان کو سنائی دی تھی۔۔۔

برہان کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئ تھی۔۔۔

یار کبھی کبھی مجھے لگتا ہے تو میرا دوست نہیں میری بیوی ہے۔۔۔!!! برہان نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

بکواس بند کر اور پندرہ منٹ کے اندر میرے پاس آؤ۔۔۔۔!!! کبیر نے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

برہان ہنس پڑا تھا جب اس کی نظر نیچے گرے شاپنگ بیگ پر پڑی تھی اس نے وہ بیگ اٹھایا جس میں ایک بلیک کلر کا لیڈیز سوٹ تھا۔۔۔

کیا کروں دے دوں اس کے گھر جا کر برہان نے خود سے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

عشال نے گھر میں داخل ہوتے ہی اپنی ماما کو آواز دی تھی لیکن اسے اس کی ماما کہی نظر نہیں آئی تھیں۔۔۔

عشال اپنی ماں کے کمرے میں گئ تو اسے وہاں اپنی ماں کا بے جان وجود زمین پر پڑا ہوا نظر آیا تھا۔۔۔

زمین میں ہر طرف خون پھیلا ہوا تھا عشال آنکھیں پھاڑے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی اس نے اپنے منہ ہر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔

عشال الٹے قدم اس کمرے سے باہر آئی تھی جب اسے سامنے اے جے نظر آیا تھا جو آرام سے صوفے پر بیٹھا سگریٹ کے کش لے رہا تھا۔۔۔

تم۔۔۔تم۔۔۔نے۔۔میری ماما۔۔۔کو مارا ہے۔۔۔۔؟؟؟

عشال نے اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے بمشکل لرزتی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔۔

میرا کوئی ارادہ نہیں تھا اسے مارنے کا بس وہ میرے راستے میں آ رہی تھی اور التمش کو سب بتانے والی تھی اس لیے مجھے اس کا کام تمام کرنا پڑا تھا۔۔۔۔!!! اے جے نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

میں التمش کو بتا دوں گی۔۔۔۔!!! عشال نے اپنے قدم پیچھے لیتے ہوئے کہا۔۔۔

تم زندہ بچو گی تو التمش کو کچھ بتاؤ گی نا۔۔۔۔۔!!! اے جے نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عشال اس وقت اتنا ڈر گئ تھی کہ اسے اپنی ٹانگوں پر کھڑے رہنا دشوار لگ رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے عشال کمرے میں بھاگتی اے جے نے اس کا ارادہ بھانپ کر پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور اسے گھسیٹے ہوئے کمرے میں لے کر جانے لگا تھا۔۔۔عشال اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔

جب اس نے اے جے کے ہاتھ پر اپنے دانت گاڑھ دیے اے جے نے تکلیف سے کراہ کر عشال کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور زور کا تھپڑ عشال کے نرم گال پر مارا تھا۔۔۔

کمینی تیری اتنی ہمت تو دیکھ آج میں تیرے ساتھ کیا کرتا ہوں۔۔۔!!!! اے جے نے غصے سے کہا اور زمین پر گری عشال کا بازو پکڑا جب بازو کا کپڑا اے جے کے ہاتھ میں آ گیا تھا۔۔۔

اے جے کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آ گئ تھی

عشال کے سر سے بھی خون نکلنے لگا تھا کیونکہ اسکا سر ٹیبل سے جا لگا تھا۔۔۔

اس سے پہلے اے جے دوبارہ عشال کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا برہان کی آواز نے اس کے ہاتھ کو آگے بڑھنے سے روک دیا تھا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟برہان نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے پوچھا ورنہ عشال اور گھر کی حالت اسے سب کچھ بیاں کر رہی تھی۔۔۔۔

عشال نے اپنی دھندلی آنکھوں سے برہان کی طرف دیکھا تھا اس وقت اسے برہان کا یہاں آنا کوئی معجزہ ہی لگ رہا تھا۔۔۔

عشال کی حالت دیکھ کر برہان کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا اس کا دل کر رہا تھا اپنے سامنے کھڑے آدمی کو جان سے مار دے۔۔۔۔

کون ہے تو اور یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟اے جے نے سامنے کھڑے برہان کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں جو کوئی بھی ہوں یہ بتانا میں پسند نہیں کرتا اور تو کمینے کیا کر رہا تھا۔۔۔؟؟؟ برہان نے دھاڑے ہوئے کہا۔۔۔

اے جے کو اپنا سارا پلان الٹا ہوتا ہوا نظر آرہا تھا اسے ابھی کچھ کرنا تھا کیونکہ اگر عشال اے ڈی کو بتا دیتی کہ اے جے کیا کرنے والا تھا اے ڈی نے تو اے جے کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر دینا تھا۔۔۔

اے جے نے پاس پڑی ٹیبل سے چاقو پکڑا اور عشال کے پیٹ کے آر پار کر دیا تھا یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ برہان کو سمجھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔۔۔۔

برہان آنکھوں میں بے یقینی لیے اپنے سامنے عشال کو آجری سانیس لیتے ہوئے دیکھ رہا تھا جو اب زمین پر گر چکی تھی۔۔۔۔

اے جے نے رومال کے ساتھ چاقو پر اپنی انگلیوں کے نشان صاف کیے تھے اور چاقو برہان کے ہاتھ میں پکڑا دیا تھا جیسے بلکل بھی ہوش نہیں تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

اے جے کے جو آدمی باہر پہرہ دے رہے تھے انہوں نے بتایا تھا کہ اے ڈی آ گیا ہے۔۔۔۔اس لیے اے جے نے بڑی چالاکی کے ساتھ چاقو برہان کے ہاتھ میں پکڑا دیا تھا۔۔۔۔

اے ڈی اندر آیا تو اندر کی حالت اور زمین پر اپنی جان سے سے عزیز بیوی کو یوں بے بس دیکھ کر شوکڈ ہو گیا تھا۔۔۔

اس کی نظر سب سے پہلے برہان اور اس کے ہاتھ میں پکڑے چاقو پر گئ تھی۔۔۔

اے ڈی کو معاملہ سمجھنے میں تھوڑی دیر لگی تھی اے ڈی جلدی سے عشال کے پاس گیا تھا جو خون میں لت پت پڑی تھی اور اس کی سانسیں بھی نہیں چل رہی تھیں۔۔۔۔

عشال میری جان آنکھیں کھولو دیکھو تمھارا التمش آیا ہے پلیز میرے ساتھ ایسا مت کرو میں کیسے تمھارے بغیر رہوں گا پلیز مجھے چھوڑ کر نا جاؤ۔۔۔!!!!

اے ڈی نے عشال کو اپنے سینے سے لگاتے گڑ گڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

اے ڈی میں یہاں تم سے ملنے آیا تھا تم پلازہ میں نہیں تھے تو میں نے سوچا تم یہاں ہو گے اور میں اپنی بیٹی سے بھی مل لوں گا لیکن جب یہاں آیا تو یہ عشال کی ماں اور عشال دونوں کو مار چکا تھا

دیکھو ابھی بھی اس کے ہاتھ میں چاقو ہے۔۔۔!!!

اے جے نے مکاری سے اپنی بنائی ہوئی کہانی سنائی تھی اور اے ڈی کو تو اے جے پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔

برہان ارد گرد کی ساری چیزیں فراموش کیے کھڑا تھا۔۔

اے ڈی نے عشال کو اپنے سینے سے لگایا تھا اور خونخوار نظروں سے برہان کی طرف دیکھا تھا جو ابھی بھی بت بنا کھڑا تھا۔۔۔اسے اس بات کی بھی ہوش نہیں تھی کہ اپنی صفائی میں کچھ کہہ سکے۔۔۔۔

اے ڈی نے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا اور ایک لوہے کی راڈ پکڑی تھی اور اسے برہان کے سر پر دے مارا تھا۔۔۔

برہان وہی زمین پر جا گرا تھا اور ہوش میں آیا تھا

کیوں تو نے میری بیوی کے ساتھ ایسا کیا۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے برہان کو مارتے ہوئے غصے میں کہا اس وقت اے ڈی کی آنکھیں اتنی سرخ ہو رہی تھیں کہ جیسے ابھی خون نکل آئے گا۔۔۔

برہان کو ابھی بھی اگر کسی کی پرواہ تھی تو وہ سامنے پڑے بے جان وجود کی تھی اسے اتنی تکلیف اے ڈی کے مارنے کی نہیں ہو رہی تھی جتنی اسے عشال کو دیکھ کر ہو رہی تھی۔۔۔

اے ڈی اس وقت ہوش میں نہیں تھا اس نے برہان کے سر کے پیچھے راڈ مارا تھا اس کے بعد برہان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔۔

اے جے کھڑا تماشا دیکھ رہا تھا جب اے ڈی نے اپنی جیب سے پسٹل نکالی اور برہان کے دل کے مقام پر اس نے گولی چلائی تھی۔۔۔

برہان کو گولی مارنے کے بعد اے ڈی خود بے بسی سے وہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس کی عشال اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی اسے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

اے ڈی دوبارہ عشال کی طرف جانے لگا جب باہر سے پولیس کے سائرن کی آواز آئی تھی۔۔۔

اے جے نے جلدی سے اے ڈی کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

اے ڈی چلو یہاں سے پولیس آ گئی ہے اگر تم پکڑے گئے تو اس کے ساتھ ساتھ تمھارے باقی کے سارے کیس بھی کھل جائے گے چلو یہاں سے۔۔۔!!!!

اے جے نے اے ڈی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اے جے میں اپنی عشال کو یہاں چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔۔۔۔!!! اے ڈی نے عشال کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اے ڈی پاگل مت بنو اس لڑکے کو تم نے مارا ہے اور سارے ثبوت بھی یہاں تمھارے خلاف ہے چلو یہاں سے تمھاری بیوی تمہیں چھوڑ کر جاچکی ہے۔۔۔۔!!!

اے جے نے اے ڈی کو گھسیٹتے ہوئے کہا اور گھر کے پچھلے دروازے سے اے ڈی کو بہت مشکل سے لے کر نکل گیا تھا۔۔۔۔

(حال)

کبیر غصے میں گھر آیا تھا جب اس نے نور کی تلاش میں نظریں ارد گرد گھمائی جو اسے کہی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔۔

کبیر غصے میں کمرے میں گیا تھا نور الماری میں سے کپڑے نکال رہی تھی جب کبیر نے نور کو بازو سے دبوچا تھا اور اس کے نرم گال پر اپنے وزنی ہاتھ کا نشان چھوڑا تھا۔۔۔۔

نور اپنی گال پر ہاتھ رکھے آنکھوں میں حیرانگی لیے کبیر کو دیکھ رہی تھی اور صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کبیر اپنی خونخوار نظروں سے نور کو گھور رہا تھا نور کی آنکھیں میں پانی آگیا تھا۔۔۔۔

نور کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر کبیر کو مزید غصہ آیا تھا۔۔۔۔

خبردار اگر تمھارے آنسو تمھاری آنکھوں سے باہر آئے یہی زندہ گاڑھ دوں گا۔۔۔۔!!!!

کبیر نے نور کو دونوں بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔۔

نور کو کبیر کی انگلیاں اپنی بازو میں پیوست ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

کبیر کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو رہا تھا پتہ نہیں اسے زارا کا اے ڈی کے پاس ہونے پر زیادہ غصہ آ رہا تھا یا پھر جو بات اے ڈی نے نور کے بارے میں کبیر کو بتائی تھی اس پر زیادہ غصہ تھا۔۔۔۔۔۔

نور بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں کو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تم جب غائب ہوئی تھی تو کیا تم اے ڈی کے پاس تھی۔۔۔۔؟؟؟؟؟

کبیر نے اپنی سرد آنکھیں نور کی سہمی ہوئی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

جواب دو۔۔۔۔؟؟؟؟

کبیر نے جب نور کو جواب دیتے نا دیکھا تو چلا کر کہا نور کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔۔

نور نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں تھیں اور جلدی سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

واہ تو پھر ٹھیک ہے تمھارا دوسرا عاشق بھی اب تمہیں یاد کر رہا ہے۔۔۔۔!!!

اس نے زارا کو اغوا کر لیا ہے اور جب تک تم اس کے پاس نہیں جاؤ گی وہ زارا کو نہیں چھوڑے گا اور میں تمھاری وجہ سے اپنی بہن کی زندگی خراب نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔!!!! کبیر کا انداز طنزیہ تھا۔۔۔۔

کبیر کا ایک ایک لفظ نور کو اپنے دل پر خنجر کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔۔

تمہیں اے ڈی کے پاس جانا ہو گا۔۔۔۔!!! کبیر نے نور کو دھکا دیتے ہوئے سرد لہجے میں کہا جو پیچھے بیڈ پر اوندھے منہ جا گری تھی۔۔۔۔۔

کبیر کی بکواس سن کر نور کا دل کیا تھا پہلے اے ڈی کی جان لے لے اور اس کے بعد خود کو ختم کر دے۔۔۔۔!!!

تم سمجھتے کیا ہو خود کو جب دل کیا پیار سے بات کر لی جب دل کیا ہاتھ اٹھالیا۔۔۔۔!!!

نور نے کبیر کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

اگر اے ڈی مجھے حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔اور اگر ٹائیگر مجھے پسند کرتا ہے تو بھی میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔۔تم مجھ سے نفرت کرتے ہو تو اپنی وجہ سے کیونکہ میں نے تمھارا کچھ نہیں بگاڑا۔۔۔۔تم سب لوگوں نے بس مجھے تکلیف دینی ہے۔۔۔۔تم بزدل مردوں کی طرح اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھا کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟

مجھے اتنے تکلیف نا دو کبیر خان کہ بعد میں تمھیں پچھتانا پڑے۔۔۔۔۔اور اگر تم نے میرے ساتھ زور زبردستی کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔تو قسم کھاتی ہوں میں اپنی جان لے لوں گی پھر میری لاش کو دے دینا اس اے ڈی کو اور تم بھی دل کھول کر ظلم کر لینا۔۔۔۔۔!!!!

تمہیں پتہ ہے اے ڈی تو گھٹیا ہے ہی تم اس سے زیادہ گھٹیا انسان ہو تم دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔۔ تمھارے جیسے انسان کے ساتھ کوئی تمھاری جیسی گھٹیا لڑکی ہی ہونی چاہیے

جو کسی بھی مرد کے ساتھ رات گزار کر آجائے لیکن اسے کوئی فرق نا پڑے۔۔۔۔۔!!!!

لیکن میں ان لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں کبیر خان میں نور میر خان ہوں جو تمھارے جیسے انسان کے ساتھ تو بلکل بھی نہیں رہ سکتی جو اپنی بیوی کو دوسروں کے ساتھ بانٹتا پھرے۔۔۔۔!!!!

نور نے اپنی ساری قوت جمع کر کے چلاتے ہوئے کہا نور کی باتیں سنے کے بعد کبیر میں ہلنے کی بھی سکت نہیں تھی وہ بس کھڑا ابت بنا نور کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اسے نور سے اتنا شدید ردعمل کی توقع نہیں تھی نور اس کمرے سے نکل گئ تھی۔۔۔۔

اور دوسرے کمرے میں جا کر رونے لگی تھی۔۔۔۔

تم بہت برے ہو کبیر خان بہت برے۔۔۔۔۔!!!

نور نے روتے ہوئے کہا اس کے سر میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔۔۔۔

اور آہستہ آہستہ اس کے سر کا درد بھی بڑھنے لگا تھا اور ناک سے خون بھی نکلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

سحر اپنے کمرے میں بیٹھی کسی گہری سوچ میں غرق تھی جب اسے اپنے کمرے میں کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا تھا اس نے اپنی دائیں جانب دیکھا تو وہاں معاذ کھڑا تھا جس کے ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔

معاذ کے سر پر پٹی دیکھ کر سحر کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ اب معاذ کے بارے میں نہیں سوچے گی جب معاذ نے اسے چھوڑ ہی دینا ہے تو کیوں اس کے بارے میں سوچ کر مزید تکلیف میں مبتلا ہو۔۔۔۔؟؟

اچھا ہوا آپ خود یہاں آ گئے میں بھی پاپا سے بات کرنے جا رہی تھی۔۔۔۔!!!

اب ہم دونوں مل کر ان کے پاس چلتے ہیں اور وہ ہماری بات سمجھ لی جائے گے۔۔۔۔جب ہم ایک دوسرے کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے تو وہ ہمیں زبردستی تو اس رشتے سے نہیں باندھ سکتے نا۔۔۔۔۔!!!!

سحر نے سنجیدگی سے معاذ کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

معاذ کو سحر اس وقت بہت مختلف لگی تھی اسے لگا تھا سحر اس سے پوچھے گی کہ اسے چوٹ کیسے لگی لیکن سحر نے کچھ نہیں پوچھا تھا۔۔۔۔سحر آنکھوں میں سنجیدگی لیے معاذ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ وہی سحر تھی جس کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی لیکن اس وقت جو سحر معاذ کے سامنے کھڑی تھی اسے دیکھ کر لگ رہا تھا وہ تو کبھی مسکرائی ہی نا ہو۔۔۔۔

کون سی بات کرنی ہے۔۔۔؟؟ معاذ نے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات لاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

علیحدگی کی میں نے سوچا آپ کی مشکل آسان کر دوں آپ نے تو اپنے گھر والوں سے بات کرنی نہیں ہے میں ہی آپ کی مشکل آسان کر دیتی ہوں۔۔۔!!!! سحر نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

معاذ شرمندگی سے چہرہ جھکالیا تھا اس کا دل کر رہا تھا اپنے آپ کو کہی غائب کرلے۔۔۔ اسے سحر کی بے تاثر نظریں مزید شرمندگی کی گہرائیوں میں لے کر جا رہی تھیں۔۔۔ لیکن جو کچھ اس نے سحر کے ساتھ کیا تھا سحر کا اس طرح کا رویہ اختیار کرنا بجا تھا۔۔۔

میں اب ایسا کچھ بھی نہیں چاہتا میں علیحدگی نہیں چاہتا۔۔۔!!!

معاذ نے آہستہ آواز میں کہا چہرے پر شرمندگی کے آثار ابھی بھی واضح تھے۔۔۔ سحر سے نظریں ملا کر بات کرنا معاذ کے لیے دوبھر ہو رہا تھا۔۔۔

اب آپ علیحدگی نہیں چاہتے مسٹر معاذ احمد یہ آپ کا مسئلہ ہے۔۔۔ لیکن اب میں نے سوچ لیا ہے میں اپنی زندگی کسی ایسے انسان کے ساتھ ہرگز نہیں گزار سکتی جو پہلے سے ہی کسی اور کو اپنے دل میں بسائے بیٹھا ہو۔۔۔۔ اور ایسے مرد کو میں اپنا شوہر تسلیم نہیں کر سکتی۔۔۔۔!!

ہمیشہ عورت کو ہی کیوں قربانی دینی پڑتی ہے اُسے ہی کیوں ایڈجسٹ کرنے کو کہا جاتا ہے۔۔۔ جب کسی عورت کے دل میں کسی مرد کے لیے محبت ہوتی ہے تو کوئی بھی مرد اُس عورت کو نہیں اپناتا کیونکہ اُس کے حساب سے وہ عورت ٹھیک نہیں ہوتی جو پہلے سے کسی اور مرد کو اپنے دل میں بسائے بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔ اور جب یہی بات مرد پر آتی ہے تو اس کے لیے سب کچھ جائز ہو جاتا ہے

کیوں۔۔۔۔؟؟؟؟

عورت کچھ کرے تو وہ ٹھیک نہیں ہے مرد کرے تو وہ ٹھیک ہے یہ کہاں کا انصاف ہے۔۔۔ شادی سے پہلے کسی بھی عورت کا کسی غیر مرد کو دل میں بسانا گناہ ہے۔۔۔ تو شادی سے پہلے مرد کا بھی کسی عورت کو دل میں بسانا گناہ ہے مسٹر معاذ احمد۔۔۔۔ لیکن یہ ساری باتیں صرف عورتوں کے لیے ہی محدود رہ گئی

ہیں۔۔۔ہماری سوسائٹی نے مردوں کو کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھالیا ہے جو ان کے دل میں آتا ہے وہ کرتے ہیں۔۔۔۔!!!

لیکن میں باقی عورتوں کی طرح نہیں ہوں آپ علیحدگی چاہتے تھے اور اب علیحدگی ضرور ہو گی۔۔۔!!!!

سحر نے غصے میں کہا پیچھلے جیتنے دنوں کا غبار اس کے دل میں تھا وہ سارا اس نے معاذ کے سامنے نکال دیا تھا اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔

معاذ کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے جن کو اس نے باہر آنے سے روکا تھا۔۔۔

جو بھی سحر بول کر گئی تھی وہ سب سچ ہی تھا شادی سے پہلے کیسی غیر محرم کی محبت میں مبتلا ہونا گناہ ہی ہے پھر چاہے وہ عورت ہو یا مرد۔۔۔۔

معاذ بے بسی سے کھڑا کمرے کے دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے سحر باہر گئی تھی۔۔۔

\-------------

کبیر ابھی بھی وہی حیران سا کھڑا تھا اور اپنی حیرانگی کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب اس کا موبائل رنگ ہوا تھا۔۔۔

کبیر نے بے دھیانی میں موبائل کان سے لگا لیا تھا اگر نام دیکھ لیتا تو کبھی بھی موبائل اٹینڈ کرنے کی غلطی نا کرتا۔۔۔

کیسے ہو کبیر خان۔۔۔؟؟؟

مخالف کی بھاری آواز نے کبیر کو چونکنے پر مجبور کر دیا تھا اس آواز کو تو کبیر آسانی سے پہچان سکتا تھا۔۔۔

کبیر کی زبان سے لفظ ادا نہیں ہو رہے تھے میرا اچھے سے کبیر کی حالت کو سمجھ سکتا تھا۔۔۔

بڑے پاپا آپ۔۔۔۔؟؟؟کبیر نے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔۔۔

مجھے تو لگا تم اپنے بڑے پاپا کو بھی بھول گئے ہو گے آخر بہت سمجھدار جو ہو گئے ہو بہت بڑے بڑے کام کرنے لگے ہو۔۔۔کسی کے بارے نہیں سوچتے صرف اپنے بارے میں سوچتے ہو اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کبیر خان اس کے لیے انسان کو بہت بے غیرت ہونا پڑتا ہے۔۔۔اور یہ کام تم بخوبی سرانجام دے رہے ہو شاباش۔۔۔۔!!!!

میر کہہ تو عام سے لہجے میں رہا تھا لیکن کبیر کو میر کا لہجہ طنزیہ لگا تھا۔۔۔کبیر نے اپنے بڑے پاپا کا بہت دل دُکھایا تھا اور اس بات سے کبیر بہت اچھی طرح واقف تھا۔۔۔کبیر انہی سوچوں میں گم تھا جب میر کی آواز اسے ہوش میں لائی تھی۔۔۔۔

کبیر تمھیں کیا لگتا ہے میرے لیے تمہیں تلاش کرنا مشکل کام ہے۔۔۔؟؟؟؟

ہرگز نہیں یہ تمھاری بھول ہے میں اچھے سے واقف ہوں کہ تم نے میری بیٹی کو اس وقت کہاں رکھا ہوا ہے۔۔۔تمہیں اگر میں کچھ کہہ نہیں رہا تھا تو میری نرمی کا ناجائز فائدہ نا اُٹھانا۔۔۔مجھے اپنی بیٹی بہت

عزیز ہے اگر اسے کچھ ہوا یا تم نے اسے کسی قسم کا نقصان پہنچایا۔۔۔تو تم بہتر جانتے ہو کہ تمھارے پاپا کس حد تک جا سکتے ہیں

اپنا اور میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔۔!!!!

اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بس ایک بار کہنا تمھارے بڑے پاپا ہمیشہ تمھاری مدد کے لیے حاضر ہونگے

انشاءاللہ بہت جلد ملاقات ہو گی۔۔۔!!!!

میر نے اپنی بات ختم کر کے فون بند کر دیا۔۔۔

اور آج زندگی میں پہلی بار کبیر خان کو خود سے نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

میر اچھے سے جانتا تھا کہ کبیر کیا کچھ کر رہا ہے لیکن پھر بھی وہ کبیر کو کہہ رہا تھا۔۔۔

اگر کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو تو مجھے بتانا۔۔۔!!!

کبیر وہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔۔۔

بڑے پاپا آپ کا کبیر بہت برا ہے کیوں آپ مجھ پر اتنا یقین کرتے ہیں۔۔۔میں اس پیار کے قابل نہیں ہوں۔۔۔اگر آپ اپنی بیٹی کی حالت دیکھ لیں تو مجھے آپ کبھی معاف نہیں کرے گے۔۔۔میں بہت براہوں میں نے نور کو بھی بہت تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔اور اب بھی میں اسے اے ڈی کے حوالے کرنے والا ہوں۔۔۔۔میں کیا کرو میں مجبور ہوں۔۔۔!!!!

کبیر نے بے بسی سے اپنے بال کو زور سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔کبیر خان اس راستے پر چل پڑا تھا جہاں سے واپسی ناممکن تھی۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

میر موبائل بند کر کے پیچھے مڑا تو جون سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا اور میر کے دیکھتے ہی اس کے گلے جا لگا تھا۔۔۔

کیسے ہو ینگ مین۔۔۔؟؟؟

میر نے مسکراتے ہوئے جون کی کمر کو تھپتھپاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

انکل میں ایک دم اچھا آپ کیسے ہیں۔۔۔؟؟؟ مجھے آپ کی بہت یاد آ رہی تھی۔۔۔!!!

جون نے مسکرا کر میر کو کہا۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں ینگ مین تم بس اپنا خیال رکھا کرو تم جانتے ہو اس وقت تم کس کے ساتھ کام کر رہے ہو اگر اسے زرا سا بھی تم پر شک ہوا تو وہ کبھی بھی تمھاری جان نہیں بخشے گا۔۔۔!!! میر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

جانتا ہوں انکل لیکن اب مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا

ہاں اتنا ضرور چاہتا ہوں کہ اے جے اور اے ڈی کو ختم کرنے کے بعد مجھے موت آئے۔۔۔۔!!!

جون نے کہا بات کرتے ہوئے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔

ینگ مین موت کی خواہش کرنے والا اللہ کو پسند نہیں ہے اور تم اللہ کو تو ناراض نہیں کرنا چاہو گے نا۔۔۔۔؟؟؟

میر نے سرد لہجے میں کہا جیسے اسے جون کہ یہ بات پسند نا آئی ہو۔۔۔۔

ایم سوری۔۔۔۔!!! جون نے معصومیت سے کان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

میر کے نا چاہتے ہوئے بھی چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔۔

انکل مجھے آپ کو ایک ضروری بات بتانی تھی۔۔۔۔!!! جون نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔۔!!! میر نے کہا۔۔۔

انکل کبیر بھی اے ڈی کے ساتھ مل کر کام کرنے لگا ہے۔۔۔۔!!! جون نے کہا۔۔۔

میں جانتا ہوں ینگ مین۔۔۔۔!!! میر نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا پتہ نہیں اس بندے کو کیسے سب معلوم ہو جاتا ہے۔۔۔۔!!! جون نے دل میں خود سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ینگ مین دنیا مجھے بیسٹ کے نام سے جانتی ہے اور بیسٹ کو سب معلوم ہوتا ہے اس لیے زیادہ ٹینشن نا لو۔۔۔۔!!! میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

انکل مجھے آپ کی یہ خوبی بہت اچھی لگتی ہے جو آپ کسی کا بھی چہرہ پڑھ کے جان لیتے ہو کہ اگلے بندے کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔۔!!! جون نے خوشی سے کہا۔۔۔

میر جون کی بات سن کر ہنس پڑا تھا۔۔۔

کبھی کبھی تم مجھے ٹائیگر کے بھائی لگتے ہو۔۔۔۔!!!! میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

انکل ٹائیگر بہت کمال کا انسان ہے مجھے وہ بہت پسند آیا ہے ایک وہ ہی تو ہے جو اے ڈی سے پنگا لینے کا حوصلہ رکھتا ہے۔۔۔!!! جون نے ٹائیگر کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں مجھے بھی اچھا لگا ہے بس تھوڑا سا عجیب اور کھسکا ہوا انسان ہے اور کیا بتانا تھا تم نے۔۔۔؟؟؟ میر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

انکل اے ڈی نے زارا کو اغوا کر لیا ہے اسے معلوم ہو گیا ہے کہ نور کبیر کی بیوی ہے اور کبیر کی کمزوری زارا ہے یہ بات آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔!!!

اے ڈی نے کبیر خان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نور کو اس کے حوالے کر دے اگر اس نے نور کو اے ڈی کے حوالے نا کیا تو وہ زارا کو ہمیشہ اپنی غلام بنا کر رکھے گا۔۔۔!!!

جون نے تھوڑا جھجکتے ہوئے میر کو ساری بات بتا دی کیونکہ معاملہ میر کی گھر کی عزت کا تھا اگر نور میر کی بیٹی تھی تو زارا بھی میر کو نور کی طرح ہی عزیز تھی۔۔۔۔

ابھی جون نے یہ بات میر کو نہیں بتائی تھی کہ کبیر نور کو اے ڈی کے حوالے کرنے کو تیار ہے اگر یہ بتا دیتا تو پکا میر کے ہاتھوں کبیر کا آج قتل ہو جانا تھا۔۔۔۔۔

جون تمہیں کیا لگتا ہے کبیر کیا کرے گا۔۔۔؟؟؟؟ میر نے تھوڑا جون کی طرف جُھکتے ہوئے سنجید گی سے پوچھا۔۔۔۔

انکل مجھے خود سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔!!! جون نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔۔

تو پھر دیکھو کبیر خان کیا کرتا ہے اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے حوالے کرتا ہے یا اپنی بہن کی قربانی دیتا ہے۔۔۔۔!!!!

اگر کبیر نے نور کو اے ڈی کے حوالے کر دیا تو اپنے ہاتھوں سے اس کی جان لوں گا۔۔۔اور اگر اس نے اپنی بہن کو اے ڈی سے نہیں بچایا تو پھر میں اتنی آسان موت اسے نہیں دوں گا بلکہ سسک سسک کر تڑپ تڑپ کر مرے گا۔۔۔۔!!! میر نے سفاکی سے کہا۔۔۔۔

اور یہ بات میر نے کیسے اپنی زباں سے ادا کی تھی یہ صرف میر ہی جانتا تھا۔۔۔۔

اور مجھے کبیر پر پورا بھروسہ ہے وہ جتنا بھی برا ہو کبھی بھی اپنی گھر کی عشت پر آنچ نہیں آنے دے گا۔۔۔۔!!! میر نے پورے یقین سے کہا۔۔۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔۔۔!!!! جون نے بھی دل میں کہا۔۔۔۔

لیکن اسے نہیں لگتا تھا کہ کبیر خان کچھ کرے گا بلکہ اس لگ رہا تھا کبیر نور کو اے ڈی کے حوالے کر دے گا اور زارا کو لے جائے گا۔۔۔

جون یہ ایک مائنڈ گیم ہے اگر دیکھا جائے تو کبیر با آسانی اس گیم کو کھیل سکتا ہے۔۔۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ کبیر کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

جون کو میر کی بات تھوڑی عجیب لگی تھی یہاں پر سوال میر کی بیٹیوں کی عزت کا تھا اور میر آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔!!!

اس کا مطلب تھا کچھ تو ایسی بات ہے جو جون کو معلوم نہیں تھی۔۔۔

زید زارا کہاں ہے۔۔۔؟

کبیر نے زید کو فون کر کے پوچھا تھا اسے خیال آیا تھا کہ ایک بار گھر بھی فون کر کے معلوم کر لینا چاہیے۔۔۔۔۔

زارا گھر پر ہے اور اس نے کہا ہونا ہے۔۔۔؟؟؟ زید نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔؟ کبیر نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

میں جھوٹ کیوں بولوں گا کبیر۔۔۔؟ زید نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

تم کہاں ہو۔۔۔؟ گھر جا کر میری زارا سے بات کروانا۔۔۔!!!! کبیر نے جلدی سے کہا۔۔۔

کبیر کی گھبرائی ہوئی آواز سن کر اسے بھی کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

کبیر کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔؟ تم زارا کو فون کر سکتے ہو اور اس سے بات کر لو۔۔۔!!! زید نے آسان حل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زید کی بات سن کر کبیر نے زارا کو فوراً فون کیا تھا

اور زارا کی آواز سن کر کبیر کو سکون کے ساتھ ساتھ حیرانگی بھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

زارا سے اس کی خیریت پوچھنے کے بعد کبیر نے اسے گھر سے نکلنے سے منع کیا تھا اور فون بند کر دیا تھا۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟ تو کیا اے ڈی مجھ سے جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔؟؟؟

کبیر نے حیرانگی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

____

انکل آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کو کبیر کی مدد کرنی چاہیے۔۔۔۔۔؟؟جون نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے میر کو کہا۔۔۔۔

میری نظر ہمیشہ اُسی پر ہوتی ہے ینگ مین۔۔۔اور کبیر کو بس اپنی عقل کا استعمال کرنا ہے۔۔۔اگر اس نے اپنی عقل کا استعمال نا کیا تو بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا۔۔۔۔!!!میر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

جون کے کچھ بھی پلے نہیں پڑا تھا جون نا سمجھی سے میر کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔میر نے جون کے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات دیکھے تو بولنا شروع کیا۔۔۔۔

جون تمہیں اے ڈی نے کہا کہ وہ زارا کو اغوا کر چکا ہے تم نے اپنی آنکھوں سے زارا کو تو نہیں دیکھا نا اور کبیر نے بھی نہیں دیکھا ہو گا۔۔۔۔؟؟؟

اے ڈی جھوٹ بول رہا تھا کہ زارا اُس کے پاس ہے جبکہ اس نے تمہیں بھی اس بات سے غافل رکھا۔۔۔۔زارا کو میں پہلے ہی ٹائیگر کے ہاتھوں غائب کروا چکا تھا۔۔۔تو وہ اے ڈی کے پاس کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔؟؟؟

اے ڈی کے آدمیوں نے جب دیکھا کہ زارا کو کوئی اور لے گیا ہے تو اے ڈی کے آدمیوں نے اے ڈی کو سب کچھ بتا دیا لیکن اس کمینے نے اپنا پلان تبدل نہیں کیا وہ جانتا تھا کبیر کبھی بھی زارا کو نہیں دیکھے گا۔۔۔۔ اس لیے اس نے جھوٹ بولا کہ زارا اس کے پاس ہے۔۔۔۔!!!

میر نے ساری بات جون کو بتاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔ اور جون منہ کھولے حیران سا میر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

تو انکل میں کب سے یہاں پریشان بیٹھا ہوں آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ سارا پلان آپ کا اپنا تھا۔۔۔۔!!! جون نے اپنی حیرانگی پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ینگ مین تم نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں۔۔۔۔!!! میر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

لیکن یہ سب آپ کو کیسے معلوم ہوا مجھے معلوم نہیں ہے تو آپ کو کیسے۔۔۔۔۔؟ جون نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بیسٹ ہوں میں اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ کل کا آیا ہوا بچہ بیسٹ کو شکست دے سکتا ہے کبھی نہیں اے ڈی کی رگ رگ سے واقف ہوں میں۔۔۔!!!! بیسٹ نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

انکل آپ نے ہمیشہ مجھے حیران کیا ہے اور آج تو کچھ زیادہ ہی آپ نے حیران کر دیا ہے اور اب مجھے چلنا چاہیے۔۔۔!!! جون نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے اپنا خیال رکھنا۔۔۔!! میر نے کہا اور پھر جون وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جون کو لگ رہا تھا اس سارے کھیل کا بادشاہ اے ڈی ہے لیکن وہ غلط تھا اس کھیل کا بادشاہ اے ڈی نہیں بیسٹ تھا اور اس بات سے اے ڈی خود بھی ناواقف تھا۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

بیسٹ جانتا تھا کہ اے ڈی نور کو پسند کرتا ہے اور جب اسے معلوم ہو گا کہ نور کبیر کی بیوی ہے تو وہ اسے بلیک میل ضرور کرے گا اور وہی ہوا تھا۔۔۔

بیسٹ نے معلوم کروایا تو اسے پتہ چلا کہ زارا آج ایک ریسٹورنٹ میں جانے والی ہے وہاں پر زید بھی ہو گا۔۔۔

میر نے اے ڈی کے آدمیوں کے سامنے ٹائیگر کے ہاتھوں زارا کو اغوا کروالیا تھا۔۔۔

میر اتنے آرام سے اس لیے بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اس کو پورا یقین تھا کبیر اپنی عقل کا استعمال کرے گا اور سب سے پہلے گھر فون کر کے زارا کے بارے میں معلوم کرے گا اور کبیر نے بھی وہی کیا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے زارا کو گاڑی میں ڈالا تھا تھوڑی دیر بعد ہی اسے ہوش آگیا تھا اور ٹائیگر کو دیکھ کر اس کی چیخ نکل گئ تھی۔۔۔!!!

ٹائیگر نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر زارا کی طرف گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

اے چھوکری ابھی جوانی میں میرے کو ہارٹ اٹیک آجانا تھا۔۔ابھی تو میرے کو شادی بھی کرنی ہے۔۔۔!!! ٹائیگر نے زارا کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

کون ہو تم اور مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟ زارا نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔

میں تیرے بڑے پاپا کے کہنے پر تیرے کو گھر چھوڑنے جارہا ہوں لے بات کر ان سے۔۔۔!!! ٹائیگر نے فون زارا کی طرف کرتے اچھالتے ہوئے کہا۔۔۔

زارا نے فون کان سے لگایا تو میر کی آواز سن کر تھوڑا مطمئن ہوئی تھی۔۔

زارا بیٹا آج جو بھی ہوا اس بات کا ذکر تم کسی سے بھی نہیں کروگی زید سے بھی نہیں یہ آدمی آپ کو بحفاظت گھر پہنچا دے گا۔۔اور کچھ دنوں کے لیے آپ گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔۔۔!!!میر نے زارا کو کہا۔۔۔

زارا کو کچھ سمجھ تو نہیں رہا تھا لیکن اپنے بڑے پاپا سے سوال کرنے کی ہمت اس میں نہیں تھی۔۔۔

جی بڑے پاپا۔۔۔!!! زارا نے کہا اور اور موبائل ٹائیگر کو پکڑا دیا۔۔۔

زید میرا انتظار کر رہے ہونگے گھر جا کر کوئی بہانہ بنا دوں گی ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔!!! زارا نے خود سے کہا۔۔۔

اس گندے انسان کا بڑے پاپا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟؟ زارا نے حیرانگی سے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔

میر سے بات کرنے کے بعد جب زارا کی پریشانی کم ہوئی تو اس کا دھیان گاڑی چلاتے ہوئے ٹائیگر کی طرف گیا تھا۔۔۔

چھوکری کیا دیکھ رہی ہے نظر لگائے گی کیا۔۔۔؟؟؟ ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

یااللہ تم نے اپنی شکل دیکھی ہے تمہیں نظر نہیں لگ سکتی بلکہ تمہیں دیکھ کر کوئی کمزور دل کا انسان اس دنیا فانی سے کوچ ضرور کر سکتا ہے۔۔۔۔!!! زارا نے کہا۔۔۔

اچھی بھلی تو میری شکل ہے میری شکل کو کیا ہوا ہے بد تمیز لڑکی۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

تمھاری شکل کو کچھ نہیں ہوا بس تمھارا حلیہ مانگنے والو کی طرح کا تھا۔۔۔ نہیں نہیں آجکل تو مانگنے والوں نے اچھے خاصے کپڑے پہنے ہوتے ہیں۔۔۔ اچھا اگر تم کہو تو میرے بھائی کے کچھ کپڑے ہے تمہیں دے دوں۔۔۔؟؟ منہ ہاتھ دھو کر پہن لینا۔۔۔۔!!! زارا نے ٹائیگر کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لڑکی تیرا گھر آگیا ہے اب نکل میری گاڑی سے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بھلائی کا تو زمانہ نہیں ہے۔۔۔۔!!! زارا منہ میں بڑبڑاتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلی اور زور سے اس نے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔۔

جان نالے لوں میں تیرے بھائی کی کمینہ سالا میری شہزادی کو میرے سے دور لے کر چلا گیا ہے۔۔۔!!!

ٹائیگر نے نحوست سے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

زارا سے بات کرنے کے بعد کبیر سکون سے آنکھیں موندے صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھ گیا تھا بہت بڑا مسئلہ حل ہو گیا تھا۔۔۔

آنکھیں بند کرتے ہی اسکے سامنے نور کا آنسوؤں سے تر چہرہ آیا تھا اس نے جلدی سے آنکھیں کھول لیں تھیں۔۔۔

جیتے غصے میں وہ یہاں سے گئ تھی کچھ کر نا لے۔۔۔؟؟؟ کبیر نے اپنی داڑھی کو کھجاتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔

کبیر اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور اپنے کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے کے باہر جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ کبیر نے دروازہ نوک کیا لیکن نور نے دروازہ نہیں کھولا تھا۔۔۔

کبیر کو پورا یقین تھا کہ نور کبھی بھی اس کے کہنے پر دروازہ نہیں کھولے گی اس لیے چپ چاپ اپنے کمرے سے چابیاں لے آیا تھا۔۔۔

اور جب اس نے دروازہ کھولا تو نور بیڈ کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی اندر کافی اندھیرا تھا۔۔۔ کمرے کی لائٹ بھی بند تھیں کبیر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی لائٹ اون کی تھی۔۔۔

لیکن جب اس نے نور کی طرف دیکھا تو اسے اپنی سانسیں روکتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں اسے لگا کہ اس نے نور کو کھو دیا ہے۔۔۔

کیسے کبیر کو کیسے معلوم ہو گیا کہ اس کی بہن میرے پاس نہیں ہے۔۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے دھاڑتے ہوئے اپنے آدمیوں کو کہا جو سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔جون بھی سر جھکائے کھڑا تھا۔۔اور اے ڈی کی عقل پر افسوس کر رہا تھا۔۔۔

کبیر۔۔۔مجھے کبیر چاہیے ابھی اور اسی وقت اب اس کا زندہ رہنا میرے لیے مشکل پیدا کر سکتا ہے۔۔۔!!!

اے ڈی نے جون کی طرف مڑتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔۔۔اے ڈی کو دیکھ کر جون کو بھی خوف آ رہا تھا اس نے کبھی بھی اے ڈی کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

یس سر میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔!!!! جون نے جلدی سے کہا۔۔۔

نہیں جون اس بار یہ کام تم نہیں اے جے کرے گا۔۔۔کیوں اے جے تم لاؤ گئے نا کبیر کو۔۔۔؟؟

اے ڈی نے اے جے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا انداز ایسا تھا کہ وہ نا نہیں سننا چاہتا تھا۔۔۔اگر ایسا کہا جائے کہ اے ڈی اے جے کو حکم دے رہا تھا تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔

اے ڈی کی بات سن کر جون کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا کہی اے ڈی کو اس پر شک تو نہیں ہو گیا۔۔۔؟؟

کیوں نہیں اے ڈی ایک گھنٹے بعد کبیر تمہارے پاس ہو گا۔۔۔!!! اے جے نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اے جے تم جانتے ہو کبیر اس وقت کہاں ہے۔۔۔؟؟؟اے ڈی نے پوچھا۔۔۔

تم اس بات کی فکر مت کرو تمہیں کبیر کے ساتھ ساتھ اس کی بیوی بھی مل جائے گی بس ایک گھنٹہ دو مجھے۔۔۔!!! اے جے نے کمینگی سے کہا۔۔۔

اے جے کی بات سن کر اے ڈی کو حیرانگی کے ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اے جے تم سچ میں میری سنو وائٹ کو میرے پاس لے کر آؤ گے۔۔۔۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا میری سنو وائٹ کا۔۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے پہلے خوشی سے پھر لہجے میں حیرانگی لاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اے ڈی تمہیں میں بہت اچھے سے جانتا ہوں اور میرے لیے یہ سب جاننا مشکل نہیں تھا بلکہ میں تمھارے لیے بہت خوش ہوں۔۔۔۔!! اے جے نے مسکراتے ہوئے اے ڈی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بس ایک گھنٹہ انتظار کر لو تم اے جے نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

جون چہرے پر پریشانی لیے دونوں کی باتیں سن رہا تھا اسے کچھ بھی کر کے بیسٹ کو بتانا تھا کیونکہ جیتنے یقین سے اے جے نور کے بارے میں بات کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کا مطلب تھا کہ اے جے نور اور کبیر کے بارے میں جانتا ہے۔۔۔؟؟؟اور وہ اے ڈی سے اس معاملے میں جھوٹ تو ہر گز نہیں بولے گا۔۔۔

جون انہی سوچوں میں گم تھا جب اے ڈی کی آواز اسے ہوش میں لائی۔۔۔

جون مجھے اپنی سنو وائٹ کے لیے کمرہ سیٹ کرنا ہے۔۔۔بہت کام ہے میری سنو وائٹ میرے پاس آرہی ہے ہمیشہ کے لیے۔۔۔!!! اے ڈی نے خوشی سے کہا۔۔۔۔

یس سر میں کچھ ضروری سامان منگوالیتا ہوں۔۔۔!!! جون نے جلدی سے کہا تا کہ میر کو سب کچھ بتا سکے۔۔۔

نہیں یہ کام باقی کے لوگ کر لے گئے تم میرے ساتھ رہو گے۔۔۔!!! اے ڈی نے کہا۔۔۔

یا اللہ کیا کروں میں نور کی حفاظت کرنا کیونکہ اگر نور یہاں آگئ تو اس کا اس پلازہ سے باہر جانا بہت مشکل ہونا تھا۔۔۔!!!

یس سر۔۔۔۔۔!!! جون نے اے ڈی کی بات سن کر کہا اور اس کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

کبیر کمرے میں آیا تو نور زمین پر بیٹھی ہوئی تھی اس کی گردن ایک طرف ڈھلک رہی تھی اور ناک سے خون نکل کر زمین کو رنگین کر رہا تھا۔۔۔۔

کبیر کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے اس کے دماغ میں پہلا خیال یہی آیا تھا کہ کہی نور نے اپنی جان لینے کی کوشش نا کی ہو۔۔۔؟؟؟

کبیر جلدی سے نور کے پاس آیا تھا۔۔۔

نور آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمہیں یار پلیز مجھے ڈراؤنا میں بڑے پاپا کو کیا جواب دوں گا۔۔۔!!! کبیر نے نور کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر کے لہجے میں واضع گھبراہٹ تھی ابھی بھی اسے اگر نور کی فکر تھی تو میر کی وجہ سے تھی۔۔۔۔

کبیر کے تھپتھپانے پر نور نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھولی تھیں اس کے سر میں ابھی بھی ٹیس اٹھ رہی تھیں۔۔۔

کبیر نے اپنے رومال سے نور کے ناک سے نکلتا ہوا خون صاف کیا تھا اور اسے بیڈ پر لیٹایا تھا۔۔۔نور کو آنکھیں کھولتے دیکھ کبیر نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔

اور پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا تھا جسے نور نے چپ چاپ پی لیا تھا ابھی اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ کبیر سے لڑ سکے۔۔۔

تم نے کوئی میڈیسن لی ہے۔۔۔؟؟؟کبیر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

نور نے پہلے کبیر کے چہرے کی طرف دیکھا پھر نا میں سر ہلایا تھا۔۔۔اور پھر سے آنکھیں موندے لیٹ گئ تھی۔۔۔

کبیر نے شکر ادا کیا تھا کہ اس نے کوئی میڈیسن نہیں کھائی ورنہ مسئلہ ہو جانا تھا۔۔۔

تو پھر تمہاری ناک سے خون کیوں نکل رہا تھا۔۔۔؟؟ کبیر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

اکثر سردیوں میں میرے ساتھ ایسا ہوتا ہے میری ناک سے خون نکلنے لگتا ہے اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے مجھے اس کی عادت ہے۔۔۔!!! نور نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

تم اس کے لیے کوئی میڈیسن لیتی ہو۔۔۔؟؟؟

کبیر نے فکرمندی سے نور کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا وہ نہیں جانتا تھا وہ ایسا کیوں کر رہا ہے کیوں وہ نور کے لیے پریشان ہو رہا ہے اس سے پہلے نور کوئی جواب دیتی۔۔۔ کمرے سے باہر کسی کی آوازوں نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔۔

یہاں کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔؟اس گھر کے بارے میں تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔۔۔ پھر کون ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟ کبیر نے پریشانی سے سوچا۔۔۔

اور اُٹھ کر کمرے سے باہر گیا ابھی اس نے کمرے سے باہر قدم رکھا تھا جب اسے اپنی گردن پر کسی سوئی کے چبھنے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

کبیر نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر اپنے بائیں جانب دیکھا تو وہاں پر ایک کالا ہٹا کٹا آدمی کھڑا دانت نکال رہا تھا کبیر کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا اور وہی دروازے کے پاس بے ہوش ہو کر گر گیا تھا۔۔۔۔

گاڑی میں ڈالو اسے اور اے ڈی پلازہ لے کر جاؤ اُس آدمی نے اپنے ساتھیوں کو کہا جو کبیر کو وہاں سے لے گئے تھے۔۔۔!!!

نور نے کسی کے گرنے کی آواز سن کر دروازے کی طرف دیکھا تھا جہاں سے دو آدمی اندر آئے تھے۔۔۔نور اپنے سامنے انجان آدمیوں کو دیکھ کر ڈر گئ تھی اس نے کمبل کو زور سے پکڑ لیا تھا اور سہمی ہوئی نظروں سے اپنے سامنے کھڑے آدمیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس کو بھی بے ہوش کرا گر اے ڈی کی اس پر نظر نا ہوتی تو کبھی بھی اس کو نا چھوڑتے۔۔۔!!!!

ان میں سے ایک آدمی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا دوسری نے آگے بڑھ کر نور کے منہ پر رومال رکھا تھا جس پر بے ہوشی کی دوا لگی ہوئی تھی۔۔۔نور نے تھوڑی دیر مزاحمت کی لیکن پھر اس پر بیہوشی کی دوا نے اپنا اثر دیکھانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

جب کبیر اے ڈی سے ملنے آیا تھا تو اے جے نے چلاکی سے کبیر کے کپڑوں کے ساتھ ایک چھوٹا سا ٹریسر لگا دیا تھا کیونکہ وہ اے ڈی اور کبیر کی باتیں سن چکا تھا کہ اے ڈی کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے۔۔۔

اب اے جے ٹریسر کی مدد سے باآسانی معلوم کر سکتا تھا کہ کبیر کہاں ہر ہے۔۔۔

اور اگر نور کو اے جے اے ڈی کو لا دیتا تو اے ڈی کی نظر میں اے جے کی ویلیو مزید بڑھ جانی تھی پھر وہ کوئی بھی کام اے ڈی سے آسانی سے کروا سکتا تھا۔۔۔

ابھی اے جے کو یہ نہیں معلوم تھا کہ نور سیم عشال کی شکل کی ہے ابھی اسے جھٹکا لگنا باقی تھا۔۔۔!!!

نور کو نیند میں ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بہت ہی پیار سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا ہو نور نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولی تو اسے کمرہ اپنے کمرے سے مختلف لگا تھا۔۔۔

نور اب اپنی پوری آنکھیں کھولے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ کہاں پر ہے۔۔۔۔؟

آہستہ آہستہ اس کا دماغ بیدار ہونے لگا تھا اور اسے یاد آیا تھا اس نے کمرے میں دو آدمی آئے تھے اور ایک نے اسے بے ہوش کیا تھا۔۔۔

یہ سب سوچتے ہی نور ایک دم اٹھ بیٹھی تھی وہ اے ڈی کی موجودگی سے ابھی بھی ناواقف تھی جو اس کے سرہانے بیٹھا نور کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔۔۔

" ویلکم بیک سنو وائٹ۔۔۔!!!"

اے ڈی نے نور کے کان کے پاس سرد آواز میں کہا اے ڈی کی آواز اپنے قریب سن کر نور ایک دم ڈر کے مارے اچھل پڑی تھی۔۔۔۔

اسے اے ڈی کی آواز پہچاننے میں ایک سیکنڈ لگا تھا نور ڈر کے مارے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہو گئی تھی اے ڈی دلچسپی سے نور کے ڈرے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم جانتی ہو میں نے تمہیں کتنا مِس کیا مائی سنو وائٹ۔۔۔۔ کہاں چلی گئی تھی تم۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے نور کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔اے ڈی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ نور اس کے سامنے کھڑی ہے۔۔۔۔

مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔؟؟نور نے اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے بمشکل لرزتی آواز میں پوچھا۔۔۔

تمہیں اپنا بنانے کے لیے سنو وائٹ۔۔۔!!! اے ڈی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تم پاگل ہو میری شادی ہو چکی ہے۔۔۔!!! نور نے کہا۔۔۔

پریشانی میں جو اس کے منہ میں آیا تھا اس نے بول دیا تھا اور یہ سچ بھی تھا کبیر جیسا بھی تھا اس کا شوہر تھا۔۔۔

جب کبیر زندہ ہی نہیں رہے گا تو پھر تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا نا سنو وائٹ۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے سگریٹ کو لبوں میں دباتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

ک۔۔۔ کیا۔۔۔ مطلب۔۔۔۔؟؟؟نور نے اٹکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تمہیں لائیو شو دکھاتا ہوں میری جان چلو۔۔۔!!! اے ڈی نے کہا اور نور کو بازو سے پکڑ کر اسے کمرے سے باہر لے گیا تھا۔۔۔

نور یہاں پہلے بھی آچکی تھی لیکن اب اسے اے ڈی ایک ہال نما کمرے میں لے گیا تھا جو کافی بڑا تھا۔۔۔ چاروں طرف اس کے آدمی کالا لباس پہنے آنکھوں پر کالے ہی گلاسز لگائے کھڑے تھے۔۔۔۔ اے ڈی خود بھی کالے ہی لباس میں موجود تھا اس نے اپنی شرٹ کے کف فولڈ کیے ہوئے تھے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیا ہوا تھا آنکھوں میں سرد مہری لیے سامنے زمین پر پڑے کبیر کو گھور رہا تھا جو زمین پر بیہوشی پڑا تھا۔۔۔

نور نے زمین پر پڑے وجود کو دیکھا تو اسے کبیر کا گمان ہوا تھا۔۔۔نور نے اپنی سوچ کو ایک دم جھٹکا تھا کبیر یہاں نہیں ہو سکتا۔۔۔نور نے اپنے خیال کی نفی کرتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔

اسے جانتی ہو نا۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے حقارت سے کبیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نور سے پوچھا جو نا سمجھی سے اے ڈی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

جون سیدھا کرو اسے اے ڈی نے نور کے چہرے پر نظریں گاڑھے جون کو حکم دیا جس نے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے کبیر کو سیدھا کیا تھا۔۔۔۔

نور کبیر کو دیکھ کر شوکڈ ہو گئی تھی اے ڈی نور کے چہرے کے اتار چڑھاؤ نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

جون بے بسی سے کھڑا کبیر اور نور کو دیکھ رہا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا کہ کبیر کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اسے کبیر کے لیے برا لگ رہا تھا۔۔۔۔

کبیر کو بھی آہستہ آہستہ ہوش آنے لگا تھا اے جے تمھارا ہی انتظار تھا۔۔۔۔

اے ڈی نے اے جے کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا جو سامنے سامنے چلتا مسکراتا ہوا اے ڈی کے پاس آ کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

جب اس کی نظر نور پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی تھی نور کی نظروں کا مرکز اس وقت زمین پر پڑا کبیر خان تھا۔۔۔۔

نور کو دیکھتے ہی اے جے کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔۔۔

یہ زندہ ہے لیکن کیسے میں نے تو نکلنے سے پہلے گھر میں آگ لگا دی تھی اور تین لوگوں کی لاشیں بھی ملی تھیں۔۔۔۔!!! اے جے نے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔

نہیں یہ عشال نہیں ہو سکتی۔۔۔!!! اے جے نے خود کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

کیونکہ اگر یہ عشال ہوتی تو اب تک اے ڈی کو اے جے کے بارے میں بتا چکی ہوتی۔۔۔!!!

جون آنکھوں میں نفرت لیے اے جے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تھینک یو اے جے تم نے آج میرے لیے جو بھی کیا ہے میں ہمیشہ تمھارا احسان مند رہو گا۔۔۔!!!
اے ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اے ڈی کی بات سن کر اے جے ہلکا سا مسکرا پڑا تھا اس وقت تو اس کی خود کی جان اٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔

سنو وائٹ آج میں تمھارے شوہر کی جان لے لوں گا جس نے تمھیں مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تھی
اب اس کی سزا موت ہے۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے بے رحمی سے کہا۔۔۔

اے ڈی کی آواز نور کو ہوش میں لائی تھی۔۔۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔۔!!! نور نے بھیگے لہجے میں کہا۔۔۔۔

جان میں ایسا ہی کروں گا یہ لوگ دیکھ رہی ہو یہ کبیر خان کی بہت اچھے سے خاطر تواضع کریں گے تم بے فکر رہو۔۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے جلا دینے والی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے کہا نور نے اپنے ارد گرد دیکھا تھا جہاں پر تقریباً دس آدمی ہاتھوں میں ڈنڈے لیے کھڑے تھے۔۔۔۔!!!

کبیر اب کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ابھی بھی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔۔۔۔

اے ڈی کا اشارہ ملتے ہی اس کے آدمیوں نے کبیر کو مارنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

جون اپنے ہاتھوں کی مٹھی بنائے اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا تھا اسے جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔!!!

نور نے چلاتے ہوئے کہا اور کبیر کے پاس جانے لگی جب اے ڈی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔۔۔

نور نہیں جانتی تھی کیوں اس سے کبیر کی تکلیف نہیں دیکھی جا رہی تھی۔۔۔ کبیر کو تکلیف میں دیکھ کر اسے بھی تکلیف ہو رہی تھی جبکہ اسے خوش ہونا چاہیے تھا لیکن اسے دکھ ہو رہا تھا۔۔۔

کبیر پہلے ہی ہوش میں نہیں تھا اور اب اس کے سر، منہ اور ناک سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

پلیز ان کو روکو وہ مر جائے گا پلیز۔۔۔!!! نور نے روتے ہوئے اے ڈی کو کہا۔۔۔

یہی تو میں چاہتا ہوں میری جان کہ وہ مر جائے۔۔۔!!! اے ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اسے کبیر کو اس حالت میں دیکھ کر اچھا لگ رہا تھا

نور اپنے ہاتھ کو اے ڈی کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اے ڈی کے آدمی بہت بری طرح کبیر کو پیٹ رہے تھے اگر کوئی اور انسان ہوتا تو اب تک اسے کبیر کی حالت پر ترس آ گیا ہوتا لیکن سامنے کھڑا انسان نہیں بلکہ جلاد تھا جسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔

جون کی آنکھوں کے کونے بھیگ گئے تھے اتنی مار کھانے کے بعد کبیر زمین پر بے سدھ سا گر گیا تھا پتہ نہیں وہ زندہ بھی تھا یا نہیں کیونکہ اے ڈی کے لوگوں نے زیادہ وار اس کے سر پر کیا تھا۔۔۔!!!

نور رو رہی تھی چلا رہی تھی لیکن اے ڈی اس کی ایک بھی نہیں سن رہا تھا نور نے اپنے دانت اے ڈی کے ہاتھ میں گاڑھ دیے تھے۔۔۔

اے ڈی نے نور کا ہاتھ نہیں چھوڑا لیکن غصے میں اس کا بھاری ہاتھ اٹھا تھا اور نور کے نازک گال پر نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔

نور کی آنکھوں کے سامنے کچھ پل کے لیے تو اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔

نور اپنے گال پر ہاتھ رکھے اے ڈی کو حیرت سے تک رہی تھی۔۔۔

تمہیں میں نے بہت ڈھیل دی ہوئی ہے جو مجھے نہیں دینی چاہیے تھی۔۔۔تم میری عشال کی ہم شکل ہو اس لیے تمہارا لحاظ کر رہا ہوں مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کرو مائی ڈول۔۔۔!!!

اے ڈی نے پہلے کرخت لہجے میں بعد میں نور کو اپنی طرف کھینچ کر اس کے گال کے نشان پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

نور کے چہرے پر اے ڈی کی پانچوں انگلیوں کے نشان موجود تھے۔۔۔۔

میں تمھاری عشال نہیں ہوں میں نور ہوں سمجھے تم۔۔۔۔!!!

نور نے اپنا آپ اے ڈی کی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے چلا کر کہا جیسے وہ نور کی کمر کے ساتھ لگا چکا تھا۔۔۔۔

تم میری عشال ہو بھی نہیں سکتی تمھاری صرف شکل اس سے ملتی ہے۔۔۔اور آج اگر تم میرے پاس موجود ہو تو اپنی اس خوبصورت شکل کی وجہ سے ہو۔۔۔۔!!!

اے ڈی اپنی عشال کے علاوہ کسی سے محبت نہیں کر سکتا اور تمہیں بھی میں نے اپنے پاس اس لیے رکھا ہے کیونکہ میں نہیں چاہتا میری عشال کی شکل کی لڑکی کو میں کسی اور مرد کے ساتھ دیکھوں سمجھی تم۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے نور کے چہرے کو سختی سے دبوچتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔۔

جون اس وقت اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا سب کچھ اس کی نظروں کے سامنے ہو رہا تھا لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا۔۔۔۔ کبیر خون میں لت پت زمین پر گرا ہوا تھا۔۔۔۔

تم ایک سائیکو انسان ہو تمہیں اپنا علاج کروانا چاہیے۔۔۔۔!!!

نور نے اپنے چہرے سے اے ڈی کا ہاتھ پیچھے جھٹکتے ہوئے کانپتی آواز میں کہا۔۔۔۔

علاج تو تمھارے پاس ہے میری جان۔۔۔۔!!! اے ڈی نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

لیکن پہلے میں تمھارے شوہر کا کوئی بندوبست کر لوں۔۔۔۔ اگر آخری بار تم اس سے ملنا چاہو تو مل سکتی ہو۔۔۔۔ اس کے بعد یہ زندہ نہیں بچے گا اور پھر تم مل بھی نہیں سکو گی اس لیے اپنی حسرت کو پورا کر لو۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے اجازت دینے والے انداز میں کہا۔۔اے ڈی کی اجازت ملتے ہی نور کبیر کے پاس گئ تھی۔۔۔۔

اس نے کبیر کا سر اپنی گود میں رکھا تھا اور اپنے ڈوپٹے سے خون کو صاف کرنے لگی تھی نور کے آنسو کبیر کے چہرے پر گر رہے تھے۔۔۔۔

کبیر۔۔۔!!

نور نے آہستہ آواز میں کبیر کا نام پکارا تھا۔۔۔آج نور کے لہجے میں کبیر کے لیے نفرت نہیں تھی بلکہ وہ آج کبیر کے لیے تکلیف محسوس کر رہی تھی۔۔۔اس سے زیادہ اے ڈی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر نور کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔

اس سے زیادہ وقت میں تمہیں نہیں دے سکتا کہ تم اس فضول انسان کو دیکھو جو ن دیکھو اس کی سانسیں چل رہی ہے یا مر گیا ہے۔۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے حقارت سے کبیر کے بے جان پڑے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جون نے کبیر کی نبض چیک کی جو نہیں چل رہی تھی۔۔۔۔

جون کو ایسا لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں پکڑ لیا ہو جون نے دوبارہ چیک کیا لیکن کبیر کی نبض نہیں چل رہی تھی۔۔۔۔!!!

سر یہ مر گیا ہے۔۔۔۔!!! جون نے سنجیدگی سے اے ڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

گڈ اس کی لاش اس کے گھر پہنچا دو۔۔۔!!! اے ڈی نے کہا اور نور کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گیا۔۔۔۔

جون کی بات سن کر نور کو گہرا صدمہ پہنچا تھا۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔!!!

نور نے خود سے بے یقینی کے عالم میں کہا آواز اتنی آہستہ تھی کہ نور کو خود بھی سنائی نہیں دی تھی۔۔۔۔

اے ڈی اسے گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے جا رہا تھا لیکن اسے ہوش نہیں تھی۔۔۔۔

احد کسی کام کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا تھا۔۔۔

اس کا وہاں پر ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا میر اور زین کو اسی وقت ملک سے باہر جانا پڑا تھا۔۔۔۔

گھر میں اس بات کا علم کسی کو نہیں تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی نور ہے جو عشال کے جیسی دکھتی ہے اور نور کبیر کی بیوی ہے۔۔۔۔

کبیر کو اے ڈی نے مار دیا ہے تو اس کا مطلب اب نور اے ڈی کی ہو گی۔۔۔۔!!

اے جے اپنی سوچوں کے گھوڑے دوڑا رہا تھا جب اس کے موبائل کی رنگ نے اسے ہوش دلایا۔۔۔

نمبر انجان تھا اے جے نے کان سے موبائل لگایا تو اگلے انسان کی بات سن کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔۔؟؟؟ اور یہ سب جھوٹ ہے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔!!

اے جے نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کون ہوں یہ جاننا تمھارے لیے ضروری نہیں ہے جو بات میں تم سے کرنے لگا ہوں وہ تمھارے لیے بہت اہم ہے۔۔۔میں تمہیں ایک ویڈیو سینڈ کر رہا ہوں اسے دیکھنے کے بعد مجھے جواب دینا۔۔۔!!!

اس آدمی نے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

اے جے نے ابھی اپنے کان سے موبائل الگ کیا ہی تھا جب اسی آدمی نے اسے ایک ویڈیو سینڈ کی تھی جیسے دیکھ کر اے جے کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔۔۔اسی نمبر سے دوبارہ کال آئی تھی۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم۔۔۔؟اے جے نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

تم نور کو میرے حوالے کرو گے اگر اے ڈی نے اسے ہاتھ لگایا تو یہ ویڈیو تمھارے پیارے اے ڈی کے پاس پہنچ جائے گا۔۔۔اور مجھے نہیں لگتا اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد اے ڈی تمہیں زندہ چھوڑے گا۔۔۔!!!

فون پر بات کرتے انسان نے اے جے کو کہا۔۔۔

یہ بہت مشکل کام ہے نور اے ڈی کے پاس ہے وہ کبھی بھی اسے نہیں چھوڑے گا۔۔۔!! اے جے نے پریشانی سے کہا۔۔۔

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے مجھے رات تک نور صحیح سلامت چاہیے۔۔۔۔اگر رات تک نور کو تم نے میرے حوالے نا کیا یا اے ڈی نے نور کے ساتھ کوئی ایسی ویسی حرکت کرنے کی کوشش کی تو کل کی صبح تمھاری زندگی کی آخری صبح ہوگی۔۔۔۔!!!

اس انسان نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور بنا اے جے کی سنے فون کاٹ دیا۔۔۔۔

یہ کون سی نئی مصیبت آگئی ہے۔۔۔اب یہ کون ہے اور اس کے پاس میری ویڈیو کیسے آئی۔۔۔۔اگر وہ ویڈیو اے ڈی کے پاس پہنچ گئی تو وہ میرے ساتھ کیا کرے گا۔۔۔۔؟؟؟ یہ سوچتے ہی اے جے کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

نہیں مجھے کچھ کرنا ہوگا۔۔۔۔!!! اے جے نے خود سے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

اے ڈی نے نور کو اپنے کمرے میں لا کر پٹخا تھا نور بیڈ پر اوندھے منہ جا گری تھی۔۔۔

ابھی مجھے ایک ضروری کام ہے سویٹ ہارٹ لیکن تم فکر مت کرو میں تمہیں زیادہ انتظار نہیں کرواؤں گا رات دونوں مل کر تمھارے شوہر کی موت کو انجوائے کریں گے لیکن جانے سے پہلے مجھے تمہیں تھوڑا چینج کرنا ہے تا کہ تم میری عشال کی طرح نظر نا آؤ۔۔۔!!!

اے ڈی نے نور کے دائیں بائیں اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

نور نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں تھیں اگر نور زرا سا بھی ہلتی تو اس کا ناک اے ڈی کے چہرے کے ساتھ ٹچ ہو جانا تھا۔۔۔

اے ڈی بہت غور سے نور کے ایک ایک نقوش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم سیم میری عشال جیسی ہو کیوں ہو تم میری عشال جیسی تمہیں میری عشال جیسا نہیں ہونا چاہیے تھا سویٹی۔۔۔ لیکن میں برداشت نہیں کر سکتا کہ تمہاری یہ خوبصورت شکل کو کوئی اور دیکھے اس لیے میں نے تمھارے لیے کچھ سوچا ہے اور تمہیں وہ بہت پسند بھی آئے گا۔۔۔!!!

اے ڈی نے نور کے ماتھے سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا اے ڈی کے چھونے سے نور کو کرنٹ سا لگا تھا۔۔۔ نور کو اے ڈی کی بات بلکل بھی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

نور نے ایک دم اپنی آنکھیں کھول لی تھیں جب اس نے اے ڈی کے ہاتھ میں پکڑے تیز دھار والے چاقو کو دیکھا چاقو کو دیکھتے ہی اسے اپنی سانس خشک ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

تم کیا کرنے والے ہو۔۔۔؟ نور نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا ڈارلنگ۔۔۔!!!

اے ڈی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔ نور کو اے ڈی کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے۔۔۔

میں نہیں چاہتا کہ تم سیم میری عشال کی طرح نظر آؤ کچھ تو مختلف ہونا چاہیے نا تم میں اور میری عشال میں اس لیے یہ ضروری ہے۔۔۔۔!!! اے ڈی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تم اپنا علاج کیوں نہیں کرواتے تمہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے تمھارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔!!!

نور نے چلا کر روتے ہوئے کہا اور بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی جیسے اے ڈی نے ناکام کر دیا تھا۔۔۔

اے ڈی نے پہلے رسی سے نور کے دونوں ہاتھ باندھے تھے اس کے بعد اس کے دونوں پیروں کو بھی رسی سے باندھ دیا تھا۔۔۔۔

اپنے کام سے فارغ ہو کر اے ڈی اب نور کو دیکھ رہا تھا جو آنکھوں میں خوف لیے اے ڈی کے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس چاقو سے میں کچھ نہیں کروں گا تم پریشان نا ہو میں بس تمہیں عشال سے مختلف بنانا چاہتا ہوں۔۔۔۔!!!! اے ڈی نے نور کے چہرے پر خوف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

جون کمرے کے باہر ٹہل رہا تھا اسے کسی طرح بھی طرح سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں یہ بڈھا کہاں رہ گیا ہے اگر اے ڈی نے نور کو کوئی نقصان پہنچایا تو کیا جواب دوں گا میں انکل کو۔۔۔۔؟؟؟ جون نے پریشانی سے سوچا۔۔۔

جب ایک ملازم اس کے پاس سے گزر کر کمرے میں جانے لگا اس نے ہاتھ میں آئرن پکڑی ہوئی تھی۔۔۔

کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔؟ جون نے ملازم سے پوچھا۔۔۔۔

اے ڈی سر نے اپنے روم میں آئرن منگوائی ہے۔۔۔۔!!! ملازم نے جواب دیا اور کمرے میں چلا گیا ۔۔۔۔

یااللہ اس اے ڈی کو اٹھالے ایک تو پتہ نہیں ٹائیگر کو کیا ہو گیا ہے اس کو اتنی بار فون لگا چکا ہوں کمینہ انسان میرا فون ہی نہیں اٹھا رہا جب اس کی ضرورت ہوتی ہے پتہ نہیں کہاں دفعہ ہو جاتا ہے میں یہاں سے باہر بھی نہیں جا سکتا یااللہ مجھے کوئی راستہ دکھا۔۔۔!!! جون نے پریشانی سے کہا۔۔

اے ڈی کا ملازم نظریں جھکائے کمرے میں آیا تھا اور آئرن رکھ کر باہر چلا گیا تھا نظریں اٹھانے کی اجازت اسے نہیں تھی۔۔۔

اے ڈی نے آئرن کو گرم کرنے کے لیے رکھ دیا تھا۔۔

تم کیا کرنے والے ہو۔۔۔؟ نور نے لرزتی آواز میں پوچھا۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں ڈارلنگ اے ڈی تمہیں زیادہ تکلیف نہیں دے گا۔۔۔!!!

اے ڈی نے طنزیہ انداز میں کہا اور گرم آئرن کو نور کے چہرے کے پاس لے کر گیا تھا۔۔۔

ڈر کے مارے نور کی زبان سے لفظ ادا نہیں ہو رہے تھے خوف سے اس کا چہرہ سفید ہو گیا تھا آنسو بے اختیار اسے کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔۔۔نور اپنا چہرہ زور زور سے ناں میں ہلا رہی تھی اے ڈی نے بنا نور کے آنسوؤں کی پرواہ کیے آئرن کو نور کی گال پر رکھ دی تھی۔۔۔۔۔۔

نور چیخنے لگی تھی پورے کمرے میں نور کی چیخ گونج رہی تھیں۔۔۔۔لیکن اے ڈی کو پرواہ کہاں تھی تھوڑی دیر بعد اے ڈی اپنے کام سے مطمئن ہو کر نور سے پیچھے ہٹ گیا تھا نور کی گال بری طرح جل گئ تھی اور اس میں سے خون بھی رسنے لگا تھا۔۔۔۔

آہستہ آہستہ نور کی چیخوں میں کمی آرہی تھی اور تھوڑی دیر بعد نور کی آواز آنا بھی بند ہو گئ تھی کمرے میں مکمل سکوت چھا گیا تھا نور اب بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔

اب تم میری عشال نہیں لگ رہی ہو مائی سنو وائٹ۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے مسکرا کر کہا اور نور کو وہی بے ہوش چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

کون۔۔۔؟

ٹائیگر نے فون کان سے لگاتے ہوئے پوچھا اور جون کا دل کر رہا تھا ابھی فون میں گھس کر ٹائیگر کی جان لے لے۔۔۔!!

اگر تم نور کی زندگی چاہتے ہو تو اسے اے ڈی پلازہ سے آ کر لے جاؤ۔۔۔!!! جون نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔

نور اے ڈی پلازہ میں کیا کر رہی ہے۔۔۔؟

تو کون ہے میرے کو کیوں نور کے بارے میں بتا رہا ہے۔۔۔؟ اور میرے بارے میں کیسے تو جانتا ہے۔۔۔!!!

ٹائیگر نے عام سے لہجے میں پوچھا کیونکہ اسے جون کی بات پر یقین نہیں تھا اگر ایسا کچھ ہوتا تو میر ٹائیگر کو ضرور بتاتا۔۔۔

تمہیں مزاق لگ رہا ہے وہ مرنے والی ہے اے ڈی پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے اور اب بھی تمہیں میری بات پر یقین نہیں آرا ہا تو بھاڑ میں جاؤ۔۔۔!!!

جون نے غصے میں پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

ٹائیگر فون کو گھور رہا تھا۔۔۔

کون تھا یہ الو کا پٹھا۔۔۔؟ ٹائیگر نے پاس کھڑے کالیا کو کہا۔۔۔

ٹائیگر ہو سکتا ہے نور سیچ میں اے ڈی کے پاس ہو اگر ایسا ہوا تو وہ نور کے لیے ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔!! کالیا نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

کالیا تو معلوم کر جہاں پر کبیر نے نور کو رکھا تھا کیا وہ وہاں پر نہیں ہے۔۔۔؟ ٹائیگر نے کہا۔۔۔

کالیا نور کے بارے میں معلوم کرنے چلا گیا تھا۔۔۔

جون نے اے ڈی کو کمرے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو اے ڈی کے جاتے ہی جون اندر چلا گیا تھا۔۔۔

لیکن نور کی حالت دیکھ کر جون شوکڈ ہو گیا تھا اس وقت اسے نور پر ترس بھی آ رہا تھا جون جلدی سے نور کے پاس گیا تھا اور اس کے ہاتھ اور پاؤں کو رسیوں سے آزاد کیا اور اس کے گال پر رومال رکھا تھا۔۔۔

کیا کروں میں کیسے اسے اس جہنم سے نکالوں میں

صرف یہی ایک موقع میرے پاس ہے اگر اے ڈی واپس آگیا تو اس کا یہاں سے باہر جانا مشکل ہو جائے گا جو بھی کرنا ہے مجھے ابھی کرنا ہو گا۔۔۔!!!

جون ابھی یہی سوچ رہا تھا جب اسے اے جے کا خیال آیا تھا۔۔۔۔

اے جے کمینہ پتہ نہیں کیا کر رہا ہے ابھی تک آیا کیوں نہیں اسے دوبارہ کال کرتا ہوں۔۔۔!!! جون نے کہا اور اے جے کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

جسے فوراً ہی اے جے نے اٹھا لیا تھا جسے جون کے فون کا انتظار کر رہا ہو۔۔۔

تم ابھی تک پہنچے کیوں نہیں نور ابھی بھی اے ڈی کی قید میں ہے۔۔۔!!! جون نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

میں اے ڈی کے کمرے کی طرف ہی آ رہا ہوں میں نے نور کو یہاں سے نکالنے کا سارا انتظام کر لیا ہے۔۔۔!!! اے جے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔۔

جون نے کال کٹ کر دی تھی اور اے ڈی کے کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

اے جے جب کمرے میں آیا تو نور کی حالت دیکھ کر گھبرا گیا تھا اس نے سارا انتظام پہلے ہی کر لیا تھا اسے اے ڈی پلازہ سے نکلنے میں زیادہ مسئلہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس نے جون کو دوبارہ کال کی تھی۔۔۔

میں اے ڈی پلازہ سے باہر نکل آیا ہوں اب کیا کرنا ہے۔۔۔؟ اے جے نے پوچھا۔۔۔

تمہیں میں ایک ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں نور کو وہاں چھوڑ کر تم وہاں سے چلے جانا۔۔۔!!! جون نے کہا۔۔۔

اور میری ویڈیو اسے تم اے ڈی کو سینڈ نہیں کرو گے۔۔۔!!! اے جے نے جلدی سے کہا۔۔

اوکے۔۔۔!!!

جون نے کہہ کر فون بند کر دیا اے جے نے سکون کا سانس لیا تھا اور نور کو اس جگہ پہنچا دیا تھا جہاں جون نے کہا تھا۔۔۔

جون کے پاس وہ ویڈیو تھی جس میں اے جے نے نشے کی حالت میں وہ سب کچھ قبول کیا تھا جو اس نے عشال کے ساتھ کیا تھا اور یہ سب جون نے ہی کیا تھا جون نے ہی اے جے کی ویڈیو بنائی تھی۔۔۔!!!

وہ جانتا تھا کہ کسی دن اسے اس ویڈیو کی ضرورت پڑے گی۔۔۔جون نے ٹائیگر کو نور کی لوکیشن کا بتا دیا تھا اور ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اسے ہسپتال لے جائے۔۔۔!!!

____

تھوڑی دیر بعد کالیا نے ٹائیگر کو بتایا تھا کہ کبیر اور نور دونوں کو اے ڈی کے آدمی لے گئے تھے اور کبیر کو اے ڈی جان سے مار چکا ہے اور نور ابھی بھی اے ڈی پلازہ میں ہے۔۔۔۔

میرے کو اسی انسان کا میسج آیا ہے نور کی لوکشن کا بھی اس نے میرے کو بتادیا ہے میں جارہا ہوں۔۔۔اگر نور کو کچھ ہوا تو اے ڈی میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکے گا۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ٹائیگر اگر یہ چال ہوئی تو۔۔۔۔؟؟کالیا نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

نور کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں کالیا تیرے کو یہ بات اچھے سے معلوم ہے۔۔۔۔!!

ٹائیگر نے کالیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

کالیا پیچھلے کبیر کے بارے میں سوچنے لگا تھا جب بیسٹ کو کبیر کے بارے میں پتہ چلے گا اس وقت کیا ہو گا پھر اے ڈی کو بیسٹ کی درندگی سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔۔۔

کالیا نے خود سے کہا۔۔۔

\------------

جون نے وہ ویڈیو اے ڈی کو سینڈ کر دی تھی اے ڈی گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

جب اسے کسی نے ایک ویڈیو سینڈ کی تھی اے ڈی نے وہ ویڈیو چلائی لیکن جیسے جیسے وہ دیکھتا جا رہا تھا اس کے ماتھے کی رگیں پھولتی جا رہی تھیں آنکھیں شعلہ برسانے لگی تھیں۔۔۔

"اے جے۔۔۔!! " اے ڈی نے غصے میں چبا کر اے جے کا نام لیا۔۔۔

اے ڈی نے جون کو فون کیا اور اے جے کو پرانی بلڈنگ میں آنے کا کہا جو ابھی زیر تعمیر تھی اور اس کا کام ابھی رکا ہوا تھا۔۔۔۔

اے ڈی کی بات سن کر جون کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔۔۔۔

اے جے تمہارا وقت ختم ہو گیا ہے آج اے ڈی تمہاری جان لے گا وہ بھی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔۔!! جون نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

اور فون کر کے اے جے کو اے ڈی کا پیغام دیا تھا۔۔۔۔

\-----------

اے جے جون کے کہنے پر اس بلڈنگ پر پہنچ گیا تھا یہ بلڈنگ ابھی بن رہی تھی اس لیے سارا سامان جگہ جگہ پر پڑا ہوا تھا۔۔۔۔

اے ڈی نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔۔۔۔؟؟؟اے جے نے پریشانی سے سوچا۔۔۔

بلڈنگ کے ففتھ فلور پر اسے اے ڈی نظر آ گیا تھا جو باہر چلتی گاڑیوں کو دیکھ رہا تھا اے جے کی طرف اس کی بیک تھی اگر اے جے اے ڈی کا چہرہ دیکھ لیتا تو یہاں سے بھاگنے میں ایک سیکنڈ لگاتا۔۔۔

اے ڈی تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔۔۔۔؟ہم کسی اور جگہ بھی بات کر سکتے تھے۔۔۔!!!

اجے نے اے ڈی کے قریب جاتے ہوئے کہا۔۔۔

اے جے اس سے بہتر جگہ مجھے نہیں ملی تھی یہ ایک دم پرفیکٹ ہے تم سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ جاؤ۔۔۔!!! اے ڈی نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔۔۔

اے جے نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں پر ایک کرسی پڑی ہوئی تھی اے جے اس پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اے جے کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تھا اے ڈی کے دو آدمیوں نے اجے کے ہاتھ اور پاؤں باندھ دیے تھے۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ مجھے باندھ کیوں رہے ہو۔۔۔؟؟؟ اے جے نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اسے پہلے ہی تھوڑا شک ہو گیا تھا کہ کہیں اے ڈی نے اس کی وہ ویڈیو تو نہیں دیکھ لی اگر ایسا ہے تو اے جے کو آج کوئی بھی اے ڈی کے قہر سے نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔۔

اے ڈی کے گارڈز اے جے کو باندھ کر وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اے ڈی نے اپنا رخ اے جے کی طرف کیا تھا اے ڈی کی شکل دیکھ کر اے جے کو اپنی موت کھڑی نظر آئی تھی مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔!! اے جے نے دل میں سوچا تھا۔۔۔

مجھے اے ڈی کو شیشے میں اُتارنا ہو گا۔۔۔!!!

اے جے نے دل میں سوچا تھا اور یہ اے جے کی غلط فہمی تھی کہ اے ڈی اسے معاف کر دے گا۔۔۔ اس کی غلط فہمی تھوڑی دیر بعد دور ہونے والی تھی۔۔۔

بیٹا تمہیں کیا ہوا ہے تم اتنے غصے میں کیوں ہو مجھے مسئلہ بتاؤ میں حل کرو گا۔۔۔!!! اے جے نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے خوشامد بھرے لہجے میں اے ڈی سے پوچھا۔۔۔

خبردار۔۔۔! اگر تم نے اپنی گندی زبان سے مجھے بیٹا کہا تو۔۔۔!!!

اے ڈی نے غراتے اے جے کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

Novelistan

اے جے حیرانگی سے اے ڈی کو دیکھ رہا تھا یہ وہی اے ڈی تھا جس نے آج تک اس سے اُونچی آواز میں بات نہیں کی تھی۔۔۔ لیکن اب اے ڈی کے لہجے میں اے جے کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔

تم نے میری عشال کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی اس کی جان بھی تم نے لی تھی اور خود کو بچانے کے لیے الزام اُس لڑکے پر لگا دیا۔۔۔ اگر تم نے عشال کے گھر آگ نا لگائی ہوتی تو ہو سکتا تھا میری عشال آج میرے پاس ہوتی کیوں کیا تم نے اے جے۔۔۔؟ کیوں۔۔۔؟

اے ڈی نے دھاڑتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آگئ تھی۔۔۔

تمھاری عزت میں اپنے باپ سے بڑھ کر کرتا تھا

لیکن تم نے کیا کیا۔۔۔؟ میرے ہی حق پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کی میری عشال ہی کیوں اے جے۔۔۔؟

لیکن تم نے جو کیا اس کی سزا صرف موت ہے۔۔۔!!

اے ڈی نے اپنے جزبات پر قابو پاتے ہوئے کہا اسے اپنے جزبات پر قابو پانا بہت اچھے سے آتا تھا۔۔۔

اے ڈی کی بات سن کر اے جے کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔

اے ڈی نے اپنی نظریں چاروں طرف دوڑائی اسے بجلی کی وائر نظر آئی تھیں۔۔۔اے ڈی نے ان وائر کو اپنے ہاتھ میں پکڑا تھا اور اے جے کی طرف اپنے قدم بڑھائے تھے۔۔۔

اے ڈی کا ارادہ بھانپ کر اے جے کو اپنی روح فنا ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اے ڈی تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میری بات سنو میں تمھارے ساتھ ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتا۔۔۔!!! اے جے نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔۔

اے جے میں تمھاری بہت عزت کرتا ہوں اس لیے میرے نزدیک یہ بہت آسان موت ہے۔۔۔!!

"گڈ بائے اے جے۔۔۔!!!"

اے ڈی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی وائر کو اے جے کے سینے پر لگاتے ہوئے کہا اے جے کے جسم کو جھٹکے لگنے لگے تھے اور اس کا جسم تھر تھرانے لگا تھا۔۔۔

اے ڈی نے ایک نفرت بھری نگاہ اے جے کے جھٹکتے لیتے وجود پر ڈالی اور اس بلڈنگ سے نکل گیا۔۔۔

پیچھے تھوڑی دیر بعد ہی کرنٹ لگنے کی وجہ سے اے جے کا بے جان وجود کالا ہو گیا تھا۔۔۔ اے جے کا چیپٹر آج اے ڈی نے ہی کلوز کر دیا تھا۔۔۔ آج ایک برے انسان کا خاتمہ ہو گیا تھا۔۔۔

ناظرین آپ کو بتاتے چلے لندن سے پاکستان آنے والی فلائٹ لیڈنگ کے دوران حادثے کا شکار ہو گئ ہے کافی پسنجرز زخمی ہوئے ہیں جن کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے جن کی حالت بہت تشویشناک ہے۔۔۔!!!
نیوز کاسٹر چلا چلا کر بتا رہی تھی۔۔۔

عادل بہت دھیان سے نیوز دیکھ رہا تھا ہر چینل پر اس وقت یہی نیوز پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

عادل نیوز دیکھنے میں مگن تھا جب اس کا موبائل رنگ ہوا تھا اس نے موبائل کان سے لگایا تو زین کی کال تھی۔۔۔۔

عادل جو جہاز حادثے کا شکار ہوا ہے اس میں آہل بھی تھا اسے کچھ ضروری کام تھا اس لیے وہ یہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔!!! زین نے پریشانی سے عادل کو کہا تھا۔۔۔۔

اور عادل کی نظریں سامنے چلتے نیوز پر منجمد ہو گئی تھیں جس میں بتایا جا رہا تھا کہ فیمس بزنس مین آہل خان بھی اسی جہاز میں سوار تھے اور ان کو ہسپتال پہنچایا جا چکا ہے نیوز کاسٹر تو اور بھی بہت سے لوگوں کے بارے میں بتا رہی تھی لیکن عادل تو میر کے بارے میں ہی سن کر شوکڈ ہو گیا تھا۔۔۔۔

عادل تم سن رہے ہو نا جاؤ معلوم کرو انشاءاللہ آہل کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔!!! زین نے کہا۔۔۔۔

عادل زین کی آواز سن کر ہوش میں آیا تھا اور اس نے بھی انشاءاللہ کہہ کر فون بند کر دیا تھا اور باہر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔

باہر علی اور احمد نے عادل کو پریشانی میں بھاگتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے آئے تھے اور پھر تینوں ہسپتال کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔

عادل تم اب ہمیں پریشان کر رہے ہو کیا ہوا ہے اور ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔؟

علی نے سنجیدگی سے پوچھا یہ کب سے عادل سے پوچھ رہا تھا لیکن عادل خاموش تھا۔۔۔

تم نے نیوز سنی جو جہاز حادثے کا شکار ہوا ہے اس میں بھائی بھی تھے۔۔۔!! عادل نے بھیگے لہجے میں کہا۔۔۔

عادل تم پریشان مت ہو یار آہل بھائی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔!!!

احمد سب سے پہلے ہوش میں آیا تھا علی ابھی بھی خاموش تھا کیونکہ اس نے نیوز سنی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ پسنجر بہت زیادہ زخمی ہوئے تھے اور کچھ تو اُسی وقت ہی خالقِ حقیقی سے جا ملے تھے۔۔۔

ہسپتال تک تینوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی تھی تینوں کے پاس کچھ بات کرنے کو تھا ہی نہیں تینوں کے دل تیزی سے دھڑک رہے تھے۔۔۔بس ایک ہی دعا ان کے دل سے نکل رہی تھی آہل بھائی کو کچھ نا ہو۔۔۔

ہسپتال پہنچ کر احمد نے جلدی سے ریشیپسنٹ سے آہل کے بارے میں پوچھا تھا وہاں موجود لڑکی نے بتایا تھا آہل کی کنڈیشن کافی سیریس ہے اور وہ آئی سی یو میں ہے۔۔۔!!!

یہ سنتے ہی عادل کے قدم لڑکھڑائے تھے جیسے بروقت علی نے سنبھالا تھا۔۔۔

جس دن کبیر اور نور کو اے ڈی کے آدمیوں نے اغوا کیا تھا میر کو اسی دن سب معلوم ہو گیا تھا۔۔۔اور وہ اسی وقت پاکستان کے لیے نکل پڑا تھا لیکن جس جہاز میں وہ تھا وہ لیڈنگ کے دوران حادثے کا شکا ہو گیا تھا۔۔۔

جون نے اے ڈی سے جھوٹ بولا تھا کہ کبیر کی سانسیں نہیں چل رہی۔۔۔۔

کبیر کی دھیمی دھیمی سانسیں چل رہی تھیں

جون نے کبیر کو ہسپتال پہنچا دیا تھا اور اسد کو میسج بھی کر دیا تھا کہ کبیر ہسپتال میں ہے۔۔۔۔

کبیر کی گردن پر جو انجیکشن لگایا گیا تھا وہ بہت ہیوی ڈر گز تھا۔۔۔

کبیر کی ہمت تھی کہ وہ انجکشن لگنے کے بعد بھی تھوڑا بہت ہوش میں تھا۔۔۔اگر کسی کمزور انسان کو یہ انجیکشن لگا ہوتا تو اب تک وہ شاید مر بھی چکا ہوتا۔۔۔۔

اسد اور زید دونوں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب اسد کو کسی انجان نمبر سے میسج آیا تھا اسد نے میسج پڑھا تو اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔۔۔۔

لوگوں کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے فضول خبریں پھیلانے لگے ہیں۔۔۔!!!

اسد نے دوبارہ اپنا موبائل میز پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔؟ زید نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

مجھے کسی انجان نمبر سے میسج آیا ہے کہ کبیر ہسپتال میں ہے۔۔۔!!! اسد نے غصے سے کہا۔۔

اسد ہو سکتا ہے یہ سب سچ ہو۔۔۔؟ زید سنجیدگی سے کہا۔۔۔

زید تم جانتے ہو ہمیں ایسے میسج آتے رہتے ہیں

کبیر ایک ایکٹر ہے تو لوگ فضول میں ایسی بے ہودہ خبریں پھیلاتے رہتے ہیں۔۔۔!!! اسد نے کہا۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن ہمیں ایک بار معلوم کر لینا چاہیے۔۔۔۔!!! زید نے کہا۔۔

ہو سکتا ہے یہ سچ ہو۔۔۔۔؟؟اسد نے زید کی طرف دیکھا اور پھر بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے چلوں پھر۔۔۔۔!!!

اسد نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور دونوں ہسپتال کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔۔

\-------------

سحر پلیز میری ایک بار بات سن لو پلیز۔۔۔۔!!! معاذ نے سحر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سحر نے پہلے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جسے معاذ نے پکڑا تھا پھر معاذ کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

لیکن مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔!!! سحر نے اپنا ہاتھ معاذ کے ہاتھ سے آزاد کرواتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

پلیز۔۔۔!!!

معاذ نے التجا کرتے ہوئے کہا اس کی آواز کا درد اور آنکھوں کی نمی سحر سے نہیں دیکھی گئ تھی اس نے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کر لیا تھا جتنی بھی بے رخی دکھاتی آخر معاذ تھا تو اس کی محبت۔۔۔

سحر معاز کو اپنے روم میں لے گئ تھی اور بیڈ کے ایک کونے میں بیٹھ گئ تھی اور معاذ کے بولنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔ معاذ کچھ فاصلے پر ہی سحر کے پاس بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اور اس نے اپنے نکاح سے لے کر طلاق تک سب کچھ سحر کو بتا دیا تھا۔۔۔

سحر کے آنسو خود بخود آنکھوں سے باہر نکل رہے تھے۔۔۔ معاذ ساری بات بتا کر خاموش ہو گیا تھا اور سحر کے بولنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔

معاذ آپ جانتے ہیں آپ بہت خود غرض انسان ہیں

زوبیا سے نکاح آپ نے اپنی مرضی سے کیا آپ کو میرا خیال نہیں آیا۔۔۔؟؟؟

آپ نے اسے طلاق دی وہ بھی اس لیے کہ وہ آپ سے نہیں آپ کے پیسوں سے پیار کرتی تھی۔۔۔!!!

اب آپ کے پاس میرے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے اس لیے اب آپ چاہتے ہیں میں سب کچھ بھول کر ٹھیک ہو جاؤ تو یہ آپ کی سوچ ہے۔۔۔!!!

آپ اپنے پیار کے لیے خود غرض بن گئے تھے آپ نے میرے بارے میں ایک بار بھی نہیں سوچا اور اس لڑکی سے نکاح کر لیا اور اب میں بھی خود غرض بنو گی اور اپنے بارے میں سوچوں گی۔۔۔ اور آپ کو مجھ پر ترس کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں کمزور لڑکی بلکل بھی نہیں ہوں۔۔۔!!!

سحر نے اپنے آنسو صاف کرتے سنجیدگی سے کہا معاذ سحر کے چہرے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

سحر اگر تمھارا یہی فیصلہ ہے تو میں اس بار تمھارے فیصلے کی عزت کروں گا۔۔۔اور میں تم پر ترس بلکل بھی نہیں کھا رہا میں جانتا ہوں میں نے تمھارے ساتھ بہت برا کیا ہے۔۔۔اور مجھے سزا بھی ملنی چاہیے اور جو سزا تم نے میرے لیے منتخب کی ہے میں اسی کے لائق ہوں میں بہت جلد ڈیڈ سے بات کروں گا۔۔۔تم فکر مت کرو اس بار میں خود ڈیڈ سے بات کروں گا۔۔۔غلطی میں نے کی ہے تو سزا بھی مجھے ملنی چاہیے۔۔۔!!!

معاذ نے چہرے پر سرد مسکراہٹ لیے کہا اور بنا سحر کی طرف دیکھے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

سحر اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔

اسد اور زید اسی ہسپتال پہنچے تھے جس کا میسج میں لکھا تھا۔۔۔

ریشیپسنٹ سے ہی ان کو معلوم ہو گیا تھا کبیر اسی ہسپتال میں داخل ہے دونوں کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔

ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد معلوم ہوا تھا کہ اب وہ ٹھیک ہے لیکن زخم کچھ دنوں میں بھرے گے۔۔۔!!

دونوں نے سکون کا سانس لیا تھا اسد اور زید جب کبیر کے روم میں داخل ہوئے تو کبیر کو بے بس اور لاچار لیٹے دیکھ کر ان کو تکلیف ہوئی تھی۔۔۔

کبیر کی کسی کے ساتھ دشمنی نہیں تھی پھر اتنی بے رحمی سے کون اسے مار سکتا تھا۔۔۔؟؟؟

ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ ایک گھنٹے بعد کبیر کو ہوش آجائے گا۔۔۔

اسد گھر میں بتانا چاہیے۔۔۔؟ زید نے اپنے ساتھ بیٹھے اسد سے پوچھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔۔

نہیں ڈیڈ اور بڑے پاپا بھی یہاں نہیں ہے اور ویسے بھی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ کبیر اب ٹھیک ہے۔۔۔!!! اسد نے کہا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے کبیر کے ساتھ ایسا کون کر سکتا ہے۔۔۔۔؟؟؟زید نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

تم جانتے ہو کبیر کن کاموں میں پڑ چکا ہے وہاں پر اس کے کافی دشمن بھی ہونگے لیکن یہ کام جس نے بھی کیا ہے وہ کوئی معمولی انسان نہیں ہو گا۔۔۔!!! اسد نے زید کی آنکھوں میں دیکھتے بہت کچھ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اسد کی بات سمجھ کر زید نے پریشانی سے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کبیر کو ہوش آگیا تھا جو پہلا خیال اس کے ذہن میں آیا تھا وہ نور کا تھا۔۔۔

اسے دھندلا دھندلا سا یاد آرہا تھا کیونکہ اسے بہت ہیوی مقدار میں ڈرگز دیا گیا تھا۔۔۔

کبیر نے اُٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا اور اس کا پورا جسم بھی دُکھ رہا تھا۔۔۔

کبیر ہمت کرتے اٹھا تھا اسے نور کے پاس جانا تھا اسے بچانا تھا نور اس کی بیوی تھی اس کی ذمہ داری تھی۔۔۔۔۔

اگر نور کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی بھی معاف نہیں کر سکوں گا۔۔۔!!!

یا اللہ میری نور کی حفاظت کرنا۔۔۔!!! کبیر نے دل میں کہا اسے نہیں معلوم تھا کہ اس نے نور کو میری کہا ہے۔۔۔

کہاں جانے کی تیاری ہے۔۔۔؟ اسد نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

کبیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سامنے اسد سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔

نور کہاں ہیں۔۔۔؟کبیر نے اسد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

نور کہاں ہے۔۔۔؟

کبیر نے لنگڑاتے ہوئے اسد کے قریب جا کر پوچھا جو آنکھوں میں کبیر کے لیے پریشانی لیے کھڑا تھا لیکن ظاہر نہیں کر رہا تھا۔۔

یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے کبیر کہاں ہے میری بہن۔۔۔؟؟؟

اسد نے سنجیدگی سے کبیر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

وہ اے ڈی کے پاس ہے اسد وہ کمینہ نور کو نقصان پہنچا سکتا ہے مجھے اسے بچانا ہو گا۔۔۔!! کبیر نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔

اے ڈی کون ہے۔۔۔۔؟؟ اسد نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

" ایک منٹ یہ وہی اے ڈی تو نہیں ہے جو آج کل خبروں کی زینت بنا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

اسد نے اپنی حیرانگی پر قابو پاتے ہوئے پوچھا کبیر کی خاموشی نے اسد کے شک کو یقین میں بدل دیا تھا۔۔۔۔

کبیر تمھارا اُس گھٹیا انسان سے کیا لینا دینا کن کاموں میں پڑ چکے ہو تم کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔؟ کیوں کر کر رہے ہو ایسا۔۔۔؟

جب سے تم نے نور سے زبردستی نکاح کیا اور گھر چھوڑ کر گئے ہو میں تمھارے بارے میں سوچ سوچ کر پاگل ہو گیا ہوں آخر چاہتے کیا ہو تم۔۔۔۔؟

نور اُس انسان کے پاس ہے اور یہ بات ہمیں معلوم ہی نہیں ہے اور نور کے شوہر صاحب اپنی بیوی کو بچانے کی بجائے خود مار کھا کر ہسپتال میں پڑا ہوا ہے۔۔۔۔

مجھے تم پر حیرت ہو رہی ہے کیسے شوہر ہو تم۔۔۔؟

کہی تم نے نور کو اس لیے نہیں بچایا کہ تمہیں اس سے نفرت ہے اگر ایسا ہے تو کبیر تم یہی سوچ لیتے کہ وہ بڑے پاپا کی بیٹی ہے اگر نور کو کچھ ہو جاتا ہے تو وہ تمہیں جان سے مار دے گے۔۔۔!!

اسد نے بے یقینی کی ملی جلی کیفیت میں بنا کبیر کی کنڈیشن کی پرواہ کیے بت بنے کبیر کو کہا۔۔۔

اسد تمہیں لگتا ہے کہ میں جان بوجھ کر اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے حوالے کروں گا۔۔۔؟؟

میں جتنا بھی برا ہوں لیکن ابھی اتنا بے غیرت نہیں ہوں اپنی بیوی کو دوسروں کے سامنے پیش کروں

وہ بڑے پاپا کی بیٹی ہے جان بستی ہے ان کی نور میں۔۔۔۔میں اپنے بڑے پاپا کو کبھی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔۔۔۔!!! کبیر نے بھی غصے میں کہا۔۔۔

واہ کبیر خان ابھی بھی تم نور کی فکر اس لیے کر رہے ہو کہ وہ بڑے پاپا کی بیٹی ہے۔۔۔ورنہ ابھی بھی تمہیں نور کی کوئی پرواہ نہیں ہے لعنت ہے تمھاری سوچ پر کبیر خان۔۔۔۔!!

اور مجھے لگتا ہے اگر نور بڑے پاپا کی بیٹی نا ہوتی تو اب تک تم ایسا کر بھی چکے ہوتے تمھارا کیا بھروسہ اپنی نفرت میں تم اتنا آگے نکل چکے ہو اب تمہیں کسی بات سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔!!!

اسد نے شعلہ برساتی نظریں کبیر پر گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"اسد۔۔۔۔!!!"

کبیر نے اسد کا گریبان پکڑتے ہوئے گرجدار آواز میں اس کا نام پکارا اسد ابھی بھی اطمینان سے کبیر کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کبیر خان جو کچھ تم کر رہے ہو نا تو سچ سننے کی ہمت بھی اپنے اندر پیدا کرو۔۔۔!!

تم تو یہاں پر ہو لیکن نور کہاں ہے۔۔۔؟کسی کو معلوم ہی نہیں ہے اگر اس کے ساتھ کچھ ہو گیا تو کیا جواب دو گے اپنے اللہ کو کہ اپنی نفرت میں تم نے اپنی بیوی کی حفاظت نہیں کی۔۔۔!!!

اسد نے اپنا گریبان کبیر کی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اسد تمہیں کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ میں نے جان بوجھ کر نور کی حفاظت نہیں کی میں بے بس تھا میں نہیں جانتا کہ اُس اے ڈی کے آدمیوں نے مجھے کون سا انجیکشن لگایا تھا۔۔۔!!

مجھے صرف آوازیں آرہی تھیں لیکن میرے اندر اتنی طاقت نہیں تھی کہ میں اپنے ایک بازو کو بھی حرکت میں لا سکو میں اتنا بھی برا نہیں ہوں جتنا تم مجھے سمجھ رہے ہو۔۔۔مانتا ہوں میں نور سے نفرت

کرتا ہوں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے اسے دوسروں کو تکلیف پہنچانے دوں۔۔۔اسے تکلیف صرف میں پہنچا سکتا ہوں لیکن کسی دوسرے کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

شروع میں کبیر کی بات سن کر اسد کو لگا کہ وہ شاید زیادہ ہی بول گیا لیکن کبیر کی نور کو خود تکلیف دینے والی بات سن کر اسد کو یقین آگیا تھا کبیر کا دماغ گھوم چکا ہے۔۔۔

تیرا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔!!! اسد نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ایک منٹ مجھے یاد ہے اے ڈی نے اپنے کسی آدمی سے پوچھا تھا کہ میں زندہ ہوں۔۔۔تو اس نے میری نبض چیک کر کے کہا تھا کہ میں مر چکا ہوں۔۔۔اس کے اپنے آدمی نے اے ڈی سے جھوٹ کیوں بولا اور میری جان کیوں بچائی۔۔۔؟

کبیر نے اسد کی بات اگنور کرتے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر اس وقت زیادہ ضروری نور ہے ہمیں پتہ لگانا چاہیے کہ وہ کہاں ہے۔۔۔ کس حال میں ہے۔۔۔ اور میں نے زید کو بھیجا ہے وہ کوشش کر رہا ہے معلوم کرنے کی کہ نور کہاں ہے۔۔۔!!! اسد نے کبیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے بھی اسے ڈھونڈنا چاہیے۔۔۔!!

کبیر نے اسد کی بات سنتے دروازے کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔۔

تمھارا دماغ ٹھیک ہے چلنے پھرنے سے تم قاصر ہو اور تمہیں لگتا ہے تم اس حالت میں اے ڈی سے لڑ سکتے ہو جتنا میں نے سنا ہے وہ بہت خطرناک آدمی ہے۔۔۔!!!

اسد نے کبیر کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ کبیر اسد کی بات سن کر رک گیا تھا اسد ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا کچھ یاد آنے پر کبیر کے چہرے کے زاویے تبدیل ہوئے تھے۔۔۔

اے ڈی کی ایک بہت قیمتی چیز میرے پاس ہے اب تم دیکھنا کیسے اے ڈی میرے اشاروں پر ناچتا ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

کیا ہے تمھارے پاس۔۔۔۔؟؟؟ اسد نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

بس تم دیکھتے جاؤ مجھے تمھاری مدد کی ضرورت پڑے گی اور مجھے امید ہے تم میری مدد ضرور کرو گے۔۔۔۔!!! کبیر نے اسد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور کوئی آپشن بھی تو نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔!!! اسد نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور تم ابھی آرام کرو نور کی کوئی خبر ملتی ہے تو تمہیں بتادوں گا۔۔۔۔!!! اسد نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

ابھی مجھے ایک بہت ضروری کام کرنا ہے اسد یہ وقت آرام کرنے کا نہیں ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے خود سے کہا۔۔۔۔

اے ڈی غصے میں تن فن کرتا اپنے پلازہ میں آیا تھا اسے اطلاع مل چکی تھی کہ نور اے ڈی پلازہ سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔۔۔۔

جون کس بے غیرت نے یہ حرکت کی ہے نور کیسے یہاں سے باہر جا سکتی ہے۔۔۔۔؟

اے ڈی نے جارحانہ انداز میں پھنکارتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔۔۔

اے ڈی کی چنگھاڑتی آواز سن کر جون بھی ایک پل کے لیے گھبرا گیا تھا آج اے ڈی کچھ زیادہ ہی غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔۔

میں کیا بکواس کر رہا ہوں جون کہاں ہے نور۔۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے اپنی سرد نظریں جون کے چہرے پر گاڑتے ہوئے پوچھا۔۔اس کے دھاڑنے کی آواز پورے اے ڈی پلازہ میں گونج رہی تھی۔۔۔۔

سر میں نے معلوم کروایا ہے یہ اے جے کا کام ہے میڈم کو اے جے یہاں سے لے کر گیا تھا۔۔۔!!! جون نے مودبانہ انداز میں سر جھکا کر کہا۔۔۔۔

اے جے اُس کمینے کو تو میں نے ایسی سزا دی ہے کہ اس کی سات نسلیں یاد رکھے گی۔۔۔!!!

اے جے کے ذکر پر اے ڈی کی آنکھو سے نفرت جھلکنے لگی تھی۔۔۔۔

آج کے بعد اے جے کا نام اس پلازہ میں کوئی نہیں لے گا۔۔۔!!! اے ڈی نے سختی سے تنبیہ کرتے ہوئے وہاں کھڑے تمام لوگوں سے کہا۔۔۔۔

اور نور اب تو کبیر بھی مر چکا ہے کب تک بھاگے گی وہ مجھ سے ایک نا ایک دن تو ضرور میرے پاس آئے گی۔۔۔!!!

اے ڈی نے خود سے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا اس وقت وہ اکیلا رہنا چاہتا تھا۔۔۔

اے ڈی کے جاتے ہی جون نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔

کیا ہو گا جب اے ڈی کو معلوم ہو گا کہ کبیر زندہ ہے۔۔۔؟؟؟

جون اے ڈی کو پتہ لگنے سے پہلے ہی اپنا بندوبست کر لے ورنہ تمھیں اس درندے سے بچانے والا کوئی نہیں ہو گا انکل کو بھی ابھی تک ہوش نہیں آیا۔۔۔!!! جون نے پریشانی سے کہا۔۔۔

\------------

ٹائیگر سپاٹ چہرہ لیے نور کو دیکھ رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا اے ڈی کا وہ ہاتھ توڑ دے جس سے اس نے نور کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تھی نور ابھی بھی بے ہوش تھی ڈاکٹر نے اس کی گال پر مرہم لگا دیا تھا۔۔

ڈاکٹر کا کہنا تھا یہ زجم بہت گہرا ہے اسے ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا وقت کے ساتھ ساتھ نشان بھی مدہم ہو جائے گا۔۔۔

ٹائیگر جون کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچ گیا تھا یہ ایک چھوٹا سا گھر ایک کمرے پر مشتمل تھا۔۔۔!!!

ٹائیگر نے کمرے میں لیٹی نور کو دیکھا تو وہی دروازے کے پاس ہی ساکت ہو گیا تھا اور آنکھوں میں کرب لیے نور کو دیکھ رہا تھا جس کی گال بری طرح جلی ہوئی تھی۔۔۔

میری شہزادی تیری حفاظت میں نہیں کر سکا میرے کو معاف کر دے۔۔۔!!!

ٹائیگر کا جب سکتا ٹوٹا تو اس نے نور کے پاس بیٹھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔ اس کے لہجے میں جس قدر تکلیف تھی کوئی بھی محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے فوراً ہی کال کر کے ڈاکٹر کو بلایا تھا دس منٹ بعد ڈاکٹر وہاں آ گیا تھا ڈاکٹر نے میڈیسن لکھ کر دی اور کچھ ہدایات دے کر چلا گیا تھا۔۔۔ڈاکٹر کے جانے کے بعد ٹائیگر نور کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا اور نور کے حسین چہرے کو تکنے لگا تھا جس پر اب ایک داغ بھی تھا۔۔۔۔

جتنی تکلیف اس اے ڈی نے تیرے کو دی ہے اس سے زیادہ میں اس کو دوں گا میرا وعدہ ہے تیرے سے تجھے دیئے ہوئے ایک ایک پل کی تکلیف کا اسے جواب دینا ہو گا۔۔۔!!!

ٹائیگر نے نفرت بھرے لہجے میں کہا ذہن میں اس کے اے ڈی کا چہرہ گھوم رہا تھا۔۔۔

میر کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔عادل بہت پریشان تھا۔۔۔حیا خاموش سی ہو گئی تھی۔۔۔ہانی نے بہت مشکل سے حیا کو تھوڑا بہت کچھ کھلایا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ میر کو کافی چوٹیں آئی ہیں ان کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

عادل نے کبیر کو کال کی تھی جس نے دوسری بیل پر ہی اٹھالی تھی۔۔۔۔عادل نے جب کبیر کو میر کا بتایا تو پہلے تو اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔لیکن پھر جب اس نے عادل کے لہجے کی سنجیدگی کو محسوس کیا تو اسے یقین کرنا پڑا تھا۔۔۔۔

کبیر نے ہسپتال کا نام سن کر فون بند کر دیا تھا جب اسے اسد کی کال آئی تھی۔۔۔۔کبیر اسد کے جاتے ہی ہسپتال سے نکل گیا تھا۔۔۔۔جب اسد واپس کمرے میں آیا تو کبیر کو کمرے میں نا پا کر اسے کبیر پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

کبیر تمہیں منع کیا تھا پھر تم ہسپتال سے باہر کیوں نکلے۔۔۔۔؟

کبیر نے جب موبائل کان سے لگایا تو اسد کی غصے سے بھری آواز نے اس کا استقبال کیا تھا۔۔۔

اسد میں ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا بڑے پاپا ہسپتال میں ہے تم بھی وہاں پہنچو میں بھی آرہا ہوں۔۔۔۔!!! کبیر نے ہسپتال کا نام بتا کر بنا اسد کی بات سنے فون بند کر دیا۔۔۔

کبیر کی بات سن کر اسد بنا وقت ضائع کیے ہسپتال کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

یااللہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟

اسد نے پریشانی سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے کہا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اُڑ کر ہسپتال پہنچ جائے۔۔۔

____

جون میں نے سنا ہے بیسٹ ہسپتال میں ہے زندگی اور موت کے درمیان جھول رہا ہے۔۔۔؟؟

اے ڈی نے مسکراتے ہوئے جون سے پوچھا۔۔۔

یس سر میں نے بھی نیوز سنی ہے۔۔۔!! جون نے ہاتھ باندھے جواب دیا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے جون کی بات سن کر کہا اور ہاتھ میں پکڑے وائن کے گلاس کو لبوں سے لگایا اور کچھ سوچنے لگا۔۔۔

جون ہمارے پاس بہت اچھا موقع ہے کیوں نا اس موقعے سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے جون کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جون نا سمجھی سے اے ڈی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

ایم سوری سر میں سمجھا نہیں۔۔۔!!! جون نے جلدی سے کہا۔۔

جانتا تھا تو کیوں نا بیسٹ کا کام تمام ہم ہسپتال جا کر کر دے یہ ہمارے لیے بہت آسان ہو گا۔۔۔۔ اور جاگتے ہوئے بیسٹ کو مارنا تھوڑا مشکل ہے لیکن جو کنڈیشن بیسٹ کی بتائی جا رہی میرا نہیں خیال وہ بچ سکے گا۔۔۔ لیکن ہمیں پھر بھی کوئی غلطی نہیں کرنی اور نا ہی اس موقے کو ہاتھ سے جانے دینا ہے۔۔۔ تو تم ہسپتال جا کر بیسٹ کا کام تمام کر کے آؤ گے۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے جون کی طرف دیکھتے ہوئے اس بار کرخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

اور ہاں اس معاملے میں غلطی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اگر تم مایوس لوٹے تو تم بہتر جانتے ہو۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے جون کو اپنی باتوں سے بہت کچھ باور کرواتے ہوئے اس کا کاندھا تھپتھپاتے ہوئے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔۔۔

یس سر۔۔۔۔!! جون نے فقط اتنا ہی کہا تھا۔۔۔

گڈ مجھے تم سے یہی امید تھی۔۔۔۔!! اے ڈی نے مسکرا کر کہا۔۔۔

بظاہر تو اے ڈی نے مسکرا کر جون کو کہہ رہا تھا۔۔۔ لیکن اس کی آنکھیں لہو رنگ کی ہو رہی تھیں۔۔۔۔ اے ڈی اتنا سب کچھ ہو جانے پر خاموش تھا تو یہ کسی اچھی بات کی نشاندہی نہیں تھی۔۔۔۔ بلکہ یہ طوفان آنے سے پہلے کی خاموشی تھی۔۔۔۔

اب پتہ نہیں اے ڈی کے دماغ میں کیا چل رہا تھا جس کا صرف اے ڈی کو ہی معلوم تھا اے ڈی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

اس بندے کو میں کیسے سمجھاؤں سویا ہوا شیر زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔۔۔۔ اب تو کیا کرے گا جون بیسٹ کو مارنا تو دور یہ بات دل میں لانا بھی تیرے لیے گناہ ہے۔۔۔۔ تو پھر اس گھر سے جانے کا وقت آ گیا ہے۔۔۔۔ اور تو نہیں چاہے گا کہ اس پلازہ سے تیری لاش باہر جائے۔۔۔۔!!!

جون نے افسوس سے اے ڈی پلازہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

یہ کون سی جگہ ہے ٹائیگر اور تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے کالیا نے آتے ہی ٹائیگر سے سوال جواب کرنے شروع کر دیے تھے۔۔۔۔

کالیا معلوم کرواے ڈی کی کمزوری کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟

ٹائیگر نے کالیا کی بات کو اگنور کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

اس سے کیا ہو گا۔۔۔۔؟؟؟ کالیا نے حیران کن لہجے میں پوچھا۔۔۔

تو جانتا ہے نا کالیا اگر میں اے ڈی کمینے پر وار کروں گا تو اسے اتنی تکلیف نہیں ہو گی جتنی تکلیف اس کے کسی عزیز پر کرنے سے ہو گی

میرے کو پورا یقین ہے اس سالے کی کوئی نا کوئی کمزوری ضرور ہو گی جسے اس نے لوگوں سے چھپا کر رکھا ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں ہو سکتا ہے اس کی کوئی نا کوئی کمزوری ہو۔۔۔!!!

نور تمہیں مل گئ ہے۔۔۔۔؟؟ کالیا نے چہرے پر سنجیدگی لیے ٹائیگر سے سوال کیا۔۔۔

ہاں وہ اسی گھر میں ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے اس کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں نور تھی۔۔۔۔

____

اس کا نام اسد ہے مجھے اُس انسان کے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی چیز کے بارے میں معلومات چاہیے۔۔۔۔

وانیا نے اپنے سامنے کھڑے آدمی کو کہا۔۔۔

میڈم دنیا میں کافی لڑکوں کے نام اسد ہے ہم کیسے صرف نام سے آپ کے مطلوبہ شخص کو تلاش کرے گے۔۔۔؟؟؟

اُس آدمی نے نظریں جھکا کر گھبراتے ہوئے کہا سامنے کھڑی خوبصورت سی لڑکی جس نے کالی چست پینٹ اور کالی ہی شرٹ پر کالی جیکٹ پہنی ہوئی تھی غصے سے چلاتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا کہا تم نے تم میرا کام کرنے سے منع کر رہے ہو تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے وانیا کو منع کرنے کی۔۔۔؟؟؟

وانیا نے غصے میں اپنے سامنے کھڑے آدمی کے سینے میں گولی مارتے ہوئے چلا کر کہا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں پسٹل کیسے آئی تھی کسی کو معلوم نہیں تھا۔۔۔

تم میں سے جو میری بات ماننے سے منع کرے گا وہ جان سے جائے گا۔۔۔ورنہ اسے میں بھائی کے حوالے کر دوں گی جو تم لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ برا کرے گے۔۔۔!!!

وانیا نے زمین پر گرے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یس میڈم ہم پوری کوشش کرے گے اسد نامی شخص کو ڈھونڈنے کی۔۔۔!!! ایک آدمی نے جلدی سے کہا۔۔۔

سامنے کھڑی لڑکی کا کیا بھروسہ ان سب کا کام ایک منٹ میں تمام کر دیتی۔۔۔۔

گڈ۔۔۔!!وانیا نے مسکرا کر کہا۔۔۔

بہت جلدی مسٹر اسد میں تمھیں ڈھونڈ لوں گی۔۔۔!!!

اسد کا خیال آتے ہی وانیا کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔

زین کو اسد نے ساری صورتحال سے آغا کر دیا تھا زین نے سیکورٹی کے انتظامات بہت اچھے سے کر دئے تھے۔۔۔ فیملی کے اور ڈاکٹر کے علاوہ کسی کو بھی میر کے روم میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

زین جانتا تھا جتنے بھی میرے کے دشمن ہے وہ میر کے ایکسیڈنٹ کا فائدہ ضروری اٹھائے گے میر کی جان لینے کی کوشش کرے گے۔۔۔

احد کے پاس رکنا زین کی مجبوری تھی وہ گھر تو آگیا تھا لیکن ڈاکٹر نے سفر کرنے سے منع کیا تھا ڈاکٹر نے کہا تھا آپ کے زخم جب کچھ بہتر ہو جائے تو آپ سفر کر سکتے ہیں۔۔۔

جون ہسپتال میں داخل ہوا تو اس نے ڈاکٹر کا لباس زیب تن کر لیا تھا۔۔۔ جون کا مقصد صرف ایک بار میر کو دیکھنا تھا۔۔۔ وہ غلط ارادے سے یہاں نہیں آیا تھا۔۔۔ روم کے باہر دو ہٹے کٹے گارڈ کھڑے تھے۔۔۔

جون اگر تو ان کے ہاتھ لگ لیا تو یہ تو تیرا قیمہ بنا دے گے۔۔۔۔!!! جون نے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جون نے اللہ کا نام لیا اور میر کے روم میں داخل ہوا کسی نے اسے نہیں روکا تھا۔۔۔۔

جون نے روم میں داخل ہو کر اپنا ماسک اتارا تھا اور لمبا سانس لیا تھا سامنے میر مشینوں میں جکڑا لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔

میر کو اس حالت میں دیکھ کر اس کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔۔۔۔جون چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا میر کے قریب گیا تھا۔۔۔

انکل پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جائے آپ اس طرح لیٹے ہوئے بلکل بھی اچھے نہیں لگ رہے۔۔۔۔ لیکن مجھے پورا یقین ہے آپ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گے ہم سب کو آپ کی ضرورت ہے۔۔۔۔!!!

جون نے میر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے غمگین لہجے میں کہا۔۔۔۔

اس سے پہلے جون مزید کچھ کہتا دروازہ کھول کر کبیر اندر آیا تھا جون نے ایک دم مڑ کر کبیر کی طرف دیکھا تھا اور اس نے دل میں یہ ضرور کہا تھا۔۔۔

جون آج تو تو گیا۔۔۔!!

کبیر نے جب میر کے پاس جون کو بیٹھے دیکھا تو اسے لگا کہ وہ میر کو نقصان پہچانے آیا ہے۔۔۔۔

کبیر غصے میں جون کی طرف بڑھا اور اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کرتے ہی اس کے جبڑے پر زور سے گھونسا مارا تھا۔۔۔۔جون تو وپورا ہل گیا تھا۔۔۔۔

ابھی کبیر زخمی تھا تو جون کا یہ حال تھا اگر وہ ٹھیک ہوتا تو اب تک جون کے دانت اس کا ساتھ چھوڑ چکے ہوتے۔۔۔۔

کمینے تو یہاں کیا کرنے آیا ہے میرے بڑے پاپا کو نقصان پہچانا چاہتا تھا۔۔۔۔؟؟؟

کبیر نے خطرناک تیور لیے جون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ایک اور گھونسا جون کے منہ پر مارا تھا۔۔۔ جون نے کبیر پر وار کرنے کی کوشش نہیں کی تھی اس سے پہلے کبیر جون کی کوئی ہڈی پسلی توڑ دیتا اسد نے کبیر کو آکر جون سے الگ کیا تھا۔۔۔

کبیر تم کیا کر رہے ہو کیوں اسے مار رہے ہو۔۔۔؟

اسد نے دبے دبے غصے میں آہستہ آواز میں جون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا اس کے منہ اور ناک سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

اس سالے کی تو میں جان لے لوں گا۔۔۔!!!

کبیر نے اسد کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے غصے میں کہا۔۔۔ جون کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے اے ڈی یاد آگیا تھا۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جون کی جان لے لیں۔۔۔

کبیر پاگل ہو گئے ہو بڑے پاپا کا ہی خیال کر لو۔۔۔!!! اسد نے کبیر کا دھیان میر کی طرف کرواتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر نے ایک نظر میر کو دیکھا اور جون کو پکڑ کر روم سے باہر لے گیا۔۔۔اسد بھی کبیر کے پیچھے ہی باہر نکل گیا تھا۔۔۔تینوں جب ہسپتال سے باہر نکلے تو زید بھی ان کو دیکھ ان کے پیچھے ہی چل پڑا تھا۔۔۔

کبیر جون کو پارکنگ ایریا میں لے آیا تھا جو اس وقت قدرِ سنسان تھا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے اور یہ کون ہے۔۔۔؟

اسد نے جون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جو اپنے سامنے زید، اسد اور کبیر کو دیکھ کر بہت خوش تھا خوشی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔

یہ تو کبیر صاحب ہمیں بتائے گے کہ یہ کون ہے۔۔۔؟

اسد نے جل کر جواب دیا اسد کو اس وقت کبیر پر بہت غصہ آ رہا تھا۔۔۔بڑے پاپا کی حالت ٹھیک نہیں تھی اور کبیر صاحب لڑائی جھگڑا کر رہے تھے۔۔۔۔۔

کبیر کون ہے یہ اور کیوں تم اسے مار رہے ہو۔۔۔؟زید نے بھی حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

کبیر بنا جواب دیے جون کی طرف بڑھا تھا اور جون بھی کبیر کو دیکھ کر ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔

کبیر رک جاؤ ورنہ اس بار میرا ابھی ہاتھ اٹھ جائے گا۔۔۔!!!

جون نے کبیر کو وارن کرتے ہوئے کہا کبیر کے ساتھ ساتھ زید اور اسد بھی جون کی آواز سن کر حیران ہوئے تھے اس آواز کو وہ کیسے بھول سکتے تھے تینوں کی حالت ایک جیسی تھی۔۔۔بنا پلکیں جھکائے جون کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

جون ان کی حالت کو بخوبی سمجھ رہا تھا۔۔۔جون نے اپنے چہرے سے ایک سکن سی اتاری تو نیچے سے برہان نکل آیا تھا۔۔۔

اب تینوں صحیح معنوں میں شوکڈ ہوئے تھے خاص طور پر کبیر آنکھیں پھاڑے برہان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

میں نہیں چاہتا تم تینوں میری وجہ سے اس دنیا فانی سے کوچ کر جاؤ اس لیے ہوش میں آؤ۔۔۔!!!

برہان نے سنجیدگی سے کہا جبکہ آنکھوں میں اس کے ہلکی سے نمی تھی جیسے تینوں نے محسوس کیا تھا۔۔۔

سب سے پہلے کبیر ہوش میں آیا تھا اور ہوش میں آتے ہی اس نے برہان کی دھلائی کرنی شروع کر دی تھی کبیر کا ساتھ زید اور اسد نے بھی دیا تھا۔۔۔

برہان بے چارہ تینوں کے درمیان بنا کچھ بولے مار کھا رہا تھا جانتا تھا جب تک تینوں کا غصہ نہیں اترے گا یہ ایسے ہی مارتے رہے گے۔۔۔

آخر تینوں کو برہان پر ترس آگیا تھا اور پھر برہان سے پیچھے ہو کر کھڑے ہو گئے تھے برہان ابھی بھی زمین پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

کمینوں مدد کرو میری مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا۔۔۔!! برہان نے کراہتے ہوئے کہا۔۔۔

میرا تو دل کر رہا ہے اپنے ہاتھوں سے تیری جان لے لوں۔۔۔!!!

کبیر نے گھورتے ہوئے برہان کو کہا اور وہ ایسا کر بھی گزرتا اگر اس کے پاس زید اور اسد نا کھڑے ہوتے برہان کی وجہ سے وہ نور سے نفرت کرتا تھا۔۔۔اسے تکلیف پہنچاتا تھا اور برہان صاحب زندہ تھے۔۔۔

یار تم لوگوں کو تو خوش ہونا چاہیے کہ میں زندہ ہوں اور تم لوگ مجھے اسے گھور رہے ہو جیسے زندہ سالم نگل جاؤ گے۔۔۔!!!

برہان نے خود سے کوشش کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔سامنے کھڑے اپنے دوستوں سے اسے اس وقت ہمدردی کی امید بلکل بھی نہیں تھی۔۔۔

تم زندہ ہو تو اس گھر میں سے جس کی لاش نکلی تھی وہ کس کی تھی۔۔۔؟ سب سے پہلے زید نے برہان سے پوچھا تھا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم مجھے جب ہوش آیا تو میں نے خود کو کسی انجان جگہ پر پایا تھا۔۔۔!!!

کبیر اگر اس دن بھی میں نے تمہارا کہنا مانا ہوتا اور وہ بلٹ پروف جیکٹ نا پہنی ہوتی تو اس وقت میں تم لوگوں کے سامنے موجود نا ہوتا۔۔ اُس کمینے اے ڈی نے میرے دل پر گولی چلائی تھی۔۔۔!!! برہان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

کبیر ایک ایکٹر تھا سیفٹی کے لیے یہ خود بھی بلٹ پروف جیکٹ کا استعمال کرتا تھا اور اپنے ساتھ برہان، اسد اور زید کو بھی سختی سے پہنے رہنے کا کہتا تھا۔۔۔ برہان کی قسمت اچھی تھی کہ اس نے وہ جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔ تینوں ایک ساتھ برہان کے گلے جا لگے تھے۔۔۔

تمہیں ایک بار ہمیں بتانا چاہیے تھا کہ تو زندہ ہے برہان۔۔۔!!! کبیر نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

میں سب سے پہلے اے ڈی سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔۔میں نے بہت محنت کی کبیر خود کو تبدل کیا اپنی آواز تبدیل کی میں برہان سے جون بن گیا۔۔۔اے ڈی کے پیچھے گھومتا تھا میں اس کی ڈانٹ،مار سب میں نے کھائی ہے لیکن مجھے صحیح وقت کا انتظار تھا۔۔۔جو اس نے میری بہن اور ماں کے ساتھ کیا وہ میں کبھی نہیں بھول سکتا۔۔۔!!!

برہان نے کہا اور سختی سے آنکھوں کو بند کر ایک لمبا سانس لیا۔۔۔

ایک منٹ تمھاری تو کوئی بہن نہیں تھی تو کس کی بات کر رہے ہو اور کیا کیا اے ڈی نے۔۔۔؟اسد نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

میری خالہ کی بیٹی جو تقریباً پندرہ سال کی تھی مجھے مارنے کے بعد اس نے میرے گھر گھس کر میری ماں کو مار دیا۔۔اور میری بہن کو زیادتی کا نشانہ بنا کر وہی مرنے کے لیے چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔!!!

میں نے اپنی بہن کے ساتھ ساتھ اپنی ماں کو بھی کھو دیا کبیر۔۔۔!!!

برہان نے آنکھوں میں آنسو لیے کبیر کی طرف دیکھتے ہوئے دکھی لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن جب ہم تمھارے گھر گئے تھے تو ہمیں تو یہ ہی بتایا گیا تھا کہ تمھاری ماں تمھاری موت کے بعد اپنی بہن کے پاس چلی گئ ہیں۔۔۔!!! اسد نے برہان کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔

جھوٹ تھا سب کچھ جب میں زندہ بچ گیا تو میرا ارادہ اے ڈی سے بدلہ لینے کا بلکل بھی نہیں تھا۔۔۔ لیکن جو کچھ اس نے میرے گھر والو کے ساتھ کیا ہے میں اے ڈی کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔!!! برہان نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔۔۔

تمھاری جان کس نے بچائی تھی۔۔۔؟؟؟ برہان زید نے سنجیدگی سوال داغا۔۔۔

زید کے سوال پر برہان نے اسد کی طرف دیکھا تھا

برہان اچھے سے جانتا تھا کہ ان تینوں کو بیسٹ کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔۔۔ اس لیے اس نے بھی میر کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

میں نے بتایا تو ہے میں نہیں جانتا میں کیسے بچ گیا کس نے مجھے بچایا۔۔۔ لیکن جب میں اپنے گھر گیا تو پھر میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ میں اے ڈی کو تباہ کر دوں گا۔۔۔!!!

پھر میں جون بن کر لندن میں اے ڈی سے ملا میں نے اپنی جان پر کھیل کر اے ڈی کی جان بچائی اس کا اعتماد حاصل کیا اور پھر میں اے ڈی کے بھروسہ مند آدمی بن گیا تھا۔۔۔!!! برہان نے کہا۔۔۔

تم ابھی بھی کچھ چھپا رہے ہو برہان۔۔۔!!! کبیر نے برہان کے گلے لگتے ہوئے سرگوشی نما کہا۔۔۔

چھپایا تو تم نے بھی بہت کچھ ہے کبیر خان۔۔۔!!!

برہان نے اپنی پرانی ٹون میں لوٹتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔ کبیر نے گھور کر برہان کو دیکھا تھا۔۔۔

تم بڑے پاپا کے پاس کیا کر رہے تھے۔۔۔؟ اسد نے برہان سے پوچھا۔۔۔

خیریت معلوم کرنے آیا تھا۔۔۔!! برہان نے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

برہان تمھاری بہن اور ماں کے ساتھ جو بھی ہوا بہت غلط ہوا ہے۔۔۔ ہم لوگ تمھارے ساتھ ہیں تم کبھی بھی خود کو اکیلا محسوس نہیں کرو گے ہمیشہ ہم تمھارے ساتھ ہونگے۔۔۔!!!

اسد نے برہان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ اسد کی بات سن کر برہان ہلکا سا مسکرا پڑا تھا وہ جانتا تھا اسد یہی کہے گا۔۔۔

ہم لوگ ڈاکٹر سے بات کرنے جا رہے ہیں تم بھی آجانا۔۔۔!!

زید نے جانے سے پہلے کبیر کو کہا اور پھر اسد اور زید برہان کو مل کر چلے گئے تھے۔۔۔ ابھی ان کا ڈاکٹر سے ملنا ضروری تھا ورنہ ابھی برہان کو چھوڑ کر کبھی نا جاتے۔۔۔۔

اے ڈی نے تم پر گولی کیوں چلائی تھی۔۔۔؟؟؟

کبیر نے اپنا رخ برہان کی طرف کرتے ہوئے پوچھا کبیر کے سوال پر برہان نے جو کچھ وہاں ہوا تھا کبیر کو بتا دیا تھا۔۔۔

عشال زندہ ہے۔۔۔۔؟ کبیر نے حیرانگی سے پوچھا

برہان نے کبیر کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

اسے اے جے پہلے ہی مار چکا تھا۔۔۔۔!!! برہان نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب تم دوبارہ اے ڈی کے پاس جاؤ گئے۔۔۔۔؟؟؟ کبیر نے پوچھا۔۔۔۔

نہیں اب اگر میں وہاں گیا تو میری لاش ہی وہاں سے باہر نکلے گی۔۔۔۔اس نے مجھے ایک کام سونپا ہے جو میں نہیں کر سکتا اس لیے اب وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔۔!!! برہان نے معصومیت سے کہا۔۔۔

کیا کام سونپا تھا اس نے تمہیں۔۔۔۔؟ کبیر نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

وہ تم چھوڑو مجھے ایک بات تو بتاؤ تم کیا کر رہے ہو

جانتے ہو تمہیں اے ڈی کے ساتھ دیکھ کر میرا خون کھول اٹھا تھا۔۔میرا دل کیا تھا تمہاری جان لے لوں تم کب سے یہ سب بیہودہ کام کرنے لگو ہو۔۔۔؟

برہان نے بات بدلتے ہوئے کبیر کو دیکھتے ہوئے سیریس انداز میں پوچھا۔۔۔

برہان کا سوال سن کر کبیر ایک دم گڑبڑا گیا تھا۔۔۔

برہان تم اس معاملے میں نا پڑو تو زیادہ بہتر ہے اور تم میرے تمام ٹھکانوں سے واقف ہو اور اچھے سے جانتے ہو میں تمھیں کہاں ملوں گا تو رات کو ملتے ہیں۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

کبیر میں بھی تمھارا ہی دوست ہوں بہت جلد معلوم کر لوں گا تم کیا کرتے پھیر رہے ہو۔۔۔!!!

برہان نے کبیر کی پشت کو گھورتے ہوئے کہا اور اپنا موبائل نکال کر زین کو کال کی تھی۔۔۔

انکل اے ڈی بیسٹ کو مارنا چاہتا ہے آپ کو جو بھی کرنا ہو گا ایک گھنٹے کے اندر اندر کرنا ہو گا۔۔۔!!! برہان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تم فکر مت کرو برہان میں سارا انتظام کر چکا ہوں اور تم بھی کچھ دنوں کے لیے اے ڈی کی نظروں سے اوجھل ہو جاؤ۔۔۔!!! زین نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

____

اے ڈی اور اے جے کے جانے کے بعد بیسٹ وہاں آیا تھا اور بنا وقت ضائع کیے عشال اور برہان کو وہاں سے لے گیا تھا۔۔۔

برہان کو دیکھتے ہی میر نے پہچان لیا تھا کہ یہ کبیر کا دوست ہے کافی بار میر سے بھی مل چکا تھا۔۔۔

اے جے نے جاتے ہوئے گھر میں آگ لگادی تھی جو پانچ منٹ بعد ہی پورے گھر میں پھیل گئی تھی۔۔۔۔

برہان کو بیسٹ نے اپنے فلیٹ پر رکھا تھا برہان نے پھر اپنے آپ کو تبدیل کر لیا تھا اور اے ڈی کے ساتھ جا کے مل گیا تھا۔۔۔۔

برہان کو بیسٹ کی فل سپورٹ حاصل تھی جب برہان کی آنکھ کھلی تھی تو اس نے خود کو بیسٹ کے فلیٹ پر پایا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد بیسٹ بھی وہاں آگیا تھا میر کو اپنے سامنے دیکھ کر برہان حیران ہوا تھا۔۔۔

انکل آپ۔۔۔؟

برہان نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جیسے میر نے ہاتھ کے اشارے سے ہی اٹھنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

آپ نے میری جان بچائی ہے لیکن آپ وہاں۔۔۔؟؟ برہان نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔۔

Novelistan

برہان تم بیسٹ کے نام سے تو اچھی طرح واقف ہونا۔۔۔؟بیسٹ نے صوفے ہر بیٹھتے یوئے پوچھا۔۔۔

جی انکل میں نے کافی ان کے بارے میں سنا ہے۔۔۔۔!! برہان نے کہا۔۔۔

میں ہی بیسٹ ہوں یہ بات احد اور زین کے علاوہ کوئی نہیں جانتا یہاں تک کے کبیر بھی نہیں۔۔۔۔!!! میر نے کہا۔۔۔۔

اور برہان منہ کھولے میر کی شکل دیکھ رہا تھا جس نے کتنے آرام سے برہان کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

انکل آپ مزاق کر رہے ہیں۔۔۔۔؟برہان نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

برہان میرا تمھارا مزاق بنتا بھی نہیں ہے اور اب میری بات سنو۔۔۔۔!!! میر نے کہا اور آگے کا مرحلہ طے کرنے لگا۔۔۔۔

برہان میں اب اتنی ہمت نہیں تھی کہ میر سے مزید سوال پوچھ سکے کہ وہ وہاں کیا کر رہا تھا۔۔۔؟اور عشال زندہ ہے یا نہیں۔۔۔؟؟

برہان خاموشی سے بیسٹ کی بات سننے لگا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ وقت گزر رہا تھا پھر ایک بار نور کے ساتھ میر کو برہان نے دیکھا تو وہ بہت حیران ہوا تھا اسے لگا تھا عشال زندہ ہے لیکن بعد میں اسے معلوم ہوا تھا کہ عشال اور نور بیسٹ کی بیٹیاں ہیں۔۔۔۔

عشال زندہ تھی یا نہیں یہ بات ابھی تک برہان کو معلوم نہیں تھی۔۔۔

اس نے جب کافی وقت بعد اے ڈی پلازہ میں کبیر کو اے ڈی کے ساتھ ڈِیلنگ کرتے ہوئے دیکھا تو اسے افسوس کے ساتھ ساتھ حیرت کا جھٹکا بھی لگا تھا۔۔۔جس کبیر کو وہ جانتا تھا وہ تو ایسا بلکل بھی نہیں تھا۔۔۔

یہ بات برہان نے بیسٹ کو نہیں بتائی تھی لیکن پھر بھی وہ کبیر کے بارے میں جانتا تھا۔۔۔

اب برہان کو کچھ دنوں کے لیے گھر میں بند رہنا تھا کیونکہ جب اے ڈی کو معلوم ہوتا کہ جون نے اس کے ساتھ غداری کی ہے تو اس نے برہان کی جان لینے میں وقت ضائع نہیں کرنا تھا۔۔۔

____

معاذ ہسپتال آیا تھا اور اپنے خیالوں میں غم تھا جب اسد اس کے پاس آکر بیٹھا تھا۔۔۔معاذ نے اسد کو دیکھ کر ایک لمبا سانس خارج کیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے آج کل کہاں ہوتے ہو تم نظر نہیں آتے۔۔۔؟؟

اسد نے معاذ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ معاذ نے خاموش نظروں سے معاذ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ معاذ کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اسد سے چھپی نہیں تھی۔۔۔۔ اسد کو حیرانگی ہوئی تھی کہ معاذ جیسا بہادر انسان بھی اس وقت ایک بے بس اور لاچار انسان لگ رہا تھا۔۔۔۔

معاذ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟

اسد نے پریشانی سے معاذ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ معاذ بنا کسی کی پرواہ کیے اسد کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔۔۔۔

اسد ایک دم بوکھلا گیا تھا سامنے زید آ رہا تھا وہ بھی معاذ کو دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔ اسد نے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہاں آنے سے منع کیا تھا۔۔۔ زید بنا کچھ پوچھے وہی سے واپس مڑ گیا تھا۔۔۔۔

ہر کوئی گزرنے والا معاذ کو روتے ہوئے دیکھ رہا تھا کسی کی آنکھوں میں حیرت تھی تو کسی کی آنکھوں میں معاذ کے لیے افسوس کے ساتھ ناپسندگی بھی تھی کہ مرد ہوتے ہوئے رو رہا ہے۔۔۔۔

لیکن یہ لوگ اس بات سے واقف نہیں تھے کہ مرد بھی انسان ہی ہوتے ہیں ان کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔اور جب ان کی تکلیف حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو وہ بھی رو پڑتے ہیں۔۔۔۔

ہماری سوسائٹی کے لوگوں کا کہنا ہے جو مرد روتا ہے وہ کمزور ہوتا ہے جبکہ ایسا بلکل بھی نہیں ہے مرد بھی روتا ہے۔۔۔۔بس فرق اتنا ہے کہ مرد کسی کے سامنے نہیں روتا جب اس کی تکلیف حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے چیزیں برداشت سے باہر ہو جاتی ہے اس وقت وہ روتا ہے اپنے اللہ کے سامنے روتا ہے کیونکہ وہ اسے اس بات کا طعنہ نہیں دیتا

معاذ کی بھی یہی حالت تھی۔۔۔۔۔

اسے کسی کے سہارے کی ضرورت تھی جو اسد کی شکل میں اسے مل گیا تھا۔۔۔۔اسد نے معاذ کو چپ کروانے کی کوشش نہیں کی تھی وہ چاہتا تھا معاذ اپنے دل کا غبار نکال لے۔۔۔۔تھوڑی دیر بعد جب معاذ کا دل تھوڑا ہلکا ہوا تو اسد سے الگ ہو گیا تھا۔۔۔۔

معاذ کیا ہوا ہے یقیناً بات بہت بڑی ہے ورنہ جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں تم اتنی جلدی ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہو مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہو لیکن اب ایسا کیا ہو گیا ہے جو تمہیں اتنی تکلیف دے رہا ہے۔۔۔!!!

اسد نے آنکھوں میں نرمی لیے معاذ سے پوچھا معاذ نے سب کچھ اسد کو بتا دیا تھا۔۔۔ معاذ کی ساری بات اسد نے تحمل سے سنی تھی۔۔۔

معاذ اب تم کیا چاہتے ہو۔۔۔؟ اسد نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔ جو سرخ آنکھوں سے اسد کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں سحر کو چھوڑنا نہیں چاہتا بھائی۔۔۔!!! معاذ نے بھاری آواز میں کہا۔۔۔

تو پھر تم نے سحر سے یہ کیوں کہا کہ تم چاچو سے بات کرو گے۔۔۔؟؟ اسد نے پوچھا۔۔۔

میں اپنی وجہ سے مزید اسے تکلیف نہیں دے سکتا۔۔۔!!! معاذ نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

معاذ تم نے جو بھی سحر کے ساتھ کیا وہ بہت غلط تھا تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔اور اب تمہیں چاہیے تم سحر کے دل کی بات جاننے کی کوشش کرو اس سے معافی مانگو۔۔۔اگر وہ ایک بار معاف نہیں کرتی تو بار بار اس سے معافی مانگو کیونکہ تم نے سحر کے دل کو توڑا ہے۔۔۔اور اتنی آسانی سے وہ تمہیں معاف بھی نہیں کریں گی۔۔۔اگر تمہیں لگتا ہے کہ ایک بار معافی مانگنے سے وہ تمہیں معاف کر دے گی تو یہ سوچ تمھاری غلط ہے۔۔۔اسے منانے کی کوشش کرو غلطی تمھاری ہے تو کچھ تکلیف تو تمہیں بھی اٹھانی پڑے گی۔۔۔کسی بھی چیز کو حاصل کرنے کے لیے بہت کوشش کرنی پڑتی ہے۔۔۔اور سحر تو پھر بھی ایک جیتی جاگتی انسان ہے۔۔۔!!!

اسد نے دھیمے لہجے میں معاذ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔معاذ بہت غور سے اسد کی بات سن رہا تھا۔۔۔

تھینک یو بھائی میں پوری کوشش کرو گا سحر کو منانے کی اور مجھے یقین ہے وہ مان جائے گی اور مجھے معاف بھی کر دے گی۔۔۔!!!

معاذ نے خوشی سے دوبارہ اسد کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔

اسد نے ہلکا سا مسکرا کر معاذ کا کندھا تھپتھپایا تھا اسد سے بات کرنے کے بعد معاذ کافی حد تک خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

میر کو ہوش آ گیا تھا اور اس نے سب سے پہلے کبیر کو اپنے روم میں بلایا تھا۔۔۔ان کے درمیان کیا باتیں ہوئی تھیں وہ صرف دونوں ہی جانتے تھے۔۔۔

میر کے ہوش میں آنے کی خبر سن کر ایسا لگ رہا تھا کہ سب کو نئی زندگی مل گئی ہو میر میں سب کی جان بستی تھی۔۔۔

حیا تو میر کے سینے پر سر رکھے بس روئی جا رہی تھی۔۔۔

ہنی یار میرے زخم ابھی ٹھیک نہیں ہوئے۔۔۔!!! میر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

حیانے اپنا سر میر کے سینے سے الگ کیا تھا۔۔

سوسوری آپ کو زیادہ درد تو نہیں ہو رہا میں ڈاکٹر کو بلاؤں۔۔۔!!! حیانے گھبراتے ہوئے کہا۔۔

مائی اِنوسیٹ بیوٹی تمھاری آنسوؤں سے بھری یہ خوبصورت آنکھیں مجھے قتل کرنے کے لیے کافی ہے میں نے کتنی بار کہا ہے رویا نا کرو۔۔۔!!! میر نے پہلے نرم اور آخر میں تھوڑا سرد لہجے میں کہا۔۔۔

خان آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔۔۔!!! حیانے پھر سے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔۔

سوری یار لیکن تم رونا بند کرو ورنہ میں پھر سے بے ہوش ہو جاؤ گا۔۔۔!!! میر نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا۔۔۔

حیانے میر کی بات سن کر اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔ میر حیا کا خفا سا چہرہ دیکھ کر مسکرا پڑا تھا اتنے میں باقی گھر والے بھی روم میں آ گئے تھے سب لوگ بہت خوش تھے۔۔۔

زین کو جب میر کے ہوش میں آنے کی خبر ملی تو اس نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

میر کے ہوش میں آنے کی خبر نے اے ڈی کو مزید تپانے کا کام سر انجام دیا تھا۔۔

جون۔۔۔!!!

اے ڈی نے دھاڑتے ہوئے جون کو آواز دی جون یہاں ہوتا تو آتا نا۔۔۔

سر جون سر ابھی تک واپس نہیں آئے میں نے ان کو کال کی ہے لیکن ان کا نمبر بند جا رہا ہے۔۔۔!!!
اے ڈی کے گارڈ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

وہ کمینہ اب یہاں کبھی آئے گا بھی نہیں اے ڈی سے غداری کرنے کی سزا اُسے بہت بھیانک ملے گی بس ایک بار تم میرے ہاتھ آجاؤ۔۔۔۔!!! اے ڈی نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔

اپنے آدمیوں کو جون کو ڈھونڈنے میں لگاؤ۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے اپنے گارڈ کو حکم دیتے ہوئے کہا جو حکم سنتے ہی وہاں سے ایسے غائب ہوا تھا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔۔۔۔

کبیر بھی زندہ ہے تم نے مجھ سے جھوٹ بولا اور تم نے میرے کروڑوں کے مال کو آگ لگا دی جون اس کی سزا تمہیں بہت بری ملے گی۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے ٹیبل پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

اے ڈی کو خبر مل گئی تھی کہ کبیر زندہ ہے اے ڈی کو اس وقت ہی جون پر شک ہوا تھا۔۔۔ لیکن جب اس نے میر کے ہوش میں آنے کی نیوز سنی تو اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔۔۔

پھر اس کے آدمیوں نے بتایا تھا کہ جون کو فیکٹری میں جاتے ہوئے دیکھا تھا اس کے کچھ وقت بعد فیکٹری میں آگ لگ گئ تھی اے ڈی کو پورا یقین تھا کہ یہ کام بھی جون کا ہی ہے۔۔۔۔جون اے ڈی کے پاس رہ کر اسے دھوکہ دے رہا ہے۔۔۔۔

میں تم سب کا بہت برا حال کروں گا۔۔۔۔!!! اے ڈی نے نفرت سے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

____

تمھارا دماغ ٹھیک ہے میں شادی شدہ ہوں میرا نکاح ہو چکا ہے میں یہ کام بلکل بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔!!! اسد نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسد تم نے کون سا سچ میں یہ سب کرنا ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

میرے بھائی میری بیوی نے اگر مجھے کسی لڑکی کے ساتھ پیار محبت کی باتیں کرتے دیکھ لیا تو بڑے پاپا سے ڈانٹ پڑے گی میرے اپنے باپ نے تو پکا مجھے اپنے جوتے مارنے ہیں وہ پہلے ہی مجھ سے بہت خفا ہیں۔۔۔

تم یہ کام زید کو کہہ دو اور تم تو اپنی بہن کو بھی اچھے سے سمجھا سکتے ہو۔۔۔!!! اسد نے حل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

زید یہاں نہیں ہے وہ لندن چلا گیا ہے ڈیڈ کے پاس کیونکہ زین چاچو واپس آ رہے ہیں۔۔۔!!! کبیر نے کہا۔۔۔

کبیر میں یہ نہیں کر سکتا مجھے ایسی فیلنگ آ رہی ہیں اگر میں نے ایسا کچھ کیا تو اس کے نتائج بہت برے ہونگے تم کوئی اور طریقہ تلاش کرو۔۔۔!!! اسد نے پریشانی سے کہا۔۔۔

یار وہ تمہیں پسند کرتی ہیں اور یہ تو ہمارے لیے بہت اچھی بات ہے تمہیں زیادہ محنت بھی نہیں کرنی پڑے گی۔۔۔!!! کبیر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

کمینے میں تیری طرح کی حرکتیں نہیں کر سکتا ایک گھر میں رکھوں اور اور دوسری باہر میرے لیے یہ بہت مشکل ہے۔۔۔۔!!! اسد نے اس بار تھوڑا سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

برہان بیٹھا دونوں کی بحث کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

کس لڑکی کے ساتھ گھومنا ہے میں اس کام کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔!!! برہان نے مسکرا کر کہا۔۔۔

تم خاموش رہو اے ڈی تمہیں پاگل کتوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔۔کیونکہ تم نے اس کے کروڑوں کے مال کو آگ لگا دی ہے۔۔۔۔اس لیے تمھاری بہتری اسی میں ہے کہ تم یہی رہو اور اس نے برہان کو بھی دیکھا ہوا ہے۔۔۔۔تو تمھارا اس فلیٹ سے باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں ہے اس لیے آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔!!!

کبیر نے اپنی بھڑاس برہان پر نکالی تھی اسے ابھی بھی برہان پر بہت غصہ تھا۔۔۔۔برہان کبیر کو گھور کر پھر سے بیٹھ کر کھانے لگا تھا۔۔۔۔

وانیا اے ڈی کی بہن تھی کبیر وانیا سے امریکہ میں ملا تھا کبیر نے وانیا کی کچھ مدد کی تھی اور اس نے وانیا کے پاس اے ڈی کی تصویر دیکھی تھی

وہاں وانیا نے بتایا تھا کہ یہ اس کا بھائی ہے التمش

اب وانیا پاکستان آگئ تھی اور ٹی وی پر اس نے اسد کو دیکھا تھا اور اسد کی دیوانی ہو گئ تھی۔۔۔

کبیر کی ابھی بھی وانیا سے کبھی کبھار بات ہو جاتی تھی اسے وانیا سے ہی معلوم ہوا تھا کہ وہ کسی اسد نامی انسان سے محبت کرنے لگی ہے لیکن جب کبیر کو معلوم ہوا کہ وہ اسد اس کا اپنا بھائی اسد ہی ہے تو اسے زیادہ خوشی ہوئی تھی۔۔۔

کبیر نے سوچ لیا تھا اگر اے ڈی کو تکلیف دینی ہے تو وانیا کا اعتماد حاصل کرنا ہو گا۔۔۔ اور یہ بات جب کبیر نے اسد کو بتائی تو اسد نے تو صاف صاف لفظوں میں منع کر دیا تھا وہ کسی بھی طرح حجاب کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

اوکے جیسی تمہاری مرضی۔۔۔!!! کبیر نے مایوسی سے کہا۔۔۔

واہ کبیر یار تو تو سچ میں بہت اچھی ایکٹنگ کر لیتا ہے یار۔۔۔۔!!! برہان نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

برہان اب اگر تمھاری آواز آئی تو کھڑکی سے باہر پھینک دوں گا میں تجھے۔۔۔۔!!!

کبیر نے ایک ایک لفظ چبا کر کھا جانی والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا برہان نے پھر دوبارہ بولنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں تیار ہوں لیکن اگر اس سب کی وجہ سے میری بیوی کو تکلیف پہنچی تو۔۔۔۔!!! اسد نے کبیر کو تنبیہ کرتے ہوئے بات کو ادھورے چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جانتا ہوں یار کچھ نہیں ہو گا تو ایک ایکٹر ہے اور تجھے ایکٹنگ ہی کرنی ہے بس۔۔۔۔!!! کبیر نے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب تم نور کے پاس جاؤ۔۔۔۔!!! اسد نے اس کا دھیان نور کی طرف کرواتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر اسد کی بات سن کر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

برہان نے کالیا کو کہا تھا کہ جہاں نور کو رکھا ہوا ہے وہاں سے ٹائیگر کو لے جائے کیونکہ کبیر وہاں آ رہا ہے اور یہ بات کالیا ہی جانتا ہے کہ وہ کس طرح ٹائیگر کو وہاں سے لے کر گیا تھا۔۔۔!!

کبیر کو برہان نے بتا دیا تھا کہ اس نے نور کو اے ڈی پلازہ سے باہر نکالا تھا اور اس وقت وہ کہاں ہے وہ بھی بتا دیا تھا لیکن اس کے ساتھ کیا ہوا ہے یہ بات برہان نے کبیر کو نہیں بتائی تھی۔۔۔

____

کبیر اُسی جگہ آیا تھا جہاں پر نور تھی کبیر گھر میں داخل ہوا جو بہت چھوٹا تھا۔۔۔ کبیر اس گھر کے اکلوتے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے بیڈ پر ہی نور بے سدھ لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ کبیر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا نور کے پاس آیا تھا۔۔۔

جب اس نے نور کے چہرے کی طرف دیکھا تو اپنی جگہ منجمد ہو گیا تھا۔۔

یہ۔۔۔۔!!!

نور آنکھیں کھولو۔۔۔۔!!! کبیر نے پریشانی سے کہا جو کبیر کے چلانے پر ہلکا سا کسمسائی تھی۔۔۔

اے ڈی بہت ہو گیا بہت جلد تمھارا کام میں تمام کروں گا۔۔۔۔!!!

کبیر نے نور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں اے ڈی کے لیے نفرت مزید بڑھ گئ تھی۔۔۔۔

کبیر نے اپنی انگلی کی پور سے نور کی گھنی پلکوں کو پیار اسے چھوا تھا۔۔۔۔

اے ڈی نے تمہیں تکلیف پہچائی ہے نا آج سے اُس کے برے دن شروع ہو گئے ہیں۔۔۔۔!!!

کبیر نے نور کے ماتھے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔نور کا زخم دیکھ کر کبیر کو بھی تکلیف ہو رہی تھی اس بات سے کبیر خود بھی ناواقف تھا۔۔۔

اس کا دل کر رہا تھا نور کی ساری تکلیف کو خود میں سما لے تا کہ نور کو تکلیف نا ہو لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔کبیر کے چھونے پر نور نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

تھوڑی دیر تو اسے سمجھنے میں لگی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا اور اس وقت وہ ہے کہا۔۔۔لیکن جیسے جیسے نور کو سب یاد آتا جا رہا تھا اس کی سبز آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔کبیر نور کے چہرے کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

نور سب ٹھیک ہے تم بھی ٹھیک ہو رونا بند کرو۔۔۔!!! کبیر نے پیار سے نور کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آج پہلی بار کبیر نور سے نرم لہجے میں بات کر رہا تھا اگر نور ہوش میں ہوتی تو پکا غش کھا کر گر جاتی۔۔۔نور کے رونے میں مزید تیزی آ گئی تھی۔۔۔نور اٹھ کر کبیر کے سینے سے لگے رونے لگی تھی۔۔۔کبیر شوکڈ

سامعالے کو سمجھنے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔نور نے مضبوطی سے کبیر کی شرٹ کو پکڑا ہوا تھا اور ہچکیاں لیتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔۔

کبیر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آکر غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

نور اب سب ٹھیک ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے نور کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میرا فیس۔۔۔۔!!!

نور نے ہچکی لیتے ہوئے کبیر کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہوا یہ زخم ٹھیک ہو جائے گا اور پھر تمھارا فیس بھی ٹھیک ہو جائے گا اب رونا بند کرو۔۔۔۔!!!

کبیر نے پیار سے کہا جبکہ وہ خود بھی جانتا تھا اس داغ کو جانے میں کافی وقت لگے گا۔۔۔

نہیں ٹھیک ہو گا میں کہہ رہی ہوں نا یہ ٹھیک نہیں ہو گا آپ سمجھ کیوں نہیں رہے میری بات۔۔۔!!!
نور نے چلاتے ہوئے کبیر کے ہاتھوں کو پیچھے جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

نور ہوش میں آؤ کچھ نہیں ہوا تمہیں اور ناہی تمھارے فیس کو کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔!!! کبیر نے اس بار تھوڑا سخت لہجے میں کہا۔۔۔

آپ تو ایسا ہی کہے گے آپ بھی تو یہی سب کچھ کرنا چاہتے تھے نا۔۔۔ اور دیکھیے کسی اور نے یہ کر دیا آپ سب لوگ بہت برے ہو مجھے اپنے پاپا کے پاس جانا ہے۔۔۔ مجھے نہیں رہنا کسی کے پاس سب لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں میرے پاپا بس اچھے ہیں۔۔۔!!!

نور نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کبیر کو دھکا دے کر روم سے باہر بھاگی تھی۔۔۔ نور کی باتوں نے کبیر کو مزید شرمندگی میں دھکیلا تھا۔۔۔

کبیر بھی نور کے پیچھے بھاگا تھا جو دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی بکھرے بال اور بنا ڈوپٹے کے کھڑی تھی جسے اپنے حلیے کا بھی ہوش نہیں تھا۔۔۔

کبیر نے نور کو بازو سے پکڑا تھا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔۔۔

چھوڑیے مجھے۔۔۔مجھے اپنے پاپا کے پاس جانا ہے۔۔۔!!!

نور نے اپنے دوسرے ہاتھ سے کبیر کے سینے پر اپنے چھوٹے سے ہاتھ سے مکے مارتے ہوئے کہا جو کبیر کو نا ہونے کے برابر لگ رہے تھے۔۔۔

نور۔۔۔!!! کبیر نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

نور ہوش میں ہوتی تو کبیر کی آواز سنتی نور ابھی بھی کبیر کی گرفت میں مچل رہی تھی۔۔۔جب کبیر نے نور کے دونوں بازوؤں کو اپنے ایک ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے نور کو مزید اپنے قریب کیا تھا۔۔۔اور بنا نور کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر نور کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اُلجھا دیا تھا۔۔۔۔

نور کو کبیر سے اس حرکت کی امید نہیں تھی اس کا دماغ ابھی بھی گھوم رہا تھا۔۔۔

ہوش تو کبیر کو اس وقت آیا جب اس نے نور کا وجود بے جان ہوتا ہوا محسوس ہوا کبیر نور سے پیچھے ہوا تو نور وہی کبیر کی بانہوں میں جھول گئ تھی۔۔۔۔

کبیر نے نور کے چہرے کی طرح دیکھا تھا اور دل سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

اتنے میں ہی تم بے ہوش ہو گئ ہو آگے کیا ہو گا تمھارا۔۔۔؟

کبیر نے نور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا اور نور کو دوبارہ اپنی بانہوں میں بھر کر روم میں لے گیا تھا۔۔۔۔

\------------

زین آپ کہاں تھے۔۔۔؟

حور نے چہرے پر سخت تیور لیے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے زین سے پوچھا۔۔۔

یار وہ میں نے بتایا تو تھا کہ کچھ کام تھا اس لیے ارجنٹ جانا پڑ گیا تھا۔۔۔!!! زین نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔

احد بھائی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور آپ نے یہ بات بتانا گوارا نہیں سمجھا۔۔۔ آپ تینوں بھائی کیا کھچڑی پکاتے رہتے ہو مجھے آج تک معلوم نہیں ہوا آپ مجھے بتاتے کیوں نہیں۔۔۔ کیا ابھی تک آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے جو اپنا مسئلہ آپ مجھ سے شیئر نہیں کرتے۔۔۔!!!

حور کچھ زیادہ ہی جزباتی ہو رہی تھی اسے زید نے بتایا تھا کہ احد کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔اور یہ سن کر حور کو زین پر مزید غصہ آیا تھا جو ہمیشہ بنا بتائے کہی بھی غائب ہو جاتا تھا۔۔۔اور جب حور پوچھتی تو ہمیشہ حور کو اپنی باتوں میں لگا الجھا دیتا تھا۔۔۔اور حور کو اپنے بدھو بنائے جانے پر بہت غصہ آتا تھا۔۔۔زین نے مڑ کر حور کو دیکھا تھا اور حور کی آنکھوں میں آنسو زین کب برداشت کر تا تھا۔۔۔

یار سویٹ ہارٹ پلیز رونا بند کرو یار میں نہیں چاہتا تھا کہ گھر میں کوئی پریشان ہو اور ویسے بھی احد کا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اب وہ ٹھیک ہے۔۔۔!!!!

زین نے حور کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا اور دل میں عہد کیا تھا کہ ایک بار زید واپس آجائے پھر میں تمھاری اچھے سے خبر لوں گا۔۔۔!!!

آپ پھر سے جھوٹ بول رہے ہیں اگر احد بھائی کا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہوا ہو تا تو میر بھائی کا سن کر ضرور واپس پاکستان آجاتے۔۔۔!!!

حور نے زین کے ہاتھ اپنے چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے گھور کر کہا۔۔۔

زین نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھازین تو یہ بات کیسے بھول جاتا ہے کہ تیری بیوی تجھ سے زیادہ سمجھدار ہے۔۔۔۔!!!

زین آپ جانتے ہیں کہ آپ کی کیا سزا ہے اس لیے شرافت سے روم سے باہر تشریف لے جائے آپ۔۔۔۔!!!

حور نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یار ابھی تو میں آیا ہوں تم یہ سزا مجھے کل دینا پلیز۔۔۔۔!! زین نے معصوم شکل بنا کر کہا۔۔۔

حور کو ترس تو بہت آیا تھا لیکن زین نے جو بات چھپائی تھی اس کی اتنی سی سزا تو بنتی تھی حور زین کو بازو سے پکڑ کر روم سے باہر لے آئی تھی اور زین کو باہر چھوڑ کر دروازہ زین کے منہ پر بند کیا تھا۔۔۔۔زین بے چارہ صوفے پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔اسد نے زین کو دیکھا تو وہ بھی وہی آ گیا تھا۔۔۔

ڈیڈ کیا ہوا آپ اتنی رات کو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟

اسد نے زین کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یہ سب کچھ تمھارے نالائق بھائی کی وجہ سے ہوا ہے ایک بار وہ واپس آجائے اس کی تو میں اچھے سے دھلائی کروں گا۔۔۔!!!

زین نے اپنی بھڑاس اسد کے سامنے نکالتے ہوئے کہا۔۔۔اور جب اسد کو ساری بات سمجھ میں آئی تو اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

زین نے گھور کر اسد کو دیکھا اسد نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔۔۔

ڈیڈ آپ میرے روم میں چلے جائے آپ تھک گئے ہونگے آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔۔۔!!! اسد نے بھی سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اور زین کو سچ میں اس وقت آرام کی ضرورت تھی

زین اسد کی بات سن کر وہاں سے چلا گیا تھا کیونکہ وہ ابھی بہت تھکا ہوا تھا۔۔۔اور تھکاوٹ اس کے چہرے پر نظر آرہی تھی لیکن اس کی بیوی کو اس پر ترس نہیں آیا تھا اس بات کا زین کو دکھ تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اسد سیدھا حجاب کے کمرے میں گیا تھا اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تو اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا۔۔۔

اس نے آہستہ سے دروازہ بند کیا اور روم میں داخل ہوا تھا آج وہ کافی دنوں بعد وہ حجاب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اپنے دل کی سنتے ہوئے اسد اس وقت حجاب کے روم میں موجود تھا۔۔۔

کھڑکی سے آتی ہوئی چاند کی روشنی حجاب کے چہرے پر پڑ رہی تھی جس سے اس کا چہرا اسد کو مزید خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

سوئی ہوئی حجاب اسد کو ایک معصوم سی گڑیا ہی لگ رہی تھی لیکن حقیقت اس کے برعکس تھی

حجاب اور معصوم ہرگز نہیں۔۔۔۔

تم بہت بہادر ہو میری جان۔۔۔۔!!!

اسد نے حجاب کا ہاتھ پکڑ کے اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

حیرت ہے میرے چھونے سے بھی تم نہیں اٹھ رہی

کتنی پکی نیند ہے تمھاری لیکن میں تمھاری نیند کا تھوڑا سا تو فائدہ اٹھا سکتا ہوں نا۔۔۔۔۔!!!

اسد نے مسکرا کر کہا وہ خود بھی نہیں جانتا کہ وہ اس وقت حجاب کے کمرے میں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔بس دل نے حجاب کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور اسد اپنے دل کی سنتے ہوئے یہاں آ گیا تھا۔۔۔۔

اسد نے چہرے پر نرم مسکراہٹ لیے حجاب کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا تھا جو اسد کو ڈسٹرب کر رہے تھے۔۔۔۔

اسد نہیں جانتا تھا کہ کب حجاب اس کے دل پر پوری طرح قابض ہو گئ تھی کب یہ حجاب کا دیوانہ بن گیا تھا۔۔۔۔اسد نے کبھی بھی حجاب سے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی۔۔۔۔

اسد جانتا تھا کہ حجاب اس کے روک ٹوک کرنے پر چڑھتی ضرور ہے لیکن اسد کو ناپسند نہیں کرتی اور یہی بات اسد کو خوشی کر دیتی تھی۔۔۔۔

اسد نے پیار سے اپنے ہونٹ حجاب کی ٹھوڑی پر رکھ دیے تھے اور وہاں پر بوسہ دے کے جلدی ہی پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسد کی ڈاڑھی کی چبھن نے حجاب کو کسمسانے پر مجبور کیا تھا۔۔۔۔اسد حجاب کے چہرے کی طرف دیکھ کر ہنس پڑا تھا۔۔۔۔

میری جنگلی بلی۔۔۔۔!!!

اسد نے محبت پاش نظروں سے حجاب کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کالیا تو میرے کو یہاں کیوں لایا ہے۔۔۔؟

ٹائیگر نے غصے سے کالیا سے پوچھا جو اب آرام سے سگریٹ کے کش لے رہا تھا۔۔۔

میرا دل کر رہا تھا تجھ سے اکیلے میں ملنے کا۔۔۔!!! کالیا نے مزے سے کہا۔۔۔

بے غیرت انسان میں تیری محبوبہ نہیں ہوں جا اُس کے پاس اور میری شہزادی وہاں اکیلی ہو گی تو میرے کو یہاں لے آیا ہے۔۔۔!!! ٹائیگر نے گھورتے ہوئے کالیا کو کہا۔۔۔

فکر نا کر تو اس کا شوہر اس کے پاس ہے۔۔۔۔!!!کالیا نے عام سے لہجے میں کہا۔۔

کمینے تو میرے کو اس لیے یہاں لایا ہے تو نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا میں کبھی بھی اپنی شہزادی کو اس جاہل کے پاس نا چھوڑ تا۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے غصے سے اپنی ہاتھ کا مکا بناتے ہوئے دیوار پر مار کر کہا دیوار کو تو کوئی فرق نہیں پڑا تھا لیکن ٹائیگر کے ہاتھ سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

اتنا جزباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ جیسا بھی ہے اس کا شوہر ہے اور تم اس بات کو جھٹلا نہیں سکتا۔۔۔۔!!!

کالیا نے کہا اسے ٹائیگر سے اسی قسم کے رد عمل کی امید تھی۔۔۔۔

کالیا اگر تو میرا دوست نا ہوتا تو اب تک میں تیری جان لے چکا ہوتا۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے سرخ آنکھیں کالیا کے چہرے پر گاڑھتے ہوئے کہا جیسے ٹائیگر کے غصے سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

افسوس تو ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔!!! کالیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور ٹائیگر کو کالیا کی مسکراہٹ اس وقت زہر سے بھی بدتر لگ رہی تھی۔۔۔ ٹائیگر غصے میں وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

____

حجاب اگلے دن یونی گئ تو اسے ایک جگہ لوگوں کا ہجوم نظر آیا تھا۔۔۔

پھر کسی سٹوڈنٹ کی شامت آئی ہو گی حجاب نے خود سے کہا اور وہاں سے جانے لگی پھر اس کے اندر کا تجسس جاگا تو خود بھی اس ہجوم کی طرف چلی گئ تھی۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ کر تو اس کا خون کھول اٹھا تھا

سامنے دو لڑکے ایک کمزور سے لڑکے کو مار رہے تھے جو زمین پر اوندھے منہ لیٹا مار کھائے جا رہا تھا۔۔۔

کوئی بھی آگے نہیں بڑھ رہا تھا حجاب آگے آئی تھی اور ان لڑکوں کو روکنے کی کوشش کی تھی

یہ دونوں لڑکے یونیورسٹی کے آوارہ لڑکوں میں شمار ہوتے تھے جب دونوں نے حجاب کی طرف دیکھا تو وہاں سے بھاگنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگایا تھا۔۔۔۔

حجاب خود بھی حیران تھی کہ اچانک ان دونوں کو کیا ہو گیا ہے لیکن جو بھی تھا اسے کیا لینا دینا حجاب زمین پڑ گرے لڑکے کو اپنے ساتھ کنٹین لے گئی تھی۔۔۔

تمھارا نام کیا ہے۔۔۔؟

حجاب نے سنجیدگی سے سامنے بیٹھے لڑکے سے پوچھا۔۔۔

عباس میرا نام عباس ہے۔۔۔۔!!!

اس لڑکے نے اپنے موٹے شیشے والے چشمے کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا کھلی سی شرٹ میں عباس سچ میں حجاب کو بہت کمزور سا لگا تھا۔۔۔۔

لگتا ہے تم نے تیل کی پوری بوتل اپنے بالوں میں لگالی ہے۔۔۔۔!!!

حجاب نے عباس کے بالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عباس نے سیدھی مانگ نکالی ہوئی تھی اچھے سے تیل لگا کر بالوں کو سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔۔اور جس طرح اس نے بالوں کو سیٹ کیا تھا حجاب کو نہیں لگتا تھا کہ کبھی اس کے بال خراب ہونگے

موٹے شیشوں والا چشمہ لگائے وہ حجاب کو بہت عجیب و غریب لگا تھا۔۔۔۔

نہیں وہ تو میری اماں کہتی ہے تیل لگانے سے بال مضبوط ہوتے ہیں اس لیے میں زیادہ تیل لگاتا ہوں تاکہ میرے بال زیادہ مضبوط ہو جائے۔۔۔۔!!!

عباس نے بے تکی سی دلیل دیتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

حجاب عباس کی بات سن کر ہنس پڑی تھی جب سے حجاب یونی آئی تھی عباس کو اس نے ایسے ہی حلیے میں دیکھا تھا۔۔۔

سارے سٹوڈنٹ عباس کا بہت مزاح بناتے تھے لیکن وہ ہمیشہ خاموش رہتا تھا اور اپنے کام سے کام رکھتا تھا۔۔

وہ لڑکے تمھیں کیوں مار رہے تھے۔۔۔؟ حجاب نے پوچھا۔۔۔

میں نے ان کی بات نہیں مانی اس لیے وہ مجھے مار رہے تھے۔۔۔۔!!!

عباس نے اپنے سامنے پڑے پانی کے گلاس کو پکڑتے ہوئے کہا جب اچانک اس کا موبائل رنگ ہوا تھا۔۔۔۔

آپ نے میری مدد کی اس کے لیے بہت بہت شکریہ

اب مجھے چلنا چاہیے میری اماں کی کال آرہی ہے ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی مجھے گھر جانا چاہیے۔۔۔!!!

عباس نے پریشانی سے کہا۔۔۔

اوکے نو پروبلم۔۔۔!!

حجاب نے مسکرا کر کہا عباس وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

کتنا معصوم ہے یہ آج کل کے زمانے میں بھی ایسے لوگ ہوتے ہیں مجھے تو لگتا تھا آج کل کے لوگوں میں معصومیت ختم ہو گئ ہے لیکن میں غلط تھی۔۔۔!!!

حجاب نے سوچتے ہوئے کہا اور خود ہی اپنی سوچ پر مسکرا پڑی تھی۔۔۔

\------------

یہ ہے اے ڈی کی کمزوری۔۔۔؟ واہ کیا کمزوری ڈھونڈی ہے تم نے۔۔۔!!!

کالیا نے تصویر دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

کالیا تو اس کی معصوم شکل پر مت جا اکثر جیسا ہمیں نظر آرہا ہوتا ہے ویسا نہیں ہوگا حقیقت اس کے بر عکس ہوتی ہے۔۔۔!!! ٹائیگر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اپنا فلسفہ اپنے پاس رکھ جو تو نے کہا ہے وہ میرے پلے زرا سا بھی نہیں پڑا۔۔۔!!! کالیا نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

کالیا تو جانتا ہے یہ لائن میرے کو کتنی مشکل سے یاد ہوئی تھی اور تو نے یہ کہہ کر پوری لائن کا ستیاناس کر دیا۔۔۔!!! ٹائیگر نے گھورتے ہوئے کالیا کو کہا۔۔۔

تو تجھے کس نے کہا ہے یاد کرنے کو ان سب چیزوں سے تیرا دور تک بھی کوئی واسطہ نہیں ہے اس لیے تو ان چیزوں سے دور رہے۔۔۔۔!!!

کالیا نے مشورہ دینے والے انداز میں کہا جبکہ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔۔۔۔

تو ایک نمبر کا کمینہ انسان ہے میرے کو آج یقین ہو گیا ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے کھا جانے والی نظروں سے کالیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دوست کس کا ہوں۔۔۔۔؟؟؟ کالیا نے مزے سے کہا۔۔۔۔۔

تو اگر چاہتا ہے کہ میں تیرے دانت نا توڑوں تو اپنا منہ بند رکھ میرے کو اس کی ساری ڈیٹیل چاہیے وہ بھی رات تک۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہوئے کہا۔۔۔۔

کام ہو جائے گا۔۔۔۔!!! کالیا نے بھی سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

بیسٹ کے بارے میں کوئی خبر ملی۔۔۔؟اب وہ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ٹائیگر نے پوچھا۔۔۔

ہاں وہ اب ٹھیک ہے کل ہی بیسٹ کو ہوش آ گیا تھا۔۔۔!!! کالیا نے کہا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اسد ریسٹورنٹ میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا اسے کبیر نے بتایا تھا کہ وانیا اسی ریسٹورنٹ میں آنے والی ہے اسد کافی دیر سے بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ لیکن اسے پورے ریسٹورنٹ میں وانیا نظر نہیں آئی تھی کبیر نے وانیا کی تصویر بھی اسد کو دیکھادی تھی۔۔۔ اسد وہاں سے اٹھ کر جانے لگا تھا جب اسے وانیا ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے ہوئے نظر آئی تھی اسد وانیا کو دیکھتے ہی پھر سے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

وانیا نے وائٹ چست پینٹ اور ساتھ ریڈ شارٹ ٹاپ پہنا ہوا تھا۔۔۔

کبیر۔۔۔!!

وانیا کی ڈریسنگ دیکھ کر اسد نے دانت پیستے ہوئے کبیر کا نام لیا تھا۔۔۔

یا اللہ مجھے صبر دے۔۔۔!!! اسد نے لمبا سانس لیتے ہوئے خود کو نورمل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وانیا کی نظر جب اسد پر پڑی تو اسے لگا اس کی نظر کا دھوکا ہے جسے وہ پورے شہر میں ڈھونڈ رہی تھی وہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا بے خودی کے عالم میں وانیا اسد کی ٹیبل کی طرف چلی گئ تھی۔۔۔

ایکسکیوزمی کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔۔۔؟؟؟وانیا نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔!!! اسد نے ہلکا سا مسکرا کر اجازت دیتے ہوئے کہا۔۔۔

وانیا بہت خوش ہوئی تھی لیکن شاید ابھی اسد کی قسمت اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

حجاب بھی سحر کے ساتھ اسی ریسٹورنٹ میں آئی تھی حجاب نے زبردستی سحر کو شاپنگ کے لیے راضی کیا تھا اور اب شاپنگ کے بعد دونوں ریسٹورنٹ میں آئی تھیں۔۔۔۔

جب حجاب کی نظر اسد اور اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی پر پڑی تھی۔۔۔۔

حجاب شعلہ برساتی نظروں سے اسد کے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہی تھی سحر اپنی سوچوں میں گم تھی اس نے اسد کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

مجھ سے مسکرا کر کبھی بات نہیں کی اور اس چڑیل سے کیسے مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔ مجھ سے بات کرتے وقت تو لگتا ہے منہ سے آگ نکال رہے ہو۔۔۔۔ اب دیکھو مسٹر کو میرا تو دل کر رہا ہے اس چڑیل کا گلا دبا دوں۔۔۔۔ اللہ کرے اسد آپ کے پاس پیسے نا ہو۔۔۔۔ اور آپ کا کارڈ بھی کام نا آئے جب ریسٹورنٹ کے سارے برتن دھونے پڑے گئے پھر مزا آئے گا۔۔۔۔!!!

حجاب اسد کو دیکھتی اسے معصوم سی بد دعاؤں سے نواز رہی تھی۔۔۔۔

یااللہ کاش میں اس ریسٹورنٹ میں نا آتی حجاب نے دل میں سوچا اور پھر اسے ایک شرارت سوجھی تھی۔۔۔۔

سحر چلو کہی اور چلتے ہیں تم باہر گاڑی میں میرا ویٹ کرو میں بس آرہی ہوں۔۔۔!!!

حجاب نے مسکرا کر کہا سحر حجاب کی بات سن کر ریسٹورنٹ سے باہر چلی گئ تھی۔۔۔۔

حجاب نے اپنی شاطر نظریں چاروں طرف دوڑائی تھیں اسے ایک ویٹر نظر آیا تھا جس نے ہاتھوں میں کول ڈرنک پکڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔

حجاب نے اپنے چہرے کو اچھے سے کور کیا اور اسد کے پاس سے گزرتے ہوئے ویٹر کے پاؤں کے سامنے خود کا پیر رکھ دیا ویٹر اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکا اور اسد کی ٹیبل پر گر گیا تھا اس کے ہاتھ میں پکڑی کول ڈرنک اسد اور وانیا کے کپڑوں پر گر گئ تھی۔۔۔۔

یہ سب دیکھتے ہی حجاب وہاں سے نکل گئ تھی اور باہر آتے ہی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے زور زور سے ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔

ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا ہر گزرنے والا شخص حجاب کو پاگل سمجھ رکا تھا۔۔۔

واہ حجاب کیا دماغ پایا ہے تم نے۔۔۔۔!!!

حجاب نے خود کا کاندھا تھپتھپا کر شاباشی دینے والے انداز میں کہا اور جلدی سے وہاں سے نکل گئ تھی۔۔۔۔

اندھے ہو تمہیں نظر نہیں آتا میرا ڈریس تم نے خراب کر دیا ہے جاہل انسان۔۔۔۔!!!

وانیانے ویٹر پر چلاتے ہوئے کہا ارد گرد کے لوگ بھی وانیا کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔

ایم سوری میڈم غلطی سے ہو گیا۔۔۔!! ویٹر نے شرمندگی سے کہا۔۔۔

وانیا کو دیکھ کر اسد کا دل قہقہہ لگانے کو کر رہا تھا اسد وانیا کی حالت سے محفوظ ہوتے ہوئے مسکرا رہا تھا ڈرنک تو اسد کے کپڑوں پر بھی گری تھی لیکن اسے ویٹر کی شکل دیکھ کر ترس آ گیا تھا۔۔۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔۔!! اسد نے ویٹر کو کہا جو نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔

ویٹر اسد کی بات سنتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

ایکسکیوز می۔۔۔۔!! وانیانے اسد کو کہا اور واشروم والی سائیڈ پر چلی گئ تھی۔۔۔۔

وانیا کے جانے کے بعد اسد کھل کر ہنسا تھا۔۔۔

پاگل لڑکی۔۔۔۔!!!

اسد نے خود سے کہا اور ریسٹورنٹ سے نکل گیا اس میں مزید وانیا کی باتیں سننے کی سکت نہیں تھی آج کے لیے اتنا ہی کافی تھا دونوں نے اپنا نمبر ایکسچینج کر لیا تھا۔۔۔۔

وانیا جب باہر آئی تو اسد کو وہاں نا پا کر اسے غصہ تو بہت آیا تھا لیکن ضبط کر گئی تھی۔۔۔۔

اب تو ہم لوگ ملتے رہے گے۔۔۔۔!!! وانیا نے سوچتے ہوئے ہوئے خود سے کہا۔۔۔۔

اور بے ساختہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی جس کو اس نے چاہا تھا وہ خود اس کے سامنے آ گیا تھا۔۔۔۔

وانیا نے اسد کو کہا تھا وہ اس کی بہت بڑی فین ہے اسد نے بھی اس کے ساتھ اچھے سے بات کی تھی۔۔۔۔

وانیا چاہتی تھی کہ وہ اسد سے کچھ دیر اور بات کرتی لیکن اس ویٹر کی وجہ سے سب گڑبڑ ہو گئی تھی۔۔۔۔

سحر اور زارا ابھی یونی نہیں آرہی تھیں اس لیے حجاب اکیلی یونی آرہی تھی۔۔۔۔

جب اس کے کانوں میں کسی لڑکی کی آواز پڑی تھی جو کہہ رہی تھی کہ مظفر اور عمر کا کسی نے رات کو بہت بے دردی سے قتل کر دیا ہے حجاب ان لڑکیوں کے پاس گئی تھی۔۔۔۔

کس بارے میں تم بات کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟ حجاب نے چہرے پر پریشانی لیے ان لڑکیوں سے پوچھا۔۔۔۔

مظفر اور عمر کو کل رات کسی نے قتل کر دیا ہے

پولیس یہاں بھی آئی تھی۔۔۔۔اور تم تو جانتی ہو وہ دونوں ویسے بھی برے کاموں میں ملوث تھے پتہ نہیں کس نے ان دونوں کو قتل کر دیا ہے۔۔۔۔!!!

اُن میں سے ایک لڑکی نے حجاب کو بتایا اور پھر دونوں اپنی کلاس کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔۔

حجاب ابھی بھی حیران سی کھڑی تھی جب اس اس سامنے عباس آتا ہوا نظر آیا تھا تمام سٹوڈنٹ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے جو آج بھی اپنے کل والے حلیے میں تھا۔۔۔۔

عباس نے حجاب کو نہیں دیکھا تھا اور وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

آج سے پہلے تو کبھی ایسی کوئی بات نہیں ہوئی لیکن اب۔۔۔۔؟

کس نے کیا ہو گا دونوں کو قتل۔۔۔۔؟

حجاب نے اپنی عقل کے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے کہا اور اسی کشمکش میں حجاب اپنی کلاس میں داخل ہو گئ تھی۔۔۔۔اسے کچھ عجیب سا لگ رہا تھا مظفر اور عمر وہی دو لڑکے تھے جو عباس کو مار رہے تھے۔۔۔۔

اب طبیعت کیسی ہے تمھاری۔۔۔؟

زین نے میر سے پوچھا جو کسی سوچ غرق تھا۔۔۔

اب تو کافی بہتر ہوں احد کیسا ہے اور کب تک واپس آ رہا ہے۔۔۔؟میر نے اپنی سوچ کو جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ بھی اب ٹھیک ہے کچھ دنوں بعد وہ بھی آ جائے گا۔۔۔!! زین نے کہا۔۔۔

زین ایک بات تو بتاؤ تم۔۔۔!! میر نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

زین بھی میر کی بات سن کر سیدھا ہو گیا تھا اسے لگا تھا کوئی اہم بات ہو گی۔۔۔زین میر کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

تمھاری بیوی ابھی بھی تمہیں کمرے سے باہر نکال دیتی ہے۔۔۔!!! میر نے سیریس انداز میں کہا جبکہ آنکھوں میں اس کے شرارت ناچ رہی تھی۔۔۔

میر کی بات سن کر زین کو شرمندگی کے ساتھ غصہ بھی آیا تھا۔۔۔

تمہیں اس حالت میں بھی سکون نہیں ہے۔۔۔؟پہلے ہی تمھاری ہڈیاں ٹوٹی ہوئی ہے تم مجھ سے مزید تڑوانا چاہتے ہو۔۔۔؟

زین نے گھورتے ہوئے میر کو کہا۔۔

یار سچ میں کیا بیوی ملی ہے تجھے میں جب جب تمہیں حور کے سامنے بے بس دیکھتا ہوں نا تو یقین کرو مجھے دلی سکون ملتا ہے۔۔۔۔!!! میر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

کمینے تو باز آجا ورنہ میں تیری حالت مزید بگاڑ دوں گا۔۔۔۔!! زین نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

تو جانتا ہے تو کچھ نہیں کر سکتا اس لیے اپنی انرجی ضائع نا کر۔۔۔۔!!! میر نے مزاحیہ انداز میں کہا۔۔۔۔

زین میر کی بات سن کر پھر سے اپنی جگہ بیٹھ گیا تھا ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔۔۔

میر تم اتنی جلدی میں واپس کیوں آئے تھے یقیناً کوئی بڑا مسئلہ ہو گا جو تمہیں ارجنٹ پاکستان آنا پڑا۔۔۔؟؟ زین نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

یہ سوال اس کے دماغ میں مچل رہا تھا اور جواب کافی ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملا تھا۔۔۔ میر بھی زین کی بات سن کر سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔

نور کو اے ڈی نے کیڈنیپ کر لیا تھا کبیر بھی اسی کے پاس تھا میر ا آنا ضروری تھا۔۔۔!! میر نے ساری بات زین کو بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

نور اور کبیر اب کیسے ہیں۔۔۔؟ زین نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

وہ دونوں اب ٹھیک ہے کچھ دنوں تک کبیر نور کو وائٹ پیلس لے آئے گا۔۔۔!!!

میر نے آگے کی پلنگ زین کو بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور برہان کے بارے میں بھی اے ڈی کو معلوم ہو گیا ہے برہان نے اے ڈی کا بہت زیادہ نقصان کیا ہے اور اگر کہیں بھی برہان اے ڈی کو نظر آ گیا تو وہ اسے گولی مارنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائے گا اے ڈی برہان کو کتوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔!!! زین نے میر کو بتایا۔۔۔

میں برہان سے بات کر چکا ہوں وہ اس وقت اسد لوگوں کے ساتھ ہے اور وہ وہاں زیادہ محفوظ ہے اور اُس نے میرے بارے میں کبیر کو کچھ نہیں بتایا جب تک میں پوری طرح ٹھیک نہیں ہو جاتا تمہیں ہر ایک چیز پر نظر رکھنی ہو گی اس بار میں اپنے فیملی کے کسی بھی ممبر کو کھونا نہیں چاہتا۔۔۔!!! میر نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔۔

اوکے میں سب دیکھ لوں گا لیکن جو تم نے کہا کہ کبیر نور کو لے کر واپس آرہا ہے تو اسے احد سے کون بچائے گا۔۔۔؟

زین نے ایک اور سنگین مسئلہ میر کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین کی بات سن کر اتنی سیریس سچویشن میں بھی میر ہنس پڑا تھا۔۔۔۔

وہ کبیر اور احد کا مسئلہ ہے۔۔۔!!! میر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

پھر تو کبیر کے ساتھ میری دعائیں ہیں کیونکہ اسے احد سے اللہ کے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔!!! زین نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

پھر دونوں بزنس کے بارے میں باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔۔

کبیر نے نور کو بیڈ پر لیٹا دیا تھا اور نور کے ساتھ کی ہوئی ایک ایک زیادتی بارے میں سوچنے لگا تھا۔۔۔

جو ہاتھ اس نے نور کا جلایا تھا وہ ٹھیک تو ہو گیا تھا لیکن نشان ابھی بھی باقی تھا۔۔۔

کبیر نے نور کا جلا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے تھا اور غور سے ہاتھ کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

جانتا ہوں میں نے تمھارے ساتھ بہت برا کیا ہے کسی اور کا غصہ تم پر نکالا ہے۔۔۔۔ اور میں یہ بات بھی تسلیم کرتا ہوں میرے ایک سوری کہہ دینے سے میں تمہیں دی ہوئی تکلیف کا مداوا نہیں کر سکتا۔۔۔۔ لیکن اب میں تمہیں کھونا بھی نہیں چاہتا

جس نے تمہیں تکلیف دی ہے ان سب کو میں عبرت کا نشان بنا دوں گا۔۔۔۔!!!

لیکن جو کچھ میں نے تمھارے ساتھ کیا اس کی تم جو چاہے مجھے سزا دے دینا لیکن اب میں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا چاہے وجہ کچھ بھی ہو تم سے علیحدگی اب اب ممکن نہیں ہے۔۔۔۔!!!

کبیر نرم لہجے میں نور کے حسین مکھڑے کو دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہہ رہا تھا اگر ایسا کہا جائے کہ کبیر اس وقت خود غرض ہو رہا تھا اور اب بھی اپنے بارے میں سوچ رہا تھا تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔۔

لیکن نور کیا چاہتی تھی وہ اس بات سے بھی اچھی طرح واقف تھا کبیر جانتا تھا جب بھی نور گھر واپس گئی تو سب سے پہلے کبیر سے علیحدگی کی بات میر سے کرے گی۔۔۔۔

لیکن اب کبیر ایسا نہیں چاہتا تھا اس نے تو اُس وقت ہی سوچ لیا تھا جب اس نے نور سے نکاح کیا تھا کہ نور کو اپنے نکاح میں رکھے گا اور کبھی بھی اسے اپنے نام سے الگ نہیں کریں گا۔۔۔

اُس وقت وجہ نور کو تکلیف دینا تھی لیکن اب کی بار وجہ بہت خوبصورت تھی جیسے وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

معاذ نے اریبہ سے بات کی تھی کہ وہ چاہتا ہے سحر گھر واپس آجائے اریبہ نے ہانی سے بات کی کیونکہ سحر کو وائٹ پیلس آئے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے اب ہانی بھی چاہتی تھی سحر اپنے گھر چلی جائے۔۔۔

ہانی نے سحر کو کہا تھا کہ اب تم شادی شدہ ہو تمہیں اپنے میکے نہیں سسرال میں ہونا چاہیے۔۔۔!!

سحر اپنی ماں سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے خاموشی سے اپنی ماں کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

رات کو معاذ میر سے مل کر سحر کو لینے آیا تھا سحر خاموش سے معاذ کے ساتھ چلی گئ تھی اور یہ بات معاذ کے لیے حیرت انگیز تھی لیکن جو بھی تھا وہ خوش بھی بہت تھا۔۔۔

اب آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں۔۔۔؟

سحر نے روم میں آتے ہی معاذ سے پوچھا تھا جس کی پشت سحر کی طرف تھی۔۔۔

اپنی بیوی کو گھر واپس لے کر آیا ہوں۔۔۔!!! معاذ نے عام سے لہجے میں اپنے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور الماری سے اپنے کپڑے نکال کر واشروم جانے لگا جب سحر نے معاذ کو روکنے کے لیے بے دھیانی میں معاذ کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

معاذ کے قدم ایک دم تھم سے گئے تھے اس نے چہرے پر حیرت لیے سحر کی طرف دیکھا تھا

سحر کو جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے جلدی سے معاذ کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔

ایم سوری۔۔۔!!! سحر نے گھبرا کر کہا جیسے اپنے شوہر کو نہیں کسی غیر کو ہاتھ لگا لیا ہو۔۔۔

معاذ نے سحر کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا سحر اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی تھی اور سیدھا معاذ کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔

معاذ نے سحر کی کمر پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے اسے اپنے مزید قریب کیا تھا۔۔۔ سحر اس صورتحال پر بوکھلا سی گئی تھی اس نے معاذ کے ہاتھ جھٹکنے چاہے جیسے معاذ نے ناکام بنا دیا تھا۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو چاہے مجھ سے لڑتی جھگڑتی رہو لیکن ہمیشہ میرے ساتھ رہو۔۔۔ میں نے پاپا سے بات کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے میں جانتا ہوں میری بیوی مجھ سے ناراض ہے۔۔۔ میں اسے منانا چاہتا ہوں اور پھر چاہے یہ کام مجھے ساری عمر ہی کیوں نا کرنا پڑے میں یہ کام خوشی سے کرنے کو تیار ہوں۔۔۔!!!

معاذ نے سحر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔اور سحر کے ماتھے پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

سحر ابھی بھی ویسے ہی بت بنی کھڑی تھی اور سوچ رہی تھی جو کچھ تھوڑی دیر پہلے ہوا ہے کیا وہ سچ تھا۔۔۔ سحر کا ہاتھ بے خودی کے عالم میں اپنے ماتھے پر گیا تھا۔۔۔اسے ابھی بھی اپنے ماتھے پر معاذ کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ٹائیگر اب کیا کرنا ہے۔۔۔؟

کالیا نے اپنے سامنے لاپرواہی سے بیٹھے ٹائیگر سے پوچھا۔۔۔

جس کے ایک ہاتھ میں پیزے کا سلائس تھا اور دوسرے ہاتھ میں ڈرنک تھی۔۔۔

کالیا ابھی تو تیرے بھائی کا دل کر رہا ہے یہ سبزی والی روٹی بنانے والے کے ہاتھ چوم لے واہ کیا روٹی بنائی ہے مزا آگیا ہے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے مسکرا کر کہا اور پھر سے پیزا کھانے لگا۔۔۔۔

اوئے میرے بھائی اس کو پیزا کہتے ہیں یہ روٹی نہیں ہے۔۔۔۔!!

کالیا نے دانت پیستے ہوئے کہا کبھی کبھی ٹائیگر کالیا کے صبر کو بہت آزماتا تھا۔۔۔

میرے کو اس سے کیا لینا دینا یہ پیزا ہو یا سبزی والی روٹی تو چھوڑ ان سب باتوں کو آجا تو بھی کھا لے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے کالیا کو بھی آفر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں تم ہی ٹھونستے رہو کہی کم نا پڑ جائے تمہیں۔۔۔۔!!! کالیا نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں یہ بات بھی تو نے ٹھیک کہی ہے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے کہا اس نے ایک بار بھی کالیا کی طرف نہیں دیکھا تھا اس کا سارا دھیان پیزا کھانے کی طرف تھا۔۔۔۔

ٹائیگر مجھے اور بھی بہت کام ہے میں جا رہا ہوں جب تم کھانے سے فری ہو جاؤ تو پھر کام کی بھی بات کر لیں گے کیونکہ کھانا زیادہ اہم ہے۔۔۔۔!!! کالیا نے جل کر طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔۔

واہ یار تو تو میرے ساتھ رہتے ہوئے بہت سمجھدار ہو گیا ہے میرے کو تیری یہ بات پسند آئی ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

کالیا پھر وہاں نہیں رکا تھا جتنا غصہ اسے ٹائیگر پر آرہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا غصے میں وہ کچھ الٹا سیدھا کرے۔۔۔کالیا کے جاتے ہی ٹائیگر پھر سے اپنے پیزے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا پیزا نہیں سبزی والی روٹی کی طرف۔۔۔۔!!!

____

حجاب کو نوٹس بناتے ہوئے کافی دیر ہو گئ تھی یونی تقریباً خالی ہو گئ تھی حجاب جلدی جلدی چل رہی تھی جب ایک کلاس روم کے باہر سے گزرتے ہوئے اسے اندر سے کچھ عجیب سی آوازیں سنائی دی تھیں جیسے کوئی لڑکی رو رہی ہو حجاب نے کلاس روم کے دروازے کی طرف دیکھا تو وہ بند تھا۔۔۔رونے کی آوازیں اب سسکیوں میں تبدیل ہو گئ تھیں۔۔۔۔

حجاب نے بنا سوچے سمجھے اپنے قدم اس روم کی طرف بڑھا دیے تھے اور آہستگی سے اس نے تھوڑا سا دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

کلاس روم میں اندھیرا چھایا ہوا تھا اسے سامنے ایک عجیب سا انسان نظر آیا تھا۔۔۔ جس کی پشت حجاب کی طرف تھی اور اس نے کالا لمبا سا کوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔ لیکن اس شخص کے سامنے کھڑی لڑکی کو حجاب اچھے سے پہچان گئ تھی جو یونی سٹائلش اور خوبصورت لڑکیوں میں شمار ہوتی تھی سارے لڑکے اس کے دیوانے تھے۔۔۔ لیکن اب وہ کیوں رو رہی تھی حجاب کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی تھی حجاب ان کی باتیں سننے کے لیے تھوڑا سا آگے ہوئی تھی۔۔۔ اب اسے آواز صاف سنائی دے رہی تھی جو کہہ رہی تھی۔۔۔

میں تمھارے بچے کی ماں بننے والی ہوں مجھ سے شادی کر لو۔۔۔!!!

لیکن سامنے والے کے ٹھنڈے لہجے نے اس لڑکی کے ساتھ ساتھ حجاب کو بھی کپکپانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

تم ٹائم پاس کے لیے بہت اچھی تھی جانِ من افسوس اب مجھے تمھاری ضرورت نہیں ہے۔۔۔!!!

سامنے کھڑے شخص نے لاپرواہی سے کہا اور بنا اس لڑکی کو سمجھنے کو موقع دیے اپنا چاقو اُس لڑکی کی گردن ہر پھیر دیا تھا۔۔۔

اس شخص نے یہ کام اتنے آرام سے کیا تھا جیسے ان سب چیزوں کا ماہر ہو۔۔۔خون فوارے کی طرح باہر آیا تھا وہ لڑکی وہی گر گئی تھی۔۔۔

حجاب آنکھیں پھاڑے سامنے والے منظر کو دیکھ رہی تھی اپنی چیخ کا گلا گھونٹنے کے لیے اس نے سختی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا کہ ذرا سی بھی آواز باہر نا آئے۔۔۔

حجاب دروازے کی طرف بھاگی تھی اور دروازے سے باہر نکلتے ہوئے اس کے ساتھ جا لگی تھی خاموش کمرے میں ایک دم دروازے کی آواز گونجی تھی۔۔۔اس شخص نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔

وہ شخص جس نے چہرے کو کالے ماسک سے کور کیا ہوا تھا دروازے کے پاس آیا تھا اور جھک کر حجاب کی گری ہوئی کی چین اٹھائی تھی جس پر اے۔ایچ لکھا ہوا تھا۔۔۔

اُس شخص نے کی چین کو دیکھا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

حجاب یونی سے باہر نکل گئ تھی یونی کے باہر ہی ڈرائیور کھڑا حجاب کا انتظار کر رہا تھا حجاب بوکھلائی سی گاڑی میں آبیٹھی تھی اور ڈرائیور کو جلدی گاڑی چلانے کا کہا تھا۔۔۔۔

آنسو بے اختیار اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے خوف ابھی بھی اس کے چہرے پر تھا اس کی آنکھوں کے سامنے ابھی بھی وہی منظر گھوم رہا تھا۔۔۔۔

کون تھا وہ۔۔۔؟ اگر اس نے مجھے دیکھ لیا ہوا تو۔۔۔؟ وہ تو مجھے بھی نہیں چھوڑے گا کیا کروں میں۔۔۔؟ بڑے پاپا کو بتاؤ یا نہیں۔۔۔۔؟

حجاب خود سے ہی سوال جواب کر رہی تھی بہت سارے سوال اس کے دماغ میں گردش کر رہے تھے۔۔۔ حجاب نے پیچھے مڑ کر دیکھا جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کہ وہ انسان اس کے پیچھے تو نہیں آرہا لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔

حجاب تھوڑا مطمئن ہوئی تھی لیکن ڈر ابھی بھی اس کے چہرے پر عیاں تھا۔۔۔

کیا ہو رہا میری جان۔۔۔؟

میر نے عشال کے پاس بیٹھتے ہوئے پیار سے پوچھا

عشال کی نظریں سامنے چلتی ہوئی خبر پر مرکوز تھیں۔۔۔ میر کی بات سن کر عشال ایک دم چونکی تھی میر کس وقت اس کے پاس آکر بیٹھا تھا اسے معلوم نہیں ہوا تھا۔۔۔

ڈیڈ آپ کب آئے۔۔۔؟اور آپ کو ابھی آرام کرنا چاہیے تھا ابھی آپ کے زخم ٹھیک نہیں ہوئے۔۔۔!!!

عشال نے فکر مندی سے کہا میر عشال کی بات پر ہنس پڑا تھا۔۔

آپ کا باپ اتنا کمزور نہیں ہے میری جان یہ تو معمولی سی چوٹیں ہیں۔۔۔!!! میر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

عشال نے بنا کچھ کہے اپنا سر میر کا ندھے پر رکھ دیا تھا میر کو عشال تھوڑی سی افسردہ اور ناراض ناراض سی لگی تھی۔۔۔

میر کی توجہ اب ٹی وی کی طرف تھی جہاں پر اے ڈی کے کارناموں کے بارے میں بتایا جارہا تھا۔۔۔

عشال میں نے کتنی بار آپ کو منع کیا ہے آپ اس قسم کی فضول خبریں نا دیکھا کرو آپ کو یہ سب دیکھ کر مزید تکلیف ہوگی اور میں نہیں چاہتا میری بیٹی کو کوئی تکلیف پہنچائے۔۔۔!!! میر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ڈیڈ یہ سب سچ ہی تو ہے۔۔۔؟ اگر میں نیوز نا بھی دیکھوں تو اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اے ڈی کیسا انسان ہے۔۔۔ اب میں نے خود کو بہت مضبوط کر لیا ہے اب مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔!!!

عشال نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی مسکراہٹ میں تکلیف اور قرب بھی تھا۔۔۔

عشال آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے۔۔۔؟ میر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

ڈیڈا بھی نہیں پلیز۔۔۔!!! عشال نے اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔

عشال آپ کو ایک نا ایک دن تو فیصلہ کرنا ہو گا آج نہیں تو کل آپ کو مجھے اپنے فیصلے سے آغا کرنا ہو گا آپ کے ڈیڈ ہمیشہ آپ کے فیصلے کا احترام کریں گے۔۔۔!!! میر نے پیار سے کہا۔۔۔

ڈیڈ اگر میں التمش کے پاس جانا چاہوں تو۔۔۔؟؟؟

عشال نے میر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سیریس انداز میں پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں وہ میر کے منہ سے کیا سننا چاہ رہی تھی

میر نے عشال کے سوال پر لمبا سانس لیا تھا۔۔۔

عشال میں نے کہا نا میں آپ کے فیصلے کا احترام کروں گا آپ کی خوشی میرے لیے زیادہ اہم ہے لیکن۔۔۔!!!

میر سانس لینے کے لیے رو کا تھا عشال کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ جو بات میر کہنے جا رہا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن پھر بھی پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔

لیکن اے ڈی ایک کریمنل ہے۔۔۔ اس نے بہت سے بے قصور لوگوں کی جان لی ہے۔۔۔ لوگوں کی بہنوں بیٹیوں کو وہ بیچتا ہے۔۔۔ ان کی عزتوں کے ساتھ کھیلتا ہے۔۔۔ اور جس کسی کو بھی موقع ملا وہ اے ڈی کو ختم کرنے میں دیر نہیں کرے گا۔۔۔ اگر تمہیں ایسا لگتا ہے کہ اے ڈی کبھی پولیس کے ہاتھ

نہیں آئے گا تو تم ٹھیک سوچتی ہو۔۔۔۔ کیونکہ اے ڈی کبھی بھی پولیس کے ہاتھ نہیں آئے گا۔۔۔ بلکہ اس کے بہت سارے دشمن ہیں کوئی بھی ان میں سے اس کی جان لے سکتا ہے۔۔۔۔!!!

میر نے اپنی بات ختم کر کے عشال کے چہرے کی طرف دیکھا تھا جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا عشال کے آنسوؤں سے میر کو تکلیف پہنچی تھی۔۔۔

عشال رونا بند کریں اے ڈی جیسے انسان کے لیے میں آپ کو آنسو بہانے کی اجازت بلکل بھی نہیں دوں گا۔۔۔۔!!!

میر نے عشال نے آنسو صاف کرتے تھوڑا سخت لہجے میں کہا۔۔۔

ڈیڈا لتمش میرا شوہر ہیں میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔۔!! عشال نے مری ہوئی آواز میں کہا۔۔۔۔

تو آپ اس کے پاس واپس جانا چاہتی ہیں۔۔۔۔؟ میر نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں ڈیڈ وہ میرا شوہر ضرور ہے لیکن وہ ایک برا انسان ہے جو کام وہ کرتا ہے وہ بہت برے ہے اور میں ایک ایسے انسان کے ساتھ بلکل بھی نہیں رہنا چاہوں گی جو لوگوں کو قتل کرتا ہو۔۔۔ناجائز طریقوں سے پیسہ کماتا ہو۔۔۔ناجانے کتنے معصوم لوگوں کی جانیں اس نے لی ہونگی میں ایسے انسان کے پاس ہرگز نہیں جانا چاہوں گی۔۔۔!!!

عشال کی بات سن کر میر نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔

آپ چھوڑیں ان سب باتوں کو ماما کیسی ہیں اور نور وہ کیسی ہے۔۔؟

عشال نے بات بدلتے ہوئے مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نور کا سن کر میر کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزرا تھا جیسے عشال نے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔

میر نے اپنا موبائل عشال کی طرف بڑھایا تھا جس میں نور کی تصویر تھی جو کبیر نے میر کے کہنے پر سینڈ کی تھی۔۔۔۔

نور کی تصویر دیکھ کر عشال نے حیرت کے مارے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ نور کو کیا ہوا ہے اور یہ۔۔۔۔۔؟؟؟

عشال کی آنکھیں حیرت کے مارے باہر آ گئی تھیں اس کی بہن کے خوبصورت چہرے پر اب ایک بڑا سا نشان بھی موجود تھا جیسے کسی نے اس جلانے کی کوشش کی ہو۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے نور کو اغوا کیا تھا اور یہ اے ڈی کا کام ہے۔۔۔۔!!! میر نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

عشال ابھی بھی نور کی تصویر کو دیکھ رہی تھی جو شاید نور کے سونے کے بعد لی گئی تھی۔۔۔۔

التمش تم اتنے بے حس اور بے رحم بھی ہو سکتے ہو میں نے کبھی سوچا نہیں تھا تم نے میری بہن کے ساتھ جو بھی کیا ہے میں تمہیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔!!!

عشال نے دل میں خود سے عہد کرتے ہوئے تھا۔۔۔۔

عشال آپ کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔۔۔؟ میر نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں ڈیڈ میں یہاں اکیلی رہے کر بور ہو گئی ہوں یہاں میرا دل گھبراتا ہے مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔۔!!

عشال نے اپنا مسئلہ میر کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم فکر مت کرو کچھ دنوں تک میں تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا۔۔۔۔!!!

میر نے عشال کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا تو عشال پھر سے ٹی وی دیکھنے لگی تھی اور میر کو ایک کال اٹینڈ کرنی تھی اس لیے وہ باہر چلا گیا تھا۔۔۔

میر برہان اور عشال کو ہسپتال لے آیا تھا عشال کی سانسیں بہت سلو چل رہی تھیں۔۔۔

عشال کو جب ہوش آیا تو خود کو زندہ دیکھ کر حیران ہوئی تھی میر اور احد دونوں عشال کے پاس ہی تھے عشال اپنے سامنے میر کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی اسے میر کچھ اپنا اپنا سا لگا تھا۔۔

بیٹا اب آپ کیسا فیل کر رہی ہو۔۔۔؟ احد نے آگے بڑھتے ہوئے عشال سے پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں التمش کہاں ہیں۔۔۔؟ اور آپ لوگ کون ہیں۔۔۔؟

عشال نے پوچھا اور ساتھ اٹھنے کی کوشش بھی کر رہی تھی جب میر نے اسے لیٹے رہنے کا کہا تھا۔۔۔

احد اے ڈی کے بارے میں بتانے والا تھا جب میر نے کہا تھا کہ کچھ وقت میں وہ بھی آ جائے گا۔۔۔ احد نے حیرانگی سے میر کی طرف دیکھا تھا جس نے آنکھوں کے اشارے سے کچھ بھی کہنے سے منع کیا تھا احد خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

میر عشال کو اپنے گھر لے آیا تھا یہ وہی گھر تھا جہاں آہل اور عادل دونوں رہتے تھے۔۔۔ وہاں اے ڈی نے عشال کے جانے کے بعد اپنی پہچان چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی پھر جو بھی وہ کام کرتا تھا اپنی پہچان بتا کر کرتا تھا۔۔۔۔

کیونکہ اس نے اپنی پہچان صرف اور صرف عشال کے لیے چھپائی تھی لیکن اب وہ ہی نہیں تھی تو کیوں اے ڈی چھپ کر کام کرتا۔۔۔ اس لیے اے ڈی جو بھی قتل کرتا پاس اپنی چھاپ بھی چھوڑ دیتا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ لوگ اے ڈی سے واقف ہونے لگے تھے پہلے وہ صرف اے ڈی کے نام سے واقف تھے لیکن اب اے ڈی کی شکل سے بھی واقف ہو گئے تھے اور اب لوگوں میں اے ڈی کی دہشت پہلے سے زیادہ پھیل گئ تھی۔۔۔۔۔

عشال کے جانے کے بعد اے ڈی زیادہ خطرناک ہو گیا تھا۔۔۔

التمش کہاں ہے وہ ابھی تک آیا کیوں نہیں اتنے دن گزر گئے ہیں۔۔۔!!! عشال نے میر کو دیکھتے ہی پوچھا تھا۔۔۔

اب اس کا زخم بھی کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا میر نے عشال کی بات سن کر ٹی-وی اون کیا وقت آ گیا تھا کہ عشال کو سچائی کا معلوم ہو جائے میر خود صوفے پر جا کر بیٹھ گیا تھا میر کی نظریں عشال کے چہرے پر تھیں۔۔۔

عشال بے یقینی کی کیفیت میں ٹی-وی پر چلتی نیوز کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ سب جھوٹ ہے التمش ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔!!!

عشال نے ٹی-وی بند کرتے ہوئے غصے میں کہا۔۔۔

یہ سب سچ ہے التمش داد کو سب لوگ اے ڈی کے نام سے جانتے ہیں اور تم میری بیٹی ہو۔۔۔۔!!!

میر نے تحمل سے کہا اور نومی نے جو کچھ بھی کیا تھا سب کچھ عشال کو بتا دیا تھا عشال کو ابھی بھی میر کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

آج اتنی بڑی سچائی اس کے سامنے آئی جس پر یقین کرنا اس کے لیے مشکل تھا۔۔۔

میں کیسے یقین کر لوں کہ آپ سچ بول رہے ہیں۔۔۔؟ عشال نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میر تمھاری اس بیٹی میں تمھاری صلاحیتیں موجود ہیں۔۔۔۔!!! میر نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میر نے نور کی کافی تصویریں عشال کو دکھائی تھیں آپ اور نور دونوں جڑواں بہنیں ہو میں جانتا ہو یہ تصاویر آپ کو مطمئن کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں

اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے تو میں کل آپ کو اے ڈی کے باپ سے ملاؤں گا وہ آپ کو سچ بتا دے گا کہ میرا کہا ایک ایک لفظ سچ تھا اس کی بات پر تو آپ کو یقین ہے نا التمش کا باپ جو نومی ہیں۔۔۔۔۔!!!

میر نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

یہ سب کچھ کیا ہو گیا ہے التمش اے ڈی نہیں ہو سکتا۔۔۔!!! عشال نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اگلے دن میر عشال کے ساتھ نومی کے پاس گیا تھا

نومی کو عشال اچھے سے پہچانتی تھی۔۔۔۔

پاپا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟

عشال نے بے تابی سے نومی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جو بے حال زمین پر پڑا ہوا تھا۔۔۔نومی نے عشال کو اپنے پاس دیکھا تو وہ بہت حیران ہوا تھا۔۔۔

عشال تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟

نومی نے پریشانی سے پوچھا جب میر کی آواز اسے سنائی دی تھی۔۔۔

یہ میری وہی بیٹی ہے جسے تم نے مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔!!!

میر کے سرد لہجے نے نومی کے ساتھ عشال کو بھی ڈرا دیا تھا عشال نے اب تک میر کو کبھی غصے میں بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا جب بھی میر عشال سے بات کرتا تو اس کا لہجہ نرم ہوتا تھا۔۔۔

یہ یہ تمھاری بیٹی ہے۔۔۔؟؟؟نومی نے شوکڈ انداز میں پوچھا۔۔۔

میر کی بیٹی سے ہی اس نے اپنی بیٹے کا نکاح کروایا تھا اور اسے معلوم نہیں تھا۔۔۔

عشال میری بات سنو تمہیں آہل بھائی نے جو بھی کہا ہے وہ سب سچ ہے میں نے جو بھی کیا آہل بھائی سے بدلہ لینے کے لیے کیا تھا۔۔۔جب تم پیدا ہوئی تھی تو میں نے ڈاکٹر تو پیسے دیے تھے کہ تمہیں مار دے۔۔۔لیکن ڈاکٹر نے تمہیں نہیں مارا اور میرے دوست کے گھر جو بیٹی پیدا ہوئی تھی اس کی جگہ تمہیں وہاں رکھ دیا کیونکہ میرے دوست کے ہاں مردہ بچی پیدا ہوئی تھی۔۔۔اور مجھے نہیں معلوم تھا تم ہی آہل بھائی کی بیٹی ہو۔۔۔!!!

جیسے جیسے نومی عشال کو سچائی بتاتا جا رہا تھا عشال کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

اور التمش کیا وہ سچ میں اے ڈی ہیں۔۔۔؟؟؟

عشال نے سکتے کے عالم میں پوچھا اس خود کی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ دل یہ دعا مانگ رہا تھا کہ نومی منع کر دے کہ التمش اے ڈی نہیں ہے کاش یہ سب جھوٹ ہو لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔ نومی نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

میرا بیٹا التمش ہی اے ڈی ہے یہ بات اس نے خود مجھے بتائی تھی۔۔۔۔!!! نومی نے شرمندگی سے کہا۔۔۔۔

یہ سنتے ہی عشال ایک دم نومی سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ اسے اس وقت نومی کے ساتھ ساتھ اے ڈی سے بھی شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ عشال میر کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

ایم سوری میں نے آپ کی بات پر یقین نہیں کیا۔۔۔۔!!! عشال نے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میر کو عشال پر اس وقت ڈھیر سارا پیار آیا تھا عشال سیم نور کی طرح کی تھی ہاں نور عشال کی نسبت تھوڑی معصوم تھی میر نے عشال کا پیار سے ماتھا چوما تھا۔۔۔۔

آپ کی جگہ اگر کوئی بھی لڑکی ہوتی تو وہ بھی اتنی جلدی کسی کی بات پر یقین نا کرتی اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔۔!!! میر نے نرم لہجے میں مسکرا کر کہا۔۔۔۔

اور اسے واپس گھر لے آیا تھا احد اور زین پہلے سے وہاں موجود تھے۔۔۔۔میر نے عشال کو اپنے پاس ہی بیٹھایا تھا پھر زین اور احد کے بارے میں بتانے لگا تھا۔۔۔۔

عشال تھوڑی دیر کے لیے اپنا غم بھول گئی تھی

زین اور احد سے باتیں کرتے اسے اچھا لگ رہا تھا میر نے عشال سے کہا تھا کہ ابھی وہ نہیں چاہتا کہ عشال کسی کے سامنے آئے میر کو ٹھیک وقت کا انتظار تھا۔۔۔۔اور یہ ٹھیک وقت کب آنا تھا یہ میر کو ہی معلوم تھا۔۔۔۔۔

عشال نے پہلے ہی اے ڈی کے اور اپنے نکاح کے بارے میں میر کو بتا دیا تھا۔۔۔۔اور میر نہیں چاہتا تھا کہ اے ڈی جیسے انسان سے اپنی بیٹی کی شادی کرے جیسے عورتوں کی عزت کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

حجاب گھر آتے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گئ تھی۔۔۔

کیا کروں میں۔۔۔؟اگر اس نے مجھے دیکھ لیا تو کیا ہو گا میرا۔۔۔؟

حجاب نے ٹہلتے ہوئے پریشانی سے سوچا۔۔۔

کیسی ہیں میری بلبل کتنے دنوں بعد ہماری بات ہو رہی ہے۔۔۔میں تو ترس گیا تھا تیرا حسین مکھڑا دیکھنے کو۔۔۔چل کوئی نہیں اب میں آ گیا ہوں نا اب اپنی یہ حسرت بھی اچھے سے پوری کر لوں گا۔۔۔۔!!!

کالیا اور بھی پتہ نہیں کیا کچھ بول رہا تھا لیکن حجاب کی توجہ کا مرکز اس وقت کالیا نہیں تھا

بلکہ کالیا کو دیکھ کر اس کے دماغ میں آیا تھا کیوں نا اسے سب کچھ بتا دیا تھا غنڈہ ہے سب کچھ سنبھال لے گا اور ہو سکتا ہے اُس نقاب پوش کے بارے میں بھی اسے معلوم ہو۔۔۔!!

اوئے اتنا حسین لگ رہا ہوں جو مجھے دیکھتے ہی تو کھو گئ۔۔۔!!! کالیا نے حجاب کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔

حجاب ایک دم ہوش میں آئی تھی اور اس نے کالیا کی بات سن کر استغفر اللہ ضرور کہا تھا جس پر کالیا نے حجاب کو اپنی گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

تم اس وقت میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟ حجاب نے گھورتے ہوئے کالیا سے پوچھا۔۔۔

اوہ غلطی ہو گئ مجھے تو رات کو آنا چاہیے تھا۔۔۔!!! کالیا نے ایک آنکھ بند کرتے ہوئے لوفرانہ انداز میں کہا۔۔۔

کالیا کی بے ہودا گفتگو سن کر حجاب سٹپٹا یا گئی تھی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا کالیا بڑی دلچسپی سے حجاب کے چہرے پر اپنی نظریں مرکوز کیے کھڑا تھا۔۔۔وہ اچھے سے جانتا تھا کہ حجاب کا چہرہ غصے کی وجہ سے سرخ ہوا ہے حجاب نے اپنی نظریں ارد گرد گھمائی تو اسے مطلوبہ چیز نظر آ گئی تھی۔۔۔

حجاب نے ٹیبل سے گلاس اٹھایا اور بنا کالیا کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر اُس گلاس کو کالیا کی طرف پھینکا تھا جو پہلے ہی حجاب کا ارادہ بھانپ گیا تھا اور وہاں سے ہٹ گیا تھا گلاس پیچھے دیوار کے ساتھ لگتے ہی چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔

لگتا ہے تو پاگل ہو گئی ہے ابھی مجھے یہ گلاس لگ جاتا تو میں نے تو بھری جوانی میں اس دنیا سے کوچ کر جانا تھا نا۔۔۔!!! کالیا نے گھورتے ہوئے حجاب کو کہا۔۔۔

تو زیادہ اچھا ہوتا باقیوں کا تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن مجھے سکون مل جانا تھا۔۔۔!!

حجاب نے غصے میں کہا غصے میں وہ کیا بول گئی تھی اسے خود بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔کالیا کے چہرہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

بلبل میرے چلے جانے پر زیادہ افسوس بھی تجھے ہی ہونا تھا۔۔۔!!! کالیا نے حجاب کے کان کے پاس سرد لہجے میں کہا۔۔۔

اس کے لہجے میں ایسا کچھ ضرور تھا کہ حجاب کانپ سی گئی تھی اور اسے اپنے کہے گئے الفاظ پر بھی اب پچھتاوا ہو رہا تھا اسے ایسا نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔۔

کالیا پھر وہاں نہیں رکا تھا اور کھڑکی سے باہر کود گیا حجاب اپنا سر پکڑ کر وہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

کالیا کو پتہ نہیں کیوں حجاب کی بات بہت بری لگی تھی جبکہ وہ خود بھی جانتا تھا کہ جس طرح کے وہ کام کرتا ہے کسی بھی وقت کوئی بھی گولی اس کی جان لے سکتی ہے لیکن حجاب کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر اسے تکلیف ہوئی تھی کالیا ابھی بھی ویسے ہی بیٹھا ہوا تھا جب ٹائیگر اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

اوئے دکھی آتما کیا ہوا ہے تیرے کو۔۔؟ تو کہی اس لیے تو نہیں منہ لٹکا کر بیٹھا کہ میں نے تجھے سبزی والی روٹی نہیں دی۔۔۔؟

ٹائیگر نے چہرے پر حیرانگی لیے کالیا سے پوچھا اور کالیا کا دل کیا ٹائیگر کا سر پھاڑ دے۔۔۔

بھاڑ میں گئ تیری سبزی والی روٹی۔۔۔!!! کالیا نے دانت پستے ہوئے کہا۔۔۔

اتنی اچھی چیز کو بھاڑ میں تو نا بھیج کالیا۔۔۔!!! ٹائیگر نے برا مناتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹائیگر زندگی میں پیزے کے علاوہ بھی بہت بڑے مسئلے ہیں مجھے تو حیرت ہوتی ہے تم جیسے غنڈے پر۔۔۔!!! کالیا نے اپنا غصہ کبیر پر نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھ جیسا غنڈے سے کیا مطلب ہے تیرا اب میں کیا لڑکیوں کو چھیڑ کر بھاگ جاؤ پھر غنڈہ بنوں گا۔۔۔!!! ٹائیگر نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

لیکن ٹائیگر کا جواب سن کر کالیا کا قہقہہ چھت پھاڑ تھا۔۔۔۔۔

یا اللہ کیوں تو میری جان لینا چاہتا ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے اپنے دل ہر ہاتھ رکھتے ہوئے گھور کر کہا تیرا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

تو مجھے بتا کیا کرنا ہے اُس کا کالیا کا اشارہ اے ڈی کی کمزوری کی طرف تھا۔۔۔۔

آج رات ملتے ہیں اس سے سنا ہے وہ کلب میں روز آتا ہے۔۔۔۔!!! ٹائیگر نے اپنے ایلکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ معصوم سا چوزہ اور کلب۔۔۔۔؟ کالیا نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

چل آج تجھے دیکھتا ہوں جیسے تو معصوم سمجھ رہا ہے وہ اصل میں کیا چیز ہے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا کالیا ابھی بھی حیران تھا۔۔۔

نور کی آنکھ کھلی تو کبیر اس کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا ذہن جب بیدار ہوا تو بے ہوش ہونے سے پہلے والی اسے کبیر کی حرکت یاد آئی تو بے اختیار اس نے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کر لیا تھا۔۔۔

نور کے گال ناچاہتے ہوئے بھی لال ہو گئے تھے

کبیر اس حسین منظر میں کھو سا گیا تھا۔۔۔

اس نے بہت سی لڑکیاں دیکھی تھی لیکن ان میں وہ بات نہیں تھی جو اس کی بیوی میں تھی اب تو اسے نور کی ہر ایک ادا جان لیوا لگتی تھی۔۔۔

نور کے گال کے نشان سے بھی کبیر کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا بلکہ نور اسے پہلے سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

نور کبیر کی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی اس نے اپنی بھاری پلکوں کی جھالر کو اٹھایا تو کبیر ابھی بھی مبہوت سا نور کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔نور کے دیکھتے ہی کبیر نے اپنی نظروں کا زاویہ جلدی سے تبدیل کر لیا تھا کہی نور کو اس کی اپنی نظر ہی نا لگ جائے۔۔۔۔نور نے بھی سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔

تم فریش ہو کر باہر آجاؤ پھر اکٹھے کھانا کھاتے ہیں۔۔۔!!! کبیر نے نور کو کہا اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔

نور کبیر کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک یہ اتنا کیسے بدل گیا ہے اور اتنی بڑی تبدیلی کی کیا وجہ ہو سکتی اور پھر نور یہ بات سوچ کر مطمئن ہو ہو گئی تھی کہ ہو سکتا ہے کبیر اس لیے اس کی اتنی پرواہ کر رہا ہے کیونکہ اس کی طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔

کیونکہ اگر نور کو کچھ ہو جاتا تو کبیر میر کو کیا جواب دیتا یہ سب کبیر نے ہی نور کو کہا تھا اور نور اب کافی حد تک کبیر سے بد ظن ہو چکی تھی۔۔۔۔

اسد کا ارادہ کچھ دیر حجاب سے بات کرنے کا تھا حجاب اسے سامنے سے آتی ہوئی نظر آ گئی تھی جسے دیکھ کر اسد کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آ گئی تھی جسے اس نے چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

حجاب بھی اسد کو دیکھ چکی تھی اور اسے دیکھتے ہی حجاب کو اپنا ریسٹورنٹ والا کارنامہ یاد آ گیا تھا۔۔۔

کہی اسد نے مجھے دیکھ تو نہیں لیا اور اب یقیناً مجھے ڈانٹنے کے لیے آئے ہونگے حجاب بھاگ لو یہاں سے اس کھڑوس کا کوئی بھروسہ نہیں کسی بھی جگہ لیکچر دینے لگتا ہے۔۔۔!!!

حجاب نے خود سے کہا اور الٹے قدم وہی سے مڑنے لگی جب اسد نے اس کا ارادہ بھانپ کر اسے رکنے کا کہا تھا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟

اسد نے چہرے پر سنجیدگی لیے پوچھا حجاب اس وقت سبز رنگ کی شلوار قمیض میں موجود سیدھا اسد کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔

مسٹر کھڑوس میرا مطلب ہے مسٹر اسد۔۔۔!!!

حجاب نے ہڑبڑا کر جملہ درست کرتے ہوئے کہا کھڑوس کا لفظ سن کر اسد کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھیلے تھے۔۔۔

یہ میرا گھر ہے اور میں کہی بھی گھوم سکتی ہوں اور مجھے نہیں لگتا کہ آپ کو اس بات سے کوئی مسئلہ ہو گا۔۔۔!!! حجاب نے تڑخ کر جواب دیا۔۔

بلکل درست کہا آپ نے زوجہ محترمہ شوہر کا گھر بیوی کا اپنا گھر ہی ہوتا ہے اور جہاں تک بات ہے مسئلے کی تو مجھے تو بہت خوشی ہوتی ہے آپ کو یہاں دیکھ کر اور میں سوچ رہا ہوں کیوں نا ڈیڈ سے رخصتی کی بات کر لوں۔۔۔ تاکہ میری زوجہ ہمیشہ کے لیے یہاں آجائے اپنے شوہر کے گھر۔۔۔!!!

یہ بات اسد نے تھوڑا حجاب کے کان کے پاس جھکتے ہوئی سرگوشی نما آواز میں کہی تھی حجاب اسد کے قریب آنے پر ایک دم گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

اسد مزید بھی کچھ کہتا جب اس کا موبائل رنگ ہوا تھا اسد بدمزا ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا اور اس نے موبائل پر نام دیکھا تو فوراً ہی وہاں سے چلا گیا لیکن اس نے مڑ کر یہ لازمی کہا تھا۔۔۔

"بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔۔!!!"

جس پر حجاب نے کھا جانے والی نظروں سے گھور کر اسد کو دیکھا تھا۔۔۔۔اسد نے وانیا سے ایک ضروری بات کرنی تھی اور کال اٹینڈ کرنا ضروری تھا۔۔۔۔

وانیا کی کال تھی اور وانیا کا نام حجاب کی نظروں سے بھی اوجھل نہیں تھا وہ بھی دیکھ چکی تھی

یقیناً یہ وہی چڑیل ہو گی حجاب نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے غصے میں کہا اور وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی کیونکہ جس کام کے لیے وہ باہر آئی تھی وہ اسے بھول چکا تھا۔۔۔۔

معاذ میں اتنی آسانی سے تمھاری جان نہیں چھوڑ سکتی میں نے تمہیں پانے کے لیے بہت محنت کی ہے میں اپنی محنت کو ضائع نہیں ہونے دوں گی کبھی بھی نہیں۔۔۔۔!!!

زوبیا نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا بکھرے بال، آنکھوں کے نیچے حلقے، تین دن سے اس نے کپڑے تبدیل نہیں کیے تھے یہ وہ زوبیا نہیں لگ رہی تھی جو ہمیشہ ویل ڈریس رہتی تھی اس کی ہر ایک چیز پرفیکٹ ہوتی تھی۔۔۔۔

جب سے معاذ اسے چھوڑ کر گیا تھا زوبیا نے خود کو اپنے گھر میں بند کر لیا تھا اور شراب کو اپنا سہارا بنا لیا تھا لیکن اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ معاذ کو تباہ کر دے گی۔۔۔۔

میں آرہی ہوں معاذ۔۔۔۔!!!

زوبیانے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے کہا۔۔۔

سحر معاذ کی حرکتیں دیکھ کر حیران ہو رہی تھی معاذ اپنی غلطی ٹھیک کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا سحر سے بھی اچھی طرح بات کر رہا تھا

سحر تو معاذ کا یہ روپ دیکھ کر حیران تھی۔۔۔

سحر ڈنر ہم باہر کرے گے تیار ہو جاؤ تمھارے پاس دس منٹ ہیں۔۔۔!!!

معاذ نے روم میں داخل ہوتے ہی سحر کو کہا اور ساتھ ساتھ موبائل پر بھی کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔

گھر میں ڈنر نہیں بنا کیا۔۔۔؟؟؟ سحر نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

معاذ نے سحر کے چہرے کی طرف دیکھا تھا اور اس کی معصومیت پر کھل کر ہنس پڑا تھا۔۔

گھر میں ڈنر بنا ہے سحر۔۔۔!!! معاذ نے عام سے لہجے میں کہا۔۔

تو پھر ہم باہر کیوں جا رہے ہیں۔۔۔؟

سحر نے پوچھا اسے معاذ کی بات بلکل بھی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔۔۔

سحر میں چاہتا ہوں آج ہم دونوں باہر ڈنر کریں اور اب جلدی سے تیار ہو جاؤ میں نیچے تمھارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔!!!

معاذ نے نرم مسکراہٹ سحر کے حیران چہرے پر اچھالتے ہوئے کہا اور روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد سحر گاڑی میں معاذ کے ساتھ موجود تھی۔۔۔۔ معاذ نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی دونوں کے درمیان خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔؟؟

آخر تیس منٹ کی گہری خاموشی کے بعد سحر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔

بس ہم پہنچ گئے ہیں۔۔۔۔!!! معاذ نے بنا سحر کی طرف دیکھے جواب دیا۔۔۔۔

سحر نے باہر دیکھا تو اسے یہاں پر دور دور کوئی بھی ریسٹورنٹ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

یہاں تو مجھے کوئی بھی ریسٹورنٹ نظر نہیں آ رہا۔۔۔۔؟؟ سحر نے معاذ کی طرف دیکھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

گھبراؤ نہیں تمھارا شوہر ہوں کچھ غلط نہیں کروں گا۔۔۔!!!

معاذ نے گہرے لہجے میں سحر کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔!!!

سحر نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا سحر کی بات سن کر معاذ ہنس پڑا تھا معاذ پہلے خود گاڑی سے باہر نکلا اور سحر کی سائیڈ کا دروازہ آکر کھولا تھا۔۔۔ سحر نے باہر نکل کر اپنی چادر ٹھیک کی تھی جو اس نے اپنے کاندھوں پر اوڑھی ہوئی تھی۔۔۔ سردی سے اس کے دانت بجنے لگے تھے۔۔۔ معاذ نے سحر کے آنکھوں پر پٹی باندھی تھی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

سحر نے اس بار اپنی گھبراہٹ کو چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

ٹرسٹ می سحر۔۔۔۔!!!

معاذ نے سحر کے کان کے پاس جھکتے ہوئے کہا سحر اپنے کان کے پاس معاذ کی گرم گرم سانسیں محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

معاذ نے سحر کا ہاتھ اپنے ٹھنڈے اور سخت ہاتھ میں لیا تھا اس بار سحر خاموش ہی رہی تھی پانچ منٹ چلنے کے بعد معاذ نے سحر کی آنکھوں سے پٹی ہٹا دی تھی۔۔۔۔

سحر نے آہستگی سے اپنی آنکھیں کھولی تو سامنے کے دلکش منظر نے اسے پوری آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

درختوں پر چھوٹی چھوٹی لائٹس بہت بھلی لگ رہی تھیں ایک طرف آگ جل رہی تھی اور تھوڑے فاصلے پر ایک ٹیبل کو بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا جگہ کافی بڑی تھی لیکن جس چیز نے سحر کو حیران کیا وہ زمین پر ہوئی سجاوٹ تھی۔۔۔۔

سحر کو یہ ایک بہت بڑا اگارڈن لگ رہا تھا جس کی زمین پر وائٹ گلاب کی چادر بچھائی ہوئی تھی وائٹ گلاب سحر کو بہت پسند تھے۔۔۔۔

ان وائٹ گلاب پر سرخ گلاب سے بڑا سا "آئی ایم ریلی سوری سحر" لکھا ہوا تھا۔۔۔

سحر کی آنکھوں میں آنسوؤں آ گئے تھے جسے اس نے بڑی مشکل سے باہر آنے سے روکا تھا اس نے معاذ جیسے انسان سے کہاں اتنی توقع کی تھی چاروطرف کا نظارہ بہت حسین تھا۔۔۔۔

سحر آنکھوں میں خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے معاذ کو دیکھنے لگی تھی جس نے ایک پل کے لیے بھی سحر کے چہرے سے اپنی نظریں نہیں ہٹائی تھیں معاذ نے سحر کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا جو سردی کی وجہ سے ٹھنڈے ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

سحر میں تمہیں یہ بلکل بھی نہیں کہوں گا کہ تم ابھی مجھے جواب دو تم جتنا وقت چاہے لے سکتی ہو لیکن میں سچ میں بہت شرمندہ ہوں ان سب چیزوں کے لیے جو بھی میں نے تمھارے ساتھ کیا میں جانتا ہوں جو کچھ

بھی میں تمھارے ساتھ کر چکا ہوں اس کا کبھی ازالہ نہیں کر سکتا لیکن میں ایک کوشش کرنا چاہتا تھا۔۔۔!!!

اگر تمہیں بہتر لگے تو پلیز مجھے ایک موقع ضرور دینا میں اپنے رویے پر بہت پشیماں ہوں۔۔۔!!!

معاذ کے چہرے پر شرمندگی سحر کو نظر آ رہی تھی اور آنکھوں کی سچائی یہ بتانے کے لے کافی تھی کہ معاذ جو بھی کہہ رہا ہے وہ سچ ہے۔۔۔

لیکن میں زبردستی کا بھی قائل نہیں ہوں اور کبھی بھی تمھارے ساتھ زبردستی کر کے اپنے ساتھ باندھنے کی کوشش نہیں کروں گا۔۔۔!!!

میں نے زوبیا سے محبت ضرور کی ہے لیکن میں نے کبھی بھی اپنی حدود کو پھلانگنے کی کوشش نہیں کی اور نا ہی کبھی بھی زوبیا سے ایسے تعلقات بنائے ہیں جس کی وجہ سے مجھے کسی کے بھی سامنے شرمندہ ہونا پڑے میرے علاوہ اب اس بات کا اللہ گواہ ہے۔۔۔!!!

معاذ نرم لہجے میں سحر کو کہہ رہا تھا جس کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

میں یہ نہیں کہتا کہ میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں اگر میں ایسا کہتا ہوں تو یہ سراسر جھوٹ ہو گا میں پوری کوشش کروں گا کہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھو تمھارے سارے حقوق پورے کروں اور اگر اللہ نے چاہا تو میں تم سے محبت بھی کرنے لگو گا کیونکہ نکاح میں اللہ نے بہت طاقت رکھی ہے اور اگر تمھارا جواب نا میں بھی ہوتا ہے تو میں تمھارے اس فیصلے کا بھی احترام کروں گا لیکن آج میں چاہتا ہوں تھوڑی دیر کے لیے ہی سہی تم میرے ساتھ وقت گزارو تاکہ بعد میں میرے پاس تمھارے ساتھ گزاری کچھ حسین یادیں تو ہوں گی۔۔۔!!!

معاذ نے تکلیف سے ہلکا سا مسکرا کر کہا اور سحر کا ہاتھ پکڑ کر ٹیبل کی طرف لے کر آیا تھا جس کے پاس ہی آگ جل رہی تھی۔۔۔۔

اب سحر کو سردی کا احساس کم ہو رہا تھا معاذ اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ساری ڈیشنز سحر کی پسندیدہ تھیں معاذ نے سحر سے کچھ وقت مانگا تھا تو وہ معاذ کو کچھ وقت تو دے ہی سکتی تھی۔۔۔۔

یہاں آنے سے پہلے ہی سحر فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہے اور یہاں آکر اس کا فیصلہ بلکل بھی نہیں بدلہ تھا۔۔۔۔

دونوں نے کچھ پل ساتھ گزارے تھے جو معاذ کے لیے تو بہت قیمتی تھے کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ حجاب کا فیصلہ کیا ہو گا۔۔۔۔

زندگی بھر نا سہی کچھ یادیں تو معاذ نے سحر کے ساتھ اکٹھی کر لی تھی۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

تمہیں منع کیا تھا پھر تم کیوں پاکستان آئے ہو۔۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے سخت لہجے میں اپنے سامنے کھڑے اپنے لاڈلے سے پوچھا۔۔۔

بھائی پلیز میں بچہ نہیں ہوں اور آپ یہاں ہے تو کیوں نا میں یہاں آتا۔۔۔!!

عباس نے مسکراتے ہوئے کہا جس کی کالی آنکھوں میں شوخی تھی سفید رنگ، ہلکے براؤن بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

گھٹنوں سے پھٹی ہوئی پینٹ اور ایک چست سی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس میں اس کی باڈی نمایا ہو رہی تھی۔۔۔

میں یہاں ہوں یہی تو مسئلہ ہے تمھارے اور وانیا کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے اگر میرے دشمنوں کو تمھارے بارے میں معلوم ہو گیا تو وہ مجھے بلیک میل کریں گے اور ایک بات میری تم سن لوں اگر ایسا ہوا تو میں کبھی تمھارے لیے خود کو تباہ نہیں کروں گا۔۔۔!!!

میں جتنا بھی تم سے پیار کرتا ہوں اگر تمھاری وجہ سے مجھے کسی نے برباد کرنا چاہا تو میں تمھاری قربانی خوشی خوشی دے دوں گا اور یقین کروں مجھے ایسا کرنے میں زرا سا بھی افسوس نہیں ہو گا۔۔۔!!!

اے ڈی نے پھنکاتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر عباس کو کہا جو ابھی بھی اتنے ہی آرام سے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

بھائی ایسا کچھ نہیں ہو گا اور اگر میری وجہ سے ایسا ہوا بھی تو آپ کو اجازت ہے آپ کو جو بہتر لگے آپ وہ کر سکتے ہیں اور میں خود کی حفاظت کرنا جانتا ہوں۔۔۔!!!

عباس نے مسکرا کر کہا وہ جانتا تھا اے ڈی جو بھی کہہ رہا ہے اس کا ایک ایک لفظ سچ ہے لیکن عباس کو موت سے ڈر کہاں لگتا تھا۔۔۔

اے ڈی عباس کی بات سن کر ہنس پڑا تھا اور اس نے عباس کو گلے لگایا تھا۔۔۔

اگر اے ڈی خود غرض تھا تو عباس بھی اس کا ہی بھائی تھا۔۔۔

بھائی ابھی میں کلب جارہاہوں کل آپ سے بات ہو گی۔۔۔۔!!!

عباس نے اے ڈی کو کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ان دنوں کا پاکستان آنا میرے لیے بہت بڑی مشکل کھڑی کر سکتا ہے۔۔۔۔!!! اے ڈی نے ٹہلتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

یونی سے لڑکے اور لڑکیوں کو نشے کا عادی عباس ہی بنا رہا تھا۔۔۔اور جب وہ نشے کے عادی ہو جاتے تو اپنی مرضی کے کام ان سے لیتا تھا۔۔۔مظفر اور عمر کو بھی عباس نے ہی قتل کیا تھا اور حجاب کے سامنے جو نقاب پوش کھڑا تھا وہ بھی عباس ہی تھا۔۔۔۔

عباس نے حجاب کی کی چین دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ حجاب یہاں موجود تھی کیونکہ وہ کی چین عباس حجاب کے پاس پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔۔۔

عباس یہ سب کام اپنے بھائی کے کہنے پر کرتا تھا اور کچھ اپنے مطلب کے لیے بھی عباس ایک سال سے اپنا حلیہ تبدیل کر کے یونی آرہا تھا۔۔۔۔

لیکن اب عباس اور وانیا دونوں ہمیشہ کے لیے پاکستان آگئے تھے۔۔۔!!

پہلے تو عباس معصوم سالڑکا بن کر رہتا تھا اور اپنے وہی عجیب وغریب حلیے میں موجود ہوتا تھا لیکن اب وہ اپنی اصل پہچان اور اصل شکل کے ساتھ گھوم رہا تھا اور یہ بات اے ڈی کے لیے پریشانی کا باعث تھی۔۔۔۔

لیکن اگر عباس یا وانیا اے ڈی کے کسی دشمن کے ہاتھ لگ جاتے تو اے ڈی ان دونوں کے لیے کبھی بھی خود کو مشکل میں ناڈالتا کیونکہ اے ڈی میں احساسات ختم ہوگئے تھے اور اب وہ صرف خود کے بارے میں سوچتا تھا۔۔۔۔

ہم آج گھر جا رہے ہیں۔۔۔۔!!!

کبیر نے نور کو کہا جو کبیر کی بات سن کر ایک دم چونکی تھی۔۔۔۔

کیوں اب ہم گھر کیوں جا رہے ہے۔۔۔۔؟

نور نے کبیر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

کیونکہ بڑے پاپا کا حکم ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے کہا۔۔۔

کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے بڑے پاپا کی ساری باتیں مانتے ہو۔۔۔۔!!! نور نے منہ بسوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جانِ من آپ کے پاپا کے حکم کا تو میں پابند ہوں سب کچھ ان کے کہنے پر ہی تو کرتا ہوں۔۔۔!!! کبیر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

جھوٹ۔۔۔ مجھ سے زبردستی نکاح کرنے کا آپ کو پاپا نے کہا تھا۔۔۔؟

نور نے چہرہ پر سخت تیور لیے پوچھا۔۔۔

نہیں وہ تو میں نے اپنی مرضی سے کیا تھا اور تمہیں وائٹ پیلس نا رکھنا اور الگ گھر میں تمھیں رکھنا یہ سب میرے خود کے فیصلے تھے۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تو پھر ابھی آپ نے یہ کیوں کہا کہ آپ جو کچھ کرتے ہیں وہ پاپا کے کہنے پر کرتے ہیں۔۔۔؟

نور نے گھورتے ہوئے کبیر سے پوچھا۔۔۔

بہت کچھ کرتا ہوں جان کسی اور وقت بتاؤ گا ابھی تیار ہو جاؤ۔۔۔!!!

کبیر نے ٹالنے والے انداز میں کہا اور کمرے سے باہر جانے لگا جب نور کے سوال نے اسے رکنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔۔

آپ اچھے سے جانتے ہیں جب میں گھر گئی تو پاپا سے یہ بات لازمی کروں گی کہ مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔ اور یہ سب جانتے ہوئے بھی آپ مجھے گھر لے کر جا رہے ہے۔۔۔ جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ وہاں پر آپ کی نہیں بلکہ میرے پاپا کی بات مانی جاتی ہے۔۔۔؟؟؟نور نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

کبیر نے مڑ کر نور کے چہرے کو دیکھا تھا جو سنجیدہ تھا۔۔۔۔

اگر تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو کس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔؟

کبیر نے چھوٹے چھوٹے قدم نور کی طرف لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

آپ سے اچھا ٹائیگر ہے اس سے شادی کرلوں گی۔۔۔۔!!!

نور نے اپنے آگے کے سوچے ہوئے پلان کے بارے میں کبیر کو بتایا جو اسے نہیں بتانا چاہیے تھا۔۔۔

نور کی بات سن کر کبیر نے اس کو بازو سے پکڑ کر خود کے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔

اگر تمھاری زبان پر کبیر خان کے علاوہ کسی بھی غیر مرد کا نام میں نے سنا تو پہلے تو صرف کہا تھا اس بار تمھاری زبان کاٹ کر عمل کرکے بھی دکھاؤں گا۔۔۔!!!

کبیر نے نور کی آنکھوں میں اپنی سرد آنکھیں گاڑتے ہوئے گرجدار آواز میں کہا۔۔۔

نور کبیر کا غصے سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر ایک دم ڈر گئی تھی اس کو کبیر سے اب خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے تمہیں میں اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گا کبھی بھی نہیں تم ہمیشہ میرے نام کے ساتھ جڑی رہو گی اور ہاں کسی پر اتنا بھی اعتبار نہیں کرنا چاہیے ایسا نا ہو تمھارا ٹائیگر تمھارا معصوم سا چھوٹا سا دل توڑ دے پھر کیا کرو گی مائی سویٹ وائف۔۔۔۔!!! کبیر نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

نور کو کہاں ہوش تھی کہ کبیر کیا بول رہا ہے اسے تو اس وقت کبیر کی انگلیاں اپنے بازو میں پیوست ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں تکلیف سے اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔

اور کبیر بھی ہوش میں آیا تھا اور ایک جھٹکے سے نور کو چھوڑا تھا اور خود روم سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

وہ جتنا خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کر رہا تھا نور کچھ نا کچھ بول کر اسے جنگلی بننے پر پھر سے مجبور کر دیتی تھی۔۔۔

نور وہی بیٹھی رونے لگی تھی اس وقت نور کی حالت کافی قابلِ رحم تھی لیکن یہاں اس کی پرواہ کرنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔

وہ دیکھ جسے تو معصوم سمجھ رہا تھا اصل میں وہ کیا چیز ہے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے سامنے عباس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کے ایک ہاتھ میں وائن کا گلاس تھا اور نشے میں دھت ڈانس کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ تو بہت ہی پہنچی ہوئی چیز نکلا۔۔۔۔!!!

کالیا نے حیرت سے عباس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

یونیورسٹی میں جانے کے لیے اس نے اپنا حلیہ تبدیل کیا تھا تا کہ کوئی اس پر شک نا کر سکے یہ اے ڈی کے ہر ایک کام میں مدد کرتا ہے۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے اپنی تیز نظریں عباس پر گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اب اس کا کیا کرنا ہے۔۔۔۔؟ کالیا نے پوچھا۔۔۔

کالیا کافی دن ہو گئے ہیں میں نے کسی کی دھلائی نہیں کی۔۔۔۔!!!

ٹائیگر نے کالیا کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ٹائیگر کی بات سمجھ کر کالیا بھی ہنس پڑا تھا۔۔۔

سمجھ گیا میں ابھی آیا۔۔۔۔!!! کالیا نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

احد گھر آ گیا تھا اور آتے ہی اسے یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ آج کبیر اور نور گھر آ رہے ہیں میر نے پہلے ہی گھر میں سب کو ان دونوں کے آنے کا بتا دیا تھا اور ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ سب کے لیے ایک سرپرائز بھی ہے حیا تو بہت خوش تھی آج کافی دنوں بعد وہ اپنی بیٹی سے ملنے والی تھی۔۔۔

احد کو بس کبیر کے گھر آنے کا انتظار تھا آخر وہ وقت بھی آ گیا تھا جب نور کبیر کے ہمراہ وائٹ پیلس میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

میرے چہرے کے نشان کے بارے میں کسی نے پوچھا تو میں کیا جواب دوں گی۔۔۔؟

نور نے پریشانی سے کبیر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کوئی تم سے کچھ نہیں پوچھے گا۔۔۔!!!

کبیر نے تسلی دیتے ہوئے کہا اور نور کا ہاتھ پکڑ کے آگے بڑھا نور کو خوشی کے ساتھ ساتھ ٹینشن بھی ہو رہی تھی پتہ نہیں گھر والے اس کے چہرے کے نشان کو دیکھ کر کیا کہے گے۔۔۔

کبیر نے ہال میں داخل ہوتے ہی سب کو مشترکہ سلام کیا تھا اور اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔۔

حیاء نے سب سے پہلے نور کو گلے لگایا تھا اور اس کے چہرے کے نشان کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گے تھے۔۔۔

میر نے پہلے ہی سب کو بتادیا تھا کہ نور کے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا تھا لیکن کوئی بھی نور سے اس نشان کے بارے میں نہیں پوچھے گا۔۔۔

میر نے ایک سٹوری بنا کر سب کو نور کے نشان کے بارے میں بتادیا تھا۔۔۔

اور سب لوگ مطمئن بھی ہو گئے تھے میر نہیں چاہتا تھا کہ اے ڈی کے بارے میں بتا کر کسی کو بھی پریشان کرے۔۔۔

ماما کیسی ہیں آپ۔۔۔؟ نور نے مسکرا کر حیاء سے پوچھا۔۔۔

میری جان میں ٹھیک ہوں اور میں نے تمہیں بہت مِس کیا اب میں تمہیں کہی نہیں جانے دوں گی۔۔۔۔!!!

حیانے نور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پیار سے کہا جبکہ آنکھوں میں ابھی بھی پانی تیر رہا تھا۔۔۔۔

ماما یار آپ پلیز رویانا کریں۔۔۔۔!!!

نور نے مسکرا کر کہا اور پیار سے اپنی ماں کے دونوں ہاتھوں پر بوسہ دیا تھا۔۔۔۔

حیانے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے نور باقی سب سے بھی ملنے لگی تھی۔۔۔۔

کبیر بھی ملا تھا لیکن جب اپنے باپ کے پاس آیا تو احد نے بھی زور سے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔۔

بیٹا جی اگر آپ کے پاس وقت ہو تو رات کو میرے کمرے میں تشریف لائیے گا آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔!!! احد نے مسکراتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

جی۔۔۔!!!

کبیر نے بھی فرمانبرداری کا ثبوت دیتے ہوئے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔۔۔

کبیر ابھی میر سے نہیں ملا تھا نور کو دیکھ کر میر کے چہرے پر جو تکلیف آئی تھی اس کو کبیر نے بہت اچھے سے محسوس کیا تھا۔۔۔

آخر میں نور میر کے پاس آئی تھی اور اپنے کنٹرول کیے ہوئے آنسوؤں کو اب مزید روک نہیں سکی تھی اور میر کے گلے لگے بے آواز رونے لگی تھی۔۔۔

بس میرا بچہ سب ٹھیک ہے۔۔۔!!! میر نے پیار سے نور کے سر کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔

آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے میرے پاس۔۔۔!!!

میر نے نور کا دھیان بھٹکانے کے لیے کہا وہ نہیں چاہتا تھا نور مزید رو کر خود کے ساتھ میر کو بھی تکلیف پہنچائے۔۔۔میر نور کو روتے ہوئے کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا اگر اسے معلوم ہو جاتا کہ کبیر نے اس کی پھول جیسی بچی پر کتنا ظلم کیا ہے تو کبیر کی کوئی نا کوئی ہڈی پسلی اس وقت ضرور ٹوٹی ہوتی۔۔۔

وہ کیا۔۔۔؟

نور نے رونے کے درمیان ہی پوچھا میر نے نور کے آنسو صاف کیے اور پیار سے کہا۔۔۔۔

میرا بچہ اگر میں نے آپ کو بتا دیا تو وہ سرپرائز تو نہیں رہے گا نا۔۔۔!!!

میر نے نور کی ناک کو ہلکے سے کھینچے ہوئے کہا جو رونے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہیں۔۔۔!!! نور نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میر نور کے انداز پر مسکرا پڑا تھا۔۔۔

کبیر نے میر سے ملنے کی کوشش نہیں کی تھی اور اسی میں اس کی بہتری تھی۔۔۔ کیونکہ میر سے کوئی بعید نہیں ابھی اس کی سب کے سامنے اس کی عزت افزائی کر دیتا۔۔۔

احد نے تورات کو کمرے میں بلا کر عزت افزائی کرنی تھی میر نے توسب کے سامنے کر دینی تھی۔۔۔

نور میر کے ساتھ ہی چپک کر بیٹھی ہوئی تھی سب لوگوں چھوٹی موٹی باتیں کرنے میں مصروف ہوگئے تھے۔۔۔۔

نور بھی کافی حد تک بہل گئی تھی اس نے جو سوچا تھا کہ اسے سب کے سوالوں کا جواب دینا پڑے گا لیکن ایسا کچھ بھی نہیں تھا اس کے باپ نے سب کچھ سنبھال لیا تھا اور کسی نے بھی نور سے اس کے نشان کے بارے میں نہیں پوچھا تھا۔۔۔

یہ سب سوچتے ہوئے نور نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تھا جو زین سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔

اگر نور نے اپنے باپ سے میری شکایت لگا دی تو کبیر تیرا کیا ہو گا۔۔۔ کیا جواب دے گا تو سب کے سامنے۔۔۔۔!!!

کبیر نے نور کو دیکھتے ہوئے سوچا جو اپنے باپ کے ساتھ ہی چپک کر بیٹھی ہوئی تھی اور ایک سیکنڈ کے لیے بھی میر سے الگ نہیں ہوئی تھی۔۔۔

کبیر اگر تو چاہتا ہے کہ تیری عزت سب کے سامنے بنی رہے تو یہاں سے نکل جا۔۔۔!!! کبیر نے کہا اور وہاں سے جانے لگا۔۔۔

میر نے جب کبیر کو اٹھتے ہوئے دیکھا تو اسے کبیر پر مزید غصہ آیا تھا۔۔۔ جو یہاں سے بھاگنے کے چکر میں تھا میر اس کا ارادہ بھانپ گیا تھا۔۔۔

جو کچھ کبیر نے کیا تھا باقی کے لوگوں نے تو اسے معاف کر دیا تھا لیکن احد اور میر اتنی جلدی کبیر کو معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔۔۔۔

کبیر کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟ میر نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

ہال میں میر کی بھاری آواز گونجی تھی اور اب سب کی نظریں کبیر پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

کہی نہیں بڑے پاپا۔۔۔!!! کبیر نے معصومیت سے جواب دیا اور پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

زید اور اسد دونوں کبیر کی حالت سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور کبیر کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔

کبیر نے اپنی گھوری سے دونوں کو نوازہ تھا لیکن یہاں فرق کسے پڑ رہا تھا۔۔۔

زین تھوڑی دیر بعد عشال کے ساتھ وہاں آیا عشال اتنے لوگوں کو دیکھ کر تھوڑا کنفیوژ ہو گئ تھی میر نے عشال کو دیکھا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا اب اس کے دائیں طرف نور اور بائیں طرف عشال کھڑی تھی میر احد اور زین کے سوا سب لوگ شوکڈ سے کھڑے ہو گئے تھے زیادہ صدمہ تو حیا کو پہنچا تھا اور سب سے پہلے ہوش میں بھی وہی آئی تھی۔۔۔۔

خان آپ نے مجھے دھوکہ دیا ہے آپ نے باہر شادی کر لی اور یہ آپ کی بیٹی ہے۔۔۔۔!!! حیا نے بھاری آواز میں میر کو کہا۔۔۔۔

میر پہلے تو حیا کی بات سن کر حیران ہوا تھا اسے حیا کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی یہاں تک کہ یہاں کھڑے کسی بھی فرد کو حیا کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔

لیکن تھوڑی دیر بعد میر بات کی تہہ تک پہنچا تو اسے حیا کی بات سمجھ میں آ گئ تھی اور اس کا دل قہقہہ لگانے کو کر رہا تھا اسے اس وقت اپنی معصوم سی بیوٹی پر مزید پیار آیا تھا۔۔۔۔

یااللہ حیاتم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمھیں دھوکا دے سکتا ہوں۔۔۔۔!!! میر نے حیا کو اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

عشال کو میر نے حیا کے بارے میں بتایا تھا کہ اس کی ماں بہت معصوم ہے لیکن اب اسے میر کی بات پر پورا یقین آ گیا تھا اور جتنا میر نے بتایا تھا حیا اس سے زیادہ معصوم تھی عشال آگے بڑھ کر حیا کے گلے لگ گئ تھی۔۔۔۔

ماما میں آپ کی بیٹی ہوں۔۔۔۔!!

عشال نے آہستگی سے حیا کے کان کے پاس کہا حیا کو ایک عجیب سے احساس نے گھیر تھا۔۔۔

حیا عشال کی ماں تھی تو کیسے نا وہ اپنی بیٹی کو پہچانتی اور اچانک حیا کے دماغ میں یہ بات آئی تھی کہ یہ اس کی وہی بیٹی ہے جس کے بارے میں اسے کہا گیا تھا کہ وہ مردہ پیدا ہوئی تھی اس کا مطلب وہ زندہ تھی۔۔۔

حیا یہ ہماری بیٹی ہے عشال نومی نے ڈاکٹر کو پیسے دے کر یہ سب کچھ کروایا تھا ہماری بیٹی کو ہم سے دور کرنے کی کوشش کی تھی وہ مجھ سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔۔!!!

لیکن ہماری بیٹی کی زندگی اللہ نے لکھی ہوئی تھی اور دیکھو ہماری بیٹی ہمارے پاس ہے۔۔۔!!! میر نے حیا کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

حیا نے ہوش میں آتے ہی عشال کا ماتھا چوما تھا۔۔ہانی نے آگے بڑھ کر عشال کو خود سے لگایا تھا۔۔۔

میں تمھاری خالہ ہوں عشال۔۔۔!!! ہانی نے مسکراتے ہوئے عشال کو کہا حیا تو عشال پر بار بار اپنا پیار نچھاور کر رہی تھی۔۔۔

عشال بھی مسکرا پڑی تھی حجاب بہت خوش ہو رہی تھی کہ اس کی ایک اور کزن آگئی ہے وہ بھی بلکل نور جیسی لیکن نور کے لیے حجاب کو دکھ ہو رہا تھا۔۔۔

عشال ساری فیملی سے مل رہی تھی یہ اس کی اپنی فیملی تھی جس کے بارے میں اسے معلوم نہیں تھا سب لوگ بہت اچھے سے اس سے مل رہے تھے۔۔۔۔

عشال نے بت بنی نور کو دیکھا تو اسے دیکھ کر مسکرا پڑی تھی۔۔۔

تمہیں ابھی بھی لگ رہا ہے میں بھوت ہوں۔۔۔۔!!!

عشال نے نور کو دیکھتے ہوئے پوچھا اور نور کو مزید حیرانگی ہوئی تھی کہ اسے کیسے معلوم ہوا کہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔۔؟؟؟

میں تمھاری جڑواں بہن ہوں میرا نام عشال ہے۔۔۔۔!!! عشال نے مسکرا کر کہا۔۔۔

لیکن نور ابھی بھی کچھ نہیں بولی تھی نور کے چہرے کا نشان دیکھ کر عشال کے اندر اے ڈی کے لیے مزید نفرت بڑھ گئی تھی۔۔۔

تمہیں میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا۔۔۔؟؟؟

آخر کار عشال نے خود سے ہی اخذ کر لیا تھا کہ شاید نور کو عشال کی موجودگی اچھی نہیں لگی

عشال کی بات پر نور ٹرانس کی کیفیت سے باہر آئی تھی عشال مڑ کر وہاں سے جانے لگی جب نور نے عشال کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے میں تو بس یقین کرنا چاہ رہی تھی کیا واقعی میری ہم شکل کی ایک بہن بھی ہے بس مجھے یقین نہیں آرہا تھا مجھے تمھارا یہاں آنا بہت اچھا لگا سچ میں۔۔۔!!!

نور نے جلدی سے اپنی صفائی دیتے ہوئے معصومیت سے کہا عشال نور کی اتنی لمبی چوڑی دلیل پر کھل کر ہنسی تھی اور نور کے دوسرے گال کو پیار سے چوما تھا۔۔۔ نور عشال کی اس حرکت پر ایک دم سرخ ہو گئی تھی۔۔۔

تم سچ میں بہت معصوم ہو یار لیکن اب میں تمہیں بہادر بناؤ گی۔۔۔!!!

عشال نے ہنستے ہوئے عشال کے گال کو کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پلیز تم میرے گال نا کھینچنا۔۔۔۔!!!

نور نے منہ بناتے ہوئے کہا اتنے میں زارا، حجاب اور سحر بھی دونوں کے پاس آ گئی تھیں اور اپنا تعارف کروانے لگی تھیں بڑوں کا تعارف تو میر پہلے ہی کروا چکا تھا۔۔۔۔

چلو اب تم نے بتا دیا ہے نا اب میں ایسا ہی کیا کروں گی۔۔۔۔!!! عشال نے مزے سے کہا۔۔۔

میں نے منع کیا ہے۔۔۔۔!!! نور نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

عشال نور اس حرکت سے بہت چڑھتی ہے اور مجھے تو اس کے گال کھینچنے پر بہت مزا آتا ہے بلکل ایسے۔۔۔۔!!!

حجاب نے عشال کے گال کھینچتے ہوئے کہا نور عشال کو دیکھ کر ہنس ہنس کر سرخ ہو گئی تھی

عشال نے گھور کر حجاب کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ساری کزن ایک دوسرا کی ٹانگ کھینچنے میں لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔

کبیر کی تو نظر نور سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی نور کا سرخ ہنستا مسکراتا چہرہ سیدھا کبیر کے دل میں اتر رہا تھا۔۔۔

کبیر ٹک ٹکی باندھے نور کو ہی دیکھ رہا تھا اور یہ بات سب نے نوٹ کی تھی لیکن کبیر کو ہوش کہاں تھی۔۔۔۔

میر اپنی دونوں بیٹیوں کو ہنستا مسکراتا دیکھ بہت خوش تھا اسے صرف ایک بات کا ڈر تھا کہ پتہ نہیں نور اور عشال ایک دوسرے کو قبول کر سکے گے یا نہیں۔۔۔۔!!

عشال نے بھی خود کو بہت تبدیل کر لیا تھا گھر کے بڑے اپنے بچوں کو خوش دیکھ کر مطمئن تھے لیکن وہ آگے آنے والی مصیبت سے واقف نہیں تھے۔۔۔۔

____

کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔؟

عباس نے اپنا بازو کالیا کی مضبوط گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے غصے میں کہا۔۔

تمھاری خاطر تواضع کرنی ہے تھوڑی سی۔۔۔!!!

کالیا نے ہنس کر کہا اور کلب کی بیک سائیڈ پر عباس کو لے آیا تھا جس نے کافی پی لی تھی اور نشے میں تھا۔۔۔

کالیا جس جگہ عباس کو لایا تھا وہاں پر کسی کا بھی آنا نا آنے کے برابر تھا۔۔۔

ٹائیگر دیوار کے ساتھ کھڑا سگریٹ کے کش لے رہا تھا جیسے اس سے ضروری اسے کوئی کام نا ہو کالیا نے ٹائیگر کے پاس جاتے ہی عباس کا بازو چھوڑ دیا تھا۔۔۔

عباس لڑکھڑا کر ٹائیگر سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا تھا اور کالیا کو گھورنے لگا تھا جس کا چہرہ اسے دھندلا سا نظر آ رہا تھا۔۔۔

کالیا نے عباس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی تھی

ٹائیگر نے اے ڈی کا سارا غصہ عباس کو مار کر نکالا تھا۔۔۔

ٹائیگر نے عباس کو اتنا مارا تھا کہ اب اس میں ہلنے کی بھی سکت نہیں تھی۔۔۔

دونوں آنکھیں سوجھ گئی تھیں منہ اور ناک سے خون نکل رہا تھا اور اس کے ایک بازو کو بھی ٹائیگر نے توڑ دیا تھا تکلیف سے عباس چیخنے لگا تھا۔۔۔

عباس کی حالت ٹائیگر نے بہت بدتر بنادی تھی عباس کو مارتے ہوئے اس کی آنکھوں کے سامنے جس کا چہرہ آرہا تھا وہ نور تھی۔۔۔۔

بس کر ابھی اس کی باری نہیں آئی۔۔۔۔!!!

کالیا نے ٹائیگر کو پیچھے کرتے ہوئے کہا اور اسے وہاں سے لے گیا۔۔۔۔

عباس وہی پڑا کراہ رہا تھا اس کا نشہ تو اچھے سے اتر گیا تھا لیکن آنکھوں پر پٹی ہونے کی وجہ سے وہ مارنے والے کو نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کبیر نے دروازہ نوک کیا اور اجازت ملنے پر ایک لمبی سانس لے کر روم میں داخل ہوا تھا احد آنکھیں موندے لیٹا ہوا تھا۔۔۔

ڈیڈاب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔؟کبیر نے تھوڑی دیر بعد خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔۔۔

احد نے آنکھیں کھول کر کبیر کو دیکھا تھا جو سنجیدگی سے احد کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہاں آؤ احد نے کبیر کو اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا کبیر بیڈ پر کچھ فاصلے پر ہی بیٹھ گیا تھا اور احد کی طرف دیکھنے لگا تھا۔۔۔کچھ دیر احد سنجیدگی سے کبیر کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا تھا۔۔۔

تم نے نور سے نکاح اس لیے کیا کیونکہ اس نے تم سے شادی کرنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔؟

مجھے ہاں یا ناں میں جواب چاہیے۔۔۔!!! احد نے کہا۔۔۔

کبیر نے ہاں میں سر ہلا تھا۔۔۔

نور کی زندگی خراب کرنے کا مقصد مجھے بتا سکتے ہو کبیر خان۔۔۔؟؟

احد نے کبیر کی آنکھوں میں اپنی سرد آنکھیں گاڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کبیر کو شک ہو رہا تھا کہ سامنے بیٹھا انسان اس کا باپ احد خان نہیں بلکہ آہل میر خان ہے اگر ایسا ہے تو اس کی خیر نہیں تھی۔۔۔

میں تمھارا باپ ہی ہوں بے غیرت انسان۔۔۔!!! احد نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر نے ایک دم سیدھا ہوا تھا اور احد کو بتانے لگا تھا کہ وہ اب نور کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔۔۔

ڈیڈ میں نے جو کچھ بھی کیا ہے نور کے ساتھ میں اس وقت اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہوں گا لیکن اب نور کے لیے میرے احساسات بدل گئے ہیں نور میری بیوی ہے اور اب چاہے کچھ بھی ہو جائے میں نور کو خود سے کبھی بھی الگ نہیں کروں گا۔۔۔!!!

کبیر نے سنجیدگی سے کہا احد کبیر کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

بیٹا جی اگر نور ہی آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہے گی تو تم زبردستی تو اس کے ساتھ ہرگز نہیں کر رو گے۔۔۔!!! احد نے کہا۔۔۔

ڈیڈ مجھے فرق نہیں پڑتا کہ نور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے یا نہیں فرق پڑتا ہے تو اس بات سے کہ میں کیا چاہتا ہوں نور کی اس معاملے میں کوئی بھی بات میرے لیے اہم نہیں ہے اور ہاں میں زبردستی کر سکتا ہوں بیوی ہے میری۔۔۔!!! کبیر نے سخت مگر آہستہ آواز میں کہا۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔!!! احد نے کبیر کی بات کا جواب دیے بنا اسے روم سے باہر جانے کا کہا تھا۔۔

کبیر اپنے باپ کی بات سن کر ہنس پڑا تھا اور احد کے گلے لگنے کے بعد روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

یا اللہ میرے بیٹے کو تھوڑی سی عقل عطا کر دے۔۔۔!!! احد نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔

\-------------

عشال اور نور کا ارادہ کچھ دن ایک ہی روم میں رہنے کا تھا نور تو عشال کو دیکھ کر بہت خوش تھی اور ان سب باتوں میں وہ اپنی تکلیف بھول چکی تھی بھول تو عشال بھی بہت کچھ گئ تھی یہاں آکر اس نے کب سوچا تھا کہ اللہ تعالیٰ اسے اتنی اچھی فیملی دے گا۔۔۔

دونوں باتیں کر رہی تھیں اور حجاب بھی اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔۔

جب زارا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور حجاب ایک دم ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی۔۔۔

کیا ہوا تم اتنی خاموش کیوں ہو۔۔۔؟ زارا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

وہ میں کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔!!!

حجاب نے اپنا رخ زارا کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا۔۔۔؟

زارا نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ حجاب بہت کم ہی سیریس ہوتی تھی اور اس وقت بھی اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی جو زارا کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں کہ کس طرح زید بھائی کو تنگ کیا جائے اور سارا الزام زارا میڈم پر آجائے۔۔۔!!!

حجاب نے کہا جبکہ سنجیدگی ابھی بھی ویسے ہی اس کے چہرے پر برقرار تھی اور زارا ہکی بکی سی منہ کھولے حجاب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

تم کبھی نہیں سدھر سکتی تم سے تو شیطان بھی پناہ مانگتا ہو گا۔۔۔!!!

زارانے دانت پیستے ہوئے کہازارا کو ہمدردی مہنگی پڑ گئ تھی۔۔۔۔

اتنی تعریف پر میں زارامیڈم کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔۔۔۔!!! حجاب نے مسکرا کر ہلکاسا اپنے سر کو خم دیتے ہوئے کہا جبکہ باقی سب حجاب کی بات سن کر ہنس پڑی تھیں۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کمینوں میں جارہاہوں باہر مجھے نہیں رہنا یہاں بندہ ایک بار چکر ہی لگالیتا ہے لیکن تم لوگوں کو کہاں پرواہ ہے میری۔۔۔۔!!!

برہان دروازہ کھولتے ہی زید اور کبیر پر برسنے لگا تھا۔۔۔۔

ہو گیا تیرا اب دروازے سے ہٹ۔۔۔۔!!!!

کبیر نے بیز اریت سے کہا اور برہان کو راستے سے ہٹا کر خود اندر آگیا۔۔۔

ویسے برہان تم بہت اچھی ایکٹنگ کر لیتے ہو کیوں نا تم فلموں میں کام کرو۔۔۔!!!

کبیر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے برہان کو کہا جو غصے میں کھڑا اپنے عزیز کمینے دوستو کو دیکھ رہا تھا نہیں دیکھ نہیں بلکہ گھور رہا تھا۔۔۔

اپنا مشورہ اپنے پاس رکھو مجھے ان فضول مشوروں کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!!! برہان نے بھی بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

زید کی کال آگئ تھی اس لیے وہ یہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا اب کبیر اور برہان ہی موجود تھے۔۔۔

عشال زندہ ہے۔۔۔!!!

کبیر نے برہان کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

کبیر یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔؟؟؟ برہان نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔۔۔

کیونکہ عشال اس کی آنکھوں کے سامنے مری تھی۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں بڑے پاپا اسے گھر لے آئے ہیں مجھے تو خود بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ عشال نور کی جڑواں بہن ہے۔۔۔!!!

اور اے ڈی کے ساتھ نکاح کا گھر میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے بڑے پاپا نے کسی کو بھی بتایا نہیں ہے برہان پہلے ہی کبیر کو بتا چکا تھا کہ عشال اور اے ڈی کا نکاح ہو چکا تھا۔۔۔!!!

کبیر پھر نومی کی حرکت برہان کو بتانے لگا تھا کہ کس طرح اس نے عشال کو مارنے کی کوشش کی تھی اور یہ بھی بتایا کہ نومی اے ڈی کا ڈیڈ بھی ہے۔۔۔

برہان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کس طرح خوشی منائے آج اس خبر نے اسے بہت خوش کیا تھا کبیر آج اتنے دنوں بعد برہان کو خوش دیکھ رہا تھا اسے خوش دیکھ کر کبیر نے اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی تھی۔۔۔

کبیر میں ایک بار عشال سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔!!!

برہان نے خوشی سے کبیر کو کہا جس نے صاف منع کر دیا تھا۔۔۔اور اب برہان نے کبیر کو اس بات کے لیے راضی کرنا تھا اور وہ جانتا تھا کہ کبیر ضرور مان جائے گا۔۔۔

اگلے دن نور نے فل بلیک سوٹ پہنا تھا اور ساتھ بلیک ہی ڈوپٹہ لیا تھا چہرے کا زخم اب کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔

نور کا ارادہ نیچے جانے کا تھا جب کسی فولادی ہاتھ نے اس پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا تھا نور کو معلوم تھا کہ یہ کبیر ہی ہو سکتا ہے اس لیے چونکی نہیں تھی۔۔۔

نور نے کبیر کے چہرے کی طرف دیکھا جو گہری نظروں سے نور کے چہرے کو دیکھ رہا تھا کبیر کی نظروں کی تاب نا لاتے ہوئے نور نے اپنی نظریں جھکا لی تھیں۔۔۔

کل رات تم روم میں کیوں نہیں آئی۔۔۔؟؟ کبیر نے مدہم سی آواز میں پوچھا۔۔۔

کس کے۔۔۔؟ نور نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

میرے یار۔۔۔!!! کبیر نے شوخی سے جواب دیا۔۔۔

میں کیوں آپ کے کمرے میں آؤں گی۔۔۔؟ نور نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

مجھے کمرے کی صفائی کروانی تھی۔۔۔!!! کبیر نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

گھر میں بہت سارے ملازم ہے آپ کسی کو بھی کہہ دے وہ کر دے گا۔۔۔!!!

نور نے آسان حل بتاتے ہوئے کہا۔۔

کبھی کبھار تو مجھے تمھاری معصومیت پر حیرت ہوتی ہے۔۔۔!!!

کبیر نے نور کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں معصوم نہیں ہوں میں بہت چلاک ہوں۔۔۔!!! نور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

نور کی بات سن کر کبیر اپنا قہقہہ روک نہیں پایا تھا کبیر کو ہنستے دیکھ نور کو بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ میرا مزاح بنا رہے ہیں۔۔۔۔!!!

نور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر یہ بات تم مجھے پہلے کہتی تو مان بھی لیتا لیکن اب تمھارے بارے میں میرے احساسات بدل گئے تمھارا مذاق بنانا اب میں خود کی توہین سمجھتا ہوں بیوی ہو تم میری تمہیں تکلیف دے کر اب مجھے سکون نہیں ملتا۔۔۔۔!!!

کبیر کھوئے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا اور نور تو منہ کھولے کبیر کو دیکھ رہی تھی نور کو کبیر کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کو اپنا علاج کروالینا چاہیے

ورنہ چاچو کو بہت دکھ ہو گا۔۔۔۔!!! نور نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

کبیر ایک پل کے لیے سوچ میں پڑ گیا تھا کہ کیا وہ سچ میں بیمار ہے۔۔۔۔ لیکن جب اسے نور کی بات سمجھ میں آئی تو اس نے نور کو ایک زبردست گھوری سے نوازہ تھا۔۔۔

اور اب مجھے لگتا ہے تمہیں معصوم کہہ کر میں نے غلطی کی ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے کہا۔۔۔

مجھے نیچے جانا ہے۔۔۔۔!!! نور نے جب کبیر کو پیچھے ہٹتے ہوئے نا دیکھا تو کہا۔۔۔۔

لیکن میرا موڈ تم سے باتیں کرنے کا ہے ایسا کرتے ہیں کہی باہر چلتے ہیں۔۔۔۔!!! کبیر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے کہی نہیں جانا آپ کا کیا بھروسہ اگر دوبارہ مجھے گھر نا آنے دیا تو۔۔۔۔؟؟؟

نور نے جلدی سے کبیر کی بات کی نفی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

فکر مت کرو اب ایسا کچھ نہیں ہو گا اگر میرا ایسا کوئی ارادہ ہوتا تو کبھی بھی تمہیں وائٹ پیلس نالاتا اور اگر تم میرے ساتھ باہر نہیں گئ تو پھر میں اس بارے میں ضرور سوچوں گا۔۔۔!!!

کبیر کی بات سن کر نور بھی گھبرا گئ تھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔!!! نور نے جان چھڑوانے والے انداز میں کہا۔۔

نا میری جان اگر میں نے تمہیں اکیلا چھوڑ دیا تو نیچے جا کر تم اپنے باپ کے ساتھ چپک کر بیٹھ جاؤ گی۔۔۔ مجھے اس بات کا پورا یقین ہے اس لیے میرے ساتھ نیچے چلو اور کتنا تیار ہونا ہے تم نے۔۔۔؟؟

کبیر نے نور کو سر سے پاؤں تک گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ نور کو کبیر کی اس حرکت پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

آپ مجھے ایسی نظروں سے نہیں دیکھ سکتے شرم آنی چاہیے آپ کو۔۔۔!!! نور نے غصے اور شرم کے ملی جلی کیفیت میں کہا۔۔۔

ایسی نظر مطلب کیسی نظر۔۔۔؟کبیر نے مزے سے پوچھا۔۔۔

گندی نظروں سے بھی کوئی اپنی بیوی کو دیکھتا ہے۔۔۔؟؟؟نور نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔

یار اپنی بیوی کو ہی تو دیکھ رہا ہوں کون سا کسی باہر والی کو دیکھ رہا ہوں۔۔۔!!! کبیر نے بنا نور کے غصے کی پرواہ کیے کہا۔۔

میں بابا کو بتاؤ گی۔۔۔!!! نور نے تھک ہار کر میر کی دھمکی دیتے ہوئے کہا۔۔

واؤ تم میرے سسر صاحب کو کہو گی کہ میرا شوہر مجھے گندی نظروں سے دیکھتا ہے کیا تم سچ میں بڑے پاپا کو یہ بات کہہ سکتی ہو۔۔۔؟؟؟

کبیر نے پہلے مسکرا کر پھر آخری بات حیرانگی سے پوچھی جبکہ نور خود بھی سوچ میں پڑ گئ تھی کہ کیسی بے تکی بات اس نے کبیر کو کہہ دی تھی۔۔۔

نور اس سے پہلے مزید کچھ الٹا سیدھا بولتی پیچھے سے کسی کھانسنے کی آواز نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔

کبیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسد کھڑا اپنی گھوریوں سے کبیر کو نواز رہا تھا۔۔

کبیر خان یہ آپ کا بیڈروم نہیں ہے۔۔۔!!!!

اسد نے سنجیدگی سے کہا اسے کبیر پر بہت غصہ تھا اس کی وجہ سے وانیا نام کی مصبیت اس کے گلے پڑ گئی تھی۔۔۔

آہ بیڈروم میں تو آتی ہی نہیں ہے۔۔۔!!!

کبیر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بے شرمی سے کہا۔۔۔

کبیر کی بات سن کر نور کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور وہاں سے بھاگنے لگی تھی جب کبیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا۔۔۔۔

اسد آج میں اپنی بیوی کے ساتھ باہر گھومنے جا رہا ہو واپسی پر بات ہوتی ہے۔۔۔۔!!!

کبیر نے مسکرا کر کہا اور نور کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گیا۔۔۔۔

کمینے تجھے تو میں دیکھ لوں گا میری زندگی عذاب بنا کر خود اپنی بیوی کے ساتھ گھوم رہا ہے۔۔۔۔!!!!

اسد نے کبیر کی پشت کو گھورتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا لیکن اسے اس بات کی خوشی تھی کہ کبیر نور ساتھ اچھے سے پیش آ رہا ہے۔۔۔۔

ہم لوگوں نے کسی کو بھی نہیں بتایا اگر بابا نے پوچھا تو میں کیا جواب دوں گی۔۔۔؟؟؟

نور نے گاڑی میں بیٹھے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

فکر مت کرو تم اپنے شوہر کے ساتھ آئی ہو اور اسد ہے نا وہ بتا دے گا۔۔۔!!!

کبیر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور نور بھی پھر تھوڑی مطمئن ہو گئی تھی۔۔۔

کبیر نے نور کو پہلے شاپنگ کروائی اور ساری چیزیں اپنی پسند کی لی تھی نور خاموشی سے کبیر کی حرکتیں دیکھ رہی تھی جو اسے آج حیران کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔

شاپنگ کرنے کے بعد کبیر نور کو ایک ریسٹورنٹ میں لے کر آیا تھا۔۔۔

نور کبیر کو ہی دیکھ رہی تھی جب کبیر نے آڈر دے کر نور کی طرف دیکھا جس نے کبیر کے دیکھنے پر بھی اپنی نظریں اس کے چہرے سے نہیں ہٹائی تھیں۔۔۔

لگتا ہے آج تمھارا نظروں سے قتل کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔!!!

کبیر نے تھوڑا نور کی طرف جھکتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

نور کبیر کے سوال کا جواب دینے ہی والی تھی جب کسی لڑکی کی آواز نے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔

کبیر نے اُس لڑکی کی طرف دیکھا تو وہ اور کوئی نہیں بلکہ روز تھی نور نے روز کی طرف دیکھا تھا لیکن روز کو دیکھ کر کبیر ابھی بھی مطمئن سا بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے روز کے یہاں آنے سے کوئی فرق نا پڑا ہو روز نور کو بھسم کر دینے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟؟؟روز نے نور کو دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

نور نے چہرے پر حیرانگی لیے پہلے روز کو دیکھا پھر کبیر کو دیکھا۔۔

ایک منٹ کہی تم اس کی نئی گرل فرینڈ تو نہیں ہو۔۔۔؟؟؟

ہو بھی سکتی ہو کبیر کی چوائس تبدل ہوتی رہتی ہے جب تم سے دل بھر جائے گا پھر کسی اور کے پاس چلا جائے گا۔۔۔ لیکن مجھے کبیر پر حیرت ہو رہی ہے تمھاری خوبصورتی میں جو یہ داغ ہے یہ ہی تمہیں باقی سب سے مختلف اور عجیب بنا رہا ہے۔۔۔ مجھے تو تمہیں دیکھ کر الجھن ہو رہی ہے پتہ نہیں کبیر تمہیں برداشت کیسے کرتا ہو گا کہی تم بھی اس کے پیسوں کے پیچھے تو نہیں آئی ہو۔۔۔!!!

روز بولتی جارہی تھی وہ کبیر کو پسند کرتی تھی اور جب اس نے کبیر کے ساتھ کسی اور لڑکی کو دیکھا تو خود کے غصے کو کنٹرول نہیں کر پائی اور نور کے پاس آکر اسے باتیں سنانے لگی۔۔۔

مجھے کبیر کے لیے بہت افسوس ہو رہا ہے۔۔۔!!! روز نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔

نور کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئ تھیں کبیر کب سے بیٹھا روز کی بکواس سن رہا تھا لیکن اب اس کی بس ہو گئ تھی۔۔۔۔

کبیر نے بنا کسی کی پرواہ کیے روز کو بازو سے پکڑا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔۔۔ کبیر کی گرفت اتنی سخت تھی کہ روز کو لگا کہ اگر مزید دو منٹ کبیر نے اس کے بازو کو نا چھوڑا تو اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔

تم سے بہتر تو مجھے کوئی نہیں جانتا روز اس لیے جو بکواس تم نے میری بیوی کے سامنے کی ابھی کہ ابھی اس سے معافی مانگو ورنہ تم بہتر جانتی ہو کہ کبیر خان تمھارے ساتھ کیا کرے گا۔۔۔۔!!!

کبیر نے روز کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جن میں صاف وارننگ نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

روز کبیر کی آنکھوں کی وحشت دیکھ کر کانپ سی گئ تھی اور بیوی کا لفظ سن کر حیران بھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے نور سے معذرت کی اور ریسٹورنٹ سے باہر نکل گئ نور حیران سی روز کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو تھوڑی دیر پہلے نور کو مارنے کے درپر تھی لیکن اب بھیگی بلی بنی یہاں سے چلی گئ تھی۔۔۔

آپ نے اسے کیا کہا۔۔؟

نور نے کبیر سے پوچھا جس کی آنکھوں میں اب وہ سرد پن نہیں تھا جو روز سے بات کرتے وقت تھا۔۔۔

میں نے اسے کہا کہ میری بیوی سے سوری بولو میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا کہ میرے علاوہ میری بیوی کو کوئی تکلیف پہنچائے۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

آپ سچ میں پاگل ہو۔۔۔!!! نور نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

پاگل تو ہوگیا ہوں تمھارے پیار میں۔۔۔!!!

کبیر نے کافی کا گھونٹ پیتے ہوئے کہا کبیر کی آنکھوں کی چمک نور کو بہت کچھ باور کروا رہی تھیں

نور نے کبیر سے نظریں چرائی تھی۔۔۔کیونکہ وہ اس بارے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی کبیر کو نور کا خود سے نظریں چرانا ایک آنکھ بھی نہیں بھایا تھا۔۔۔

کھانے پر دھیان دو۔۔۔۔!!!

کبیر نے اسے خیالوں میں کھویا دیکھا تو اسے ٹوکنا ضروری سمجھا نور کھانا کھانے لگی تھی لیکن ایک بات تو سچ تھی کہ نور کو کبیر کا یہ انداز اچھا لگا تھا۔۔۔یہ وہ کبیر تو تھا ہی نہیں یہ کوئی اور ہی تھا جو نور کی خوشی چاہتا تھا۔۔۔

یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہوئی ہو سحر۔۔۔؟زارا نے سحر کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ویسے ہی کچھ وقت تنہا رہنا چاہتی تھی۔۔۔!!! سحر نے ہلکا سا مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

تم نے اپنے رشتے کے بارے میں کیا سوچا ہے۔۔۔؟ زارا نے سحر سے پوچھا جس نے زارا کے سوال پر لمبا سانس لیا تھا۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا زارا زندگی نے مجھے ایسے موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا ہے کہ میں خود کو بے بس محسوس کر رہی ہوں۔۔۔۔!!! سحر نے افسردگی سے کہا۔۔۔

بے شک زندگی تم نے گزارنی ہے لیکن میں تمھاری بہن ہوں تو میں یہی کہوں گی تم معاذ کو ایک موقع تو دے کر دیکھو ہر انسان کو ایک موقع تو ضرور ملنا چاہیے وہ اگر اپنی غلطی پر شرمندہ ہے تو اسے ایک موقع تو ضرور دینا چاہیے۔۔۔۔!!! زارا نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

لیکن زارا وہ سب کچھ میں کیسے بھول جاؤں جو کچھ معاذ نے میرے ساتھ کیا ہے اتنا آسان نہیں ہے میرے لیے جتنا نظر آرہا ہے۔۔۔۔!!! سحر نے بے بسی سے کہا۔۔۔

ٹھیک کہا تم نے سحر لیکن تم اپنا دل بڑا کر کے اسے معاف کر دو اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

اور جب تک تم خود نہیں چاہو گی اس وقت تک تم کچھ نہیں بھول سکتی میرا مقصد تمہیں سمجھانا تھا آگے تم خود بھی سمجھدار ہو جو تمھارا فیصلہ ہو گا بے شک وہ درست ہو گا۔۔۔!!!

زارا نے سحر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا سحر نے زارا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اوکے میں اس بارے ایک بار ضرور سوچوں گی۔۔۔!!! سحر نے کہا۔۔۔

اور زارا بھی سحر کی بات سن کر تھوڑا مطمئن ہو گئی تھی۔۔۔

____

معاذ اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا جب کوئی لڑکی اس کے ساتھ ٹکرائی تھی چونکہ معاذ کی نظریں موبائل پر تھیں اس لیے اس نے بنا دیکھے سوری کہا اور آگے بڑھنے لگا جب اسی لڑکی نے معاذ کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا۔۔۔

معاذ حیرانگی سے مڑا لیکن اپنے سامنے زوبیا کو دیکھ کر اس کے چہرے پر ناپسندگی کے تاثرات آگئے تھے جسے زوبیا نے بھی محسوس کیا تھا۔۔۔

لگتا ہے تمہیں یہاں میری موجودگی اچھی نہیں لگی لیکن مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔!!! زوبیا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک کہا تم نے مجھے تمھارا چہرہ اس وقت زہر لگ رہا ہے تو یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔!!! معاذ نے سنجیدگی سے زوبیا کو کہا۔۔۔

اتنی بے عزتی کے بعد بھی زوبیا ڈھیٹ بنی مسکرا رہی تھی۔۔۔

معاذ احمد میں تمہیں صرف یہ بتانے آئی تھی کہ اب تم تیار رہنا۔۔۔!!!

زوبیا نے مسکرا کر معاذ کو کہا اور وہاں سے چلی گئ معاذ کو زوبیا کی بات بلکل بھی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

بھاڑ میں جائے یہ میں کیوں اس کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔۔۔۔!!!

معاذ نے نفرت سے سوچا اور اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا زوبیا کیا کرنے والی تھی یہ تو آنے والے وقت نے بتانا تھا۔۔۔۔

سر برہان سر ہسپتال میں ہیں کسی نے ان کو بہت بری طرح مارا پیٹا ہے ان کی حالت کافی بری ہے۔۔۔۔!!!

اے ڈی کے آدمی نے اے ڈی کو اطلاع دیتے ہوئے کہا۔۔۔

آتے ہی یہ کمینہ کسی کے ہاتھ چڑ گیا ہے کس ہسپتال میں ہے وہ۔۔۔۔؟؟؟ اے ڈی نے غصے سے پوچھا۔۔۔

ملازم نے اے ڈی کو ہسپتال کا نام بتایا اور اے ڈی ہسپتال کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

ٹائیگر کل بیسٹ نے ہم دونوں کو بلایا ہے۔۔۔!!! کالیا نے پریشانی سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن تو کیوں اتنا پریشان ہے۔۔۔؟ ٹائیگر نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

وہ تو تجھے کل پتہ چل جائے گا۔۔۔!!! کالیا نے کہا۔۔۔

ہم پہلے بھی تو بیسٹ سے مل چکے ہیں۔۔۔!!!

پہلے کی بات اور تھی ٹائیگر اس بار مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔۔۔!!! کالیا نے کہا۔۔۔

کیسی گڑبڑ۔۔۔؟؟؟ٹائیگر نے کالیا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم جانتے ہو بیسٹ نے ہمیں ملنے کے لیے کہا بلایا ہے۔۔۔؟کالیا نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

سالے بات تیری ہوئی ہے تو مجھے کیسے پتہ ہو گا کہ بیسٹ نے ہمیں کہاں ملنے کے لیے بلایا ہے۔۔۔؟؟ ٹائیگر نے گھورتے ہوئے کہا۔۔

بیسٹ نے اپنے ٹارچر روم میں ہمیں بلایا ہے۔۔۔!!!

واہ چلو ہمیں بھی بیسٹ کے ٹارچر روم دیکھنے کا موقع مل جائے گا۔۔۔!!! ٹائیگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

ٹائیگر مجھے بیسٹ کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔!!! کالیا نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔

کالیا زیادہ سے زیادہ بیسٹ کیا کر سکتا ہے۔۔۔؟؟؟اس بار ٹائیگر نے بھی سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

تم اچھے سے جانتے ہو ٹائیگر کہ بیسٹ کیا کچھ کر سکتا ہے تم اسے بہت ہلکا لے رہے ہو۔۔ کل اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر بیسٹ سے ملنے جانا مجھے نہیں لگتا وہ ہمیں زندہ چھوڑے گا۔۔۔!!!

کالیا نے ٹائیگر کو مشورہ دیتے ہوئے کہا جس پر ٹائیگر نے کالیا کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

میرے ساتھ تو بھی ان گناہوں میں برابر کے شریک ہے اس لیے تو بھی اپنے گناہوں کی معافی مانگ لینا۔۔۔!!! ٹائیگر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

میں اپنے گناہوں کی معافی مانگ چکا ہوں اس لیے تو تجھے بھی مشورہ دیا ہے۔۔۔!!! کالیا نے بھی ڈبل گھوری سے ٹائیگر کو نوازتے ہوئے کہا۔۔۔

کالیا کی بات سن کر ٹائیگر بھی سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ آخر بیسٹ نے کیا بات کرنی ہے لیکن یہ تو کل ہی معلوم ہونا تھا۔۔۔

بیسٹ اپنے ٹارچر روم میں بیٹھا سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا جب اس کے آدمی نے کالیا اور ٹائیگر کے آنے کی اطلاع دی تھی۔۔۔

دونوں کو یہی لے آؤ۔۔۔!!! بیسٹ نے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد کالیا اور ٹائیگر روم میں داخل ہوئے تھے بیسٹ کا آدمی وہاں سے چلا گیا تھا اب ٹارچر روم میں ان تینوں کے سوا کوئی نہیں تھا۔۔۔

بیسٹ ابھی آرام سے بیٹھا ہوا تھا اس سے پہلے ٹائیگر کوئی فضول بات کرتا کالیا بول پڑا تھا۔۔۔

بیسٹ آپ نے ہمیں یاد کیا تھا کوئی کام تھا۔۔۔؟

کالیا نے مودبانہ انداز میں پوچھا ٹائیگر نے حیرانگی سے کالیا کی طرف دیکھا تھا اس طرح کے لہجے میں تو اس نے کبھی کسی لڑکی سے بھی بات نہیں کی تھی جتنے پیار سے وہ بیسٹ سے کر رہا تھا۔۔

ایک بہت ہی اہم بات تم لوگوں سے ڈسکس کرنا چاہتا تھا۔۔۔!!!

بیسٹ نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا دونوں بیسٹ کے سامنے ہی بیٹھ گئے تھے۔۔۔

تم دونوں کبیر اور اسد کو تو جانتے ہو میرے بھتیجے ہیں دونوں تم لوگ تو اچھے سے اس بات سے واقف ہو گے۔۔۔!!!

بیسٹ نے عام سے لہجے میں کہا جبکہ بیسٹ کی بات سن کر دونوں کے پسنے چھوٹ گئے تھے۔۔۔

بلکل ہم جانتے ہیں۔۔۔۔!!!! کالیا نے جلدی سے کہا۔۔۔

انہوں نے اپنے بڑے پاپا کے ساتھ ایک کھیل کھیلا ہے۔۔۔ اُن دونوں کو لگتا ہے کہ وہ بہت ہوشیار ہیں بلکہ زید بھی ان کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔۔۔ تینوں فلم انڈسٹری میں جانا چاہتے تھے میں نے تینوں کا بھرپور ساتھ دیا۔۔۔ مجھے تینوں بہت عزیز ہیں لیکن مجھے دکھ اس بات کا ہوا کہ انہوں نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی۔۔۔۔!!!!

میر نے پہلے آرام سے اور آخری بات سرد لہجے میں کہی۔۔۔

آپ ان کے بارے میں ہمیں کیوں بتارہے ہیں۔۔۔!!!

ٹائیگر نے خود کی حالت پر قابو پاتے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔۔۔ بیسٹ نے اپنی سرد نظریں ٹائیگر کے چہرے پر گاڑھی تھیں ایک پل کے لیے تو ٹائیگر بھی گھبرا گیا تھا۔۔۔

زید کو بھی فون کر کے یہاں بلاؤ اور وہ دیکھ رہے ہو سامنے واشروم ہے دونوں اپنا چہرہ دھو کر آؤ۔۔۔!!!

بیسٹ نے حکم دینے والے انداز میں کہا جبکہ آنکھیں کسی بھی تاثرات سے پاک تھیں۔۔۔

اور اب دونوں کو لگا کہ بیسٹ کے ٹارچر روم کی چھت ان دونوں کے سر پر گر گئی ہیں وہ اس بات کی امید بلکل بھی نہیں کر رہے تھے کہ میر کو سچائی کا معلوم ہو جائے گا۔۔۔

اگر تم لوگ مزید ایک سیکنڈ ایسے ہی بیٹھے رہے تو انجام بہت برا ہو گا اور تم لوگ جانتے ہو اس وقت کہاں موجود ہو۔۔۔!!!

بیسٹ نے دونوں کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے گرجدار آواز میں کہا کے دنوں اپنی جگہ سے اچھل پڑے۔۔۔کالیا نے ہڑبڑی میں زید کو فون کیا اور دونوں واشروم کی طرف چلے گئے۔۔۔

جب دونوں باہر آئے تو زید بھی آگیا تھا جو بیسٹ کے سامنے چہرہ جھکائے کھڑا تھا ٹائیگر نے لمبا سانس لیا تھا پھر دونوں بھی زید کے ساتھ جا کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

کبیر، اسد اور زید تم تینوں کو کیا لگتا ہے تم لوگ اپنے بڑے پاپا کی آنکھوں میں دھول جھونک سکتے ہو۔۔۔؟؟؟

تم لوگ جانتے ہو کتنی بار میں نے تم تینوں کی جان بچائی ہے لیکن ایک بار بھی تم لوگوں نے مجھے بتانا گوارہ نہیں سمجھا۔۔!!!

اگر میں تم تینوں کی پل پل کی خبر نا رکھتا تو اس وقت تم لوگ میرے سامنے نہیں بلکہ اس دنیا سے کوچ کر چکے ہوتے۔۔۔!!! میر نے غصے سے دہاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

جب سے تم لوگوں نے اس کرائم کی دنیا میں قدم رکھا تھا مجھے اس وقت سے معلوم ہے اور میرے بھتیجے سمجھتے ہیں بیسٹ کو کچھ معلوم نہیں ہے۔۔۔!!!

میر بنا تینوں کا لحاظ کیے غصے میں دہاڑتے ہوئے کہہ رہا تھا اس کی سرد آواز پورے روم میں گونج رہی تھی۔۔۔

تینوں شرمندگی سے چہرہ جھکائے کھڑے تھے تینوں جانتے تھے جھوٹ بولنے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔۔

بڑے پاپا ہمیں معاف کر دے میں تو شروع سے آپ کے جیسا بننا چاہتا تھا اور آپ کو اس لیے نہیں بتایا کہ کہی آپ منع نا کر دے بس یہی وجہ تھی۔۔۔۔!!! کبیر نے شرمندگی سے کہا۔۔۔

واہ کبیر خان اگر آج بھی میں تم لوگوں سے اس بارے میں بات نا کرتا تو تم لوگ تو ابھی بھی مجھ سے چھپاتے رہتے۔۔۔۔ جانتے ہو تم کبیر اگر برہان کی جگہ کوئی اور وہاں اے ڈی پلازہ میں ہوتا تو کیا ہونا تھا۔۔۔۔ تمھاری حالت جو اس نے کی تھی اس کے بعد تمھارا بچنا بہت مشکل تھا شکر کرو برہان وہاں پر موجود تھا۔۔۔۔!!!

اور جو تم نے کبیر بن کر اے ڈی سے ڈیل کی تھی ان کا میں کیا مطلب اخذ کروں۔۔۔۔!!! میر نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

لو جی آج تو کبیر کی خیر نہیں اور یقین کرو مجھے اس لمحے کا بے صبری سے انتظار تھا اور وہ آج آگیا ہے۔۔۔۔!!!

زید نے اسد کے کان کے پاس سرگوشی نما کہا جس پر اسد نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ مجھے یہ سب برہان نے بتایا ہے تو یہ سچ نہیں ہے جتنا بھی وہ میرا وفادار ہو لیکن اکثر تمھارے معاملے میں مجھ سے جھوٹ بول دیتا تھا آخر دوست کس کا ہے۔۔۔!!!

میر آج بھگو بھگو کر مار رہا تھا اور اس کی ہر ایک بات میں طنز موجود تھا۔۔۔۔

کبیر کا دل کر رہا تھا کہ کہی غائب ہو جائے لیکن ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔۔

بڑے پاپا وہ۔۔۔۔؟

بیسٹ اس وقت تم بیسٹ کے سامنے کھڑے ہو اور بیسٹ کی بیٹی کی بات ہو رہی ہے۔۔۔۔!!!

میر نے سخت لہجے میں کبیر کو ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔

بیسٹ وہ سب میر اپلان تھا میر اارادہ نور کو اے ڈی کے حوالے کرنے کا بالکل بھی نہیں تھا اور میں جو بھی کر رہا تھا کبیر بن کر اس کے پیچھے بہت بڑی وجہ ہیں میں نے کوئی بھی غلط کام نہیں کیا۔۔۔۔!!!

اس بار کبیر نے بھی بھرپور سنجیدگی سے کہا آخر وہ بھی ٹائیگر تھا جس سے لوگ ڈرتے تھے۔۔۔

اور نور سے بنا کسی بڑے کی پرمیشن کے زبردستی نکاح کرنا اس کا کیا جواب ہے تمھارے پاس۔۔۔۔؟ میر نے نور کے بارے میں پوچھا۔۔۔

کبیر کبھی بھی میر کو اصل بات بتانے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

میں نور کو پسند کرتا ہوں اور اس نے مجھ سے شادی کرنے سے منع کر دیا تھا اس لیے میں نے نور سے زبردستی نکاح کیا میں اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔!!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔

کبیر اس بھول میں ہرگز نا رہنا کہ میں اپنی بیٹی کے معاملے میں میں تمھارا ساتھ دوں گا۔۔۔ میں خود نور سے بات کروں گا اگر وہ تمھارے ساتھ رہنا چاہے گی تو ٹھیک ہے ورنہ مجھ سے اچھے کی امید نا رکھنا۔۔۔۔!!!!

میر نے سرد لہجے میں کہا جبکہ میر کی بات سن کر کبیر نے اپنے غصے کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا تھا۔۔۔

اور تم دونوں جب میں نے تم دونوں سے کبیر کے بارے میں پوچھا تھا تو کتنی صفائی سے تم دونوں نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا کیا کہنا چاہو گے تو دونوں۔۔۔۔؟؟؟

اب میر کی توپوں کا رخ اسد اور زید کی طرف تھا۔۔۔

ایم سوری بڑے پاپا۔۔!!! اسد اور زید نے ایک زبان ہو کر کہا چہرے پر شرمندگی واضع تھی۔۔۔

تم لوگوں سے میں بعد میں بات کروں گا لیکن اے ڈی کو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔!!!

بیسٹ نے تینوں کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسے ایک ضروری کال آئی تھی میر کا جانا ضروری تھا ورنہ ابھی اس کا ارادہ تینوں کو مزید ذلیل کرنے کا تھا۔۔۔۔بیسٹ کے جانے کے بعد زید نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

ہمیں لگتا تھا کہ بڑے پاپا ہمارے بارے میں نہیں جانتے لیکن انہوں نے شروع سے ہم پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔اور جو اجنبی شخص ہماری مدد کرتا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ ہمارے بڑے پاپا تھے۔۔۔۔!!! اسد حیرانگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

ویسے کبیر مجھے تم سے ایک بات پوچھنی تھی۔۔۔۔!!!

زید نے سنجیدگی سے کبیر کے سامنے کھڑے ہوتے ہوتے ہوئے کہا کبیر کو معلوم تھا یقیناً زید کوئی فضول گوئی کرے گا۔۔۔

بڑے پاپا کا تھپڑ کھا کر کیسا فیل ہوا تھا۔۔۔؟؟؟

زید نے پوچھا تو سیریس انداز میں تھا لیکن آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔۔۔

زید کی بات سن کر کبیر کو وہ تھپڑ یاد آیا تھا دو دن تک اس کے جبڑے میں درد رہا تھا اس تھپڑ کو بھلا کبیر کیسے بھول سکتا تھا۔۔۔

زید کبیر سے بدلہ لینے کے لیے ٹائیگر کا روپ لے کر میر کے پاس گیا تھا اور اسے کبیر کی ڈرگز ڈیلینگ کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔ صرف اس لیے کہ کبیر نے اسے ڈنر کروانے کا کہا تھا۔۔۔ اور کبیر شاید بھول گیا تھا زید نے کافی زیادہ کھانا آڈر کر لیا تھا۔۔۔ اور پھر پیسے نا ہونے کی وجہ سے اسے ریسٹورنٹ کے سارے برتن دھونے پڑے تھے۔۔۔ زید خود اپنا والٹ اور کارڈ گھر چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔ اس لیے زید نے غصے

میں میر کو کبیر کی ڈیلینگ کا بتا دیا تھا۔۔۔اور اس کے بعد خود کچھ دنوں کے لیے ملک سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔وہ اچھے سے جانتا تھا اگر یہاں رکا تو کبیر اسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔!!!

پریکٹیکل کر کے بتاؤ مجھے ابھی بھی اس بات کو لے کر تیرے پر بہت غصہ ہے۔۔۔!!! کبیر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

چلو یہاں سے اگر بڑے پاپا واپس آ گئے تو اس بار ہمیں نہیں بخشیں گے۔۔۔۔!!!

زید مزید کوئی فضول بات کرتا جب اسد نے دونوں کو ٹوکا تھا اور تینوں وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

بچپن سے ہی کبیر کو نور سے چڑھ سی تھی لیکن وہ اسے ناپسند نہیں کرتا تھا۔۔

کبیر ہمیشہ سے اپنے بڑے پاپا جیسا بننا چاہتا تھا جسے ہی کبیر بیس سال کا ہوا تو اس نے بیسٹ کے بارے میں بہت سنا تھا۔۔۔

برہان، اسد اور زید اس کے ساتھ ہی ہوتے تھے کبیر نے کافی کوشش کے بعد معلوم کیا تھا کہ اس کے بڑے پاپا ہی بیسٹ ہیں۔۔۔ کبیر کے ساتھ ساتھ اسد کو بھی کافی حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔

برہان کے علاوہ تینوں نے فلم انڈسٹری میں جانے کا فیصلہ کیا تھا اس طرح وہ اپنا کام بہتر طریقے سے کر سکتے تھے۔۔۔ گھر والے تینوں کے انڈسٹری میں جانے کے حق میں بلکل بھی نہیں تھے۔۔۔

لیکن میر نے تینوں کی خوشی کو دیکھتے ہوئے ان کو پرمیشن دے دی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا کہ ان کا کا فلم انڈسٹری میں جانے کا مقصد کیا ہے۔۔۔

کبیر نے اپنی ایک اور پہچان ٹائیگر کے نام سے بنائی تھی اسد اور زید بھی اس کے ساتھ ہی تھے۔۔۔

لوگ ٹائیگر کے بارے میں جاننے لگے تھے اور کافی لوگ تو ٹائیگر کو اچھا بھی سمجھتے تھے کیونکہ وہ کافی لوگوں کی مدد بھی کرتا تھا اور اسی طرح ٹائیگر کے کافی دشمن بھی بن گئے تھے کافی بار ٹائیگر پر جان لیوا حملہ بھی ہو چکا تھا اور تین بار تو بیسٹ نے اس کی جان بچائی تھی۔۔۔۔

برہان کو اس معاملے کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا لیکن کبیر بہت جلد اسے خود کے بارے میں بتانے والا تھا لیکن یہ سب بتانے سے پہلے ہی عشال برہان کی زندگی میں آئی اور سب کچھ الٹ ہو گیا۔۔۔۔

کبیر اور کالیا کا حلیہ ایسا ہوتا تھا کہ زید آسانی سے ان کا روپ لے سکتا تھا۔۔۔۔جب کبیر کسی کام میں بزی ہوتا تھا تو زید اس کی جگہ ٹائیگر بن جاتا تھا۔۔۔

برہان کی موت کے بعد کبیر ان سب کا ذمہ دار عشال کو سمجھنے لگا تھا اور اسے نور کے چہرے سے بھی نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ نور کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن اسے نور کو دیکھ کر برہان کی یاد آتی تھی اور اپنے غصے میں کبیر نور کو تکلیف دیتا تھا۔۔۔۔

نور سے زبردستی نکاح کے بعد کبیر ٹائیگر بن کر نور سے ملتا تھا اسے معلوم ہو گیا تھا کہ نور ٹائیگر کو پسند کرنے لگی ہے۔۔۔۔اور یہ بات کبیر کو پسند نہیں آئی تھی جب بھی کبیر غصے میں نور کو تکلیف دیتا تو ٹائیگر بن کر اس پر مرہم بھی لگاتا تھا۔۔۔۔

نور کے چہرے کے نشان نے کبیر کو بہت تکلیف دی تھی اس نے سوچ لیا تھا اے ڈی کو تڑپا تڑپا کر مارے گا۔۔۔۔

____

پاپا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔!!! نور نے میر کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا بات کرنی ہے میری بیٹی نے۔۔۔۔؟؟

میر نے نرم لہجے میں اخبار کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

پاپا مجھے کبیر کے بارے میں آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔!!! نور نے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر کا نام سن کر میر بھی سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

نور میں سن رہا ہوں آپ کہیے آپ کو کیا کہنا ہے۔۔۔۔!!! میر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پاپا میں کبیر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔!!! نور نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔

نور ایسی کیا وجہ ہے جس کی بنا پر آپ نے یہ فیصلہ کیا۔۔۔۔!!! میر نے پوچھا۔۔۔

پاپا ان کی گرل فرینڈز ہیں کبیر نے مجھ پر ہاتھ بھی اٹھایا تھا اس لیے میں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی

اور میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔۔۔۔!!!

نور نے آخری بات آہستگی سے کہی تھی یہ میر کا پیار ہی تھا کہ نور اپنے دل کی بات بنا جھجھکتے ہوئے اپنے باپ سے کر رہی تھی۔۔۔

نور کی پہلی بات نے میر کے غصے میں اضافہ کیا تھا ابھی صرف نور نے ایک تھپڑ کا بتایا تھا تو میر کا یہ حال تھا۔۔۔

نور کی آخری بات نے میر کو چونکنے پر مجبور کیا تھا کبیر نے اس کی بیٹی پر ہاتھ بھی اٹھایا تھا اور اسے تکلیف بھی پہنچائی تھی اب کبیر کو میر کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔

آپ فکر مت کرو میں ہوں نا آپ کے ساتھ کبیر سے میں خود بات کروں گا اور آپ کی مرضی کو مد نظر رکھ کر ہی فیصلہ کیا جائے گا۔۔۔!!! میر نے مسکرا کر کہا۔۔

تھینک یو پاپا۔۔۔!!!

نور نے خوشی سے میر کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔

بیٹا آپ کس کو پسند کرتی ہے۔۔۔؟؟

میر نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا جبکہ وہ نور کے جواب سے اچھی طرح واقف تھا۔۔۔

پاپا ابھی نہیں میں آپ کو بعد میں بتاؤں گی۔۔۔!!! نور نے جلدی سے کہا۔۔۔

میر نے کبیر سے بات کرنے کا سوچا تھا نور نہیں جانتی تھی کہ اس نے کبیر کے بارے میں میر کو بتا کر کتنی بڑی غلطی کی تھی جو آگے جا کر بہت بڑا مسئلہ بننے والی تھی۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کبیر اپنی خونخوار نظروں سے برہان کو گھور رہا تھا برہان تو کبیر کی نظروں سے پریشان سا ہو گیا تھا

اسد نے اسے ساری بات بتادی تھی اب برہان کو لگ رہا تھا اس کی خیر نہیں ہے۔۔۔۔جب کبیر کچھ نا بولا تو برہان خود ہی بول پڑا تھا۔۔۔۔

دیکھو کبیر انکل نے مجھے کچھ بھی بتانے سے منع کیا تھا یار اگر میں تمہیں کچھ بھی بتاتا تو انکل نے میرا قیمہ بنا دینا تھا۔۔۔۔!!!

برہان نے پریشانی سے اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور اب جو میں تمھارے ساتھ کرنے والا ہوں وہ بھی تمہیں بہت پسند آئے گا۔۔۔۔!!! کبیر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

برہان نے ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر روم کی طرف دوڑ لگائی تھی وہ ابھی کبیر کی مار نہیں کھانا چاہتا تھا۔۔۔۔

کبیر اس سے بعد میں نپٹ لینا لیکن ابھی تم کس بات پر اتنا غصہ ہو رہے ہو جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے اور یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے بڑے پاپا ہمارے بارے میں جانتے ہیں تو اس میں بھی تو ہمارا ہی فائدہ ہے اب ہم کسی قسم کی بھی بیسٹ سے مدد لے سکتے ہیں۔۔۔۔!!! اسد نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔

اسد مجھے اس بات کی پریشانی نہیں ہے کہ بڑے پاپا کو ہمارے بارے میں معلوم ہو گیا ہے مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا میں نور کے لیے پریشان ہوں جتنا میں اسے جانتا ہوں وہ اب کبیر کے ساتھ نہیں رہنا چاہے گی کبیر نے اس کے ساتھ بہت برا کیا ہے اور یہ بات میں مانتا بھی ہوں لیکن اب اسے خود سے الگ کرنے کا خیال ہی میری جان نکال دیتا ہے اور مجھے پوری امید ہے اب تک تو اس نے اپنے باپ کو میری ساری شکایتیں لگا دی ہونگی۔۔۔۔!!! کبیر نے بے بسی سے کہا۔۔

کبیر یہ تمہیں سزا مل رہی ہے اب تم نور کے ساتھ رہنا چاہتے ہو اور وہ تم سے دور بھاگ رہی ہے یہ سب تمھاری غلطی ہے تمہیں اسے تکلیف دینے سے پہلے یہ سب سوچنا چاہیے تھا اب تو پانی سر سے گزر گیا ہے اب دیکھو بڑے پاپا کیا فیصلہ کرتے ہیں جہاں تک مجھے لگتا ہے وہ تمہیں اچھے سے اپنے آدمیوں سے کٹ لگوائیں گے کیونکہ تم نے ان کی بیٹی کو بہت رلایا ہے اس لیے تیار رہنا۔۔۔۔!!! اسد نے سنجیدگی سے کہا۔۔

تم مجھے حوصلہ دے رہے ہو یا ڈرا رہے ہو۔۔۔؟؟؟ کبیر نے گھورتے ہوئے کہا۔۔

دونوں۔۔۔!!! اسد نے مسکرا کر کہا۔۔

میں بڑے پاپا کی دی ہوئی ہر ایک سزا کو خوشی سے قبول کر لوں گا اسد چاہے وہ میری جان ہی کیوں نا لے لیں مجھے منظور ہے لیکن اب نور سے جدائی منظور نہیں ہے۔۔۔!!!

کبیر نے کہا ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اسد کو اس وقت کبیر کی حالت پر ترس بھی آ رہا تھا جسے تکلیف پہچانا چاہتا تھا اسی کی محبت اللہ نے اس کے دل میں ڈال دی تھی۔۔۔

اور میر کیا کرنے والا تھا یہ تو گھر جا کر ہی معلوم ہونا تھا لیکن ایک بات تو طے تھی کبیر نور کو کبھی بھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔

اور میر اپنی بیٹی کی بات مانے گا اب جیت کس کی ہوتی ہے یہ تو وقت نے بتانا تھا۔۔

اسد مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔؟؟؟برہان نے سوچنے والے انداز میں کہا۔۔۔

کبیر کا سمجھ میں آتا ہے کہ وہ کیوں نور سے ٹائیگر بن کر ملتا تھا۔۔۔وہ اس لیے اگر کبیر کو نور ریجیکٹ کر بھی دیتی تو ٹائیگر کے لیے اس کے دل میں نرم گوشہ موجود ہوتا۔۔۔اور ایسا ہی ہوا ہے نور کبیر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی لیکن ٹائیگر کو پسند کرنے لگی تھی مجھے تو کبیر کی باتوں سے ایسا ہی لگا ہے۔۔۔!!!

اور دیکھو ٹائیگر بن کر کبیر اپنا دل نور کو دے بیٹھا

اس ساری کاروائی میں بھی کبیر نے خود کے فائدے کے بارے میں سوچا تھا ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتا تھا۔۔۔میرا دوست اتنا کمینہ ہو گا مجھے معلوم نہیں تھا۔۔۔!!!! برہان نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

خیر اسے چھوڑو تم اپنا بتاؤ تم کیوں اپنی بیوی سے کالیا بن کر ملتے تھے۔۔۔؟

برہان نے اسد کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تمہیں کبیر کے بارے میں اتنا سب کیسے معلوم ہوا۔۔۔؟؟

اسد نے حیران کن لہجے میں پوچھا کیونکہ اس بارے میں اسد اور کبیر کے سوا کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔

مجھے سب کچھ کبیر نے خود ہی بتایا ہے اور وہ عشال کی وجہ سے نور کو تکلیف پہنچاتا تھا۔۔۔مجھے کبیر سے اس کم عقلی کی امید نہیں تھی وہ بنا کسی وجہ کے نور کو تکلیف دے رہا تھا۔۔۔دکھ تو مجھے اس بات کا ہوا کہ ان سب کی وجہ میں خود تھا۔۔۔!!!

برہان نے افسوس سے کہا اسد نے برہان کی بات سن کر لمبا سانس خارج کیا تھا۔۔۔

اسد نے خود بھی کبیر کو بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ نور کو تکلیف دینا چھوڑ دے

لیکن وہ اپنے غصے میں کسی کی سنتا کب تھا۔۔۔

ٹائیگر بن کر نور سے ملنا بھی کبیر کا خود کا آئیڈیا تھا تا کہ وہ نور کی پل پل کی خبر سے آگاہ ہو سکے

جب کبیر نور کو تکلیف دیتا تھا تو غصہ ختم ہوتے ہی اسے اپنے کیے پر پچھتاوا ہوتا تھا اور پھر ٹائیگر بن کر نور کے پاس آتا تھا۔۔۔

پہلے تو کبیر کا مقصد صرف نور پر نظر رکھنا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ کب اسے نور سے پیار ہو گیا تھا اکثر غصے میں کبیر نور کے ساتھ بہت برا کر جاتا تھا اور پھر ٹائیگر بن کر نور کے پاس آتا تھا۔۔۔

میرا ایسا کوئی بھی ارادہ نہیں تھا کہ میں حجاب سے کالیا کے حلیے میں ملوں مگر کالیا کے حلیے میں حجاب سے ملنا میری مجبوری تھی۔۔۔!!!

اسد نے برہان کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

کیسی مجبوری۔۔۔؟؟؟برہان نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

میں حجاب پر ہر وقت نظر رکھتا تھا لیکن ایک گینگ کے آدمیوں نے کچھ دنوں سے حجاب پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔اور پھر میں حجاب سے جب پہلی بار ملا تو وہ لوگ بھی وہی پر موجود تھے اور ان کا ارادہ حجاب کو اغوا کرنے کا تھا اور وہ آدمی مجھے اچھی طرح جانتے تھے۔۔۔!!!

جب ان لوگوں نے مجھے حجاب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تو وہ خود ہی پیچھے ہٹ گئے تھے۔۔۔ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ حجاب پر میری نظر ہے اس لیے وہ ٹائیگر سے پنگا لینا نہیں چاہتے تھے۔۔۔اور میں ان کو مار بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ کبیر نے ان لوگوں سے اپنا کوئی کام نکلوانا تھا۔۔۔جو بہت ضروری تھا اور پھر میں جب بھی حجاب سے ملتا تو میرا مقصد اسے صرف تنگ کرنا ہوتا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اسد سے ٹھیک سے بات نہیں کرتی تھی لیکن کالیا سے کر لیتی تھی اور مجھے اچھا لگتا تھا۔۔۔!!!

اسد نے ساری تفصیل برہان کو بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

واہ جی واہ لیلا کو بچانے کے لیے مجنوں کو میدان میں آنا پڑا۔۔۔!!! برہان نے داد دیتی نظروں سے اسد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ویسے تمھاری اور کبیر کی سٹوری سن کر مجھے ایسا لگا تھا میں کوئی فلم دیکھ رہا ہوں اور اس فلم کا ویلن ہے اے ڈی ایسا ہی ہے نا۔۔۔؟ برہان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

کمینے اپنے دانت اندر رکھ اور اگر تو کبیر کو اپنے زندہ ہونے کا بتا دیتا تو اتنا کچھ نا ہوتا اور نا ہی وہ تمھاری وجہ سے عقل سے پیدل انسان نور کو تکلیف پہنچاتا۔۔۔!!! اسد نے سخت لہجے میں کہا۔۔

میری بھی مجبوری تھی مجھے بیسٹ کے ہاتھوں بھری جوانی میں مرنا نہیں تھا لیکن مجھے کیا پتہ تھا کبیر اس حد تک چلا جائے گا اور جہاں تک بات ہے کبیر کی تو اس نے سچ میں بہت برا کیا ہے۔۔۔ لیکن بہت جلد اسے بیسٹ کی مار کھانا نصیب ہو گی ہائے کیا وہ دن ہو گا جب ٹائیگر کو بیسٹ سے کُٹ پڑے گی۔۔۔!!!

برہان نے خوشی سے کہا جیسے اسے اس دن کا بہت بے صبری سے انتظار ہو۔۔۔

اس کا مطلب تمہیں بھی وہی لگتا ہے جو مجھے لگ رہا ہے۔۔۔؟؟ اسد نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

اگر تم کبیر کی کُٹ کے بارے میں بات کر رہے ہو تو اسد میں بیسٹ کو اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔ اور جو بیسٹ کو اچھے سے جانتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ بیسٹ کا اگلا قدم کیا ہو گا۔۔۔ اور یہاں تو بات بیسٹ کی اپنی لاڈلی بیٹی کی ہے تو کوئی بھی اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ انکل کا اگلا قدم کیا ہو گا۔۔۔ اور اب تک تو نور نے اپنے باپ کو سب کچھ بتا دیا ہو گا۔۔۔ اب تو کبیر کی مدد اللہ کے سواہ کوئی نہیں کر سکتا میری ہمدردی اس کے ساتھ ہے۔۔۔!!! برہان نے ہمدردانہ انداز میں کہا۔۔۔

اسد تو برہان کے پیچھے کھڑے کبیر کو دیکھ کر خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

بیسٹ کا تو پتہ نہیں لیکن برہان کی کبیر کے ہاتھوں ضرور کُٹ لگنے والی تھی۔۔۔

برہان مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے تو رات میں ملتے ہیں۔۔۔!!!

اسد نے کہا اور وہاں سے رفو چکر ہو گیا برہان نے حیرانگی سے اسد کو جاتے ہوئے دیکھا اور اپنے کندھے اچکاتے ہوئے جیسے ہی پیچھے مڑا تو سامنے کبیر کھڑا اپنی خونخوار نظروں سے برہان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ کبیر کو دیکھتے ہی برہان کی سیٹی گم ہو گئی تھی۔۔۔۔

کبیر تم کب آئے۔۔۔؟؟؟ برہان نے اپنی حالت پر قابو پاتے بمشکل مسکرا کر پوچھا۔۔

جب تم میرے راز افشا کر رہے تھے اور میرا مستقبل بتا رہے تھے۔۔۔!!! کبیر نے سخت لہجے میں کہا۔۔

وہ مجھے ابھی ایک کام یاد آگیا ہے میں چلا تا ہوں۔۔۔!!! برہان نے جلدی سے کہا اور وہاں سے دوڑ لگا دی۔۔۔

وانیا آج اے ڈی سے ملنے جا رہی تھی اور بہت خوش بھی تھی اس نے اسد کے بارے میں اے ڈی سے بات کرنی تھی وہ جلد از جلد اسد سے شادی کرنا چاہتی تھی اور اسد بے چارہ اس بات سے بے خبر تھا۔۔

وانیا نے فل والیم میں سونگ سن رہی تھی اور ساتھ خود بھی گنگنا رہی تھی۔۔۔ جب اس کی نظر اپنے موبائل پر آتی کال پر پڑی تھی۔۔۔ موبائل پر جس شخص کا نام تھا اسے دیکھ کر وانیا ایک پل کے لیے ڈر

گئی تھی۔۔۔وانیانے اپنی گاڑی سائیڈ پر روکی تھی اور کچھ سیکنڈ کے لیے اپنے موبائل کو گھورتی رہی تھی جب اسی شخص کا میسج اسے موصول ہوا تھا جس میں لکھا تھا کہ۔۔۔

اگر تم نے اس بار میری کال اٹینڈ نا کی تو بہت برا ہو گا اور میں اچھے سے جانتا ہوں تم کہاں کہاں موجود ہوتی ہو تمہیں ایسی جگہ غائب کروں گا کہ تمھارا بھائی بھی تمہیں کبھی تلاش نہیں کر سکے گا۔۔۔!!!

وانیانے میسج پڑھ کر کال اٹینڈ کر لی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ جو کچھ بھی کہہ رہا ہے کر گزرے گا۔۔۔

میں جانتا تھا جب تک تمہیں دھمکی نا دی جائے تم بات نہیں مانتی میں اچھے سے جانتا ہوں تم پاکستان میں آکر کیا کچھ کر رہی ہو مجھے اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں ہے میں اپنے ریلیشن کو ختم کرنا چاہتا ہوں لیکن میں ایک بار تم سے ملنا چاہتا ہوں شام میں میں تمھارے گھر آؤں گا اس کے بعد میں واپس چلا جاؤ گا۔۔۔!!!

اس آدمی نے بنا وانیا کا جواب سنے اپنی بات ختم کر کے کال بند کر دی تھی۔۔۔

وانیانے موبائل کو گھور کو دیکھااور اے ڈی سے بعد میں ملنے کا سوچا تھااور اپنی گاڑی اپنے گھر کے راستے پر ڈال دی تھی۔۔۔۔

وانیا بیٹھی سمیر کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

سمیر وانیا کا بوائے فرینڈ تھا وہ اچھے سے اے ڈی کے بارے میں جانتا تھا بلکہ خود بھی وہ انہی کاموں میں شامل تھا سمیر اور وانیا کے ریلیشن کو پانچ سال ہو گئے تھے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سمیر سامنے سے آتا ہوا نظر آیا تھا سمیر نے بلو جینز اور ساتھ بلو ہی شرٹ پہلی ہوئی تھی بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے دیکھنے میں سمیر انگریز ہی لگتا تھا۔۔۔۔

کیسی ہو جانِ من پاکستان آتے ہی تم مجھے بھول گئی تھی۔۔۔۔!!!

سمیر نے وانیا کو گلے لگتے ہوئے کہا وانیا نے بھی پیچھے ہٹنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

سمیر میں اسد سے محبت کرتی ہوں اور میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔۔۔۔!!!

وانیا نے سمیر سے الگ ہوتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

یہ بات تو تم مجھے بھی ہمیشہ کہتی تھی کہ تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہو وغیرہ۔۔۔ چلو چھوڑو اگر تم نے یہ فیصلہ کر ہی لیا ہے تو مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔!!!

سمیر نے ہنستے ہوئے وانیا کو عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جو انتہائی واہیات ڈریسنگ میں سمیر کو بہت ہاٹ لگ رہی تھی۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم آج کی رات میرے نام کر دو صبح ہوتے ہی تم اپنے راستے میں اپنے راستے میں بھی یہاں سے چلا جاؤ گا۔۔۔پھر کبھی بھی تمھاری لائف میں نہیں آؤں گا میں تو پاکستان صرف تم سے آخری نار ملنے آیا ہوں۔۔۔!!!

سمیر نے وانیا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اس خود کے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔!!!

وانیا نے سمیر کے گلے میں اپنی باہیں ڈالتے ہوئے ایک آنکھ دبا کر بے باکی سے کہا۔۔۔

میں جانتا تھا تمھارا جواب یہی ہو گا۔۔۔!!! سمیر نے وانیا کے چہرے پر جھکتے ہوئے کہا۔۔۔

وانیا سمیر کی چال سے واقف نہیں تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ سمیر کس حد تک جا سکتا ہے۔۔۔

وانیا کی آنکھ جب کھولی تو سمیر اس پر جھکا اسے ہی دیکھ رہا تھا وانیا نے اٹھنا چاہا لیکن سمیر نے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا تھا۔۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا تھا اور تم نے مجھے دھوکا دیا مجھے چھوڑ کر یہاں آ گئی اور شادی کرنے لگی تھی۔۔۔۔!!!

سمیر نے سرد لہجے میں وانیا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وانیا کو سمیر کی سرد آنکھوں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا اسے سمیر کا بدلہ ہوا لہجہ بلکل بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔۔۔

اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا نہیں اگر تم میری نہیں ہو سکتی تو کسی کی بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔!!!

سمیر نے سرد لہجے میں کہا اور اس سے پہلے وانیا کچھ کہتی سمیر نے وانیا کے گلے میں اپنے ہاتھ میں پکڑا تیز دھاڑ والے چاقو کو پھیر دیا تھا۔۔۔

وانیا کی آنکھیں باہر آگئ تھیں تھوڑی دیر بعد ہی پورا بیڈ خون سے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

تمھارا بھائی مجھے کبھی بھی تلاش نہیں کر پائے گا۔۔۔!!!

سمیر نے ایک نفرت بھری نگاہ وانیا کے بے جان وجود پر ڈالی اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

نور اپنے کمرے سے باہر نکلی تو کبیر اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اسے نور کا چہرہ نظر نہیں آیا تھا اس نے نور کا ہاتھ پکڑا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔۔۔

شکر ہے تم نور ہی ہو مجھے لگا عشال ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

نور نا سمجھی سے کبیر کو دیکھ رہی تھی کبیر نے نور کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے روم لے آیا تھا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟

نور نے اپنا ہاتھ کبیر کی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر نے نور کا ہاتھ چھوڑنے کی بجائے اسے اپنی طرف کھنچا تھا جس سے نور سیدھا کبیر کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔

تم نے اپنے باپ سے میری کیا کیا شکایتیں لگائی ہیں مائی بیوٹیفل وائف۔۔۔۔؟؟

کبیر نے نور کے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا جبکہ نور کبیر کی بات پر گھبرا گئی تھی۔۔۔

میں نے وہی کچھ کہا جو آپ نے میرے ساتھ کیا۔۔۔!!!

نور نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا نور کی بات سن کر کبیر کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھیلے تھے۔۔۔

اس کا مطلب تم نے ساری باتیں بڑے پاپا کو بتادی ہے جو کچھ بھی میں نے تمھارے ساتھ کیا رائٹ۔۔۔؟؟؟

کبیر نے کہا جبکہ اس کے آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔۔۔

ہاں بلکل۔۔۔!!! نور نے زور سے اپنا سر ہاں میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو پھر تم نے کِس کا بھی بتایا ہو گا۔۔۔؟؟؟

کبیر نے نور کے کان کے پاس سرگوشی نما کہا اور ہلکا سا نور کے کان کو اپنے ہونٹوں سے چھوا کبیر کی اس حرکت پر نور کو ایک کرنٹ سا لگا تھا۔۔

نہیں اس بارے میں میں نے پاپا کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔!!!!

نور نے جلدی سے صفائی دیتے ہوئے جو منہ میں آیا بول دیا تھا۔۔۔

کبیر نور کی بات پر اپنا قہقہہ کنٹرول نہیں کر پایا تھا۔۔۔

ہمم بتانا بھی نہیں چاہیے تو پھر اس کا مطلب ہے مجھے سسر جی کی مار کے لیے تیار رہنا چاہیے کیونکہ میری بیوی نے تو شکایتیں لگانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہو گی۔۔۔!!! کبیر نے سوچنے والے انداز میں کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟نور نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں بعد میں تم سے ملتا ہوں ٹائیگر بن کر۔۔۔!!!

کبیر نے پہلی بات اونچی آواز میں اور آخری بات آہستہ آواز میں کہی تھی۔۔۔

نور کو کبیر کی آخری بات سنائی نہیں دی تھی کبیر نے نور کے ہونٹوں کو ہلکا سا چھوا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

نور حیران پریشان سی کھڑی کبیر کی حرکت پر غور کر رہی تھی۔۔۔اور جب اسے کبیر کی حرکت سمجھ میں آئی تو اس کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا تھا۔۔لیکن تب تک کبیر جا چکا تھا

چھچھورا کہی کا۔۔۔!!!!

نور نے کبیر کو کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی تھی اور پھر روم سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

(فلیش بیک)

کبیر کو جب ہوش آیا تھا تو اسد نے اسے بتا دیا تھا کہ جون کی کال آئی تھی اور زید ٹائیگر بن کر نور کو لینے گیا ہے۔۔۔

کبیر نے اسد سے کہا تھا کہ زید کو منع کر دے اور وہ خود ٹائیگر بن کر نور کے پاس جائے گا۔۔۔

اسد نے کبیر کو روکنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے اس کی بات نہیں سنی اور زید کو کال کر کے واپس آنے کا کہا تھا۔۔۔

اسد میری بات غور سے سنو میں پہلے ٹائیگر بن کر نور کے پاس جاؤں گا۔۔اس کے بعد تم مجھے کالیا بن کر اس گھر سے باہر لے آؤ گے جہاں پر نور ہے۔۔۔۔!!!

پھر میں کبیر بن کر نور کے پاس جاؤں گا اور وہی نور کے پاس رہوں گا لیکن آگے کا کام تمھارا اور زید کا ہے جو تم دونوں نے بہت ہوشیاری سے کرنا ہے۔۔۔زید میرا روپ لے گا اور تم زید کو اپنے اڈے پر لے جاؤ گے اور زید کو میں ایک میسج سینڈ کروں گا اس نے وہی لائنز ٹائیگر بن کر غصے میں بولنی ہے ٹھیک ہے تم سمجھ گئے ہو۔۔۔؟

کبیر نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اسد سے پوچھا جو چہرے پر حیرانگی لیے کبیر کی بات کو سن رہا تھا۔۔۔

کبیر لگتا ہے تمھارے سر پر زیادہ گہری چوٹ آئی ہے یہ کیا بول رہے ہو۔۔؟اسد نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

اسد تم جانتے ہو ہم جب اپنا حلیہ تبدل کرتے ہیں تو ہم ٹائیگر اور کالیا بن کر رہتے ہیں ہماری باتوں میں کبھی کبیر، زید یا اسد کا زکر نہیں ہوتا جس سے کسی کو بھی معلوم نا ہو کہ ہماری اصلیت کیا ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے کہا۔۔۔

ہاں میں جانتا ہوں اور یہ سب ہم اپنی سیفٹی کے لیے کرتے ہیں کہ ہمارے آدمیوں کو بھی معلوم نا ہو کہ ہماری اصلیت کیا ہے۔۔۔۔!!! اسد نے کہا۔۔۔

بلکل اور تم جانتے ہو بڑے پاپا نے مجھے جو ایلکس دیا ہے اس کے گلے میں جو ایلکس کے نام کا لاکٹ ہے اس میں ایک چیپ موجود ہے۔۔۔۔ اور اس وجہ سے بڑے پاپا آرام سے ہماری ساری باتیں سن سکتے تھے اس طرح وہ ہم پر آسانی سے نظر رکھتے تھے۔۔۔۔!!!

ہم جو بھی پلان بناتے تھے تو ایلکس تو ہمارے پاس ہی ہوتا تھا اور بڑے پاپا ہمارے سارے پلان سے واقف ہوتے تھے اور جہاں ہمیں مدد کی ضرورت ہوتی تھی وہ ہماری مدد کرتے تھے۔۔۔۔!!

کبیر نے اسد کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

سچ کہتے ہیں لوگ بیسٹ بہت پہنچی ہوئی چیز ہے۔۔۔۔!!! اسد نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں وہ تو ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے کہا۔۔۔

اور جب تم زید کو اپنے اڈے پر لے کر جاؤ گے جو ٹائیگر کے حلیے میں ہو گا اور زید ایلکس کے سامنے وہی کچھ بولے گا جو میں اسے کہوں گا اس طرح جب بڑے پاپا ٹائیگر کی بات سنے گے تو ان کو کنفرم ہو جائے گا کہ کبیر اور ٹائیگر الگ الگ ہے کیونکہ ٹائیگر اور کبیر ایک ہی وقت میں دونوں طرف تو موجود نہیں ہو سکتا اور یہ سب کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ مجھے لگتا ہے بڑے پاپا کو ٹائیگر پر شک ہو گیا ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے کہا۔۔۔

واہ کبیر میں تو سچ میں تمھارا قائل ہو گیا ہوں اب تم نور کے پاس جاؤ زید واپس آتا ہو گا۔۔۔۔!!! اسد نے مسکرا کر کہا۔۔۔

کبیر نے اثبات میں سر ہلایا اور ہسپتال سے نکل گیا تھا۔۔۔

پھر جیسا کبیر نے کہا تھا زید اور اسد نے ویسا ہی کیا تھا ٹائیگر پہلے نور کے پاس گیا تھا اور اس کا چہرہ دیکھ کر اسے بہت تکلیف پہنچی تھی۔۔۔

کبیر نے پھر اسد کو وہاں بلایا تھا اور اے ڈی کی کمزوری کے بارے میں معلوم کرنے کا کہا تھا۔۔۔اس کے بعد جب کالیا ٹائیگر کو گھر سے باہر لے گیا تھا تو کبیر پھر اپنے اصل حلیے میں گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔اور پھر کبیر بن کر نور کے پاس رکا تھا جب اسے عادل نے کال کر کے میر کے بارے میں بتایا تھا۔۔

جب اسے اسد کی کال آئی تھی جو غصے میں اس سے پوچھ رہا تھا کہ وہ کہاں پر ہے اور ہسپتال سے کیوں نکلا وہ یہ سب علی کی وجہ سے کہہ رہا تھا کیونکہ علی بھی اسد کے پاس ہی کھڑا تھا۔۔۔

کبیر نے اسد کو میر کا بتایا تھا اور پھر فون بند کر دیا تھا اسد نے علی کو میر کے بارے میں بتایا اور پھر دونوں اپنی اپنی گاڑیوں میں ہسپتال کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔

پھر وہاں ایلکس کے سامنے زید نے ٹائیگر بن کر وہی ساری باتیں کہی تھی جو کبیر نے بولنے کا کہا تھا

پھر کبیر نے بھی اسد سے اے ڈی کی کمزوری کو قابو کرنے کا کہا تھا اور وہ وانیا تھا۔۔۔

میر کو جب ہوش آیا تھا تو سب سے پہلے میر نے کبیر کو اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔

کبیر نے نور کے ساتھ ہوئے حادثے کا میر کو بتا دیا تھا اور ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ وہ اے ڈی کو چھوڑے گا نہیں۔۔۔

اتنا سب کچھ کبیر اس لیے کر رہا تھا کہ کسی کو بھی کبیر کے بارے میں معلوم نا ہو کہ وہی ٹائیگر ہے لیکن جس سے چھپ رہا تھا اسے تو شروع سے سب معلوم تھا۔۔۔

میر نے جب زید کی باتیں سنی تو ہنس پڑا تھا وہ اچھے سے پہچان گیا تھا کہ یہ زید ہے کیونکہ کبیر نور کے پاس تھا۔۔۔

تم لوگ اپنے بڑے پاپا سے آگے نہیں نکل سکتے ابھی تم لوگ بچے ہو بہت کچھ سیکھنا پڑے گا تم لوگوں کو۔۔۔!!! میر نے مسکرا کر خود سے کہا تھا جبکہ خود بھی ان سے کافی ایمپریس ہوا تھا۔۔۔

تمھارا دماغ ٹھیک ہے یا کسی کو دے آئے ہو۔۔۔؟؟؟

برہان نے بے یقینی کی کیفیت میں کبیر کو گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم اپنا منہ بند کرو ورنہ مجھے اچھے سے بند کرنا تھا ہے کبیر نے ڈبل گھوری سے نوازتے ہوئے کہا

ویسے کبیر برہان بھی ٹھیک ہی بول رہا ہے

اسد نے سنجیدگی سے کہا

میں بڑے پاپا سے ملنا چاہتا ہوں جو ہو گا دیکھی جائے گی

لیکن مجھے نور کے بارے میں بات کرتی ہے

اور تم لوگوں کو کیا لگتا ہے کہ بڑے پاپا مجھے تلاش نہیں کر سکتے وہ مجھے کہی سے بھی ڈھونڈ سکتے ہیں اس لیے

میں خود ان کے پاس جا رہا ہوں

کبیر نے کہا

لیکن جو کچھ تم نور کے ساتھ کر چکے ہو اس کے بعد بڑے پاپا سے تم کیا امید رکھتے ہو؟

وہ یہ تو کہنے سے رہے کہ کبیر خان تم نے جو بھی میری بیٹی کے ساتھ کیا اس سب کے لیے میں تمہیں معاف کر دیتا ہوں آؤ اور میرے گلے لگ جاؤ

زید نے بھی اپنا حصہ ڈالتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا

مجھے پرواہ نہیں ہے میں آج جا رہا ہوں بڑے پاپا سے ملنے کبیر ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھا

اگر یہ خود اپنی موت کو دعوت دے رہا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں جا بھائی ہماری دعائیں تیرے ساتھ ہیں
۔برہان نے دکھی لہجے میں کہنے کی کوشش کی

جو کہ دکھی بلکل بھی نہیں تھا

تمھارا عشال سے ملنا اب کنسل ہے کبیر نے

تمھارا عشال سے ملنا اب کنسل ہے کبیر نے بھی حساب برابر کرتے ہوئے کہا

یار میں تو تیری فیور میں بول رہا تھا

تو میرا اچھا دوست ہے میں تیرے بارے میں بھلا کچھ کہہ سکتا ہوں

برہان نے معصومیت سے کہا

زید اور اسد کے ساتھ کبیر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئ تھی۔

اس بارے میں واپس آکر سوچوں گا

کبیر نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

برہان کا منہ لٹک گیا تھا اور پھر کبیر وہاں سے چلا گیا تھا۔

تمھاری یہ حالت کس نے کی ہے عباس۔۔۔؟

اے ڈی نے سامنے صوفے پر بیٹھتے اپنے کوٹ کا بٹن کھولتے ہوئے عام سے لہجے میں پوچھا۔۔

عباس نے بہت مشکل سے اپنی آنکھوں کو کھول کر سامنے بیٹھے اے ڈی کو دیکھا تھا جو چہرے پر سرد تاثرات لیے عباس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھے معلوم نہیں میری آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی مجھے نہیں پتہ وہ کون تھے۔۔۔!!! عباس نے آہستہ آواز میں اے ڈی کو بتایا۔۔۔

لیکن جس نے بھی تمھارے ساتھ یہ سب کیا ہے اس بندے کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں ہو سکتا ہے اب تمہیں عقل آجائے اور تم واپس چلے جاؤ۔۔۔!!!

اے ڈی نے عباس کے قریب آکر اس کی بازو پر اپنے ہاتھ کا زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

جس سے عباس کی چیخ پورے کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

بھائی کیا کر رہے ہو میری بازو ٹوٹی ہوئی ہے۔۔۔!!! عباس نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

عباس جب تم تھوڑے بہتر ہو جاؤ تو فوراً پاکستان سے چلے جانا ورنہ میں خود تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔!!!

اے ڈی نے عباس کی بات کو نظر انداز کرتے اسے حکم دینے والے انداز میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

____

حجاب نے اپنے روم کے ٹیرس کا دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے کالیا کو دیکھ کر اس نے ایک دم اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

یااللہ تم پاگل تو نہیں ہوا ابھی مجھے ہارٹ اٹیک آجانا تھا۔۔۔!!! حجاب نے گھورتے ہوئے کالیا کو کہا۔۔۔

میری بلبل تجھے کچھ نہیں ہو سکتا ہارٹ اٹیک تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔!!!

کالیا نے ہنستے ہوئے کہا اور حجاب کے پاس سے گزرتے ہوئے روم کے اندر آگیا تھا۔۔۔

یہ تم کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟

حجاب نے حیرانگی سے کالیا کو کہا جواب آرام سے جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

تیرے کو ایک بہت ضروری بات بتانی تھی کالیا نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔؟ حجاب نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

تیری شوہر کو میں نے ایک لڑکی کے ساتھ دیکھا ہے

اس لڑکی نے تیرے شوہر کا ہاتھ بھی پکڑا ہوا تھا۔۔۔!!!

کالیا نے حجاب کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے تاثرات کالیا کی بات سن کر تبدیل ہوئے تھے۔۔۔

تم چاہتے ہو تمھاری بات سن کر میں اپنے شوہر سے جھگڑا کروں تو ایسا ہر گز نہیں ہو گا مجھے اپنے شوہر پر پورا بھروسہ ہے وہ کبھی بھی مجھے چیٹ نہیں کرے گا۔۔۔ہاں میں مانتی ہوں وہ تھوڑا کھسکا ہوا، سڑیل، غصہ چوبیس گھنٹے اس کے ناک پر چڑھا رہتا ہے اور بات کرنے کی تمیز اس میں نہیں ہے خاص طور پر جب میرے ساتھ بات کرتا ہے لیکن وہ مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔!!!

حجاب نے اسد کی برائیاں بتانے کے بعد آخر میں یہ بھی کہا کہ وہ اسے بہت عزیز بھی ہے۔۔۔

جبکہ اسد کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ حجاب نے اس کی بے عزتی کی ہے یا اس کی تعریف کی ہے

کالیا اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور حجاب کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔۔ حجاب سیدھی کالیا کے سینے سے جالگی تھی۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔؟

حجاب نے خود کو کالیا سے پیچھے کرتے ہوئے کہا لیکن کالیا کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔

کالیانے اپنا چہرہ حجاب کے بالوں میں چھپالیا تھااور اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ دیے تھے۔۔۔

حجاب کو کالیا کی حرکت سے کرنٹ سالگا تھا اس نے اپنا پورا زور لگا کر کالیا کو پیچھے دھکا دیا تھا اور کالیا کے منہ پر تھپڑ دے مارا تھا۔۔۔

کالیا ایک دم ہوش میں آیا تھا اور حیرانگی سے حجاب کو دیکھنے لگا تھا جس کا غصے سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ اس قسم کی حرکت کرنے کی ابھی کے ابھی نکل جاؤ میرے روم سے ورنہ اب میں اپنے پاپا کو تمھارے بارے میں بتادوں گی۔۔۔!!!

حجاب نے غصے سے ایک ایک لفظ چبا کر کہا کالیا حجاب کی بات سن کر مسکرا پڑا تھا۔۔

ایسی حرکتیں کرنے کا میرے پاس سر ٹیفکیٹ ہے جانِ من۔۔۔!!!

اسد نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا تھا اور دوبارہ حجاب کو اپنی طرف کھینچا تھا اور اس کی کمر پر گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔

حجاب چہرے پر حیرانگی لیے کالیا کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟؟؟

حجاب نے پریشانی سے پوچھا کیونکہ جو آواز اس نے سنی تھی وہ اسد کی تھی اور اسد کی آواز کو تو حجاب آسانی سے پہچان سکتی تھی۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ تمھارے شوہر کے سوا کوئی تمھارے قریب آنے کی غلطی کر سکتا ہے یا تمھارا شوہر کسی کو تمھارے قریب آنے دے سکتا ہے۔۔۔؟؟؟

اسد نے گہری نظروں سے حجاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ابھی آیا۔۔۔!!! اسد نے حیران کھڑی حجاب کو کہا اور واشروم کی طرف چلا گیا۔۔

اور جب باہر آیا تو سامنے کالیا نہیں بلکہ اسد کھڑا تھا۔۔۔اس نے اپنے نقلی بالوں کو بھی ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔۔۔

حجاب آنکھیں پھاڑے منہ پر ہاتھ رکھے اسد کو دیکھ رہی تھی اسد چھوٹے چھوٹے قدم بھرتا حجاب کے قریب آیا تھا۔۔۔

حجاب نے ہوش میں آتے ہی اسد کی دوسری گال پر بھی تھپڑ مار دیا تھا اور اس بار اسد بھی حیران ہوا تھا اسے حجاب کے اس بار تھپڑ مارنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

اپنی پہچان چھپا کر آپ مجھ سے ملتے تھے اور یہ سب کر کے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے تھے۔۔۔؟؟؟

حجاب نے اس بار اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش نہیں کی تھی کالیا ہی اسد تھا یہ بات حجاب کے لیے بہت شاکنگ تھی۔۔۔۔

حجاب اگر میں چاہتا تو ابھی بھی تمہیں سچ نا بتاتا لیکن میں نے تمہیں سچ بتانا بہتر سمجھا میں اس سب کے بارے میں تمہیں پہلے بتا کر تمہیں کسی قسم کی مصبیت میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔۔۔!!!

اسد نے پیار سے حجاب کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اسد آپ نے مجھے بہت پریشان کیا ہے اور آپ کو کیا لگتا ہے اب آپ مجھے ساری سچائی بتا دو گے اور میں خوشی خوشی آپ کو معاف کر دوں گی تو یہ آپ کی بھول ہے۔۔۔اور ابھی کے ابھی میرے کمرے سے نکل جایئے ورنہ ابھی سب کو اکٹھا کرکے آپ کے سچ کے بارے میں بتا دوں گی سب سے پہلے تو میں اپنی ساسوں ماں کو بتاؤ گی اس کے بعد آپ کے والد صاحب کو اور وہ آپ کا کیا حال کرے گے آپ بہتر جانتے ہیں۔۔۔!!!!

حجاب نے غصے سے گھورتے ہوئے اسد کو کہا اسد کو حجاب سے اس قسم کے شدید ردعمل کی توقع نہیں تھی اس لیے حیرانگی کن نظروں سے حجاب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ جارہے ہیں یا میں گھر والوں کو بلا کر لاؤں۔۔۔؟؟؟ حجاب نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا۔۔۔

اوکے جارہا ہوں تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گا۔۔۔!!!

اسد نے آخری بات آہستہ آواز میں کہی تھی اور کھڑکی سے باہر کود گیا تھا اسے لگا تھا یہ سب بہت آسان ہے لیکن یہ آسان نہیں بلکہ بہت مشکل تھا۔۔۔

حجاب ابھی بھی کھڑکی کو گھور رہی تھی۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے میں آپ کو اتنی آسانی سے معاف کر دوں گی جتنا آپ نے مجھے تنگ کیا ہے اس سے زیادہ میں آپ کو کروں گی اب دیکھو میں کیا کرتی ہوں۔۔۔!!!

حجاب نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا اسے ابھی یقین نہیں آرہا تھا کہ کالیا اور اسد ایک ہی ہیں۔۔۔اور کالیا جو کام کرتا ہے وہ سب بھی اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا لیکن اسے اتنا یقین ضرور تھا کہ اسد کچھ بھی کرے لیکن کوئی غلط کام نہیں کرے گا۔۔۔اس لیے مطمئن تھی اور اب اس نے میر سے بات کرنے کا سوچا تھا اسد کو وہی سیدھا کر سکتا تھا۔۔۔حجاب نے دل میں سوچا اور لیٹ گئی۔۔۔

تم یہاں کیوں آئے ہو کبیر خان تم جانتے ہو مجھے تم پر کتنا غصہ ہے تو یہاں آکر تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔۔!!!

میر نے اپنی گن کو گولیوں سے بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔!!! کبیر نے بناڈرے میر کے قریب جاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا بات کرنی ہے اگر تمھاری گفتگو کا موضوع میری بیٹی نور ہے تو ہاں مجھے بھی نور کے بارے میں تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی اچھا ہوا تم خود ہی یہاں آ گئے ہو۔۔۔!!!

میر نے کبیر کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے میں تمہیں اپنی بات سے آگاہ کر دیتا ہوں

تو میں چاہتا ہوں تم میری بیٹی نور کو آزاد کر دو

تا کہ میں اس کی شادی کسی ایسے انسان سے کر سکوں جو میری بیٹی کی عزت کرتا ہو۔۔۔!!!

میر نے کرخت اور طنزیہ لہجے میں کبیر کو کہا کبیر نے میر کا طنز بہت اچھے سے محسوس کیا تھا اسے معلوم تھا کہ میر علیحدگی کی بات ضرور کرے گا نور سے علیحدگی تو اب اس کے لیے ناممکن تھی۔۔۔

بڑے پاپا یہ میرے لیے اب ناممکن سی بات ہے اب میں نور کو چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔ اگر آپ مجھ سے نور کو الگ کرنا چاہتے ہیں تو ایسا میرے مرنے کے بعد ہی پاسبل ہو سکتا ہے۔۔۔!!! کبیر نے بھی مضبوط لہجے میں میر کو کہا۔۔۔

ٹھیک ہے کبیر خان اگر ایسے تو ایسے ہی سہی۔۔۔!!!

میر نے کہتے ہی ایک گھونسا کبیر کے جبڑے پر مارا تھا کبیر اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے میر سے کچھ فاصلے پر لڑکھڑا کر کھڑا ہو گیا تھا اور اپنے منہ سے نکلتے ہوئے خون کو صاف کرنے لگا تھا۔۔

میر نے پھر اس کے دوسرے جبڑے پر بھی مکا مارا تھا۔۔۔

کبیر چپ چاپ مار کھا رہا تھا کیونکہ سامنے کھڑا شخص کوئی اور نہیں اس کے بڑے پاپا تھے اگر وہ اسے جان سے بھی مار دیتے تو کبیر خوشی خوشی اپنی جان دے دیتا۔۔۔

لیکن اپنے بڑے پاپا پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے کبیر موت کو گلے لگانا بہتر سمجھتا اور اس بات سے میر بھی بخوبی واقف تھا۔۔۔

تم نے نور کو تکلیف پہنائی کبیر خان تم اچھے سے جانتے تھے میری جان نور میں بستی ہے۔۔۔ تم نے اس کے ساتھ زبردستی نکاح کیا اور تمہیں کیا لگتا ہے مجھے معلوم نہیں تھا۔۔۔ مجھے اچھے سے سب معلوم تھا لیکن پھر بھی میں نے نور سے زیادہ تمھاری خوشی کو اہمیت دی اور تم نے کیا کیا۔۔۔؟؟؟

میر نے اس بار کبیر کے پیٹ میں مکا مارا تھا کبیر کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

جب میر نے کبیر کو گریبان سے پکڑا تھا۔۔۔

تم نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے کبیر کیوں کیا تم نے ایسا بولو اور میں اچھے سے جانتا ہوں نور نے ابھی بھی کافی باتیں مجھ سے چھپائی ہیں۔۔۔!!

کبیر کو میر نے اتنا مارا تھا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے آندھرا چھانے لگا تھا اس کی ایک آنکھ سوجھ گئ تھی یقیناً کوئی نا کوئی دانت بھی ٹوٹ گیا ہو گا۔۔۔ بیسٹ کی اتنی مار کھانے کے بعد کبیر کا بے ہوش ہونا بھی ممکن تھا اور یہ تو اس کی ہمت تھی کہ بیس منٹ سے بیسٹ کی مار برداشت کر رہا تھا اگر کبیر کی جگہ کوئی اور ہوتا تو بیسٹ کے دو گھونسے کھا کر ہی بے ہوش ہو چکا ہوتا لیکن کبیر ابھی بھی تھوڑا تھوڑا ہوش میں تھا۔۔۔

جواب دو کبیر خان۔۔۔؟؟؟

میر نے کبیر کو جھنجھوڑتے ہوئے غرا کر کہا جس کے منہ سے خون بہہ کر اس کی وائٹ شرٹ کو رنگین کر رہا تھا۔۔۔

لیکن کبیر میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ کچھ بول سکے اس لیے دھندلی آنکھوں سے میر کو تک رہا تھا۔۔۔

کبیر کو اب یہ بات سمجھ میں آئی تھی کیوں لوگ کہتے تھے کہ بیسٹ کے سینے میں دل نہیں پتھر ہے اور آج اسے یقین بھی آگیا تھا۔۔۔

میر نے کبیر کا گریبان چھوڑا اور کبیر زمین پر جا گرا تھا۔۔۔

زید اور برہان آکر اپنے دوست کو میری نظروں سے دوع لے جاؤ ورنہ اس کی جان لے لوں گا۔۔۔!!!
میر نے گرجدار آواز میں کہا۔۔۔

برہان اور زید جو تھوڑی دیر پہلے آئے تھے لیکن ان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ آگے آسکے اس لیے میر کی نظروں سے اوجھل کھڑے تھے ایسا ان کو لگا تھا لیکن میر ان کی موجودگی سے بھی آگاہ ہو گیا تھا۔۔۔

برہان اور زید دونوں خاموشی سے کبیر کو وہاں سے لے جانے لگے تھے۔۔۔

جو لنگڑا کر دونوں کے ساتھ چل رہا تھا لیکن پھر بھی بولنے سے باز نہیں آیا تھا میر کی پشت ان کی طرف تھی۔۔۔

بڑے پاپا آپ مجھے جتنا مرضی مارلے لیکن میں کبھی نور کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔!!! کبیر نے بمشکل بولتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر تیرا ابھی مار کھانے کا شوق پورا نہیں ہوا تو میرے بھائی ہمیں بتادے ہم یہ تیرا شوق اچھے سے پورا کر دے گے۔۔۔!!! برہان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر نے برہان کی بات کو اگنور کیا تھا کبیر کی بات سن کر میر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔

میر جب پیچھے مڑا تو اس کا چہرہ ویسا ہی سپاٹ تھا۔۔۔

میر چلتا ہوا کبیر کے پاس آیا جس کی ایک آنکھ سوجھ چکی تھی اور وہ بند تھی دوسری آنکھ سے کبیر میر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

میر نے اپنی جیب سے سگریٹ نکالا اور اسے لبوں سے لگا کر لائٹر سے اس نے سگریٹ کو سلگایا تھا اور دوسرا سگریٹ کبیر کی طرف بڑھائی تھی۔۔۔

آپ نے مجھے اس قابل نہیں چھوڑا کہ میں سگریٹ پی سکوں۔۔۔!!!

کبیر نے ہلکا سا مسکرا کر کہا اور ہلکا سا مسکرانے سے بھی اسے شدید درد کا احساس ہوا تھا میر نے کبیر کا خوبصورت چہرہ بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

بڑے پاپا میں یہ سگریٹ اسے بعد میں دے دوں گا ابھی بے چارے سے تو کھڑا ابھی نہیں ہوا جا رہا سگریٹ کیسے لے سکتا ہے آپ سے۔۔۔!!!

زید نے جلدی سے کہا اور میر کے ہاتھ سے سگریٹ لے لیا تھا۔۔

کبیر خان جاؤ اور اپنی بیوی کو سارا سچ بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ تم کیا ہو جو کچھ تم نے اس کے ساتھ کیا اس کی معافی مانگو اگر سب کچھ جاننے کے بعد تمہیں وہ معاف کر دیتی ہے تو میں بھی تمہیں معاف کر دوں گا۔۔۔ لیکن اگر اس نے تمہیں معاف نہیں کیا تو جو اس کا فیصلہ ہو گا تمہیں بھی ماننا پڑے گا۔۔۔!!!

میر نے کبیر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔۔

اب تم دونوں اسے یہاں سے لے جاؤ اس کا باپ بھی آتا ہی ہو گا ورنہ وہ تو اسے اگلے جہان پہنچا دے گا۔۔۔!!!

میر نے کہا زید اور برہان کبیر کو وہاں سے لے گئے تھے۔۔۔

سر وانیا میڈم کا کسی نے قتل کر دیا ہے ان کے گھر سے ہمیں ان کی لاش ملی ہے۔۔۔!!!

اے ڈی کے آدمی نے مودبانہ انداز میں کہا جو ابھی ہسپتال سے سے واپس آیا تھا۔۔۔

وانیا کی موت کی خبر سن کر ایک پل کے لیے اے ڈی کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے جو صرف ایک پل کے لیے ہی تبدیل ہوئے تھے اس کے بعد اس کا چہرہ سپاٹ ہو گیا تھا۔۔۔

پتہ لگاؤ یہ کس کا کام ہے۔۔۔؟

اے ڈی نے کرخت لہجے میں کہنے کے بعد اپنے باپ کا نمبر ڈائل کر کے موبائل کان سے لگایا۔۔۔

آپ کی بیٹی کا قتل ہو گیا ہے وانیا کے گھر سے اس کی لاش لے جائے اور اے ڈی پلازہ میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے بنا سلام دعا کے نومی کو وانیا کا بتایا اور اپنے باپ کی بات سنے بنا فون بند کر دیا۔۔

میری بات نا ماننے کی سزا تم دونوں کو ملی ہے جو کچھ تم دونوں کے ساتھ ہوا ہے اس کے ذمہ دار تم لوگ خود ہو۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے اپنے خیال میں وانیا اور عباس کا چہرہ لاتے ہوئے کہا اور چلتے ہوئے کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور باہر چلی گاڑیوں کو دیکھنے لگا اے ڈی کے کمرے سے سڑک صاف دکھائی دیتی تھی اے ڈی کو یہ منظر کافی دلچسپ لگتا تھا۔۔۔۔

ہمیشہ سے ہی اے ڈی اپنے بھائی اور بہن کے زیادہ قریب نہیں تھا ان کے ہونے یا نا ہونے سے اے ڈی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔

لیکن ان کی ضرورتوں کا خیال اے ڈی ہی رکھتا تھا

وانیا اور عباس کو پیسوں سے مطلب تھا اے ڈی کی بدولت ان کی ساری ضرورتیں پوری ہو رہی تھیں
اے ڈی لاسٹ ٹائم دونوں سے پانچ سال پہلے ملا تھا اور کبھی کبھار فون پر بھی ان سے بات ہو جاتی تھی۔۔۔

اے ڈی نے سگریٹ سلگایا اور سامنے سڑک پر چلتی گاڑیوں کے منظر میں کھو گیا تھا۔۔۔

زوبیا تم کیا کرنے والی ہو مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر ہم پکڑے گئے تو۔۔۔؟

زوبیا کی فرینڈ نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

تم کیوں اتنی ٹینشن لے رہی ہو مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔!!! زوبیا نے مسکرا کر کہا۔۔۔

پھر بھی تم ایک بار سوچ لوں اگر معاذ نے معلوم کروالیا تو وہ تمہیں نہیں چھوڑے گا۔۔۔!!! زوبیا کی فرینڈ نے کہا۔۔۔

تمہیں جو میں نے کہا ہے وہ کروں آگے میں سنبھال لوں گی رات تک مجھے ساری رپورٹ چاہیے۔۔۔۔!!!

زوبیا نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

____

زید اور برہان کبیر کو اسی فلیٹ میں لے آئے تھے جہاں پہلے سے ہی اسد بیٹھا تھا۔۔۔

کبیر کی حالت دیکھ کر اسے زرا بھی افسوس نہیں ہوا تھا اس کے خیال سے جو کچھ کبیر نے کیا ہے اس کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔

کمینمے مدد کر میری دیو داس بنا بیٹھا ہے۔۔۔۔!!!

برہان نے چیختے ہوئے کہا جو کبیر کو سنبھالنے کے چکر میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔زید کو ایک ضروری کام تھا اس لیے وہ دونوں کو باہر کی چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

اسد اور برہان دونوں نے کبیر کو صوفے پر ہی بیٹھا دیا تھا جو لیٹنے والے انداز میں صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

ایک آنکھ تو سوجھی ہوئی تھی اور بند تھی اور دوسری کو اس نے خود بند کر لیا تھا برہان نے ڈاکٹر کو فون کیا جو کبیر کی مرہم پٹی کر کے چلا گیا تھا۔۔۔۔

کبیر اس وقت اپنے روم میں آرام کر رہا تھا اسد اور برہان دونوں باہر تھے برہان اسد کے کان کھا رہا تھا جو اپنے خیالوں میں گم تھا۔۔۔

تجھے کیا ہوا ہے تیرا کیوں منہ لٹکا ہوا ہے۔۔۔؟؟؟

برہان نے مزے سے پوچھا جبکہ تھوڑی تھوڑی بات تو اسے بھی سمجھ میں آ گئی تھی اسد نے گھورنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔۔

چل یہ ہی بتا دے کتنے تھپڑ پڑے ہیں بھابی سے۔۔۔؟؟؟

برہان نے جوس کے گلاس کو لبوں سے لگاتے ہوئے پوچھا تو اسد نے حیرانگی سے برہان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

تجھے کیسے معلوم ہوا۔۔۔؟ اسد نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔۔

اس کا مطلب تمہیں سچ میں تھپڑ پڑے ہیں واہ کیا بات ہے لیکن تجھے کتنے تھپڑ پڑے ہیں یہ میں نہیں بتا سکتا یہ تھوڑا مشکل ہے۔۔۔۔!!! برہان نے اپنی ڈاڑھی کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمھارے اندازے تو ایک دم ٹھیک ہوتے ہیں برہان۔۔۔۔!!! اسد نے دانت پیستے ہوئے اس کی گردن کو دبوچتے کہا۔۔۔۔

یار تیری شکل دیکھ کر میں نے اندازہ لگایا ہے مجھے کیا پتہ تو سچ میں اپنی بیوی کے ہاتھوں ذلیل پلس مار کھا کر آیا ہے۔۔۔۔!!! برہان نے جلدی سے صفائی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن اس بار بھی غلط بول گیا تھا جس کا احساس اسے بعد میں ہوا تھا۔۔۔

مار نہیں صرف دو تھپڑ۔۔۔۔!!! اسد نے برہان کی بات کی درستگی کرتے گھور کر کہا۔۔۔

ہاہاہا یار کون مان سکتا ہے کہ تو ہی کالیا ہے بیوی کے سامنے جاتے ہی بھیگی بلی بن جاتا ہے۔۔۔۔!!!!

برہان نے ہنستے ہوئے مزاحیہ انداز میں کہا اس کی زبان پر کھجلی ہو رہی تھی اور اپنی عادت سے مجبور اپنی زبان کو کنٹرول نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

برہان تمہیں آج میرے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔۔!!! اسد نے برہان کی بازو کو مروڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اوئے موٹے میری بازو ٹوٹ جائے گی یار میں ایک بازو کے ساتھ بلکل بھی اچھا نہیں لگوں گا میرے سے تو کوئی لڑکی پھر شادی ہی نہیں کرے گی میں کنوارہ رہ جاؤں گا۔۔۔۔!!! برہان نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔

تجھے تو آج میں لنگڑا ابھی کر دوں گا تو فکر مت کر۔۔۔۔!!!

اسد نے کہا جبکہ برہان کی بے تکی باتیں اسے ہنسنے پر مجبور کر رہی تھیں اسد نے برہان کا بازو چھوڑا اور اسے گلے لگایا۔۔۔

تو نہیں جانتا میں نے کتنا تیری ان فضولیات کو مس کیا یار میں تیرے واپس آنے پر بہت خوش ہوں۔۔۔۔!!! اسد نے غمگین لہجے میں برہان کی پشت کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر تیرا ارادہ مجھے سیڈ کرنے کا تھا تو دیکھ میں بلکل بھی اداس نہیں ہوا۔۔۔۔!!! برہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اسد برہان کی بات سن کر ہنس پڑا تھا۔۔۔۔

بڑے پاپا مجھے آپ سے بات کرنی ہے آپ فری ہیں۔۔۔۔؟

حجاب نے میر سے پوچھا جو کتاب پڑھ رہا تھا۔۔۔

اپنی پرنسز کے لیے میرے پاس ٹائم ہی ٹائم ہے۔۔۔!!!

میر نے کتاب کو بند کرتے مسکرا کر کہا حجاب مسکرا کر میر کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔

بیٹا جی آپ پریشان ہو جو بھی بات کرنی ہے بلا جھجھک کرو۔۔۔!!! میر نے حجاب کو کنفیوز دیکھا تو پیار سے کہا۔۔۔

بڑے پاپا مجھے نا آپ سے اسد کی شکایت لگانی ہے۔۔۔!!!

حجاب نے آنکھیں بند کر کے جلدی سے بول دیا اسے خود بھی اپنی بات بچکانہ لگی تھی لیکن کیا کرتی اسد سے بدلہ بھی تو لینا تھا اس کی بات سن کر میر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔

حجاب کو جب بھی اسد کی شکایت کرنی ہوتی وہ ایسے ہی میر سے کہتی تھی اور میر پھر حجاب کے سامنے اسد کو ڈانٹتا اور حجاب خوش ہو جاتی تھی۔۔۔

اسد نے اس بار کیا کیا ہے۔۔۔؟ میر نے ہنسی دبا کر پوچھا۔۔

بڑے پاپا انہوں نے مجھے بہت تنگ کیا ہے آپ کو معلوم ہے ان کی ایک گرل فرینڈ بھی ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دونوں کو ساتھ دیکھا ہے۔۔۔!!!

حجاب نے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

اور وہ مجھے بہت ڈانٹتے بھی ہے اور اب انہوں نے مجھے کہا ہے کہ وہ دوسری شادی بھی کرے گے۔۔۔!!!

حجاب نے اپنی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لاتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔

حجاب آپ جانتی ہو نا آپ کے بڑے پاپا آپ کی پیاری پیاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے رونا بلکل بھی نہیں ہے اور میں آپ کے سامنے اسد سے بات کروں گا آپ ٹینشن نا لو۔۔۔!!! میر نے پیار سے حجاب کو کہا۔۔

سچی بڑے پاپا۔۔۔؟؟ حجاب نے خوشی سے کہا۔۔۔

بلکل بس اس گدھے کو گھر آنے دو پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں۔۔۔!!! میر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

بڑے پاپا آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔!!! حجاب نے ہنس کر کہا۔۔۔

میر جانتا تھا کہ یقیناً اسد بھی کالیا بن کر حجاب سے ملا ہو گا اور اسے تنگ کرتا ہو گا

حجاب اب اپنے پسندیدہ کام کو سرانجام دے رہی تھی یقینی باتیں کرنا۔۔۔

اور میر مسکرا کر حجاب کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔

____

سحر اریبہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی دونوں باتیں کر رہی تھیں احمد ٹی-وی دیکھ رہا تھا۔۔۔

بی بی جی کوئی لڑکی آئی ہے وہ کہہ رہی ہے آپ سے ملنا ہے۔۔۔۔!!! ملازمہ نے اریبہ کو کہا۔۔۔

اسے لے اندر لے آؤ۔۔۔۔!!!

اریبہ نے ملازمہ کو کہا ملازمہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

بیگم صاحبہ پوچھ تو لیتی کون ہے وہ لڑکی اگر وہ چور نکلی تو کیا کریں گی آپ آجکل کا زمانہ بہت خراب ہے۔۔۔۔!!! احمد نے سنجیدگی سے اریبہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جی بلکل اس نے ہمارے گھر ہی تو چوری کرنے آنا ہے ہمارا گھر تو بہت پیچھے ہے پہلے آہل بھائی کا بنگلہ آتا ہے اس کے بعد علی بھائی کا گھر آتا ہے لیکن چور نے تو ہمارے گھر ہی آنا ہے اور ویسے بھی میر بھائی نے سیکیورٹی بہت سخت رکھی ہوئی ہے ان کی اجازت کے بغیر یہاں کوئی چور نہیں آسکتا۔۔۔۔!!!

اریبہ مزید بھی کچھ بول رہی تھی لیکن احمد بات کر کے پچھتایا تھا اس نے خود کو کوسا کیوں اس نے اریبہ کو چھیڑا اریبہ کی باتیں اس وقت تک بند نہیں ہونی تھی جب تک وہ لڑکی اندر نا آجاتی۔۔۔

سحر کو احمد کی شکل دیکھ کر ہنسی آرہی تھی

سحر نے جب ملازمہ کے ساتھ آتی زوبیا کو دیکھا تو تو اچھل کر اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

بیٹا کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ آریبہ نے سحر کو اچھلتے ہوئے دیکھا تو حیرانگی سے پوچھا اتنے میں زوبیا بھی وہاں آگئی۔۔۔۔

زوبیہ اس وقت کالے رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھی زوبیا نے اریبہ اور احمد کو سلام کیا سحر کو دیکھ کر زوبیا بھی ایک پل کے لیے حیران ہوئی تھی اسے سمجھنے میں ایک سیکنڈ لگا کہ سامنے کھڑی لڑکی ہی معاذ کی بیوی ہے جو اسے مال میں ملی تھی۔۔۔

تم سے دوبارہ مل کر بہت خوشی ہوئی۔۔۔۔!!! زوبیا نے اپنا ہاتھ سحر کے کی طرف بڑھاتے ہوئے خوش اخلاقی سے کہا۔۔۔۔

لیکن مجھے تمہیں دیکھ کر زرا سی بھی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔۔!!!

سحر نے سچ گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا اور احمد کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی زوبیا نے شرمندگی سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔

اریبہ اور احمد کے چہرے پر ناسمجھی سے زوبیا کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

آنٹی انکل میں آپ کے بیٹے کی گرل فرینڈ ہوں۔۔۔۔!!!

زوبیا نے اریبہ اور احمد کے چہروں پر ناسمجھی کے تاثرات دیکھے تو اپنا تعارف کروانا بہتر سمجھا۔۔۔۔

معاذ اور میں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے ہم دونوں کا نکاح بھی ہو گیا تھا لیکن اس نے آپ لوگوں کی وجہ سے مجھے طلاق دے دی کیونکہ وہ میری وجہ سے لوگوں کو تکلیف نہیں دے سکتا تھا۔۔۔!!!

بات کرتے ہوئے زوبیا بھرپور ایکٹنگ کر رہی تھی اور آنکھوں میں مگرمچھ کے آنسو لیے اریبہ کو دیکھ رہی تھی اس کی آواز بھی روندگئ تھی وہاں کھڑے تینوں نفوس اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ رہے تھے اور اس کی بات پر یقین کرنا تینوں کے لیے مشکل تھا۔۔۔

میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اور میں معاذ کے بچے کی ماں بھی بننے والی ہوں میں اس حالت میں کہاں جاؤ گی اس لیے میں آپ لوگوں کے پاس آئی ہوں۔۔۔ معاذ نے ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا اور مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔!!!

زوبیا نے روتے ہوئے کہا سحر نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی کو روکا تھا اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

زوبیا اور معاذ ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور اس بات پر مہر معاذ نے خود لگائی تھی تو بچہ۔۔۔؟ معاذ نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔؟؟

سحر کے دماغ میں طرح طرح کے سوال اٹھ رہے تھے لیکن جواب کسی ایک سوال کا بھی نہیں تھا آنسو بے اختیار اس کی آنکھوں سے بہہ کر زمین پر گر رہے تھے۔۔۔

کیا ثبوت ہے تمھارے پاس ہم کیوں تمھاری بات پر یقین کریں۔۔۔؟

اریبہ نے زوبیا سے پوچھا جس نے اپنی رپورٹ اور کچھ تصاویر جو معاذ اور اس کی تھیں اریبہ کی طرف بڑھائی تھیں رپورٹ کو احمد پڑھنے لگا تھا اور تصاویر ایسی تھیں جیسے دیکھ کر اریبہ کی آنکھیں پھٹ پڑی تھیں۔۔۔۔

رپورٹ صاف بتا رہی تھی جو کچھ زوبیا نے کہا ہے وہ سچ ہے اور نکاح نامہ دیکھنے کے بعد تو احمد کو اپنے سینے میں درد سا اٹھتا ہوا محسوس ہوا اس نے معاذ کی تربیت ایسی تو ہرگز نہیں کی تھی احمد وہی صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

آنٹی میں اب چلتی ہوں اگر معاذ نے مجھے یہاں دیکھ لیا تو اسے برا لگے گا اور میں نہیں چاہتی میری وجہ سے وہ پریشان ہو۔۔۔۔!!!

زوبیا نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے غمگین لہجے میں کہا اور وہاں سے چلی گئ گھر سے باہر نکل کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئ تھی۔۔۔۔

اب تم کیا کرو گئے معاذ احمد اگر میں خوش نہیں ہوں تو تمہیں بھی خوش نہیں رہنے دوں گی۔۔۔۔!!! زوبیا نے نفرت سے سوچا۔۔۔۔

اریبہ بھی احمد کے پاس ہی بیٹھ گئ تھی اور خود کو قصوروار سمجھ رہی تھی اسی نے معاذ کو سحر کے ساتھ شادی کرنے کا کہا تھا اور اپنی خواہش ظاہر کی تھی۔۔۔۔

سحر اپنے کمرے میں چلی گئ تھی وہ مزید یہاں کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

چھوٹے چاچو کیا ہوا ہے آپ دونوں کو۔۔۔؟ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے اسد جو معاذ سے ملنے آیا تھا ان دونوں کو ایسے دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔

چھوٹے چاچو آپ کو معاذ پر بھروسہ ہونا چاہیے وہ کبھی بھی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے آپ کا سر جھک جائے ہمیں تصویر کا ایک رخ دیکھایا جا رہا ہے آپ ٹینشن نا لیں میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔!!!

اسد نے احمد کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا سارے ثبوت سامنے ہیں تم ان کو کیسے جھٹلا سکتے ہو۔۔۔۔!!! احمد نے کمزور سے لہجے میں کہا۔۔۔

چاچو ضروری نہیں ہے جو ہمیں دیکھایا جا رہا ہو وہی سچ ہو کبھی کبھی آنکھوں دیکھا بھی جھوٹ ہوتا ہے آپ دونوں اپنے بیٹے پر بھروسہ رکھیے آگے اللہ بہتر کرے گا۔۔۔۔!!! اسد نے کہا۔۔

اور گھر سے نکل گیا اس نے سب سے پہلے معاذ کو فون کر کے ملنے کا کہا اسد نکاح نامہ سمیت تصاویر اور رپورٹ بھی اپنے ساتھ لے آیا تھا۔۔۔۔

عشال اپنی سوچوں میں گم کھڑی تھی برہان کب سے کھڑا عشال کو دیکھ رہا تھا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ عشال کے روبرو ہو سکے اسے ہمیشہ اس بات کی گلٹ رہتا کہ وہاں موجود ہوتے ہوئے بھی اسے بچا نہیں سکا تھا۔۔۔

یہاں تک پہنچنے میں برہان کی مدد اسد نے کی تھی اور خود معاذ سے ملنے چلا گیا تھا۔۔۔

برہان نے خود میں ہمت پیدا کی اور کھڑکی کو نوک کیا عشال اپنے خیالوں سے باہر آئی اور آواز کی طرف متوجہ ہوئی جب اس نے کھڑکی کی طرف دیکھا تو وہاں برہان کھڑا تھا۔۔۔

عشال پہلے تو نا سمجھی سے برہان کو دیکھتی رہی جیسے سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو سامنے کھڑا انسان کون ہے اسے زیادہ اپنے ذہن پر زور ڈالنا نہیں پڑا تھا۔۔۔وہ کیسے برہان کو بھول سکتی ہے برہان ہی تو اس کے گھر میں

آیا تھااور اسے اے جے کی درندگی سے بچایا تھا اگر یہ نا آتا تو آگے کی سوچ ہی عشال کی روح فنا کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

تم۔۔۔؟ یہاں کیسے۔۔۔؟

عشال کے منہ سے بے ترتیبی الفاظ نکلے تھے برہان ہوش میں ہوتا تو عشال کے سوال کا جواب دیتا۔۔۔

ہیلو مسٹر میں تم سے بات کر رہی ہوں تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟عشال نے اس بار تھوڑا سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

وہ میں بس تمہیں ایک بار دیکھنا چاہتا تھا بس اب میں جا رہا ہوں۔۔۔!!! برہان نے ہوش میں آتے جلدی سے کہا اور کھڑکی سے باہر کودنے لگا۔۔۔

روکو۔۔۔!!!

عشال کی آواز نے برہان کے چلتے قدموں کو روکا تھا برہان کو خوشگوار حیرت ہوئی اور اس نے مڑ کر عشال کی طرف دیکھا۔۔۔

عشال کو میر پہلے ہی برہان کے بارے میں بتا چکا تھا اور یہ بھی کہ اے ڈی نے برہان کو مارنے کی کوشش بھی کی تھی۔۔۔۔

عشال چھوٹے چھوٹے قدم لیتے برہان کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔

اگر تم دوبارہ اس طرح میرے روم میں آئے تو ڈیڈ کو بتا دوں گی اور اب جاؤ یہاں سے۔۔۔!!! عشال نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ظالم لڑکی۔۔۔۔!!! برہان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

عشال نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی اور اس کے چہرے پر ہلکی سے مسکراہٹ آ کر غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے معاذ۔۔۔؟؟؟

اسد نے تصاویر اور رپورٹ کو معاذ کے سامنے پڑے ٹیبل پر پھینکتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا جسے معاذ نے پہلے حیرانگی سے رپورٹ کو دیکھا لیکن جھٹکا تو اسے تصاویر کو دیکھ کر لگا تھا اسے بات کی طے میں جانے میں ایک سیکنڈ لگا اسد سامنے بیٹھا معاذ کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

بھائی یہ جھوٹ ہے میرا زوبیا کے ساتھ ایسا کوئی رشتہ نہیں تھا میں اس سے پیار ضرور کرتا تھا لیکن میں نے آج تک اپنی حد پار نہیں کی میرا یقین کریں میں سچ بول رہا ہوں۔۔۔!!!

معاذ نے پریشانی سے بوکھلائے ہوئے کہا یہ سوچ ہی اس کی جان ہلکان کر رہی تھی کہ اس کے ماں باپ اور سحر اسکے بارے میں کیا سوچ رہے ہونگے یقیناً زوبیا اس کے گھر گئی ہو گی۔۔۔

معاذ آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔!!!

اسد نے معاذ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جو کھڑا ہو گیا تھا معاذ دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور اسد کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ لڑکی تمھارے گھر آئی تھی اس کا کہنا ہے کہ تم نے اپنے گھر والوں کی وجہ سے اسے طلاق دی تھی اور اب وہ تمھارے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔۔!!!

اسد نے معاذ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا معاذ بے بسی سے اسد کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

بھائی آپ کو بھی لگتا ہے میں ایسا کر سکتا ہوں

جس لڑکی سے میں محبت کرتا ہوں اسے شادی کے بعد چھوڑ دوں صرف اس لیے کے میرے گھر والوں کو برا لگے گا نہیں بھائی میں کبھی بھی اسے نا چھوڑتا وہ لڑکی مجھے دھوکا دے رہی تھی اس کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔۔!!!

معاذ نے پھر اپنی شادی کا سارا واقعہ اسد کو سنا دیا جو اس نے پہلے نہیں بتایا تھا اسد سنجیدگی سے معاذ کی بات سن رہا تھا۔۔۔

اس بارے میں سحر جانتی ہے۔۔۔؟؟ اسد نے جانچتی ہوئی نظروں سے معاذ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔!!! معاذ نے لمبا سانس لے کر خود کو پر سکون کرتے ہوئے کہا۔۔۔

معاذ رپورٹ کا تو مجھے علم نہیں ہے لیکن تصاویر کو دیکھ کر مجھے اتنا تو یقین ہے کہ ان کو اڈیٹ کیا گیا یہ ساری تصاویر نقلی ہیں جہاں تک بات ہے رپورٹ کی تو وہ بھی میں معلوم کروالوں گا تم فکر مت کرو تم میرے بھائی ہو اور مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے تم کبھی بھی کوئی بھی ایسا کام نہیں کروں گے جو کسی کے لیے تکلیف کا باعث ہو اب تم یہی آرام کرو میں تمھارا مسئلہ حل کر کے آتا ہوں۔۔۔!!!

اسد نے مسکرا کر کہا معاذ اسد کی بات سن کر اس کے گلے لگ گیا۔۔۔

تھینک یو بھائی۔۔۔!!!

معاذ نے تشکرانہ انداز میں اسد کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بھائی ہوتے کس لیے ہیں اسد نے معاذ کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا معاذ نے سکون کا سانس لیا تھا ورنہ اسے لگ رہا تھا اسد بھی اس پر یقین نہیں کرے گا۔۔۔۔

معاذ کے دماغ میں اب اپنے گھر والوں کے چہرے گھوم رہے تھے۔۔۔۔

سب لوگ میری وجہ سے پریشان ہونگے بہت برا کیا تم نے زوبیہ۔۔۔۔!!!

معاذ نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر ہوئے نفرت سے کہا اور پھر سحر کے بارے میں سوچنے لگا آج والے معاملے کے بعد اس بات پر مہر لگ گئی کہ سحر اسے چھوڑ دے گی پہلے تھوڑی بہت امید تھی لیکن آج وہ بھی ختم ہو گئی۔۔۔۔

____

رپورٹ پر کسی کلینک کا نام لکھا ہوا تھا ساتھ ایڈریس بھی لکھا تھا اسد اس ایڈریس پر پہنچا تو اسے ایک چھوٹا سا کلینک نظر آیا کلینک میں دو روم تھے کچھ لوگ بھی باہر بیٹھے ہوئے تھے وہاں کھڑے چھوٹی سی عمر کے لڑکے سے اسد نے ڈاکٹر فضا کے بارے میں پوچھا جو وہاں کے لوگوں کو ترتیب سے بیٹھنے کی تلقین کر رہا تھا۔۔۔

وہ سامنے والے روم میں ہیں لیکن ابھی آپ کو انتظار کرنا ہو گا ابھی وہ فری نہیں ہیں۔۔۔!!!

لڑکا بتا کر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا

اندر کوئی میل پیشنٹ ہے یا فیمیل اسد نے پھر سے اس لڑکے سے پوچھا۔۔۔

وہ لڑکا اسد کے جواب پر عجیب نظروں سے اسے گھورنے لگا تھا۔۔۔

وہ ابھی کسی سے ملنا نہیں چاہتی ابھی اندر کوئی نہیں ہے۔۔۔!!! لڑکے نے کہا۔۔

کیا بات ہے باہر اتنے لوگ بیٹھے تمھاری ڈاکٹر کا انتظار کر رہے ہیں اور وہ اندر ارام فرما رہی ہے۔۔۔!!!

اسد نے لڑکے کو سخت لہجے میں کہا اور روم کی طرف چلا گیا۔۔۔

عجیب انسان ہے۔۔۔!!! لڑکے نے اسد کی پشت کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اسد روم میں داخل ہوا تو ڈاکٹر فضا موبائل پر کسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔

آپ اندر کیسے آئے چھوٹے کو پتہ نہیں کب عقل آئے گی میری کہی بات بھول جاتا ہے۔۔۔!!!

فضا نے غصے سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اسد آرام سے فضا کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور رپورٹ اس کے سامنے پڑی ٹیبل رکھی۔۔۔

فضا نا سمجھی سے رپورٹ کو دیکھ رہی تھی جب اسد نے آنکھوں کے اشارے سے اسے پڑھنے کا کہا

فضا نے اب غور سے سامنے بیٹھے خوبرو مرد کو دیکھا تھا۔۔۔

اس کے کلینک پر ہمیشہ آس پاس کے محلے کے لوگ ہی آتے تھے اسد دیکھنے میں کافی امیر لگ رہا تھا۔۔

اگر میرا معائنہ کر لیا ہے تو اس رپورٹ کو دیکھو۔۔۔!!! اسد کی بھاری آواز چھوٹے سے کمرے میں گونجی۔۔۔

فضا نے ہڑبڑا کر اسد کے چہرے سے نظریں ہٹائی اور رپورٹ کو دیکھنے لگی جیسے ہی اس نے رپورٹ کو دیکھا اس چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا اسی بات کا اسے ڈر تھا فضا نے خود کو کمپوز کیا اور اسد کی طرف دیکھا جو فضا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

رپورٹ ہے یہ۔۔۔!!! فضا نے کہا جبکہ اس آواز کی کپکپاہٹ کو اسد نے صاف محسوس کیا تھا۔۔۔

میں بھی اچھے سے واقف ہوں لیکن آپ نے جھوٹی رپورٹ کیوں بنائی ڈاکٹر فضا۔۔۔؟؟؟

اسد نے تھوڑا ٹیبل کی طرف جھکتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔اسد نے ہوا میں تیر چھوڑا تھا جو سیدھا نشانے پر جا کر لگا۔۔۔

فضا پہلے سے ہی ڈری ہوئی تھی اس سے کوئی بات نہیں بن رہی تھی اس نے آج تک کوئی ایسا کام نہیں کیا تھا اور اب زوبیا کے کہنے پر اس نے نقلی رپورٹ بنائی تھی۔۔۔۔

اگر تم مجھے سچ بتا دو گی تو ہو سکتا ہے میں تمہیں چھوڑ دو ورنہ تم بہتر جانتی ہو اگر یہ خبر میں میڈیا کو دے دوں تو تمھارے کیریر کا کیا ہو گا۔۔۔!!!! اسد نے عام سے لہجے میں کہا۔۔

میں نے زوبیا کے کہنے پر سب کچھ کیا تھا وہ میری بیسٹ فرینڈ ہیں اور اس نے مجھے پیسے بھی دیے تھے اس لیے میں نے اس کی ہیلپ کی تھی۔۔۔!!! فضا نے شرمندگی سے کہا۔۔۔

تم میرے ساتھ چلو یہی سب باتیں تم اسد کی فیملی اور اپنی فرینڈ کے سامنے کہو گی۔۔۔!! اسد نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

میں ایسا نہیں کر سکتی زوبیہ مجھے جان سے مار دے گی۔۔۔۔!!! فضا نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔۔۔

تمہیں کچھ نہیں ہو گا اس بات کی گارنٹی میں تمہیں دیتا ہوں۔۔۔۔!!! اسد نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ کون ہیں۔۔۔؟ فضا نے اسد سے پوچھا۔۔۔

وہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے چلو میرے ساتھ۔۔۔۔!!! اسد نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

فضا خاموشی سے اسد کے ساتھ چل پڑی تھی۔۔۔۔

اسد نے معاذ سے زوبیا کا نمبر مانگا تھا اور معاذ کو گھر جانے کا کہا معاذ گھر کے لیے نکل پڑا تھا

اسد نے زوبیا کو اریبہ بن کر میسج کیا تھا کہ۔۔۔۔

"میں اپنے بیٹے کی وجہ سے بہت شرمندہ ہوں جو کچھ بھی معاذ نے تمھارے ساتھ کیا وہ غلط تھا میں تم سے ملنا چاہتی ہوں اور اپنے بیٹے کے کیے کی معافی مانگنا چاہتی ہوں۔۔۔۔!!!"

زوبیا نے جب میسج پڑھا تو وہ بہت خوش ہوئی تھی اس کا پلان کامیاب ہو گیا تھا اسے اریبہ سے ملنے پر کوئی مسئلہ نہیں تھا اریبہ نے زوبیا کو اپنے گھر بلایا تھا۔۔۔۔

____

سحر اپنے روم میں چلی گئ تھی اور رونے لگی جب اسے اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اریبہ نے حجاب کو کال کر کے بلالیا تھا خود میں ہمت نہیں تھی کہ سحر کے پاس جا سکے حجاب کو اپنے پاس دیکھ کر سحر اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

حجاب کو اریبہ نے کچھ نہیں بتایا تھا لیکن حجاب کو اتنا تو سمجھ آ گیا تھا کہ یقیناً بات بہت بڑی ہے

جس کی وجہ سے اریبہ اور احمد بھی بہت پریشان ہیں۔۔۔۔

سحر کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو۔۔۔؟ حجاب نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

سحر نے روتے ہوئے ساری بات حجاب کو بتائی اور پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

سحر میری بات سنو اسد بھائی تمہیں پہلے ہی سب کچھ بتا چکے ہیں اور انہوں نے یہ بات بھی تو کہی تھی کہ زوبیا کے ساتھ ان کا کوئی ایسا رشتہ نہیں تھا یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہو اس کا مقصد کچھ اور ہو۔۔۔۔!!!

حجاب نے سحر کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں کہا حجاب کی بات نے سحر کے آنسوؤں کو روک دیا تھا۔۔۔۔

حجاب میں نے پہلے کیوں نہیں اس بارے میں سوچا۔۔۔۔!!! حجاب نے بھاری آواز میں کہا۔۔۔

سحر تو پہلے تم سوچ لیتی یار فضول میں تم نے اپنے آنسو ضائع کیے۔۔۔۔!!! حجاب نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔۔

اس کا مقصد سحر کا موڈ ٹھیک کرنا تھا جو تھوڑا بہت بہتر ہو گیا تھا۔۔۔

باجی آپ دونوں کو نیچے بلایا ہے۔۔۔۔!!! ملازمہ نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ ہم آرہے ہیں۔۔۔۔!!! حجاب نے کہا۔۔۔

سحر جاؤ اپنا حلیہ درست کرو پھر نیچے چلتے ہیں۔۔۔۔!!!

حجاب نے ملازمہ کو جواب دینے کے بعد سوں سوں کرتی سحر کو کہا تو سحر نے اثبات میں سر ہلایا اور فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

بیٹا یہ کون ہے۔۔۔؟؟؟

اریبہ نے اسد کے ساتھ کھڑی لڑکی کا پوچھا چاچی جان وہ آپ کو تھوڑی دیر تک معلوم ہو جائے گا ابھی باقی سب کو آنے دیں۔۔۔!!! اسد نے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد معاذ بھی گھر آگیا احمد خونخوار نظروں سے معاذ کو گھور رہا تھا۔۔۔

اسد معاذ کی حالت سے اچھی طرح واقف تھا معاذ کا چہرہ دیکھ اسے ہنسی کے ساتھ ترس بھی آرہا تھا۔۔۔

حجاب اور سحر جب نیچے آئی تو سحر کی حالت اب قدرِ بہتر تھی حجاب اسد کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی لیکن اس نے اسد کے دیکھنے سے پہلے ہی اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کر لیا تھا۔۔۔

اسد کو حجاب کی حرکت بلکل بھی پسند نہیں آئی سحر معاذ کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی معاذ کے لیے یہ بات کسی جھٹکے سے کم نہیں تھی اسے لگا تھا سحر اس کے طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرے گی لیکن یہاں تو سحر معاذ کو حیران کرنے پر تلی ہوئی تھی۔۔۔

اب بس زوبیا کا انتظار تھا جو تھوڑی دیر بعد سامنے آتی ہوئی نظر آئی زوبیا خوشی خوشی گھر میں داخل ہوئی پیروں تلے زمین تو اس کی فضا کو دیکھ کر نکلی معاذ کی آنکھوں میں زوبیا کے لیے نفرت اور حقارت تھی۔۔۔۔

آیئے محترمہ آپ کا ہی انتظار تھا۔۔۔!!! اسد نے زوبیا کو دیکھ کر طنزیہ کہا۔۔۔

چاچی چاچو میری بات تحمل سے سنیے گا۔۔۔!!! اسد نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا زوبیا کے قدم وہی جم گئے تھے۔۔۔

معاذ زوبیا کو پسند کرتا تھا لیکن وہ اسے دھوکا دے رہی تھی زوبیا کے اپنے کزن کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے اور اس کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔ معاذ نے زوبیا سے نکاح کر لیا تھا لیکن نکاح والے دن ہی اس کا

کزن پاکستان آیا تھا اور معاذ کو ساری حقیقت بتائی کہ یہ لڑکی جس کے پاس پیسہ دیکھتی ہے اس کے پاس چلی جاتی ہے۔۔۔۔!!! اسد نے زوبیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جب معاذ کو سچ معلوم ہوا تو نکاح کے آدھے گھنٹے بعد اس نے زوبیہ کو طلاق دے دی تھی اور جہاں تک بات ہے بچے کی تو آگے ڈاکٹر فضا آپ کو بتائے گی جو زوبیا کی بیسٹ فرینڈ بھی ہے۔۔۔۔!!!! اسد نے فضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

زوبیا میرے پاس آئی تھی اور مجھے نقلی رپورٹ بنانے کا کہا تھا اور میں نے نقلی رپورٹ بنا دی تھی زوبیہ نے مجھے اس کام کے لیے کافی پیسے دیے تھے۔۔۔۔!!!

فضا نے اپنی بات مکمل کر کے اپنی نظریں جھکا لیں تھیں اتنا تو کنفرم تھا یہاں سے نکلنے کے بعد زوبیا نے فضا کو جان سے مار دینا تھا جس طرح وہ فضا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

پیار کرنا بری بات نہیں ہے وہ تو کسی سے بھی ہو جاتا ہے اور میں نہیں مانتا کہ معاذ نے کچھ غلط کیا ہے اگر زوبیا معاذ کے ساتھ سنسیر ہوتی تو وہ اسے کبھی نا چھوڑتا لیکن وہ اسے دھوکا دے رہی تھی

چاچو معاذ نے مجھے پہلے ہی تمام حقیقت سے آگاہ کر دیا تھاہاں اسے آپ سب کو اپنی پسند کے بارے میں بتانا چاہیے تھا یہ غلطی اس سے ہوئی ہے اب ساری حقیقت آپ لوگوں کے سامنے ہے اب آپ ہی فیصلہ کریں کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون سچ بول رہا ہے۔۔۔!!!

اسد نے احمد اور اریبہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو بے یقینی سے زوبیا کو دیکھ رہے تھے ایک لڑکی ہو کر وہ اتنا گر گئ تھی اسے اپنی عزت کی بلکل بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔اور معاذ کا دل کر رہا تھا اسد کو گلے لگا لے اس کی سوچ سے زیادہ اسد نے اس کی مدد کی تھی۔۔۔

اگر کسی کو اسد کی باتوں نے زیادہ سکون پہنچایا تھا تو وہ سحر تھی اسد کا ایک ایک لفظ وہی تھا جو معاذ نے اسے بتایا تھا۔۔۔

سحر اپنی جگہ سے اٹھی اور زوبیا کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئ زوبیا کھا جانے والی نظروں سے سحر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

سحر کو پہلے سے ہی زوبیا پر بہت غصہ تھا اس نے ایک زور دار تھپڑ زوبیا کے منہ پر مارا کمرے کے خاموش ماحول میں سحر کے تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے غصے میں زوبیا سحر پر ہاتھ اٹھاتی معاذ نے زوبیا کے ہوا میں بلند ہوتے ہاتھ کو وہی روک دیا تھا اور دوسرے گال پر معاذ نے اپنے وزنی ہاتھ کا نشان چھوڑا۔۔۔۔

مجھے خود پر افسوس ہوتا ہے کہ میں نے تمہاری جیسی گھٹیا عورت سے محبت کی۔۔۔۔ تم اس حد تک چلی جاؤ گی مجھے معلوم نہیں تھا اگر دوبارہ تم نے میری فیملی کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو بہت برا پیش آؤ گا دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔!!!

معاذ نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

تمہیں تو میں دیکھ لوں گی۔۔۔۔!!! زوبیا نے غصے میں اپنا پیر پٹخ کر کہا ابھی اس سے زیادہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

زوبیا وہاں سے چلی گئ جب اس کے جاتے ہی اسد کی آدمی نے اسے کال کر کے کام ہو جانے کی اطلاع دی اسد نے اوکے کہہ کر موبائل بند کر دیا۔۔۔

ڈاکٹر فضا اب آپ جاسکتی ہیں لیکن اگر آگے آپ نے ایسا کوئی کوئی کام کیا تو آپ کو پولیس کے حوالے کر دوں گا میری نظر آپ پر ہی رہے گی۔۔۔۔!!! اسد نے فضا کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں آئندہ میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گی میں معذرت چاہتی ہوں۔۔۔۔!!! فضا نے کہا۔۔۔

آپ جاسکتی ہیں اور زوبیا سے بھی آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔!!! اسد نے کہا۔۔۔

اس کے آدمیوں نے زوبیا کو اغوا کر لیا تھا اسد نے اس سے بعد میں نپٹنے کا سوچا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر فضا وہاں سے چلی گئ معاذ چلتا ہوا احمد اور اریبہ کے پاس آیا۔۔۔۔

ایم سوری آپ دونوں کو میری وجہ سے بہت تکلیف پہنچی ہے پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔!!! معاذ نے نظریں جھکا کر شرمندگی سے کہا۔۔۔۔

معاذ ہمیں دکھ اس بات کا ہے تم نے ہمیں اپنی پسند کے بارے میں کیوں نہیں بتایا اگر تم کسی اور کو پسند کرتے تھے تو ایک بار ہم سے بات تو کرتے

لیکن تم نے ہمیں اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ اپنی کوئی بات ہم سے ڈسکس کر سکو۔۔۔۔!!!

احمد سے معاذ کے چہرے پر اپنی نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈیڈ ایسی بات نہیں ہے میں نہیں چاہتا تھا میری وجہ سے آپ لوگ اداس ہو میرا مقصد آپ دونوں کو پریشان کرنا نہیں تھا۔۔۔۔!!

معاذ نے اریبہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے رنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

لیکن بیٹا آگے جو بھی ہو کتنا ہی بڑا مسئلہ کیوں نا ہو تم ہم سے کبھی نہیں چھپاؤ گے۔۔۔۔!!!

اریبہ نے معاذ کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے پیار سے کہا احمد نے بھی مسکرا کر اپنے بیٹے کو گلے سے لگایا۔۔۔۔

سوری ڈیڈ۔۔۔۔!!! معاذ نے ایک بار پھر سے کہا۔۔۔۔

تم ہمارے بیٹے ہو معاذ اور باپ زیادہ دیر اپنی اولاد سے ناراض نہیں رہ سکتا اور انسان غلطیوں سے ہی سیکھتا ہے اور مجھے لگتا ہے تم نے اپنی اس غلطی سے بہت کچھ سیکھا ہو گا۔۔۔۔!!!

احمد نے مسکرا کر کہا معاذ بھی ہلکا سا مسکرا پڑا تھا اس نے اب سحر کی طرف دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے اللہ کا شکر ہے اسد بیٹا تم اور حجاب کھانا کھا کر جانا بس پندرہ منٹ لگے گے۔۔۔۔!!!

اریبہ نے اسد کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کہا جہاں تھوڑی دیر پہلے پریشان کے بادل چھائے ہوئے تھے اب وہ بادل برس کر جا چکے تھے اور اس برسات میں زیادہ نقصان زوبیا کا ہی ہوا تھا اسد کی وجہ سے سب ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔۔

جی چاچی لیکن پہلے میں تھوڑا فریش ہونا چاہتا ہوں میں سیدھا یہی آ گیا تھا۔۔۔!!! اسد نے اریبہ کو کہا۔۔۔

ہاں بیٹا جاؤ تم فریش ہو جاؤ۔۔۔!!! اریبہ نے جلدی سے کہا اور کچن میں چلی گئی۔۔۔۔

معاذ میں نے جو کچھ بھی کیا اپنے بھائی کے لیے کیا مزید مجھے تمھارے تھینک یو کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!!! معاذ کے بولنے سے پہلے ہی اسد نے اسے کچھ بھی بولنے سے منع کر دیا تھا۔۔

اوکے بھائی۔۔۔!!! معاذ نے ہنستے ہوئے کہا اور اسد کے گلے لگ گیا۔۔۔

سحر تم بھی مجھے تھینک یو بولنا چاہتی ہو۔۔۔؟ اسد نے سحر سے پوچھا۔۔۔۔

بلکل بھائی۔۔۔۔!!! سحر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم شکریہ ادا کرنا چاہتی ہو تو ایسا کرو کسی طرح میری بیوی کو اوپر کمرے میں بھیج دو۔۔۔۔!!!

ٹھیک ہے۔۔۔۔!!! اسد نے حجاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔

ہاہاہا بھائی ٹھیک ہے آپ جائیں میں اسے بھیج دوں گی۔۔۔۔!!! سحر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

شادی کے بعد آج سحر کھل کر ہنسی تھی معاذ سحر کو ہی دیکھ رہا تھا اسد چلا گیا تھا جب سحر حجاب کے پاس گئی تھی۔۔۔۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔!!!

حجاب نے مسکراتے ہوئے کہا سحر بھی حجاب کے گلے لگ گئ تھی۔۔۔۔

اب تم نے تھینک یو کہنے سے منع کیا ہے اس لیے میں نہیں بولوں گی۔۔۔۔!!! سحر کہا۔۔۔

گڈ گرل مجھے چاہیے بھی نہیں۔۔۔۔!!! حجاب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

حجاب میں کچن میں جا رہی ہوں تم میرا موبائل لا دو گی مجھے ماما نے کہا تھا وہ کال کریں گی تو ہو سکتا ہے وہ کال کر رہی ہوں۔۔۔۔!!! سحر نے حجاب کو کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں میں لا دیتی ہوں۔۔۔۔!!! حجاب نے کہا اور موبائل لینے چلی گئ۔۔۔۔

سحر کچن کی طرف چلی گئ تھی معاذ بعد میں آرام سے سحر سے بات کرنا چاہتا تھا اس لیے احمد کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

____

کبیر اب خود کو کافی بہتر محسوس کر رہا تھا اس کا ارادہ آج نور سے ملنے کا تھا۔۔۔

تم کہاں جارہے ہو۔۔۔۔؟؟

برہان نے کبیر کو تیار کھڑے دیکھا تو لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھتے گھور کر پوچھا۔۔۔

تم ابھی میرے منہ نا لگو برہان دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔!!!!

کبیر نے برہان کو گھوری سے نوازتے ہوئے کہا اب اس کی آنکھ کی سوجن کم ہو گئ تھی لیکن ابھی اسکے چہرے پر میر کے مار کے نشان موجود تھے۔۔۔۔

تیری حالت اس قابل نہیں ہے کہ تو میرا مقابلہ کر سکے اس گھر سے نکلنے سے پہلے تمہیں مجھ سے لڑنا ہو گا۔۔۔!!! برہان نے سنجیدگی سے ڈائیلاگ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے جیسی تمھاری مرضی۔۔۔!!! کبیر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

برہان کا خیال تھا کبیر زخمی ہے اس لیے اس سے مقابلہ نہیں کر سکے گا لیکن یہ صرف اس کا خیال ہی تھا۔۔۔

کبیر کے لیے برہان سے مقابلہ کرنا مشکل نہیں تھا کبیر نے ایک زوردار گھونسا برہان کے جبڑے میں مارا اور ساتھ ہی اپنی ٹانگ کو برہان کی ٹانگ کے ساتھ زور سے ہِٹ کیا برہان وہی گر گیا تھا۔۔۔

برہان کو تو لگ رہا تھا کہ اس کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔۔۔

اللہ کرے کبیر تمھاری بیوی تمہیں کبھی معاف نا کرے۔۔۔!!!

برہان نے غصے میں کبیر کو کوستے ہوئے کہا کبیر چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔۔

وہ میرا کام ہے مجھے معلوم ہے اپنی بیوی کو مجھے کیسے منانا ہے۔۔۔!!!

کبیر نے مسکراتے ہوئے برہان کو کہا اور گھر سے نکل گیا۔۔۔

برہان پیچھے کبیر کو گالیوں سے نوازتا رہا اور اپنی ٹانگ کو پکڑے افسوس سے وہی بیٹھا رہا۔۔۔

____

اس سے پہلے حجاب کمرے کا دروازہ کھولتی اسد نے حجاب کا ہاتھ پکڑ کر اسے دروازے کے ساتھ لگایا حجاب ایک دم بوکھلا گئ تھی لیکن اسد کو سامنے دیکھ کر اسے بہت غصہ آیا۔۔

چھوڑیے مجھے۔۔۔!!!

حجاب نے اپنے غصے پر قابو پاتے اسد کو دھکا دیتے ہوئے کہا جو اپنی جگہ سے زرا سا بھی نہیں سرکا تھا۔۔

تم اچھے سے جانتی ہو میری اجازت کے بغیر تم یہاں سے نہیں جاسکتی پھر کیوں اتنی محنت کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟

اسد نے آنکھوں میں خمار لیے حجاب کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ حجاب زیادہ دیر اسد کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکی اس نے اپنی نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔

اف ظالم لڑکی کیوں ان جان لیوا اداؤں سے اپنے شوہر کی جان لینا چاہتی ہو۔۔۔!!! اسد نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

حجاب ابھی بھی یہاں سے بھاگنے کے چکر میں تھی لیکن اسد کے دونوں بازوں نے اس کے ارد گرد گھیر ابنایا ہوا تھا۔۔۔

حجاب میں تم سے معافی مانگ چکا ہوں یار اب ایسا کیا کروں کہ تم مجھے معاف کر دو۔۔۔!!! اسد نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

وہ آپ کو بہت جلد پتہ چل جائے گا آپ ایک بار گھر تو آئے۔۔۔!!! حجاب نے آنکھوں میں شرارت لیے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟؟

اسد نے ناسمجھی سے پوچھا اس سے پہلے حجاب جواب دیتی سحر کی آواز نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا حجاب نے سیڑھیوں پر کھڑے ہی دونوں کو نیچے آنے کا کہا تھا تبھی اسد نے حجاب کے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔

اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔۔۔!!! اسد نے کہا اور نیچے چلا گیا۔۔۔

اسد کے جانے کے بعد حجاب نے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور مسکرا پڑی۔۔۔۔

کبیر وائٹ پیلس میں داخل ہوا تو سب سے پہلے اس کا سامنا اپنے باپ اور میر سے ہوا تھا۔۔۔

کہاں غائب تھے تم اور کس سے مار کھا کر آئے ہو۔۔۔؟؟؟

احد نے آبرو اچکاتے ہوئے مشکوک انداز میں پوچھا کبیر نے میر کی طرف دیکھا جو چہرے پر مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہاں بتاؤ کبیر کس نے تمھاری خوبصورت شکل کا نقشہ بگاڑ دیا ہے۔۔۔؟؟؟ میر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اف کبیر کیا جواب دے گا تو اب۔۔۔؟؟؟

ڈیڈ وہ میری کچھ لڑکوں سے لڑائی ہو گئی تھی۔۔۔۔!!! کبیر نے بہانہ بناتے ہوئے جلدی سے کہا۔۔۔

ہمم لیکن مجھے لگتا ہے ان لڑکوں نے ہی تمہیں مارا ہے جیسے تمھارے آثار نظر آرہے ہیں۔۔۔۔!!!

احد نے کبیر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

اور میرا بیٹا ہوتے ہوئے تم مار کھا کر آگئے ہو شرم آنی چاہیے کیا فائدہ تمھاری اتنی باڈی بنانے کا چوبیس گھنٹے جِم میں رہنے کا جب تم میں طاقت ہی نہیں ہے۔۔۔۔!!! احد آج سارے حساب چکتا کرنے کے در پر تھا۔۔۔

ڈیڈ رات کو میں آپ کے روم میں آجاؤں گا پھر آپ جتنا مجھے ذلیل کرنا چاہے کر لیجیے گا ابھی مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے رات میرے کمرے میں آجانا۔۔۔۔!!!

احد بھی کبیر کا باپ تھا جواب کبیر کی توقع کے مطابق آیا تھا احد کی بات پر میر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

کبیر بے چارہ دونوں کی شکلوں کو دیکھ کر اپنے روم کی طرف چلا گیا بیچارا کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

نور اپنے روم میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی جب کبیر روم میں داخل ہوا اور نور کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کی پیاس بجھانے لگا۔۔۔

دروازے کی آہٹ نے نور کے کام میں خلل ڈالی تھی اس وقت ناول کی سٹوری کا لاسٹ چل رہا تھا نور نے غصے سے سامنے دیکھا تو وہاں کبیر کھڑا مسکرا رہا تھا کبیر کو دیکھ کر نور کو ایک سیکنڈ کے لیے شک سا ہوا تھا کہ یہ کبیر نہیں ہے لیکن تھوڑا غور کرنے پر معلوم ہوا کہ کبیر ہی ہے۔۔۔

آپ کو پھر کسی نے مارا ہے۔۔۔؟؟؟نور نے چہرے پر حیرانگی لیے پوچھا۔۔۔

ہاں مارا ہے نا تمھارے باپ نے میری یہ حالت کی ہے اچھی بھلی شکل کا ستیاناس کر دیا ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے جلے کٹے انداز میں کہا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔ کہی پاپا نے آپ کو اس لیے تو نہیں مارا کہ میں نے آپ کی شکایت ان کو لگائی تھی۔۔۔۔؟؟؟

نور نے یاد آنے پر اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

شکر ہے تمہیں یاد تو آیا۔۔۔۔!!!

کبیر نے نور کے پاس آتے ہوئے کہا اور نور سے کچھ فاصلے پر ہی بیٹھ گیا۔۔۔

پھر تو آپ کے ساتھ بہت اچھا ہوا ہے۔۔۔۔!!!

نور نے مزے سے کہا جس پر کبیر نے نور کو گھور کر دیکھا۔۔

مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا۔۔۔!!!

کبیر نے سیریس انداز میں کہا کبیر کی بات پر نور نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

نور تم مجھ سے علیحدگی چاہتی ہو۔۔۔۔؟؟؟

کبیر نے سنجیدگی سے نور کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھا۔۔ کبیر کے سوال پر نور خاموش ہو گئی اور کبیر کو دیکھنے لگی۔۔۔ جب کبیر کو لگا کہ نور کچھ نہیں بولے گی تو خود ہی بات کا آغاز کیا۔۔۔

میں تم سے ہر اس زیادتی کی معافی چاہتا ہوں جو میں نے تمھارے ساتھ کی میں مانتا ہوں میں نے تمھارے ساتھ بہت غلط کیا ہے۔۔۔ میں نہیں جانتا تم سے نفرت کرتے کرتے کب مجھے تم سے محبت ہو گئی۔۔۔ اور میں تم سے نفرت نہیں کرتا تھا میں تمھارے چہرے سے نفرت کرتا تھا۔۔۔ تمھارا چہرہ مجھے کسی کی

یاد دلاتا تھا۔۔۔اور مجھے تم سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیتا تھا۔۔۔میں نے غصے میں تمہیں بہت تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔!!!! کبیر نے غمگین لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

اور جانتی ہو بڑے پاپا نے مجھے جتنا بھی مارا لیکن مجھے لگتا ہے جو دکھ اور تکلیف میں نے تمہیں دی ہے اس کے سامنے میری تکلیف تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔!!!

کبیر نے نور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

آپ جس سے بھی نفرت کرتے تھے یقیناً اس کی شکل مجھ سے ملتی ہو گی لیکن میرا تو کوئی قصور نہیں تھا پھر آپ نے مجھے تکلیف کیوں دی۔۔۔؟؟؟

میں بے قصور ہوتے ہوئے بھی آپ کے ظلم برداشت کرتی رہی اور اب آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو آپ مجھ ستے معافی مانگ رہے ہیں لیکن میری تکلیف کا مداوا کون کرے گا۔۔۔؟؟؟ نور نے بھیگے لہجے میں کہا۔۔۔

نور میں پشیماں ہوں پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔!!! کبیر نے نور سے التجا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں آپ کو معاف نہیں کروں گی کبیر۔۔۔!!!

نور نے مضبوط لہجے میں کہا اور کمرے سے نکل گئی مزید اگر یہاں رکتی تو کبیر کے سامنے کمزور پڑ جاتی جو نور ہرگز نہیں چاہتی تھی کبیر کا اداس چہرہ نور کو اچھا نہیں لگا تھا کبیر کی تکلیف اسے بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

نور اپنے کمرے سے باہر نکل آئی تھی کبیر کا ارادہ نور کو ٹائیگر کا سچ بتانے کا بھی تھا لیکن اب اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا تھا پہلے اسے کبیر بن کر اپنی محبت کا احساس دلا کر نور کو منانا تھا۔۔۔

کبیر بے بسی سے دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے نور گئی تھی نور کو چھوڑنا اب اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

____

نومی پاکستان آگیا تھا اپنی بیٹی کی لاش کو دیکھ کر اسے گہرا صدمہ پہنچا تھا اگر اس نے اپنے بچوں کی تربیت اچھی کی ہوتی تو آج نومی بھی عام لوگوں کی طرح اپنی فیملی کے ساتھ خوشحال زندگی گزار رہا ہوتا۔۔۔

وانیا کو دفنانے کے بعد نومی اے ڈی پلازہ چلا گیا تھا عباس بھی وہی پر تھا۔۔

عشال ملنے کے بعد میر نے نومی کو چھوڑ دیا تھا نومی نے اے ڈی کو عشال کے زندہ ہونے کا نہیں بتایا تھا اور ملک سے باہر چلا گیا تھا۔۔

اے ڈی نے نومی کو دیکھا تو اسے اپنے باپ کو دیکھ کر زرا بھی خوشی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

آپ کب آئے۔۔۔؟؟؟ اے ڈی نے مصروف انداز میں پوچھا۔۔

تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں دو دن بعد واپس چلا جاؤں گا۔۔۔!!! نومی نے اپنے مغرور بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اچھی بات ہے اپنے ساتھ عباس کو بھی لے جایئے گا مجھے ایک ضروری کام ہے میں چلتا ہوں۔۔۔۔!!!!

اے ڈی نے ایک نظر نومی کو دیکھا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اے ڈی کو مال میں ایک ضروری کام تھا جس کے سلسلے میں وہ یہاں آیا تھا اچانک اس کی نظر سامنے کھڑی دو لڑکیوں پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی۔۔۔۔

یہ تو عشال ہے۔۔۔۔!!

اے ڈی نے آہستہ سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا جبکہ اپنی آنکھوں پر اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا یہ خواب ہے اگر عشال کے ساتھ نور نا ہوتی تو اسے کبھی بھی یقین نا آتا لیکن یہ سچ تھا اے ڈی بے یقینی کے عالم میں کھڑا تھا۔۔۔۔

جس کام سے یہاں آیا تھا وہ تو بھول چکا تھا اس وقت اس کے لیے سب سے اہم سامنے کھڑی عشال تھی۔۔۔۔

عشال کسی بات پر مسکرا رہی تھی اور نور اسے گھور رہی تھی نور کے چہرے کا نشان تو اے ڈی کو اچھے سے یاد تھا یہ نشان اسی کا دیا ہوا تھا۔۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود سے کہا۔۔۔

میری عشال زندہ ہے۔۔۔ہاں میری عشال زندہ ہے میری نظریں کبھی دھوکا نہیں کھا سکتیں میری عشال میری نظروں کے سامنے کھڑی ہے۔۔۔!!!

اے ڈی نے خوشی سے کہا عشال کو دیکھ کر اسے لگا تھا اسے دنیا کی ساری خوشیاں دوبارہ مل گئی ہوں۔۔۔

اے ڈی نے اپنے قدم عشال کی طرف بڑھا ہی تھے کہ نومی نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا۔۔۔

اے ڈی نے غصے سے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں نومی کھڑا تھا اگر نومی کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک اپنی آخری سانسیں گن رہا ہوتا جس نے اے ڈی کو اس کی محبت کے پاس جانے سے روکا تھا۔۔۔

ڈیڈ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں مجھے عشال کے پاس جانا ہے۔۔۔!!!

اے ڈی نے اپنے کندھے سے نومی کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔۔اسے اس وقت نومی کی یہاں موجودگی بلکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

التمش میری بات سنو تم جانتے ہو وہ کون ہے تمھارا اس سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔۔۔۔!!! نومی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ڈیڈ وہ میری بیوی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اے ڈی کو اس کی بیوی سے دور نہیں کر سکتی مجھے ابھی اپنی عشال کے پاس جانا ہے میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے نومی کی بات کو نظر انداز کرتے غصے میں کہا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ عشال وہاں سے چلی نا جائے اے ڈی نے اپنے قدم عشال کی طرف بڑھا دیے لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اس نے اپنی مٹھیاں کو زور سے بھینچا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ہیلو کیا ہوا کبیر۔۔۔۔؟؟

اسد نے موبائل کان سے لگاتے پوچھا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اسد حجاب کے ساتھ وائٹ پیلس آیا تھا۔۔۔۔

!!!جلدی میرے کمرے میں آؤ۔۔۔۔

مجھے معلوم ہو گیا ہے تیری بیوی نے تجھے معاف نہیں کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے تو بے شرموں کی طرح مجھے اپنے کمرے میں آنے کی دعوت دیتا پھیرے۔۔۔!!! اسد نے مسکراہٹ دباتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔۔

کمینے زید اور برہان کے ساتھ کم بیٹھا کر میرے کمرے میں آ مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔!!! کبیر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

!!!اچھا آرہا ہوں۔۔۔۔

اسد نے ہنستے ہوئے کہا اور اپنے قدم کبیر کے کمرے کی طرف بڑھا دیے اسد دروازہ نوک کر کے روم میں داخل ہوا سامنے کبیر کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا اسد صوفے پر بیٹھ گیا اور کبیر کے فری ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

کیا بات کرنی تھی۔۔۔؟؟؟ کبیر جب بات کر کے فری ہوا تو اسد نے پوچھا۔۔۔

وانیا کا اس کے بوائے فرینڈ نے قتل کر دیا ہے۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔

اووو بہت دکھ ہوا اللہ اس کی مغفرت کرے آمین۔۔۔!!! اسد نے چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے کہا۔۔

وانیا کا چیپٹر تو کلوز ہو گیا ہے پہلے میرا ارادہ اسے استعمال کر کے اے ڈی کو تڑپانے کا تھا لیکن اس کمینے کو تو اپنے بھائی بہن کی پرواہ ہی نہیں ہے وہ تو وانیا کے جنازے میں بھی شریک نہیں ہوا۔۔۔!!!

کبیر نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اے ڈی کا ذکر ہی اس کے لہجے میں نفرت گھول دیتا تھا۔۔

اے ڈی تو میری سوچ سے زیادہ بے رحم نکلا ہے اگر اس کی کوئی کمزوری ہے تو وہ عشال ہے عشال اے ڈی کی سب سے بڑی کمزوری ہے لیکن اگر ہم نے عشال کو اے ڈی کے خلاف استعمال کرنا چاہا تو بڑے پاپا ہمارا قیمہ بنا دیں گے۔۔۔!!! کبیر نے ٹہلتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر اس خیال کو بھی اپنے دماغ میں نا لانا۔۔۔!!! اسد نے کبیر کی بات سننے کے بعد فوراً کہا۔۔۔

جانتا ہوں ابھی میرے پہلے زخم ٹھیک نہیں ہوئے دوبارہ بڑے پاپا سے مار پڑی تو یقیناً اگلے جہان پہنچ جاؤں گا۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

کبیر ہم کچھ وقت اور رک جاتے ہیں ہو سکتا ہے ہمارے ہاتھ کوئی ایسا سوراخ لگ جائے جو اے ڈی کی بربادی کی وجہ بن جائے۔۔۔!!! اسد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

اسد ہمارے پاس وقت نہیں ہیں اے ڈی جو کرنے جا رہا ہے اسے روکنا بہت ضروری ہے ورنہ بہت سے معصوم لوگوں کی جانیں چلی جائے گی۔۔۔!!!

کبیر نے اپنی کنپٹی کو اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں سے دباتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب کیا کرنے والا ہے وہ۔۔۔۔؟؟؟ اسد نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

کبیر نے اسد کی طرف دیکھا۔۔۔۔

____

اسد اور برہان تم دونوں نور اور عشال کو مال لے کر جاؤ گے وہاں اے ڈی بھی آنے والا ہے وہ عشال اور نور دونوں کو ایک ساتھ دیکھے گا اور اسے یقین ہو جائے گا کہ عشال زندہ ہے۔۔۔۔!!!

میر نے اسد اور برہان کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ اسد تو حیران تھا ہی برہان کی زبان پر کھجلی ہوئی۔۔۔

انکل اگر اے ڈی وہاں پر ہو گا تو وہ عشال کو وہاں سے لے جائے گا پھر میں کیا کروں گا۔۔۔؟؟؟

برہان کے منہ میں جو آیا اس نے بول دیا اسد کے ساتھ میر نے بھی برہان کو گھوری سے نوازا۔۔۔

میرا مطلب ہے عشال اے ڈی کی بیوی ہے اگر وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا تو ہم کچھ نہیں کر پائے گے۔۔۔!!! برہان نے بات سنبھالتے ہڑبڑا کر کہا۔۔۔

تم دونوں کس وقت کام آؤگے ایک کالیا ہے تو دوسرا جون اور میرا نہیں خیال تم دونوں کی نگرانی میں ایسا کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔عشال کبھی بھی اے ڈی کے ساتھ نہیں جائے گی اور اتنا تو مجھے یقین ہے کہ وہ کبھی بھی عشال کے ساتھ زبردستی نہیں کرے گا۔۔۔۔!!!

تم دونوں کا کام نور اور عشال کی حفاظت کرنا ہے اگر دونوں کو زرا سی خراش بھی آئی تو تم دونوں بھی سزا کے لیے تیار رہنا۔۔۔!!! میر نے عام سے لہجے میں دھمکی دیتے ہوئے کہا برہان نے تھوک نگلا۔۔۔

میران کو کہہ رہا تھا شیر کے پاس جا کر اس کے سامنے گوشت پیش کرنا ہے اور جب وہ شیر اسے کھانے لگے تو گوشت کو وہاں سے لے کر بھاگ جانا ہے۔۔۔۔

بڑے پاپا آپ فکر مت کریں ہم سب سنبھال لے گے آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔۔!!! اسد نے تابعداری سے جواب دیا۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔ اور ہاں مجھے تم سے حجاب کے بارے میں بھی بات کرنی ہے فری ہو کر مجھ سے ملنا۔۔۔۔!!! میر نے اسد کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

اسد تیار ہو جا تو بھی اب تیری باری ہے بیوی کے لیے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔!!! اسد نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

اسد یار مجھے ایک بہت ہی ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔۔!!! برہان نے اسد کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے جو کام بڑے پاپا نے سونپا ہے اسے کر لیں پھر جہاں بھی تم نے جانا ہو وہاں چلے جانا۔۔۔!!! اسد نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

یار پتہ نہیں میں زندہ بچتا بھی ہوں یا نہیں مجھے کبیر اور زید سے آخری بار ملنا ہے ایک بار میں اپنی پسندی جگہ پر بھی گھوم لوں پھر پتہ نہیں موقع نا ملے یا نا ملے۔۔۔!!! برہان نے غمگین لہجے میں اسد کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کبیر ٹھیک کہتا ہے تمہیں فلم انڈسٹری میں آنا چاہیے بہت اچھی ایکٹنگ کر لیتے ہو۔۔۔!!! اسد نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

اسد تم میرے اوریجنل جزبات کو ایکٹنگ کا نام دے رہے ہو شرم آنی چاہیے۔۔۔!!! برہان نے اپنے نا دکھنے والے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا۔۔۔

برہان میں گاڑی میں تمھارا انتظار کر رہا ہوں جلدی آ جاؤ ورنہ پیدل گھر آنا تمھاری فضول باتیں میں پھر کبھی سن لوں گا۔۔۔!!! اسد نے دھمکی دیتے ہوئے کہا اور خود وہاں سے چلا گیا۔۔۔

!!!زندہ بچو گے تو میری باتیں سنو گے نا۔۔۔

برہان نے دل میں کہا اور اسد کے پیچھے بھاگا وائٹ پیلس تک پیدل چل کر اگر برہان جاتا تو اس کی ٹانگوں نے جواب دے دینا تھا۔۔۔

!!!بھائی آپ کی طبیعت کیسی ہے زید بتا رہے تھے آپ کا کسی سے جھگڑا ہوا ہے۔۔۔

زارا نے پریشانی سے کبیر کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا جو آنکھیں موندے لیٹا ہوا تھا۔۔۔

آؤ زارا میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔۔؟ کبیر نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

بھائی کس ظالم نے آپ کا یہ حال کیا ہے اسے ترس نہیں آیا۔۔۔!!! زارا نے کبیر سے دکھی لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

آہ کاش میں تمہیں بتا سکتا وہ ظالم کون ہے۔۔۔۔!!! کبیر یہ بات صرف سوچ ہی سکا۔۔۔۔

اب کیا کر سکتے ہیں تم چھوڑو اس بات کو اب میں ٹھیک ہوں یہی کافی ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایسے کیسے میرے بھائی کی اتنی بری حالت کر دی ہے میں اسے کچھ کہوں بھی نا ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔!!! زارا نے لڑاکا انداز میں کہا۔۔۔

زارا میری پیاری بہن وہ انسان مجھے بہت عزیز ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی بھی اسے برا بھلا کہے اور جہاں تک بات ہے مار کی تو ایسا سمجھ لو اس کے سمجھانے کا انداز ایسا ہے اور اب تو میں اچھے سے سمجھ گیا ہوں میری غلطی پر اس نے مجھے سمجھایا ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے پیار سے کہا۔۔۔

بھائی مجھے آپ کی بات بلکل بھی سمجھ میں نہیں آئی لیکن امید کرتی ہوں آپ کافی کچھ اچھے سے سمجھ گئے ہو گے۔۔۔!!!!

زارا نے مسکراتے ہوئے کہا اس کا اشارہ جس بات کی طرف تھا کبیر کو اچھے سے معلوم ہو گیا تھا کبیر نے گھور کر زارا کو دیکھا۔۔۔

زارا کھکھلا کر ہنس پڑی کبیر اپنی بہن کو خوش دیکھ کر دلی طور پر مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔

کبیر زید کی طرف سے بھی بے فکر تھا اسے یقین تھا زید اس کی بہن کو خوش رکھے گا دونوں پھر باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔

مسز کہاں سے آ رہی ہیں آپ۔۔۔ آپ کا شوہر کب سے بیٹھا آپ کی راہ تک رہا ہے اور آپ اپنا دیدار ہی نہیں کروا رہی۔۔۔!!!

زید نے تھوڑا زارا کی طرف جھک کر مودبانہ انداز میں کہا زارا اپنی ہنسی نہیں روک پائی اور ہنسنے لگی۔۔۔

جواب دیجیے زوجہ محترمہ ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔۔۔!!! زید نے زارا کو ہنستے ہوئے دیکھا تو اس بار سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ہم اپنے بھائی کی خیریت دریافت کرنے گئے تھے شہزادہ صاحب۔۔۔!!! زارا نے بھی زید کے انداز میں جواب دیا۔۔۔

اووو تو آپ کے بھائی صاحب گھر آچکے ہیں کیسے مزاج ہیں محترم کے۔۔۔؟؟؟ زید نے دکھی لہجے میں پوچھا۔۔۔

زید آپ ڈرامے بازیاں بند کردے مجھے کچن میں ضروری کام ہے میں نیچے جا رہی ہو۔۔۔!!! زارا نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

یار کبھی تو میرے پاس بھی بیٹھ جایا کرو ہر وقت کام ہی کرتی رہتی ہو کبھی میرے ہاتھ ہی نہیں آتی میرا ابھی دل کرتا ہے ہمارا ایک پیارا سا بے بی ہو ویسے تم کیا کہتی ہو اس بارے میں۔۔۔۔؟؟؟

زید نے زارا کے چہرے سے بال پیچھے کرتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا زارا شرم اور خفت کے مارے چہرہ جھکا گئی زارا کی حالت دیکھ زید قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گیا۔۔۔زرا نے ہلکی سے چپت زید کے سینے پر لگائی اور کمرے سے بھاگ گئی۔۔۔۔

میری معصوم بیوی۔۔۔۔!!! زید نے ہنستے ہوئے کہا اور خود بھی روم سے نکل گیا۔۔

____

سحر تم نے کیا سوچا ہے۔۔۔۔؟؟؟ معاذ نے کپڑے سمیٹتی سحر سے پوچھا۔۔۔

کس بارے میں۔۔۔۔؟؟؟ سحر نے مصروف سے انداز میں پوچھا۔۔۔

معاذ چلتا ہوا سحر کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور اس کے کان کے پاس سرگوشی نما کہا۔۔۔

علیحدگی کے بارے میں کیا سوچا ہے مائی ڈیر وائف۔۔۔۔؟؟؟

معاذ کی آواز اپنے قریب تر سن کر سحر کے ہاتھ وہی رک گئے سحر ہڑبڑاہٹ میں پیچھے مڑی تو معاذ کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔ معاذ نے سحر کو بازوں سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا۔۔۔

مجھے تو لگا تھا زوبیا کی بکواس پر تم بھی یقین کر کے مزید مجھ سے بدگمان ہو جاؤ گی لیکن جب میں گھر آیا تو تمھارے رویے نے تو مجھے حیران کر دیا۔۔۔۔!!!

معاذ نے مسکراتے ہوئے سحر کی ٹھوڑی کو اپنی انگلی کی پور سے اوپر کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے پل تو مجھے بھی زوبیا کی باتوں پر یقین آگیا تھا اور مجھے آپ پر بھی بہت غصہ آیا کہ آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے لیکن جب حجاب نے مجھے سمجھایا تو پھر میری عقل پر جو پردہ پڑا تھا وہ ہٹ گیا۔۔۔!!! سحر نے معاذ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

معاذ کی آنکھوں کے کشش نے سحر کو اپنی طرف راغب کیا سحر نا چاہتے ہوئے بھی معاذ کی آنکھوں میں دیکھنے کے لیے مجبور ہو گئی۔۔۔

ہمم پھر تو مجھے حجاب کو بھی شکریہ بولنا چاہیے جس نے میری کم عقل بیوی کو سمجھانے کا فریضہ سرانجام دیا۔۔۔!!!

معاذ نے مسکراتے ہوئے کہا سحر معاذ کی بات سن کر ہوش میں آئی اور اپنی نظریں جھکالیں۔۔۔

میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کیا کرو سحر تمھارا نظریں چرانا مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔!!!

معاذ نے اپنی انگلی کی پور سے سحر کی لمبی گھنی پلکوں کو چھوتے ہوئے کہا سحر کے ہونٹوں کو مسکراہٹ چھو کر گزری۔۔۔۔

تم نے جواب نہیں دیا میری بات کا سحر کہ تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟ معاذ نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا۔۔۔۔

میں آپ کو ایک موقع دینا چاہتی ہوں معاذ آپ نے جو کچھ بھی میرے ساتھ کیا مجھے آپ کی باتوں نے بہت تکلیف بھی پہنچائی لیکن میں پوری کوشش کروں گی کہ ان تکلیف دہ لمحات کو جلد از جلد بھول جاؤں۔۔۔۔!!! سحر نے مسکراتے ہوئے کہا

سحر کی بات نے دہکتے کوئلے پر پانی ڈالنے کا کام کیا تھا معاذ کو اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

تھینک یو سو مچ سحر پتہ نہیں تم میری کون سے نیکی کا صلہ ہو میں وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ تمہیں خوش رکھوں گا!!!!۔۔۔۔

معاذ نے خوشی سے سحر کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا اور سحر کو زور سے سینے میں بھینچ لیا تھا سحر نے سکون سے آنکھیں موندلیں تھیں بے شک آگے کی زندگی بہت حسین گزرنے والی تھی۔۔۔۔

زندگی کی خوبصورتی رشتوں سے ہوتی ہے اور رشتے تب ہی قائم رہتے ہیں جب ہم معاف کرنا درگزر کرنا سیکھ جاتے ہیں سحر نے بھی درگزر کیا تھا اور سچے دل سے معاذ کو معاف کر دیا تھا۔۔۔۔

\------------

نور باجی آپ کو کبیر صاحب اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔۔۔۔!!!

ملازمہ نے نور کو کہا نور منع کرنے ہی والی تھی جب حیا بول پڑی۔۔۔۔

جاؤ بیٹا تمھارا شوہر تمہیں بلا رہا ہے تمہیں تو اس کے پاس ہونا چاہیے۔۔۔۔!!! حیا نے نور کو کہا۔۔۔

ماما جا رہی ہوں۔۔۔۔!!! نور نے منہ بسوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر حیا پاس نا ہوتی تو نور کبھی بھی نا جاتی عشال کو نور کی شکل دیکھ کر بہت ہنسی آ رہی تھی۔۔۔۔

نور وہاں سے اٹھی اور بوجھل قدموں سے کبیر کے کمرے کی طرف چلی گئ نور بنا دروازہ ناک کیے روم میں داخل ہوئی اور اپنی بڑی بڑی سبز آنکھوں سے کبیر کو گھورنے لگی۔۔۔۔

ہائے ظالم لڑکی ایسے نا دیکھ اگلا انسان جان سے بھی جا سکتا ہے۔۔۔۔!!!

کبیر نے لوفرانہ انداز میں اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کبیر کی بات نے نور کو ٹائیگر کی یاد دلائی تھی اس کا انداز ٹائیگر جیسا تھا۔۔۔۔

فضول گوئی سے پرہیز کریں مسٹر کبیر خان۔۔۔!!! نور نے کبیر کی بات کو اگنور کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

!!!چھوکری تو میرے کو ٹائیگر بھی کہہ سکتی ہے۔۔۔۔

کبیر نے نور کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود کے قریب کرتے کہا۔۔۔

نور نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر کبیر کی طرف دیکھا یہ آواز تو ٹائیگر کی تھی اس بار نور کو غلط فہمی نہیں ہوی تھی۔۔۔۔

ٹائیگر۔۔۔؟؟؟

نور نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا آواز اتنی آہستہ تھی کہ نور کو خود بھی سنائی نہیں دی۔۔۔

تیر اٹائیگر جانی تو نے کتنا مس میرے کو کیا۔۔۔؟؟؟

کبیر نے اپنا چہرہ نور کے بالوں میں چھپاتے ہوئے بوجھل لہجے میں پوچھا۔۔۔

نور کو سمجھ نہیں آرہی تھی حیران ہو۔۔۔ غصہ ہو۔۔۔ یا خوش ہو۔۔۔ نور ٹائیگر کو پسند کرنے لگی تھی اس بات میں کوئی شک نہیں تھا۔۔۔ لیکن کبیر ہی ٹائیگر ہو گا یہ بات اس کے لیے نا قابل یقین تھی۔۔۔

کبیر اسے بیوقوف بنا رہا تھا اور وہ بن بھی رہی تھی یہ سوچ ہی اسے غصہ دلانے کے لیے کافی تھی نور نے اپنا پورا زور لگا کر کبیر کو خود سے دور کیا کبیر ایک دم ہوش میں آیا۔۔۔

آپ کو شرم آنی چاہیے آپ مجھے بیوقوف بنا رہے تھے۔۔۔؟؟؟ نور نے صدمے میں کہا۔۔۔

مجھے ٹائیگر بن کر تم سے ملنا اچھا لگتا تھا ٹائیگر کے روپ میں تم مجھے پسند کرتی تھی اور ٹائیگر بھی نور کو پسند کرنے لگا تھا جو وہ کبیر بن کر نہیں کر سکتا تھا وہ ٹائیگر بن کر کرتا تھا۔۔۔!!!

کبیر نے دوبارہ نور کو خود کے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کا مقصد مجھے پریشان کرنا تھا اور اب تو میں پاپا کو ٹائیگر کا بھی بتاؤں گی۔۔۔۔!!! نور نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

نور دیکھو یہ جو میری حالت ہوئی ہے تمھارے باپ نے ہی کی ہے اگر تم نے ٹائیگر کا بتایا تو وہ مجھے جان سے مار دے گے۔۔۔۔!!! کبیر نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ آپ کی دھلائی پاپا نے کی ہے۔۔۔۔؟؟؟ نور نے بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔۔۔

ہاں لیکن تم بڑے پاپا کو نا بتانا ورنہ وہ مجھے چھوڑے گے نہیں۔۔۔۔!!! کبیر نے نور کی شکل دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آج اسے اس بات پر یقین گیا تھا جتنا نور چالاک بننے کی کوشش کرتی ہے در حقیقت وہ بہت ہی معصوم ہے اس سے پہلے کبیر نور کو مزید کچھ کہتا کبیر کا موبائل رنگ ہوا کبیر نے اپنے موبائل کو زبردست گھوری سے نوازہ۔۔۔

کبھی کبھی تو میرا موبائل سوتن کے کام سرانجام دیتا ہے۔۔۔!!! کبیر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کال اٹینڈ کی۔۔۔۔

اوکے آرہاہوں۔۔۔!!! کبیر نے کہا اور موبائل بند کر دیا۔۔۔

کبیر نے نور کی طرف دیکھا جو ابھی بھی حیران کھڑی کبیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

نور اگر تم بڑے پاپا کو بتانا چاہتی ہو تو بتادو زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا وہ مجھے جان سے مار دے گے لیکن پھر تم آزاد ہو جاؤ گی تمہیں اور کیا چاہیے تمہیں آزادی مل جائے گی آگے جیسے تمہیں بہتر لگے۔۔۔۔!!!

کبیر نے دکھی لہجے میں کہا جبکہ اس نے اپنی ہنسی کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا ہوا تھا نور اپنے آنکھوں کے دریا کو روکنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی جو باہر آنے کو بے تاب تھا۔۔۔

کبیر نے غمگین لہجے میں کہا اور روم سے نکل گیا باہر نکلتے ہی کبیر کا قہقہہ چھوٹ گیا۔۔۔

یا اللہ میری معصوم بیوی کو تھوڑی عقل عطا فرما۔۔۔!!! کبیر نے ہنستے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔

کبیر کے جاتے ہی نور رونے لگی تھی یہ رونا اس لیے تھا کہ اس کی وجہ سے میر نے کبیر کو مارا تھا بے شک کبیر نے اس پر جتنے بھی ظلم کیے ہوں لیکن خود کی وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچے نور کو کہاں برداشت تھا یہ عادت حیا سے اس نے لی تھی۔۔۔

ٹائیگر والے سچ کو نور فراموش کر بیٹھی تھی یاد تھا تو بس اتنا کہ اس کی وجہ سے کبیر کو میر نے مارا ہے اور کبیر کا چہرہ دیکھ کر کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔

____

نور کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟؟

عشال نور کو ڈھونڈتے ہوئے یہاں آئی تھی اور نور میڈم رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔

!!!عشال میری وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہے اب میں کیا کرو۔۔۔۔

نور نے معصومیت سے اٹکتے ہوئے عشال سے پوچھا۔۔۔

میری جان کس کو تمھاری وجہ سے تکلیف پہنچی ہے۔۔۔؟؟؟عشال نے پیار سے نور کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کبیر۔۔۔!!! نور نے ایک لفظ میں جواب دیا۔۔۔

!!!دیکھو نور وہ تمھارا شوہر ہے اگر تمھاری وجہ سے اسے تکلیف پہنچی ہے تو اس سے معافی مانگ لو۔۔۔۔

عشال نے آسان حل بتایا وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ کبیر اپنی باتوں سے نور کو الجھا کر گیا ہے تا کہ اس کا کام آسان ہو جائے اور نور اسے معاف کر دے اور نور میڈم کبھی اتنی عقل مند بنتی کے سب حیران رہ جاتے اور کبھی اسی بے وقوفانہ باتیں کرتی کہ اس کے سامنے ساتھ سال کا بچہ بھی عقل مند لگتا۔۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔!!! نور نے عشال کی بات سن کر خوشی سے کہا۔۔۔

اچھا میں اسد بھائی کے ساتھ شاپنگ کرنے جا رہی ہوں تم چلو گی میرے ساتھ۔۔۔؟؟؟

عشال نے نور سے پوچھا جس نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

!!!اوکے جلدی سے تیار ہو جاؤ میں نیچے تمھارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

عشال نے نور کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی نور بھی چینجنگ روم چلی گئی تھی۔۔۔

زید بڑے پاپا دونوں کی جان کیسے خطرے میں ڈال سکتے ہیں وہ اچھے سے جانتے ہیں اے ڈی کتنا ظالم انسان ہے اور جب اسے معلوم ہو گا اس کی بیوی زندہ ہے وہ ہر ممکن کوشش کرے گا اسے حاصل کرنے کی اور وہ کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔۔۔۔!!!

کبیر نے غصے اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں زید سے کہا جیسے تھوڑی دیر پہلے اسد نے ساری بات بتائی تھی۔۔۔۔

کبیر کچھ نہیں ہو گا اگر بڑے پاپا نے کہا ہے تو ضرور اس میں ان کا کوئی نا کوئی پلان ہو گا۔۔۔!!! زید نے کبیر کو کہا۔۔۔۔

لیکن اگر بتانا ہی تھا تو ہم لوگ کسی اور طریقے سے بھی عشال کا بتا سکتے تھے لیکن دونوں کا اے ڈی کے سامنے آنا ضروری تو نہیں تھا۔۔۔!!! کبیر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

یار تجھے معلوم تو ہے جب تک وہ کمینہ دونوں کو ایک ساتھ نا دیکھ لیتا اسے یقین نہیں آنا تھا۔۔۔اور مجھے نہیں لگتا کہ اس سے بہتر کوئی اور طریقہ ہو گا۔۔۔ایسے اے ڈی اپنی آنکھوں سے عشال کو دیکھ لے گا اسے یقین آجائے گا کہ وہ زندہ ہے۔۔۔عشال اس کی وہ واحد کمزوری ہے جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔اور جو اے ڈی کرنے جارہا ہے عشال کی وجہ سے وہ سب رک سکتا ہے۔۔۔اور اگر اے ڈی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے تو کتنے لوگوں کی جانیں چلی جائے گی تم بہتر جانتے ہو۔۔۔!!! زید نے سنجیدگی سے کہا۔۔

ہمم۔۔۔!!!

کبیر نے محض اتنا ہی کہا اسے ابھی بھی نور کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔

____

برہان کی بار بار نظر بھٹک کر عشال کی طرف جا رہی تھی عشال اپنی سوچوں میں گم باہر چلی گاڑیوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

نور کی برہان کے ساتھ اچھی خاصی دوستی ہو گئ تھی برہان اس وقت اپنے اصل حلیے میں موجود تھا۔۔۔

مال میں نور اور عشال شاپنگ کر رہی تھیں اور جو کچھ بھی لے رہی تھیں اسد اور برہان کو پکڑاتی جا رہی تھیں۔۔۔۔

یار لڑکیاں کتنی شاپنگ کرتی ہے اب ایک ہی کلر کے دو سوٹ لینے کا کیا مقصد۔۔۔۔؟؟؟ برہان نے چڑ کر اسد کو کہا جو خود یہی بات سوچ رہا تھا برہان کی بات عشال نے سن لی تھی۔۔۔

یہ دونوں کلر سیم نہیں ہے یہ بے بی پنک کلر ہے اور یہ لائٹ پنک۔۔۔۔!!! عشال نے دونوں سوٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

حیرت کے مارے برہان کا تو منہ کھل گیا تھا عشال کو برہان کا چہرہ دیکھ کر بہت ہنسی آئی لیکن اس نے کنٹرول کی برہان جیسا حال تو اسد کا بھی تھا عشال اور نور دونوں شاپ سے نکل گئ تھیں جبکہ برہان ابھی بھی حیران کھڑا تھا۔۔۔۔

یار یہ لڑکیاں کیا چیز ہیں میری سمجھ سے تو بالاتر ہے۔۔۔!!! برہان نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اسد بھی اس کی بات سے متفق تھا۔۔۔۔

تھوڑا مزید چلنے کے بعد جب برہان کو بھوک کا احساس ہوا تو اس نے نور اور عشال کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لڑکیوں تم لوگ آئسکریم کھاؤ گی۔۔۔؟؟؟ دونوں نے خوشی میں اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

کمینے بھوک تجھے لگی ہے تو اتنا ڈرامہ کرنے کی ضرورت کیا تھی۔۔۔؟؟ اسد نے برہان کو دیکھتے گھور کر کہا۔۔۔۔

برہان نے بتیسی دکھائی اور آئسکریم لینے چلا گیا اسد نے چاروں اور نظر دوڑائی تو اسے اے ڈی چلتا ہوا نظر آیا تھا جو ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر مغرورانہ چال چلتے ہوئے آس پاس کے لوگوں کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا۔۔۔

اسد نور اور عشال سے تھوڑا سائیڈ پر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

اے ڈی کی نظر اچانک سامنے کھڑی دو لڑکیوں پر پڑی تو پلٹنا بھول گئ۔۔۔

!!!یہ تو عشال ہے۔۔۔

اے ڈی نے آہستہ سے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا جبکہ اپنی آنکھوں پر اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

اسے لگ رہا تھا یہ خواب ہے اگر عشال کے ساتھ نور نا ہوتی تو اسے کبھی بھی یقین نا آتا لیکن یہ سچ تھا اے ڈی بے یقینی کے عالم میں کھڑا تھا۔۔۔ جس کام سے یہاں آیا تھا وہ تو بھول چکا تھا اس وقت اس کے لیے سب سے اہم سامنے کھڑی عشال تھی۔۔۔

عشال نے نور کے گال کو کھینچا تھا اور ہنسنے لگی

نور نے عشال کو اپنی گھوری سے نوازا اسد اے ڈی کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔۔

اے ڈی نے اپنے قدم عشال کی طرف بڑھا دیے لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔۔۔

برہان عشال اور نور کے لیے آئسکریم لے آیا اور خود کے لیے برگر لے آیا نور آئسکریم کھانے میں مگن ہو گی۔۔۔

آیسکریم کھاتے ہوئے عشال کے ناک پر تھوڑی سی لگ گئ تھی جب برہان نے ہنس کر ٹشو سے عشال کے ناک سے آیسکریم صاف کی یہ منظر اے ڈی کے لیے ناقابل برداشت تھا اس نے اپنی مٹھیوں کو زور سے بھینچا برہان کو دیکھ کر بھی اسے حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔

تو کیوں کونے میں کھڑا ہے۔۔۔؟؟؟ برہان نے حیرانگی سے اسد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

جو تونے حرکت کی ہے مجھے نہیں لگتا اے ڈی آج تجھے زندہ چھوڑے گا۔۔۔!!! اسد نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

اے ڈی کا نام سن کر ہی برہان سیریس ہو گیا اس سے پہلے اے ڈی غصے میں برہان کی طرف بڑھتا اچانک کافی سارے لوگ اس کے راستے میں خائل ہو گئے تھے پتہ نہیں اتنے سارے لوگ اچانک کہاں سے آ گئے تھے۔۔۔

اسد اور برہان نے سامنے لوگوں کی جھرمٹ کو دیکھا اور جلدی سے عشال اور نور کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے غائب ہو گئے۔۔۔

اے ڈی غصے میں لوگوں کو اپنے سامنے سے ہٹاتے ہوئے اس جگہ پہنچا تو اب وہاں کوئی نہیں تھا اے ڈی نے غصے سے سامنے دیوار پر مکا مارا تھا

میر کے آدمیوں نے اسد اور برہان پر نظر رکھی ہوئی تھی جب اے ڈی برہان کی طرف جانے لگا تو میر کے آدمی کافی تعداد میں وہاں سے گزرے تھے جس میں عورتیں اور بچے بھی تھے۔۔۔

ابھی تو ہم لوگوں نے مزید شاپنگ کرنی تھی آپ اتنی جلدی ہمیں واپس کیوں لے کر جارہے ہیں۔۔۔؟؟؟نور نے غصے سے پوچھا۔۔۔

خدا کا خوف کرو لڑکی زرا پیچھے مڑ کر تو دیکھو ساری گاڑی تم لوگوں کی شاپنگ سے بھری پڑی ہے اور انکل کی کال آئی تھی انہوں نے کہا میری دونوں بیٹیاں پندرہ منٹ کے اندر گھر میں ہونی چاہیے اب پندرہ منٹ میں پہنچنے کے لیے مجھے یہی طریقہ ٹھیک لگا۔۔۔!!!

برہان نے لمبی چوڑی دلیل دیتے ہوئے کہا جسے سننے کے بعد نور بھی خاموش ہو گی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

نور گھر آ گئی ہے اور عشال بھی ٹھیک ہے یہ سن کبیر پر سکون ہو گیا تھا۔۔۔

اسے حیرت بھی ہوئی کہ اے ڈی نے عشال کو دیکھنے کے بعد جانے کیسے دیا لیکن وہ وہاں ہوئے واقعہ سے ناواقف تھا۔۔۔

میر نے سب کچھ پہلے ہی پلان کیا ہوا تھا وہ اپنی بیٹیوں کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنا چاہتا تھا اس کا مقصد اے ڈی کو عشال کے زندہ ہونے کا یقین دلانا تھا جو اے ڈی کو آ چکا تھا۔۔۔

!!!اسد میاں تیار ہو جاؤ بڑے پاپا نے تمھیں یاد کیا ہے اب تمھاری باری ہے۔۔۔

زید نے مسکراتے ہوئے اسد کو کہا جس نے چونک کر زید کو دیکھا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔؟؟؟اسد نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

میرے بھائی بڑے پاپا تمہیں یاد کر رہے ہیں اور اپنی بیوی کو تنگ کرنے کی سزا کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔ کبیر کی حالت تو تمھارے سامنے ہے اب تم خود بھی سمجھدار ہو بڑے پاپا کیا کرے گے تمھارے ساتھ۔۔۔۔اب جاؤ ایسا نا ہو جو سزا انہوں نے تمہیں کمرے میں دینی ہے وہ پھر سب کے سامنے دے دیں۔۔۔۔!!!! زید نے چھڑانے والے انداز میں کہا۔۔۔

اگر میں زندہ بچ گیا تو پھر تمھاری اچھے سے خبر لوں گا۔۔۔۔!!! اسد نے زید کو گھورتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

اسد میر کے کمرے میں داخل ہوا تو حجاب پہلے سے میر کے پہلو میں کھڑی تھی اسد کو سارا معاملہ سمجھ میں آ گیا تھا۔۔۔۔

بڑے پاپا آپ نے بلایا تھا۔۔۔؟؟اسد نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

بلکل میرے شیر میرے بیٹوں کی جب تک اچھے سے کلاس نا لی جائے ان کو عقل نہیں آتی۔۔۔!!! میر نے میٹھا سا طنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اسد نے خاموشی سے نظریں جھکا لیں تھی۔۔۔

اسد تمھاری بیوی کو تم سے کچھ شکایتیں ہے اور میری بیٹی تمھاری وجہ سے کافی پریشان بھی ہے۔۔۔اور اب تم دوسری شادی کرنے کا سوچ رہے ہو ایک بیوی کی ذمہ داریاں تو تم سے پوری نہیں ہوتیں دوسری کی خاک کروگے۔۔۔اور اگر تم نے دوسری شادی کی اور میری بیٹی کی تکلیف کی وجہ تمھاری ذات ہوئی تو تمہیں میں گھر سے نکالنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گا۔۔۔!!!

میر نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا حجاب چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے اسد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسد سر جھکائے کھڑا تھا وہ جانتا تھا صفائی دینا بے کار ہے اس وقت اسد جتنی مرضی دلیلیں دے دیں ڈانٹ پھر بھی اس کو ہی پڑنی ہے۔۔۔۔

کیا زبان کسی کو ادھار دے کر آئے ہو۔۔۔؟؟؟ میر نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

سوری بڑے پاپا۔۔۔!!!! اسد نے شرمندگی سے کہا۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے ساری زندگی مجھے تم گدھوں کو سمجھانے اور معاف کرنے میں لگ جائے گی۔۔۔!!! میر نے سخت تیور لیے کہا۔۔۔

اسد کا تو صدمے کے مارے منہ کھل گیا حجاب کا ہنسی روکنے کے چکر میں چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔

اس بات کا فیصلہ حجاب کرے گی کہ تمہیں کیا سزا دی جائے۔۔۔!!! میر نے حتمی فیصلہ حجاب کو کرنے کا کہا۔۔۔

بیٹا بولوں تمھارے شوہر کو کیا سزا دی جائے۔۔۔؟؟؟میر نے حجاب کی طرف دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

لگتا ہے بڑے پاپا کو ہم لڑکوں سے ہی خاص مسئلہ ہے۔۔۔۔!!! اسد نے دل میں سوچا۔۔۔

ہم بڑے پاپا پہلے تو ان کو کہہ دے بعد میں مجھے ڈانٹے گے نہیں کیونکہ میں نے آپ کو ان کی شکایت لگائی ہے نا۔۔۔۔!!!

حجاب نے کہا حفاظتی اقدامات کرنے بھی تو ضروری تھے۔۔۔۔میر نے اسد کی طرف دیکھا۔۔۔۔

بڑے پاپا پرومس کچھ نہیں کہوں گا آپ کی لاڈلی کو۔۔۔۔!!!

اسد نے میر کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے جلدی سے کہا جبکہ اپنی خونخوار نظروں سے حجاب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

حجاب کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ اسد کا دل جلانے کے لیے کافی تھی۔۔۔ آج تو حجاب کی وجہ سے اسد کی کچھ زیادہ ہی عزت افزائی ہو گئی تھی۔۔۔

بڑے پاپا آپ نے میرے شوہر صاحب کو اچھے سے سمجھا دیا ہے اور مجھے پوری امید ہے وہ اب مجھے کبھی تنگ نہیں کریں گے اور جہاں تک بات ہے دوسری شادی کی تو اگر انہوں نے دوبارہ بات کی تو میں آپ کو ضرور بتاؤں گی۔۔۔!!!

حجاب نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

بیٹا تم پریشان نا ہو اب یہ گدھا کبھی بھی دوسری شادی کی بات نہیں کرے گا۔۔۔!!!

میر نے حجاب کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا اور روم سے نکل گیا اس کا موبائل رنگ ہو رہا تھا۔۔۔ میر کے جانے کے بعد اسد خطرناک تیور لیے حجاب کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اگر اب آپ نے کچھ کیا تو آپ کے کالیا والے حلیے کے بارے میں اپنے سسر صاحب کو بتا دوں گی کیونکہ مجھے اتنا تو معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے ان سے یہ بات چھپائی ہے۔۔۔!!! حجاب نے مزے سے کہا۔۔

اسد نے لمبا سانس لے کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

آج تم نے میری عزت کو بڑے پاپا کے سامنے دو کوڑی کا بنا دیا ہے۔۔۔۔!!!!

اووو تو جو کچھ آپ نے میرے ساتھ کیا وہ کیا تھا۔۔۔؟؟؟؟ حجاب نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے گھور کر پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہے مانتا ہوں میں نے تمہیں تنگ کیا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن میں نے دوسری شادی کی بات کب کی۔۔۔؟؟؟؟

اسد نے حجاب کی طرف اپنے قدم بڑھاتے ہوئے پوچھا حجاب پیچھے دیوار کے ساتھ جا لگی اسد نے حجاب کے ارد گرد ہاتھ رکھ کر گھیر ابنا لیا۔۔۔

خبر دار اگر کوئی چھچھوڑی حرکت کی تو۔۔۔!!! حجاب مزید کچھ کہتی اسد نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر کچھ بھی بولنے سے باز کیا۔۔۔

!!!اب میں بولوں گا اور تم سنو گی۔۔۔

اسد نے تھوڑا اور حجاب کے قریب ہوتے ہوئے کہا حجاب نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں تھیں اسد کی گرم سانسوں کے تھپیڑ حجاب کو اپنے چہرے پر پڑتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں حجاب اس لیے تمھاری پل پل کی خبر رکھتا تھا۔۔۔ کبھی کالیا بن کر تو کبھی اسد بن کر اور جہاں تک بات ہے دوسری شادی کی تو وہ میں کبھی مر کر بھی نہیں کروں گا۔۔۔ اور میں کالیا کیوں بنتا تھا وہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا لیکن اتنا ضرور کہوں گا جب صحیح وقت آئے گا تو کالیا بننے کی وجہ بھی تمہیں بتا دوں گا۔۔۔ اور مجھے پوری امید ہے میری بیوی میرے اس راز کا ہمیشہ پردہ رکھے گی رکھو گی نا۔۔۔؟؟؟

اسد نے حجاب کے چہرے کو اپنی گہری نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا حجاب نے اپنی آنکھیں کھول لیں تھی۔۔۔

اسد نے اپنی محبت کا اظہار بہت خوبصورت الفاظ میں کیا تھا بے شک دوسروں کے لیے یہ اظہار اتنے اہمیت کا حامل نہیں تھے لیکن ان کچھ لفظوں نے حجاب کو بہت خوشی دی تھی اتنی خوشی کہ وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

حجاب نے اسد کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا حجاب کی آنکھوں کی چمک نے اسد کے سارے سوالات کے جوابات دے دیے تھے۔۔۔۔

میری اگر کوئی بھی بات تمہیں بری لگی ہو تو میں تہہ دل سے معافی چاہتا ہوں سحر۔۔۔!!! اسد نے حجاب سے تھوڑا دور کھڑے ہو کر کہا۔۔۔

!!!کیا یاد کریں گے معاف کیا میں نے آپ کو۔۔۔۔

حجاب نے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا اسد حجاب کے انداز پر ہنس پڑا۔۔۔

!!!میں آپ کا یہ احسان تاعمر یاد رکھوں گا زوجہ محترمہ۔۔۔۔

اسد نے سر کو جھکاتے ہوئے کہا حجاب کھکھلا کر ہنس پڑی تھی اسد حجاب کی کی ہنسی میں کھو سا گیا۔۔۔
ہوش میں اسے حجاب کی آواز لائی تھی۔۔۔

آپ کا موبائل۔۔۔۔؟؟؟

حجاب نے اسد کا دھیان موبائل کی طرف کروایا جو کب سے رنگ ہو رہا تھا۔۔

اسد نے موبائل پر نمبر دیکھا اور ایک نرم مسکراہٹ حجاب کے چہرے پر اچھالتے ہوئے کہا۔۔۔

!!!ابھی مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے بعد میں ملتے ہیں۔۔۔۔

اسد نے کہا اور حجاب کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی پشت پر بوسہ دیا اور وہاں سے چلا گیا حجاب کے چہرے پر میٹھی سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔

اے ڈی غصے میں اپنے پلازہ آیا تھا جب اس کا آدمی وانیا کے بارے میں بتانے لگا۔۔۔

سر وانیا میڈم کا فرینڈ سمیر پاکستان آیا تھا اور وانیا میڈم کا قتل بھی اس نے ہی کیا ہے وہ یہاں سے فرار ہو کر ملک سے باہر بھاگ گیا ہے۔۔۔!!!

اے ڈی کے آدمی نے ساری ڈیٹیل اسے بتا دی جو اسے معلوم ہوئی تھی۔۔۔

سمیر کو میں بعد میں دیکھ لوں گا ابھی مجھے دو ضروری کام سر انجام دینے ہیں جو میری لیے بہت ضروری ہے۔۔۔!!! اے ڈی نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔۔۔

ڈیڈ کہاں ہیں۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے سامنے کھڑے آدمی سے پوچھا وہ سر اپنے روم میں ہیں آدمی نے جلدی سے کہا اے ڈی کی سرخ آنکھوں سے اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔

جاؤ ان کو بلا کر لاؤ۔۔۔!!! اے ڈی نے کرسی سے ٹیک لگاتے آنکھیں موندتے ہوئے کہا۔۔۔

____

نومی اے ڈی کے روم میں داخل ہوا تو پہلا سوال ہی اے ڈی نے یہی پوچھا کہ آپ کب سے جانتے تھے عشال زندہ ہے۔۔۔؟؟؟

اے ڈی کا چہرہ اس وقت کسی بھی تاثرات سے پاک تھا۔۔۔

نومی نے شرمندگی سے اے ڈی کی طرف دیکھا اور جو کچھ اس نے کیا تھا سب کچھ اے ڈی کو بتا دیا عشال اور نور دونوں بہنیں ہیں اس بات نے اے ڈی کو زیادہ حیران کیا تھا۔۔۔

بہتری اسی میں ہے کہ آپ میری نظروں سے دور ہو جائے ورنہ میں نہیں جانتا میں آپ کے ساتھ کیا کر جاؤں گا۔۔۔!!! اے ڈی نے سرد لہجے میں نومی کو کہا اور اپنا رخ تبدل کر لیا۔۔۔

نومی بے بسی سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا یہاں سے جانے میں ہی بھلائی ہے اور جو اے ڈی کہہ رہا ہے وہ کر بھی گزرے گا اپنے باپ کا بھی لحاظ نہیں کرے گا۔۔۔

نومی وہاں سے چلا گیا اے ڈی نے غصہ اپنے کمرے کی بے جان چیزوں پر نکالا اس کے باپ کو عشال کے زندہ ہونے کا کافی عرصے سے معلوم تھا لیکن نومی کو اپنے بیٹے کی حالت پر ترس نہیں آیا وہ اچھے سے جانتا تھا اے ڈی عشال کے لیے کتنا جنونی تھا۔۔۔

بیسٹ تم میری بیوی کو کب تک مجھ سے دور رکھو گے۔۔۔!!! اے ڈی نے بھاری گلدان کو شیشے پر پھینکتے ہوئے دھاڑ کر کہا۔۔

\-------------

بیسٹ نے کبیر، برہان، اسد اور زید کو میٹنگ کے لیے بلایا تھا اس وقت چاروں بیسٹ کے فارم ہاؤس میں موجود تھے۔۔۔

تم لوگ اچھے سے جانتے ہو اے ڈی کیا کرنے والا ہے۔۔۔!!! بیسٹ نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا

اس بار اس کا ارادہ کچھ بڑا کرنے کا ہے پیچھلے کچھ مہینوں سے کافی لوگ اغواء ہوئے ہیں۔۔۔ ان کا کچھ آتا پتہ نہیں ہے ان لوگوں کی تعداد تقریباً پانچ سو کے قریب ہے۔۔۔ وہ سب لوگ اے ڈی کے قبضے میں ہیں ان میں بچے بڑے چھوٹے سب موجود ہیں۔۔۔ اے ڈی نے ان لوگوں کو ایک خاص مقصد کے لیے اپنے پاس رکھا ہے۔۔۔ اور اے ڈی نے ان لوگوں کو اپنے پاس کس جگہ رکھا ہے یہ معلوم کرنا تم لوگوں کا کام ہے۔۔۔۔!!!

دوسری بات اے ڈی ایک ہفتے بعد بہت بری تعداد میں غیر قانونی اسلحہ ،ڈرگز اور انسانی پارٹ بھی سمگلر کرنے والا ہے۔۔۔اے ڈی کے پاس جو اسلحہ ہے وہ کروڑوں کی مالیت میں ہے اور انسانی پارٹ کی قیمت کیا ہوگی تم لوگ بہتر جانتے ہو۔۔۔جہاں تک مجھے لگتا ہے اے ڈی ان اغوا کیے ہوئے لوگوں کو مار کر ان کے پارٹ کو بیچے گا۔۔۔ہمیں ان لوگوں کو اے ڈی کی قید سے کل تک نکلوانا ہے۔۔۔اور جہاں پر اس کا اسلحہ اور ڈرگز پڑے ہے وہاں پر رٹ پڑوانی ہے۔۔۔!!! میر نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بیسٹ میں جانتا ہوں وہ لوگ کہاں ہے۔۔۔!!! کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

وہ تمام لوگ اے ڈی پلازہ کے تہہ خانے میں قید ہیں ان لوگوں کو وہاں سے نکالنے کے لیے اے ڈی کا پلازہ سے باہر ہونا ضروری ہے۔۔۔!!! کبیر نے میر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اے ڈی عشال کو دیکھ چکا ہے جہاں تک میں اسے جانتا ہوں وہ پہلے آرام سے معاملہ سلجھانا چاہیے گا۔۔۔وہ مجھے فون کر کے عشال کو اس کے حوالے کرنے کا کہے گا۔۔۔کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے اور میں اسے عشال سے ملنے کی اجازت بھی دے دوں گا۔۔۔آگے میری بیٹی اے ڈی کو دیکھ کر کیا فیصلہ کرتی ہے یہ اس پر ڈیپنڈ کرتا ہے۔۔۔جب اے ڈی اپنے پلازہ سے باہر عشال کے ساتھ ہو گا تو اس وقت تم لوگ قید

کیے ہوئے لوگوں کو وہاں سے نکالو گے یہ کام ایک گھنٹے کے اندر اندر کرنا ہو گا۔۔۔!!! میر نے پلان بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ پہلے سے جانتے تھے کہ اے ڈی نے اغوا کیے ہوئے لوگوں کو کہاں قید کیا ہے۔۔۔ پھر ہی آپ نے اگلا پلان ترتیب دیا ہو گا تو پھر آپ نے ہم سے کیوں کہا کہ ہم لوگ معلوم کریں۔۔۔؟؟؟؟

کبیر کے دماغ میں جو سوال مچل رہا تھا وہ اپنی زبان پر لے آیا۔۔۔

کبیر خان لوگ تمہیں ٹائیگر کے نام سے بھی جانتے ہیں میں بس اتنا جاننا چاہ رہا تھا کہ تم اپنے دشمن کے بارے میں کتنے باخبر ہو۔۔۔!!! میر نے پانی کے گلاس کو لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

بیسٹ کبھی بھی سیدھے طریقے سے بات نہیں بتا سکتا گھما پھیرا کر بات کرنا اور لوگوں کو الجھن میں ڈالنا بیسٹ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔۔

بیسٹ آپ اتنے پر یقین کیسے ہیں کہ اے ڈی آپ کو کال کرے گا۔۔۔؟؟؟

اسد نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ اسد کو لگتا تھا عشال اے ڈی کی بیوی ہے تو وہ بنا کسی کی پرواہ کیے عشال کو لے کر جا سکتا ہے۔۔۔ لیکن بیسٹ کا کہنا تھا کہ اے ڈی اسے فون کر کے پہلے آرام سے معاملہ حل کرنا چاہے گا۔۔۔

تم لوگوں سے زیادہ میں نے اس کام میں وقت گزارا ہے اسد یہاں بات اے ڈی کی عزت کی ہو رہی ہے جیسے وہ دلوں جان سے چاہتا ہے۔۔۔ وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ اس کی وجہ سے عشال کی عزت پر کوئی بھی حرف آئے۔۔۔ اگر اے ڈی برے کاموں میں ملوث نا ہوتا تو التمش سے بہتر میری بیٹی کے لیے کوئی نہیں تھا۔۔۔!!!

میر نے برہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ برہان کو میر کی بات قطعی پسند نہیں آئی تھی برہان کبیر کے سامنے ہی بیٹھا تھا اور برہان کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

اسد اور برہان تم دونوں اس جگہ کے بارے میں معلوم کروں گے جہاں پر اے ڈی نے اسلحے کو چھپایا ہوا ہے۔۔۔ ڈر گز کو تم لوگ آگ لگا دو گے اور اسلحہ پر رٹ پر جائے گی۔۔۔ میں نے اپنے دوست کمشنر سے بات کر لی ہے وہ تم لوگوں کی مدد کریگا اور رٹ مارنا اس کا کام ہے۔۔۔ یہ کام کل رات تک ہو جانا

چاہیے اس کے بعد اگر اے ڈی زندہ بھی رہتا ہے۔۔۔۔تو جن سے اس نے ڈیلنگ کی ہے ان تک مال جب نہیں پہنچے گا تو وہ لوگ اسے جان سے مار دے گے۔۔۔۔کیونکہ اس بار اے ڈی نے جن کے ساتھ ڈیل کی ہے وہ کوئی معمولی لوگ نہیں ہے۔۔۔۔!!!

ہمارا کام صرف ان تمام معصوم لوگوں کو اے ڈی کی قید سے نکلوانا اور رٹ پڑوانا ہے آگے کا کام تم لوگوں کا ہے جہاں پر تم لوگوں کو میری مدد کی ضرورت ہوئی میں تم لوگوں کے کہنے سے پہلے ہی کر دوں گا۔۔۔۔!!!

میر نے آخری نظر سب کے چہروں پر ڈالتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

Part 4

عباس ڈرگز کی فیکٹری میں تم جاؤ گئے اور وہاں جا کر دیکھو سب ٹھیک ہے۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے عباس کو حکم دیتے ہوئے کہا جواب کافی بہتر تھا۔۔۔

!!!جی بھائی۔۔۔۔

عباس نے کہا اور فیکٹری کے لیے نکل گیا نومی یہاں سے پہلے ہی جا چکا تھا وہ اپنے بیٹے کے انجام کے بارے میں جان گیا تھا۔۔۔

کیسا باپ تھا سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنے بیٹے کو اس دلدل سے نہیں نکال سکتا تھا۔۔۔

اے ڈی نے بیسٹ کو فون کیا اور جیسا بسیٹ نے کہا تھا ویسا ہی ہوا اے ڈی نے عشال کے بارے میں بات کی تھی بیسٹ نے کہا تھا۔۔۔

!!!وہ تمھاری بیوی ہے اگر وہ تمھارے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

اے ڈی بیسٹ کی بات سن کر خوش ہو گیا تھا اسے پورا یقین تھا عشال اس کے ساتھ آ جائے گی لیکن اس بار وہ غلط سوچ رہا تھا۔۔۔

اسے بیسٹ کا اتنی آسانی سے مان جانا بھی تھوڑا عجیب لگا تھا لیکن اپنی خوشی میں وہ یہ بات فراموش کر بیٹھا تھا۔۔۔

بیسٹ نے کل کا کہا تھا اور جگہ بھی خود ہی بتائی تھی کہ عشال وہاں پر آ جائے گی۔۔۔

عشال کے آنے کی خوشی میں اے ڈی اپنے کام سے بھی تھوڑی دیر کے لیے غافل ہو گیا تھا۔۔۔

میرے ساتھ زید ہو گا اور کل جب اے ڈی عشال سے ملنے جائے گا تو ہم دونوں وہاں سے سارے لوگوں کو نکال لے گے۔۔۔ اور تم دونوں ابھی سے کام پر لگ جاؤ معلوم کرو کہ اے ڈی نے اسلحہ اور ڈرگز کہا

چھپا کرر کھاہیں۔۔۔۔دونوں کی جگہ الگ الگ ہو گی اسد تم ڈرگز کو آگ لگاؤ گے۔۔۔۔اور برہان تم کمشنر کو اسلحے کے بارے میں بتاؤ گے آگے کا کام ان کا ہو گا۔۔۔۔!!!

کبیر نے اسد اور برہان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے اللہ ہمارے مقصد میں ہمیں کامیاب کرے۔۔۔۔!!! اسد نے سنجیدگی سے کہا تینوں نے اسد کی بات پر آمین کہا۔۔۔

\------------

ڈیڈ ہم لوگ کہاں جارہے ہیں۔۔۔؟عشال نے میر سے پوچھا جو خود ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔۔

بیٹا تمھارا شوہر تم سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔۔!! میر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

میر کی بات سن کر عشال کا دل زور سے دھڑ کا تھا۔۔۔

Novelistan

جاؤمیں یہی تمہاراویٹ کررہاہوں اوراگر تمہارافیصلہ اےڈی کے حق میں ہواتو پھر بھی میں تمہارے فیصلے کااحترام کروں گالیکن اےڈی کیاہے تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔!!! میرنے سامنے سڑک کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈیڈاگروہ ان سب کاموں سے توبہ کرلے اورسب کچھ چھوڑدے توکیاوہ بچ جائے گا۔۔۔؟؟؟

عشال کے لہجے میں ایک یقین ساتھاجیسے اےڈی اس کی بات مان لے گااورسب برے کام چھوڑدے گا۔۔۔

میرنے عشال کی طرف دیکھاجومیر کے جواب کی ہی منتظر تھی اس کے آنکھوں کے جلتے دیپ کومیر بجھانا نہیں چاہتاتھا۔۔۔

میں تم سے وعدہ کرتاہوں عشال اگراےڈی اپنے کیے کی معافی مانگ لیتاہے توبہ کرلیتاہے تواس کی سزاکم کروانے کی میں پوری کوشش کروں گا۔۔۔!!!

میر نے پیار سے کہا اور میر کی بات نے عشال کو خوش کر دیا تھا۔۔۔

تھینک یو ڈیڈ۔۔۔!!! عشال نے خوشگوار لہجے میں کہا اور گاڑی سے نکل گئ۔۔۔

اے ڈی اپنے پلازہ سے باہر نکل گیا ہے ہمیں کسی طرح تہہ خانے میں جانا ہے اگر اے ڈی کا کوئی بھی آدمی سامنے آئے تو اڑا دینا۔۔۔!!!

کبیر نے اپنی گن پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے زید کو کہا اس وقت کبیر اپنے ٹائیگر والے اور زید کا لیا کے حلیے میں تھا۔۔۔

اے ڈی نے تمام لوگوں کو خود کے پلازہ میں رکھا تھا اسے یقین تھا یہاں پر کوئی نہیں آئے گا اور نا ہی کسی کو شک ہو گا۔۔۔اس لیے اس نے خاص سیکورٹی بھی نہیں رکھی تھی اس کے کچھ آدمی وہاں کھڑے پہرا دے رہی تھے۔۔۔

لیکن کبیر جب پلازہ میں آیا تھا تو غلطی سے تہہ خانے میں چلا گیا تھا اس لیے اسے راستے کا اچھے سے علم تھا اور آسانی سے وہاں جا سکتا تھا۔۔۔

زید اس بات کا دھیان رکھ رہا تھا کہ اے ڈی کا کوئی آدمی اسے کال نا کر دے اس لیے جو اس کے سامنے آ رہا تھا اس کا کام تمام کرتا جا رہا تھا۔۔۔

کبیر تہہ خانے میں داخل ہوا تو یہاں کافی سارے کمرے تھے اور بڑا سا ہال بھی تھا کبیر سب سے پہلے ہال کی طرف گیا تھا ہال کے باہر چار آدمی کھڑے باتوں میں مشغول تھے کبیر کو یقین ہو گیا کہ اس ہال میں ہی لوگ موجود ہیں۔۔۔

کبیر نے آدمیوں کی گردن کا نشانہ باندھا تھا اس کی گن سائلنسر ہونے کی وجہ سے گولی چلنے کی آواز نہیں آئی تھی چاروں آدمی پل بھر میں زمین بوس ہو گئے تھے۔۔۔

کبیر نے ہال کا دروازہ کھولا تو اندر کافی لوگ ڈرے سہمے بیٹھے ہوئے تھے کبیر نے ٹائم دیکھا تو آدھا گھنٹہ اس کے پاس مزید تھا کبیر نے لوگوں کو باہر نکالا اور اے ڈی پلازہ سے باہر نکل گیا زید بھی اس کے پیچھے تھا۔۔۔

جب ان کو یقین ہو گیا کہ وہ لوگ کافی دور نکل آئے ہیں تو کبیر نے اسد کو ڈرگز کی فیکٹری کو آگ لگانے کا کہا جس میں عباس بھی تھا اسد نے حکم ملتے ہی اس کی تکمیل کی تھی اور فیکٹری کو آگ لگا دی تھی۔۔۔

برہان نے کمشنر کو کال کر کے پولیس آفیسرز کو بھیجنے کا کہا جہاں پر اے ڈی نے اسلحہ رکھا ہوا تھا۔۔۔

پولیس کی رٹ وہاں پر پڑ گئ تھی اور سارا اسلحہ پولیس نے اپنی کسٹڈی میں لے لیا تھا۔۔۔

زید تم ان لوگوں کو سیف ہاؤس لے جاؤ مجھے ایک ضروری کام ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے زید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کبیر تم کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟ زید نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

میں جلدی ہی واپس آجاؤ گا تم جاؤ اور بڑے پاپا کو بتا دینا سب کچھ ٹھیک سے ہو گیا ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے کہا اور گاڑی سے نکل گیا۔۔۔۔

ٹائیگر کا ایلکس اس کے ساتھ تھا اور کبیر دوبارہ اپنے ایلکس کے ساتھ اے ڈی پلازہ میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

اے ڈی بے تابی سے عشال کا انتظار کر رہا تھا جو اسے سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی تھی آج اتنے عرصے بعد عشال کو زندہ سلامت دیکھ کر اے ڈی اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا۔۔۔۔

اے ڈی نے چار قدموں کا فاصلہ دو قدموں میں طے کیا اور عشال کو زور سے اپنے سینے میں بھینچ لیا عشال کے ہاتھ نیچے ہی تھے۔۔۔۔

اے ڈی نے عشال کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا اور جابجا اپنا پیار نچھاور کرنے لگا۔۔۔۔

عشال تم نہیں جانتی آج میں کتنا خوش ہوں میں اپنی خوشی لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔۔۔۔!!!
اے ڈی نے خوشی سے کہا۔۔۔

التمش اگر میں آپ سے کچھ مانگو تو کیا آپ مجھے وہ دو گے۔۔۔۔؟؟؟

عشال نے اپنے جزبات پر قابو پاتے اے ڈی کے ہاتھوں کو اپنے چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

!!!مانگ کر تو دیکھو دنیا کی ساری چیزیں تمھارے قدموں میں لا کر ڈھیر کر دوں گا۔۔۔۔

اے ڈی سنجیدگی سے کہا اسے عشال کا خود سے دور ہونا ایک آنکھ بھی نہیں بھایا تھا۔۔۔

!!!برے کام چھوڑ دو خود کو پولیس کے حوالے کر دو۔۔۔

عشال نے بھاری آواز میں کہا اے ڈی نے آنکھوں میں حیرت لیے عشال کو دیکھا۔۔۔

یہاں تک پہنچنے کے لیے میں نے عشال بہت محنت کی ہے اور تم کہہ رہی ہو میں خود کو پولیس کے حوالے کر دوں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔!!! اے ڈی نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

تو کیا تم میرے لیے بھی یہ نہیں کر سکتے۔۔۔؟؟؟

عشال نے بے بسی سے پوچھا آنسوؤں اب آنکھوں سے نکل کر چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔۔

!!!دیکھو عشال تم ان سب باتوں کے بارے میں مت سوچو۔۔۔

اے ڈی نے عشال کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہنا چاہا جب عشال نے اپنا ہاتھ اے ڈی کے ہاتھ سے جھڑوا کر ایک زور دار تھپڑ اے ڈی کے چہرے پر رسید کیا۔۔۔

!!!چٹاخ۔۔۔

!!!خبردار اگر تم نے دوبارہ اپنی گندی زبان سے میرا نام لینے کی کوشش کی۔۔۔

عشال نے سرخ آنکھیں اے ڈی کی سرد آنکھوں میں گاڑتے ہوئے چلا کر کہا۔۔۔

اس پل اے ڈی پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے عشال اس پر ہاتھ اٹھائے گی اس نے کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔

میرا شوہر معصوم لوگوں کا قتل کرتا ہے ان کو ناحق مارتا ہے لڑکیوں کے ساتھ راتیں گزارتا ہے ان کو سمگلر کرتا ہے دنیا جہاں کے برے کام کرتا ہے اور میں اسے روک بھی نہیں سکتی۔۔۔؟؟؟

اور کیسی محبت ہے تمھاری۔۔۔؟ اپنی محبت کی خاطر تم اپنے گندے کام نہیں چھوڑ سکتے مسٹر اے ڈی۔۔۔؟؟؟؟

عشال نے آنسوؤں سے تر چہرہ لیے چیختے ہوئے کہا اے ڈی ابھی بھی حیران کھڑا عشال کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تمہارے جیسا گھٹیا انسان میرا شوہر کبھی نہیں ہو سکتا مجھے دکھ ہوتا ہے تمھارے انجام کے بارے میں سوچ کر کیا منہ دکھاؤ گے اللہ کو کیا جواب دو گے جن معصوم لوگوں کی تم جان لے چکے ہو کیا کرو گے التمش۔۔۔؟؟؟

لیکن مجھے آج معلوم ہو گیا ہے تم نے کبھی مجھ سے محبت کی ہی نہیں اگر کی ہوتی تو میری بات بھی مانتے لیکن تمہیں کام زیادہ عزیز ہے۔۔۔ یہ ہماری آخری ملاقات ہے میں ایک ایسے انسان کے ساتھ بلکل بھی نہیں رہ سکتی جو خونی ہو اور اگر تم نے میرے گھر والوں کو نقصان پہچانے کی کوشش کی تو یاد رکھنا التمش داد اسی وقت میں اپنی جان دے دوں گی اور تم میری ضد سے اچھی طرح واقف ہو۔۔۔!!!

عشال نے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

!!!تم میری بیوی ہو اور میں تمہیں زبردستی بھی اپنے پاس رکھ سکتا ہوں۔۔۔

اے ڈی نے عشال کو بازو سے پکڑ کر کہا اس کی گرفت اتنی مضبوط تھی عشال کو اے ڈی کی انگلیاں اپنے بازو میں پیوست ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

جب میں زندہ ہی نہیں رہو گی تو کیا میری لاش کو زبردستی اپنے پاس رکھو گے۔۔۔!!!عشال نے تمسخرانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

اے ڈی کو عشال کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا عشال کی بات پر اے ڈی کی گرفت ہلکی ہوئی تھی اور عشال سے دور کھڑا ہو گیا۔۔۔

عشال نے ایک آخری نظر اپنے سامنے کھڑے شوہر پر ڈالی اور وہاں سے بھاگتے ہوئے چلی گئ اے ڈی وہی کرسی پر ڈھ سا گیا۔۔۔

عشال نے اپنے آنسو صاف کیے اور گاڑی میں خاموشی سے بیٹھ گئ میر نے بھی کوئی سوال نہیں کیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔

\-------------

کیا بکواس کر رہے ہو کیسے وہ لوگ تہہ خانے سے نکل سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟

اے ڈی کے آدمی نے لوگوں کی غیر موجودگی کی اطلاع دی تو اے ڈی اپنی آدمی پر چلا رہا تھا۔۔۔۔

سر ٹائیگر اور کالیا آیا تھا یہ ان کا ہی کام ہے ہمارے کافی آدمی بھی مر گئے ہیں۔۔۔۔!!!

آدمی نے پریشانی سے اپنے سامنے بیٹھے کبیر کو دیکھتے ہوئے کہا جس کو ایلکس اپنی خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

!!!تم سب لوگ گدھے ہو آرہا ہوں میں۔۔۔

اے ڈی نے غصے سے گرجتے ہوئے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

عشال اے ڈی تمہیں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔!!! اے ڈی نے غصے میں چبا کر کہا اور وہاں سے نکل گیا۔۔

راستے میں ہی اسے معلوم ہو گیا کہ اس کی فیکٹری میں آگ لگ گئ ہے اور عباس کی بھی موت ہو گئ ہے دوسری کال نے اسے سر پکڑنے پر مجبور کر دیا تھا جس جگہ اس نے اسلحہ رکھا تھا وہاں پولیس نے رٹ ماری تھی۔۔۔

!!!یہ سب پلان کے تحت ہوا ہے اس لیے بیسٹ نے مجھے عشال سے ملنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

اے ڈی کڑی سے کڑی ملا رہا تھا عشال سے ملنے کی خوشی میں وہ سب کچھ فراموش کر بیٹھا تھا اور اب اپنی غلطی کا شدید احساس ہو رہا تھا لیکن اب تو پانی سر سے گزر چکا تھا۔۔۔

کبیر اپنے ایلکس کے ساتھ اے ڈی پلازہ میں آیا تھا بیسٹ کا بھیڑیا کہاں سے آگیا تھا کبیر خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔

بھیڑیے کو اے ڈی کا بلیک کوبرا نظر آگیا تھا بیسٹ کے بھیڑیے نے بلیک کوبرا کو ایک جھٹکے سے ہی اپنے پنجوں سے دبوچا تھا۔۔۔

ایلکس اور بھیڑیے دونوں نے سانپ کو کھالیا تھا کبیر کھڑا تماشا دیکھ رہا تھا اے ڈی کے کچھ آدمیوں کو وہ پہلے ہی مار چکا تھا اور کچھ کو اس کے آدمی ختم کر چکے تھے۔۔۔

اے ڈی کا ایک آدمی ڈر کے مارے کھڑا کانپ رہا تھا اور خوف سے بھری آنکھیں بھیڑیے اور ایلکس پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

کبیر نے اس آدمی کو اے ڈی کو فون کرنے کا کہا جس نے کبیر کے کہنے پر اے ڈی کو فون کیا اور جو کچھ کبیر نے اسے کہنے کو کہا تھا اس نے وہی کہا تھا۔۔۔

اے ڈی کو پلازہ پہنچتے ہی کچھ غلط ہونے کا احساس ہو گیا تھا لیکن اپنے سامنے ٹائیگر کو دیکھ کر اے ڈی حیرانگی بلکل بھی نہیں ہوئی تھی جو اے ڈی کی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

کیسے ہو کبیر خان۔۔۔؟؟؟

اے ڈی نے مسکراتے ہوئے پوچھا ایک پل کے لیے ٹائیگر بھی حیران ہوا۔۔۔

!!!اگر تم میرے بارے میں اتنا کچھ معلوم کر سکتے ہو تو میرے لیے بھی یہ مشکل کام نہیں تھا۔۔۔

اے ڈی نے وائن کے گلاس میں برف ڈالتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔۔۔

اچھی بات ہے مرنے سے پہلے اتنا تو جاننا تمہارا حق ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے اے ڈی کو دیکھ کر کہا۔۔۔

تم جانتے ہو اس وقت تم میرے پلازہ میں کھڑے ہو اور مجھے ہی دھمکی دے رہے ہو کیا بات ہے کبیر خان۔۔۔۔!!! اے ڈی نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

تمھیں لگتا ہے تم میرے آدمیوں کو مار دو گے اور میرے پلازہ میں آ کر مجھے بھی مار دو اور اے ڈی کچھ نہیں کرے گا یہ غلط سوچ ہے تمھاری۔۔۔۔!!! اے ڈی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔

اے ڈی کو جب رٹ کی خبر ملی تو وہ پہلے ہی سارے انتظام کر کے پلازہ میں آیا تھا۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے اے ڈی کے آدمی اے ڈی پلازہ میں داخل ہوئے تھے جو کافی تعداد میں تھے۔۔۔

کبیر اگر تو یہاں سے بچ گیا تو بیسٹ سے نہیں بچ پائے گا بڑے پاپا نے منع کیا تھا پھر کیوں نہیں ان کی بات مانی!!!۔۔۔۔

کبیر نے خود کو کوستے ہوئے کہا کیونکہ اتنے لوگوں کا مقابلہ وہ اکیلا نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

ایک بات تو سچ ہے مجھے تم لوگوں کے پالتو بہت پسند ہیں اپنے مالک کے بہت وفادار ہیں۔۔۔۔!!!

اے ڈی نے بھیڑیے اور ایلکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کبیر چلتا ہوا اے ڈی کے پاس آیا۔۔۔

اور کبھی کبھی مجھے تم پر ترس آتا ہے اے ڈی

تم تو ترس کھانے کے لائق ہو کیا فائدہ تمھاری اتنی شان و شوکت کا جب تم اپنی بیوی کو خوشی نہیں کر سکے!!!۔۔۔۔

کبیر نے اس وقت اے ڈی کی دکھتی رگ کو چھیڑا تھا اے ڈی نے غصے میں ایک زوردار مکا کبیر کے جبڑے پر مارا۔۔۔

کبیر نے اے ڈی کے پیٹ میں گھونسا مارا ان کے آدمی کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے اے ڈی اور کبیر نے اپنے آدمیوں کو آگے آنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ دونوں اپنا اپنا غصہ ایک دوسرے پر نکال رہے تھے اے ڈی کے ہاتھ جو چیز آئی اس نے کبیر کے سر پر دے ماری کبیر کے سر خون ابل کر نکلنے لگا تھا۔۔۔

عشال میری بیوی ہے اور میں اچھے سے جانتا ہوں وہ ایک نا ایک دن وہ میرے پاس ہی آئے گی لیکن آج تم زندہ نہیں بچو گے تم نے اور بیسٹ نے میرا بہت نقصان کیا ہے۔۔۔!!!

اے ڈی نے کہتے ہوئے گن کبیر کے سر پر تانی اس سے پہلے وہ ٹریگر دباتا۔۔۔

کسی کے بھاری قدموں کی آواز نے اسے متوجہ کیا اور ایک گولی اے ڈی کے گن والے ہاتھ پر آ لگی اے ڈی کی گن زمین پر جا گری اس نے غصے سے گولی چلانے والے کی طرف دیکھا تو بیسٹ کے ہاتھ میں گن تھی اس کے ایک دائیں طرف برہان اور بائیں طرف اسد کھڑا تھا۔۔۔

زید نے کبیر کے گاڑی سے نکلتے ہی میر کو کال کر کے کبیر کے بارے میں بتا دیا تھا پھر میر نے اپنا بھیڑیا کبیر کی مدد کے لیے بھیجا تھا۔۔۔۔

اے ڈی کے آدمیوں کا دھیان بھٹکا تو کبیر کے آدمیوں نے پھر سے ان پر اپنی بندوقیں تان لیں تھیں۔۔۔۔

میر چلتا ہوا اے ڈی کے پاس آیا۔۔۔

تمھاری بہتری اسی میں ہے کہ تم خود کو سلنڈر کر دو۔۔۔۔ !!!

بیسٹ نے سنجیدگی سے کہا اے ڈی طنزیہ انداز میں ہنسنے لگا۔۔۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔۔ !!!

اے ڈی نے کہا اور چھوٹے سے تیز دھار والے چاقو سے بیسٹ کے سینے پر زور سے وار کیا جو ہمیشہ اس کے پاس ہوتا تھا۔۔۔۔

میر نے تکلیف سے اپنے ہونٹوں کو زور سے بھینچا اور اے ڈی کے چاقو والے ہاتھ کو پکڑ کر زور سے موڑ وڑا اور ساتھ ہی کڑک کی آواز آئی جس سے صاف معلوم ہوا کہ اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گی ہے۔۔۔۔

بیسٹ نے دوسرے ہاتھ سے ایک مکا اے ڈی کے ناک پر مارا اے ڈی زمین پر گر گیا اسد اور برہان نے اے ڈی کی اچھی دھلائی کی تھی۔۔۔۔

برہان کس طرح کی موت اسے دی جائے۔۔۔۔!!! بیسٹ نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں پوچھا۔۔۔

برہان نفرت بھری نظروں سے اے ڈی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

تم نے بھی مجھے دھوکا دیا جون۔۔۔۔!!! اے ڈی نے کراہتے ہوئے کہا۔۔۔

جون نہیں برہان نام ہے میرا اور تم بھول گئے میری بہن اور ماں کے ساتھ تم نے کیا کیا تھا۔۔۔!!! برہان نے غصے سے کہا۔۔۔۔

اے ڈی ابھی بھی مسکرا رہا تھا اسے ابھی بھی اپنے گناہوں کا افسوس نہیں تھا کبیر کی سچائی کے ساتھ اسے برہان کا بھی معلوم ہو گیا تھا۔۔۔۔

بیسٹ ہمیں یہاں سے جلدی نکلنا ہو گا۔۔۔!!! اسد نے کہا۔۔۔

اسد باندھو اسے۔۔۔!!! میر نے اسد کو حکم دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

!!!اور تم لوگ اگر اپنی زندگی کی سلامتی چاہتے ہو تو یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔۔

بیسٹ نے اے ڈی کے آدمیوں کو دیکھتے ہوئے کہا جن کی آنکھوں کے سامنے سب کچھ تھا میر کی بات سنتے ہی سارے وہاں سے بھاگ گئے تھے کبیر کے آدمیوں کو میر نے پورے پلازہ میں پٹرول چھڑکنے کا کہا برہان اور اسد نے اے ڈی کو باندھ دیا ایک ہاتھ تو اس کا پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

جس طرح تم لوگوں کو تکلیف دیتے تھے میں چاہتا ہو آج تم خود بھی تھوری تکلیف کو محسوس کرو کہ وہ ہوتی کیا ہے۔۔۔؟؟؟

میر نے اے ڈی کو دیکھتے ہوئے حقارت سے کہا۔۔۔

یہ مرنا نہیں چاہیے لیکن اسے سسکنے پر مجبور کردو موت اس کی آگ میں جلنے سے ہونی چاہیے۔۔۔!!!
میر نے اپنے پالتو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جن کی آنکھوں میں اپنے شکار کو دیکھ کر چمک آگئی تھی اے ڈی کی حالت اس وقت ترس کھانے کے قابل تھی۔۔۔

کبیر کے آدمیوں نے پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی اور خود باہر نکل گئے بیسٹ لوگ بھی نکل گئے تھے آگ آہستہ آہستہ پھیل رہی تھی اے ڈی اپنے سامنے دو درندوں کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بھیڑیا اور ایلکس نے اے ڈی کو نوچنا شروع کر دیا تھا ساری زمین خون سے بھر گئ تھی لیکن اے ڈی چیخا یا چلایا نہیں تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ایلکس اور بھیڑیا اپنا کام کر کے کھڑکی سے کود گئے تھے آگ پورے اے ڈی پلازہ میں پھیل گئ تھی۔۔۔

اے ڈی نے اپنی آنکھیں بند کر لیں آخری بار جس کا چہرہ اس کے سامنے آیا تھا وہ عشال تھی وہ بھی اب اے ڈی سے نفرت کرتی تھی۔۔۔اس کے بعد آگ نے اے ڈی کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا جس کے نام سے لوگ تھر تھر کانپتے تھے آج وہ بے بس تھا موت نے اسے گلے لگا لیا تھا آج اے ڈی کا قصہ بھی ختم ہو گیا تھا۔۔۔

برے کاموں کا انجام بھی برا ہی ہوتا ہے آج دنیا سے ایک برائی ختم ہو گئی تھی اے ڈی اپنے انجام تک پہنچ گیا تھا۔۔۔

اگر اے ڈی ایک بار اللہ سے اپنے کیے کی توبہ کر لیتا تو ہو سکتا تھا اس وقت وہ زندہ ہوتا لیکن اے ڈی نے برائی کو اپنی پہچان بنا لیا تھا۔۔۔

اے ڈی جرائم کی دنیا میں آکر انسانیت سے بہت دور چلا گیا تھا اور بے حس بن گیا اس نے کبھی بھی اپنے کام کے بارے میں نہیں سوچا اور برائی ایک نا ایک دن ختم ہو ہی جاتی ہے۔۔۔۔

Part 6

(دو ماہ بعد)

کیوں نا بچوں کا ولیمہ ایک ساتھ ہی کر دیا جائے کافی وقت ہو گیا ہے ہمیں یہ فریضہ پہلے ہی سر انجام دے دینا چاہیے تھا۔۔۔!!!

احد نے مسکراتے ہوئے کہا اس وقت چھوٹے بڑے سب لوگ وائٹ پیلس میں موجود تھے۔۔۔

اے ڈی مر گیا تھا یہ بات زین اور احد کے لیے حیرانگی کا باعث تھی لیکن اسے مارنے والا ٹائیگر تھا اور ٹائیگر نے ہی معصوم لوگوں کی جان بچائی تھی یہ سب سن کر زین اور احد کے دل میں دونوں کے لیے عزت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن دونوں ابھی بھی ٹائیگر اور کالیا کی سچائی سے واقف نہیں تھے کہ وہ دونوں ان کی اپنی اولادیں ہیں کچھ باتوں کا چھپے رہنا ہی بہتر ہوتا ہے۔۔۔۔

میں بھی یہی سوچ رہا تھا تو سب کیا کیا خیال ہے۔۔۔؟

میر نے سب سے پوچھا جن کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔۔

اگر کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہے تو اگلے ہفتے ہم بچوں کا ولیمہ رکھ لیتے ہیں۔۔۔!!!میر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مائی انوسینٹ بیوٹی تمہیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔؟؟؟میر نے اپنے پاس بیٹھی حیا کے کان کے پاس جھکتے ہوئے سرگوشی نما پوچھا۔۔۔

حیا نے خفت کے مارے چہرہ مزید جھکا لیا تھا وہ جانتی تھی سب کی نظروں کا مرکز اس وقت وہی بنی ہوئی تھی جب اس سے مزید برداشت نہیں ہوا تو وہاں سے اُٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی میر کے قہقہے نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔۔۔

اے ڈی کی موت نے عشال کو بہت تکلیف پہچائی تھی وہ خاموش سی ہو گئی تھی لیکن وہ اچھے سے جانتی تھی اگر اے ڈی نا مرتا تو بہت سے معصوم لوگوں کی جانیں اس نے لے لینی تھیں میر جانتا تھا بر ہان عشال کو پسند کرتا ہے۔۔۔

عشال خود کو سنبھالنے کی پوری کوشش کر رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے اس کے گھر والوں کو تکلیف پہنچے۔۔۔

اے ڈی کی موت کو دو مہینے گزر گئے تھے عشال نے بھی آہستہ آہستہ خود کو سنبھال لیا تھا اسے یہ بتایا گیا تھا اے ڈی پلازہ میں آگ لگ گئ تھی اور اے ڈی بھی اسی آگ میں جل کر مر گیا ہے۔۔۔

برہان بھی ٹائیگر کے ساتھ مل گیا تھا اور اس نے خود کو مصروف کر کیا تھا وہ چاہتا تھا عشال پہلے اچھی طرح ٹھیک ہو جائے پھر وہ میر سے عشال سے شادی کے بارے میں بات کرے گا۔۔۔

نور نے کبیر سے معافی مانگی تھی اسے نور کی معصومیت پر بہت پیار آیا تھا اور اپنے کئے ہوئے ظلم کے بارے میں سوچتا تو مزید شرمندگی میں دھنستا چلا تھا۔۔۔

نور نے میر کو بتادیا تھا کہ وہ کبیر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے یہ بات میر کے لیے حیران کن تھی لیکن وہ کبیر اور نور کے لیے خوش بھی بہت تھا۔۔۔

آخر آج وہ دن آگیا تھا جس کا سب کو انتظار تھا ساری ماؤں کی باہمی مشاورت کے بعد لڑکیوں کا ایک جیسا ڈریسنگ ڈیسائڈ ہوا تھا۔۔۔۔

جو سرخ رنگ کا فیری ٹیل فراک تھا کیونکہ اریبہ، پری، حور وغیرہ نے اپنے ولیمے پر وائٹ فراک پہنا تھا اور اب ان کی بچیوں نے سرخ فراک پہننا تھا

ساری لڑکیاں شہزادیاں لگ رہی تھی۔۔۔۔

اسد، کبیر زید اور معاذ اپنی بیویوں کے ساتھ بیٹھ گئے تھے میر نے بہت اچھا اہتمام کیا تھا۔۔۔۔

واہ چھوکری آج تو تو سچ میں شہزادی لگ رہی ہے۔۔۔۔!!! کبیر نے نور کے کان کے پاس جھکتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے تو نور کبیر کی بات سن کر شرما گئی اور اپنی نظریں جھکا لیں لیکن جب اسے کبیر کی بات کی سمجھ آئی تو ایک زبردست گھوری سے کبیر کو نوازہ

کبیر ہنسنے لگا تھا میر اور حیا ایک ساتھ کھڑے دونوں کو ہنستے مسکراتے دیکھ ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی تھی۔۔۔۔

لڑکوں نے بلیک تھری پیس پہنا ہوا تھا سارے ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے۔۔۔۔

ان میں سے اگر کوئی مختلف لگ رہا تھا تو وہ برہان تھا جس نے براؤن کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا تھا عشال سکن کلر کے لانگ فراک میں ملبوس ہلکے سے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

نور کا زخم ٹھیک ہو گیا تھا لیکن ہلکا سا نشان ابھی بھی تھا لوگ میر کی فیملی کو رشک بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کبیر نے احد کو اکیلے دیکھا تو اس کے پاس گیا اور جاتے ہی اپنے باپ کے گلے لگ گیا۔۔۔۔

کیا ہوا کبیر سب ٹھیک ہے۔۔۔۔؟؟؟

احد نے پریشانی سے پوچھا کیونکہ ابھی تو اچھا بھلا اسے چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔

ڈیڈ یار میں نے آپ کو جتنا بھی تنگ کیا ہے اس کے لیے ریلی سوری ائی لو یو ڈیڈ۔۔۔۔!!!

کبیر نے احد کو دیکھتے ہوئے غمگین لہجے میں کہا وہ جانتا تھا کہ اپنی ضد کی وجہ سے اپنے باپ کو بھی بہت تکلیف دے چکا ہے۔۔۔۔

کبیر میں تمھارے لیے بہت خوش ہوں اور مجھے تمھاری کوئی بھی بات بری نہیں لگی تم جو بھی کرتے تھے ہو سکتا ہے اس کے پیچھے کوئی بڑی وجہ ہو مجھے بھی سوچنا چاہیے تھا لیکن نور کو تم نے دل سے تسلیم کر لیا ہے اس کے لیے میں بہت خوش ہوں اللہ تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے آمین۔۔۔۔!!! احد نے کہتے ہی کبیر کو گلے لگایا تھا۔۔۔۔

اور اگر تم نے میری بیٹی کو دوبارہ تنگ کیا تو پھر مجھ سے کسی اچھی چیز کی امید نا رکھنا۔۔۔۔!!! احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈیڈ میں نے نور کے ساتھ جو کچھ کیا اس کے لیے میں تا عمر پشیماں رہو گا اور پوری کو شش کروں گا آنے والی زندگی نور کے لیے خوشیوں سے بھر دوں۔۔۔۔!!! کبیر نے ایک عزم سے کہا۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔۔!!! احد نے کبیر کے کاندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا جب پری دونوں کے پاس آئی تھی۔۔۔۔

!!!لگتا ہے باپ بیٹا اپنی ماں کو بھول گئے ہیں۔۔۔۔

پری نے مسکراہٹ دبا کر کہا کبیر نے پری کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیا۔۔۔

!!!ماما میں یہ گستاخی کر سکتا ہوں البتہ ڈیڈ وہ سامنے کھڑی آنٹی کو گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کبیر نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا لیکن آنکھوں کی شرارت برقرار تھی۔۔۔۔

کببببیر۔۔۔!!! احد نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھیے ماماڈیڈ مجھے گھور رہے ہیں۔۔۔!!! کبیر نے معصومیت سے کہا۔۔۔

پری نے کھا جانے والی نظروں سے احد کو دیکھا جو بے چارہ اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا اب پری اس کی اچھی خاصی کلاس لینی تھی کبیر وہاں سے کھسک گیا تھا۔۔۔

____

زین اپنے دونوں بیٹوں کو دیکھ رہا تھا جو کسی بات پر مسکرا رہے تھے زین نے ہمیشہ انہیں خوش رہنے کی دعا دی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ حور نے زین سے پوچھا۔۔۔

اپنے بیٹوں کو دیکھ رہا ہوں وقت کتنی جلدی گزر جاتا ہے۔۔۔۔!!! زین نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔۔۔!!! حور نے بھی اسد اور زید کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

عشال ایک عورت کے پاس کھڑی باتیں کر رہی تھی جب برہان اس کے پاس آیا وہ عورت تھوڑی دیر بعد وہاں سے چلی گئی جب عشال نے برہان کی طرف دیکھا اس وقت برہان کے چہرے پر کافی سنجیدگی چھائی ہوئی تھی جو عشال کو بھی حیران کر گئی تھی۔۔۔۔

انکل بتا رہے تھے تمھارے لیے ان کے پارٹنر کے بیٹے کا رشتہ آیا ہے اور تم نے بھی شادی کا فیصلہ انکل پر چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔!!! برہان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

عشال ناسمجھی سے برہان کو دیکھ رہی تھی ایسا تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

دیکھو عشال میں تمہیں اس وقت سے پسند کرتا ہوں جب تم مجھے پہلی بار نظر آئی تھی سیدھی سیدھی بات کروں گا میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور سے شادی کی تو سب سے پہلے تو اس انسان کو ماروں گا پھر خود مر جاؤں گا۔۔۔!!! برہان نے غمگین لہجے میں کہا۔۔۔

رات کو تم نے کون سی موی دیکھی ہے برہان۔۔۔؟؟؟عشال نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔

موی تو میں نے دیکھی تھی لیکن میں تمہیں اس کا نام کیوں بتاؤ وہ تمھارے دیکھنے والی نہیں ہے۔۔۔!!! برہان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

!!!میرا مطلب ہے وہ ہارر موی ہے تم ڈر جاؤ گی۔۔۔

برہان کو جب لگا کہ وہ غلط بول گیا ہے اس لیے جلدی سے اس نے الفاظ کی درستگی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

عشال نے گھور کر برہان کو دیکھا اور وہاں سے جانے لگی جب برہان نے کہا۔۔

!!!جواب تو دیتی جاؤ۔۔۔۔

!!!ڈیڈ میرے لیے جو بھی فیصلہ کرے گے وہ میرے حق میں بہتر ہو گا مزید میں کچھ نہیں کہنا چاہتی۔۔۔۔

عشال نے بنا مڑے برہان کو کہا اور وہاں سے چلی گئ برہان نے مایوسی سے منہ لٹکا لیا جب اسد زید اور کبیر بھی اس کے پاس آ گئے تھے۔۔۔۔

معاذ کے بھی کچھ دوست آئے تھے وہ ان کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا تیرا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟؟

کبیر نے برہان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔۔۔۔

تم لوگوں کے جیسے دوست ہوں تو دشمن کی تو ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔۔۔۔!!! برہان نے اپنی بھڑاس تینوں پر نکالی تھی۔۔۔۔

اب تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔؟؟؟

اسد نے ہنستے ہوئے پوچھا جبکہ وجہ وہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

جاؤں کمینوں اپنی بیویوں کے پاس مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔۔۔۔!!! برہان نے چلے کٹے انداز میں کہا۔۔۔

کیوں اتنا بھڑک رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟ زید نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

اوو بھائی تو سنجیدہ نا ہوا کر میری ہسنی نکل جاتی ہے۔۔۔۔!!! برہان نے زید کو کہا۔۔۔۔

مر کھڑا رہ یہاں دکھی آتما بن کر بھلائی کا تو زمانہ نہیں ہے۔۔۔!!! زید نے غصے سے برہان کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

برہان عشال کے لیے بڑے پاپا نے لڑکا دیکھ لیا ہے۔۔۔!!! کبیر کا ارادہ برہان کو مزید تھوڑا تنگ کرنے کا تھا۔۔۔

جانتا ہوں انکل نے مجھ سے بات کی ہے وہ ان کے پارٹنر کا بیٹا ہے۔۔۔!!! برہان نے دکھی لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں اور کل وہ عشال کو دیکھنے کے لیے بھی آ رہا ہے ہو سکتا ہے کل ہی بات پکی ہو جائے۔۔۔!!! کبیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔۔

اور اس بات سے تو برہان کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے تھے برہان کی شکل دیکھ تینوں نے جو کب سے اپنے قہقہے روکے ہوئے تھے مزید نہیں روک سکے تھے۔۔۔

برہان نے تینوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو غصے میں وہاں سے جانے لگا جب اسد نے اس کا بازو پکڑ کر روکا تھا۔۔۔

یار ہم لوگ تجھے تنگ کر رہے تھے اور تجھے کل سرپرائز دینا چاہتے تھے وہ لڑکا کوئی اور نہیں بلکہ تم خود ہی ہو !!!اگر ہم مزید تجھ سے چھپاتے تو کنفرم تھا کل تک تیری روح نے پرواز کر جانا تھا۔۔۔

زید نے ہنستے ہوئے کہا زید کی بات سن کر برہان کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔

تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔؟؟؟ برہان نے خوشی سے زید سے پوچھا۔۔۔

تو کیا میں مزاح کر رہا ہوں۔۔۔!!! زید نے گھورتے ہوئے کہا۔۔

بڑے پاپا نے کل تمہیں بلانا تھا اور کل ہی تمھاری اور عشال کی منگنی ہونی ہے عشال بھی اس بات سے واقف ہے اور اسے کوئی مسئلہ بھی نہیں ہے

بڑے پاپا نے تم سے مزاح کیا تھا وہ تمہیں تنگ کر رہے تھے۔۔۔۔!!! کبیر نے ساری بات برہان کو بتائی۔۔۔۔

!!!انکل کا مزاح بھی جان لیوا ہوتا ہے۔۔۔۔

برہان کو جب ساری بات سمجھ میں آئی تو دوبارہ اپنی ٹون میں آتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

آجاؤ بچوں ایک فیملی فوٹو ہو جائے۔۔۔۔!!! زین نے تینوں کو آواز دیتے ہوئے کہا۔۔۔

میر کی ساری فیملی سٹیج پر کھڑی تھی ان کی زندگی میں اب خوشیاں ہی خوشیاں تھیں سب لوگ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں لگے تھے اور اس خوبصورت منظر کو کیمرے کی آنکھ نے قید کر لیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔ختم شد۔۔۔۔